

# مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

کتاب نفیست انتساب نفیشتان طواف بیت اقدس و زیارت  
مدینه طیبہ صاغنا اقدس عن قیون الزمن اکتسبے

## فلاح اللوین

محمد بن قی احمد

## الحرمین الشریفین

مولفہ و مصنفہ سیادت اکبر حاجی الحرمین الشریفین جناب  
مولوی محمد سلمان الدیوبندوی خلیفہ قبلہ و کعبہ لا انا ابتاعہ  
سید شاہ جلال قادری قدس سرہ الباری عرف حضرت زور و عیسیٰ

## مکتبہ مطبعہ فلاح





\* تکمیلہ فہرست صفحہ ۱۴ \*

۵۴۲	ذکر امیر تیمور اور القاب علماء کا	۵۴۲	ذکر سلطان عثمان خان	۵۴۲	حال سیمیں شاہ شیعی کا۔	۵۴۲	جنگے ساتھ دولہ شامہ
	ملکیت عثمانیہ میں		ثالث کا۔		حال امیر سلطان سلیمان کا		کے نسبت ہے۔
	کیفیت امیر اکبر احقرین کا	۵۴۳	ذکر سلطان عبدالحمید کا	۵۴۳	امیر شاہ شیعی سے۔	۵۴۳	کثیرا ہونا سلاطین شہنشاہ کا
	خدمت سلطانی میں۔		ذکر سلطان مصطفیٰ خان		کیفیت اول لقب ہونا	۵۴۳	وقت نقارہ داری جانیکا
	کیفیت امیر عبدالسلطان سے		ثالث کا۔		سلطان سلیمان خان کا لقب		ذکر سلطان اور خان کا
	کیفیت رعایت کرنا۔ سلطان کا		ذکر سلطان عبدالحمید کا		خادم حرمین شریفین کے		ذکر استغاثہ اور ذکر سلطان کا
	مراتب اہل خدمات کو۔		ذکر سلطان سلیمان خان		ذکر سلطان سلطان سلیمان		ذکر سلطان مراد خان
	حال تواضع اور اطاعت سلطان کا	۵۴۳	ذکر سلطان مصطفیٰ خان		خان کا۔	۵۴۳	ذکر سلطان بایزید خان
	کیفیت دستخط سلطان کے جو	۵۴۳	ذکر سلطان محمود خان کا۔		ذکر سلطان مصروف کا		ذکر سلطان سلطان مراد خان
	فرمان پر جاری ہے۔		ذکر سلطان عبدالحمید خان		اندراد کو انتہا اہل علم کے		کا تیمور لنگ کے ساتھ
	سلسلہ خلعت سلطان کو بابت		ثالث کا۔	۵۴۳	ذکر بایزید کا تشریف پلازم	۵۴۳	ذکر تیرہویں کا قاضی تھا
	اولاد امیر تیمور علیہ الرحمہ		ذکر جنگ روس		رضی اللہ عنہ کے۔		سلطان کی شہادت کو
	پہنائی جاتی ہے۔		ذکر ناصر حال عبدالحمید کا		ذکر سلطان سلیمان خان کا		سبب عدم ادائیگی
	حال بایزید خان کی مکتوبہ کا۔	۵۴۳	ذکر سلطان عبدالعزیز خان		ذکر سلطان مراد خان ثالث کا		بابا جانت کے پیر الشریعہ
			ذکر سلطان مراد خان کا		ذکر سلطان محمد خان ثانی کا		مگر سلطان کا صلوة
		۵۴۳	ذکر سلطان عبدالحمید خان		ذکر سلطان احمد خان کا۔		بابا جانت کو۔
			سلطان حال کا۔		بابا جانت کا بیٹا	۵۴۳	ذکر سلطان محمد خان
			کیفیت اوقات کارروائی		شہر شریفین میں		کینہ مقرر کیا اور خان کا
			سلطنت حال کا۔		ذکر سلطان مصطفیٰ خان کا		حرمین الشریفین کا۔
			پہن اوقات عبادت سلطان		ذکر سلطان عثمان خان کا		ذکر سلطان مراد خان
			سلطان اور امیر عبدالحمید سلطان		ارائش چہرہ کی فتح و نصرت		خان کا۔
			حاکم کے۔		سلطان و شہر کے اہلکار		ذکر سلطان محمد خان ثانی
			کیفیت خوش عقیدتی اور		اونہیں کے وقت سے		ذکر فتح قسطنطنیہ کا۔
		۵۴۳	سلطان حال کا۔ نسبت اہل		ذکر سلطان مراد خان کا		ذکر سلطان بایزید خان
			حرمین الشریفین کے۔		ذکر سلطان ابراہیم خان کا	۵۴۳	ثالث کا۔
		۵۴۳	ذکر تخت نراج سلطان		ذکر سلطان محمد خان ثانی کا		ذکر سلطان سلیمان خان کا
			جا۔		ذکر سلطان سلیمان خان		کیفیت و کی مصروفیت

# فہرست کتاب فلاح الکونین فی حوالہ الحرمین الشریفین

صفحہ	خلاصہ مضمون	صفحہ	خلاصہ مضمون	صفحہ	خلاصہ مضمون	صفحہ	خلاصہ مضمون
۱	سبب تالیف کتاب	۱۰۷	دست کی گئی مسین قنایح	۱۱	بیان اجمالی ابواب اور اصول	۱۰۸	کس قسم کے کپڑے پہنا کر اور پردہ
۲	اسرار اور کتابوں کے حوالے	۱۸	اور بنابر حال کس کی ہو اور سہا	۱۲	اس کتاب کا -	۱۰۹	ہر ایک کا کیا طریقہ جاری کیا تھا اور کپڑے
۳	مضمون اس کتاب کا انداز کیا	۱۹	میں کیا صرف ہوا -	۱۳	فصل اول بنابر خانہ کعبہ کے	۱۱۰	دو ہلال طلا کی کھوپڑیاں زبان قرآن
۴	بیان اجمالی ابواب اور اصول	۲۰	بنابر ابراہیم سیکی کو آجنگہ کنوین	۱۴	بیان میں -	۱۱۱	خلیفہ سوم کے وقت میں پڑے کتبہ
۵	اس کتاب کا -	۲۱	حکیم کعبہ سے کیوں چھو گئے -	۱۵	قبل بنابر ابراہیم سیکی اور علیہ السلام	۱۱۲	کا کس قسم کا کپڑا تھا -
۶	فصل اول بنابر خانہ کعبہ کے	۲۲	ارتفاع کعبہ قبل بنیشت آنحضرت	۱۶	سبب ارشاد آسمی کعبہ کی بنا	۱۱۳	اب پردہ کتبہ اندک کس قسم کا کپڑا
۷	بیان میں -	۲۳	صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تقدیر	۱۷	کیفیت بنابر ابراہیم سیکی علیہ السلام	۱۱۴	آپسے اور اس کا کیا طریقہ ہوا
۸	قبل بنابر ابراہیم سیکی اور علیہ السلام	۲۴	اور پھر کتبہ ارتفاع کی بنا پڑی	۱۸	کتبہ اندک کن چار ڈکوتی ہے	۱۱۵	بدل ہو رہی -
۹	سبب ارشاد آسمی کعبہ کی بنا	۲۵	کیا اور اب ارتفاع کی کتبہ ہے	۱۹	بیان اس حکم کا وجہ بکلیہ ذکر کیا	۱۱۶	زمانہ اسلام میں پہلے کتبہ کی بنا
۱۰	کیفیت بنابر ابراہیم سیکی علیہ السلام	۲۶	میں کیا پیش ارتفاع کی کتبہ -	۲۰	انقلاب زمین اور تمدن کی کتبہ	۱۱۷	کے کہ غلام کون بنی مکہ اور
۱۱	کتبہ اندک کن چار ڈکوتی ہے	۲۷	علیہ ندرون غلامہ کعبہ -	۲۱	ادکن در شہر کتبہ فی کتبہ	۱۱۸	خوشنوی اور یوں کو گاندھ
۱۲	بیان مقام ابراہیم کا -	۲۸	بنابر ابراہیم سیکی میں کعبہ بلا تعف	۲۲	آمدنی کتبہ اندک کن چار ڈکوتی ہے	۱۱۹	تجدد کو روکا کون باندھے -
۱۳	کتبہ اندک کن چار ڈکوتی ہے	۲۹	بنابر ابوہریرہ کتبہ اندک کن چار ڈکوتی ہے	۲۳	طرح کعبہ کی کن کو کو کتبہ	۱۲۰	کار طلالی باب کعبہ پر کس قسم کے
۱۴	بار بنابر ابوہریرہ کون بنا	۳۰	بنابر ابوہریرہ کتبہ اندک کن چار ڈکوتی ہے	۳۱	کتبہ اندک کن چار ڈکوتی ہے	۱۲۱	اب باب کعبہ کی سیل ہے -
۱۵	ابوہریرہ کتبہ اندک کن چار ڈکوتی ہے	۳۱	سے بلند ہوا -	۳۲	کتبہ اندک کن چار ڈکوتی ہے	۱۲۲	آپ ربیعہ بنہرہ کا کتبہ اندک کن چار ڈکوتی ہے
۱۶	کس کا ہے -	۳۲	طول عرض تمام ابراہیم کا کتبہ	۳۳	کتبہ اندک کن چار ڈکوتی ہے	۱۲۳	کیفیت ازاد و ملکہ حرم کے منظر -
۱۷	کیفیت بنابر ابوہریرہ کے بطور	۳۳	آگشت بنابر ابراہیم علیہ السلام کا کتبہ	۳۴	کتبہ اندک کن چار ڈکوتی ہے	۱۲۴	نیا میں حرم کے کادیم نبوی کے کتبہ
۱۸	میں کتبہ اندک کن چار ڈکوتی ہے	۳۴	چلو شہر پڑا باندھنے کا طریقہ کتبہ	۳۵	کتبہ اندک کن چار ڈکوتی ہے	۱۲۵	حرم کے منظر میں کتبہ اندک کن چار ڈکوتی ہے
۱۹	بیان اس حکم کا مسجد الحرام	۳۵	جاری ہوا -	۳۶	کتبہ اندک کن چار ڈکوتی ہے	۱۲۶	کن یا میں کتبہ اندک کن چار ڈکوتی ہے
۲۰	صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت	۳۶	پیش مسجد الحرام -	۳۷	کتبہ اندک کن چار ڈکوتی ہے	۱۲۷	سے زیادہ جوتی ہے -
۲۱	میں کتبہ اندک کن چار ڈکوتی ہے	۳۷	تجدد و تمدن کا مسجد الحرام	۳۸	کتبہ اندک کن چار ڈکوتی ہے	۱۲۸	کیفیت حرم کے کادیم نبوی کے کتبہ
۲۲	تجدد و تمدن کا مسجد الحرام	۳۸	تجدد و تمدن کا مسجد الحرام	۳۹	کتبہ اندک کن چار ڈکوتی ہے	۱۲۹	کتبہ اندک کن چار ڈکوتی ہے
۲۳	تجدد و تمدن کا مسجد الحرام	۳۹	تجدد و تمدن کا مسجد الحرام	۴۰	کتبہ اندک کن چار ڈکوتی ہے	۱۳۰	سیدیل عوفات کس نے بنائے

۲۱	مکرمیت انتقال آدم علیہ السلام	۲۱	ذکر تعداد حجاج کا موسم حج	۵۹	حکم سکونت در ای ملک منطوقا	۵۹	ذکر خیرات ملک شرف قانیہ کے حرمین شریفین میں۔
۲۲	ابن نماز خانہ کی ایک منظرہ	۲۲	ذکر حج اگر کا۔	۵۰	ذکر فضائل کتبہ امیر بزرگوار	۶۰	ذکر ادب سلطان رومی حرمین شریفین میں۔
۲۳	کیفیت من کتبہ اقدس۔	۲۳	ذکر سر اسنا سبک حج کا۔	۵۱	ذکر اصل کن بیانی کا۔	۶۱	ذکر خدمت گزاری از جانب سلطان مراد خان اول حرم منظرہ کے
۲۴	کیفیت غسل مسجد اطرام کا۔	۲۴	ایام شہرتیق کے روزے۔	۵۲	ذکر اس امر کا جبکہ کوئی خیر نہ آتا	۶۲	ذکر خدمت گزاری سلطان بزرگوار
۲۵	دوسری اصل فضائل کتبہ اقدس	۲۵	کیوں حرام ہوئے۔	۵۳	اجرائی کار خلاق کے لئے زمین	۶۳	ذکر خدمت گزاری سلطان احمد خان
۲۶	فضائل بحر اسود کے۔	۲۶	طواف چاہنا کتبہ اقدس کا	۵۴	آتا ہے پہلے کیا کام کرنا ہے	۶۴	ذکر خدمت گزاری سلطان سلیمان خان
۲۷	فضائل طواف کے۔	۲۷	بیانی مینا چاہنا چاہ زخم کا	۵۵	بیان خطبہ طایف کا۔	۶۵	ذکر خدمت گزاری سلطان سلیمان خان
۲۸	مشکوٰۃ کتبہ اقدس کا دیباچہ	۲۸	شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ سے	۵۶	ذکر علامات قبولیت حج کے۔	۶۶	ذکر خدمت گزاری سلطان محمد خان
۲۹	مقامی اور جبریل علیہ السلام	۲۹	بیان مقامات غوث ولایت	۵۷	ذکر اثر کرنا آگ کا ستون شہر	۶۷	ذکر خدمت گزاری سلطان احمد خان
۳۰	فضائل رکن بیانی۔	۳۰	دوسرے کا۔	۵۸	باعت حج کرنے کے۔	۶۸	ذکر سلطان محمود خان کے اوقات
۳۱	فضائل مقام ابراہیم۔	۳۱	ذکر کتبہ اقدس کا خطبہ	۵۹	سال میں کتنے بار وطنی کتبہ اقدس	۶۹	ذکر اوقات سلطان عبدالعزیز خان
۳۲	فضائل مقام شریفیہ کے	۳۲	بیان اذان نماز حضرت علیہ السلام کا	۶۰	ہوتی ہے۔	۷۰	ذکر اوقات سلطان عبدالعزیز خان کے
۳۳	فضائل آقب زرم کے۔	۳۳	فضائل داعی صوم و صلوٰۃ	۶۱	آداب داعی کتبہ اقدس کے	۷۱	ذکر خدمت گزاری سلطان عبدالعزیز خان
۳۴	بیان حق چاہ زرم کا۔	۳۴	کیسے منظم۔	۶۲	دو مباحضہ میں دو مانتہا ہے	۷۲	ذکر خدمت گزاری سلطان عبدالعزیز خان
۳۵	بیان فضائل اہل تقویٰ کے منظرہ	۳۵	حکم بیع و شترانہ مینا منظرہ کا	۶۳	بیان قبولن کا۔	۷۳	ذکر خدمت گزاری سلطان عبدالعزیز خان
۳۶	فضائل اہل ہونا کتبہ اقدس کا۔	۳۶	حد تک خطبہ میں کیوں تقریباتی	۶۴	صل سوم مینا میں نوبت کی اور	۷۴	ذکر خدمت گزاری سلطان عبدالعزیز خان
۳۷	فضائل حلیم کے۔	۳۷	ذکر نبات حرم حرم حرم حرم	۶۵	خدمت گزاری حرم حرم حرم حرم	۷۵	ذکر خدمت گزاری سلطان عبدالعزیز خان
۳۸	فضائل ملکہ منظرہ کے۔	۳۸	ستون خوشن حرم حرم حرم	۶۶	بعد فتح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم	۷۶	ذکر خدمت گزاری سلطان عبدالعزیز خان
۳۹	فضائل حاضرین مسجد اطرام کے	۳۹	کیسے نصب ہوئے۔	۶۷	جانب کون توبی کی ہے۔	۷۷	ذکر خدمت گزاری سلطان عبدالعزیز خان
۴۰	فضائل حج کے۔	۴۰	دورہ زمین حرم کا اطراف	۶۸	طریقہ اہل بیت کے کوئی اور	۷۸	ذکر خدمت گزاری سلطان عبدالعزیز خان
۴۱	فضائل اگر کے۔	۴۱	کو منظرہ کے کی قدر ہے۔	۶۹	بعد فضائل طائفہ شہر کے کہیں	۷۹	ذکر خدمت گزاری سلطان عبدالعزیز خان
۴۲	اصل کیفیت حجرات کی۔	۴۲	فضائل زمین حرم کے منظرہ کے	۷۰	دو تہ خدمت حرمین شریفین میں	۸۰	ذکر خدمت گزاری سلطان عبدالعزیز خان
۴۳	ذکر ملاقات حضور الیاس علیہ السلام	۴۳	ذکر اختلاف اقوال اہل بیت	۷۱	روانی محل اور پردہ کی ہر ہر	۸۱	ذکر دورہ اولیٰ تذکرہ کا۔
۴۴	کے ہر سال موسم حج میں۔	۴۴	کہ مسجد ابراہیم کفہ ہے۔	۷۲	کس عہد تہذیبہ جاری ہوا۔	۸۲	دورہ دوسرا۔

۷۳	دورہ تیسرا	۸۱	ذکر ترمیم کا۔	۱۱۰	سجدہ کو کیسے جاری ہوا	۱۱۵	شفاعت از حضرت کا بہت حرم
۷۴	دورہ چوتھا۔	۸۲	ذکر اوان الفاظ کا جو ترمیم	۱۱۱	طہارت خانے دروازہ کا	۱۱۶	کے کئی اساتین کے ترمیم
۷۵	بیان اوس تذکرہ کا جو گیارہ		قبل اذان صبح کے کہتے ہیں		سجدہ پر کسے کیا گئے۔		علیہ السلام تشریف میں تشریف لیں
	ماہ سوم ماہ رمضان تشریف لے		ذکر اذان صبح کا۔		نصائل روزہ تشریف میں تشریف لے		استسما پیش کیا گیا نامہ اعلیٰ کے
	ہوتی ہے۔	۸۳	ذکر اذان الفاظ کا جو ت		بیان مقدار روزہ صحت کا کھانا		سیدنا عین عبد الغزیز کا ایک شخص
۷۶	پہلا دور۔		اور سنے صابرانے سوز میں		سے کھانے گئے۔		کشتام کو کھانا کھانے کے لیے
	دوسرا دور۔	۱۱۲	کی اذان صبح کے کہتے ہیں	۱۱۳	بیان اس امر کا جو ارشاد حضرت	۱۱۸	نصائل صلوة و سلام بخوبی تشریف
	تیسرا دور۔		باب دوم احوال میں مذکور ہے		صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ کہ	۱۱۹	آپ سفر زیارت شریف
۷۷	چوتھا دور		یہاں فصل نقابل میں مذکور ہے		منبر عرض کو تشریف لے کر گیا	۱۲۰	تحریر لکھنے در باب سب
	پانچواں دور	۹۵	تحریر موشیخ جلد میں مذکور		بیان اس امر کا جو ارشاد حضرت		ہو کر سلام عرض کرنے کے۔
	چھٹا دور		آبادی اور شیخ محمد دہلوی کو		صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ کہ	۱۲۱	ذکر اس پورا حجہ تشریف کا جو
	ساتواں دور		باب تشریف فرما کی یہ طبع ہے		سیدہ حجہ تشریف کا وہ طریقہ ہے		وہو کریم ہے اور اس کے علاوہ کیا
۷۸	آٹھواں دور	۹۶	میں کرنا غور اوان کا تشریف		ایک دفعہ ہے باغون خست کے	۱۲۲	بیان اس امر کا آدمی قلم تیرہ درو کو
	نواں دور		خاک مرینہ طبع کو۔		ادس کے کیا مطلب ہے۔		تشریف کر کے کہہ رہے۔
	دسواں دور	۹۸	بیان کلمہ موافق نصیب خلیفہ	۱۱۳	ذکر نصائل زیارت حضرت	۱۲۳	بوسہ دنیا حضرت کا چارہ پر
۷۹	گیارہواں دور		ایمین کہ حرم کی نظم میں حرم		صلی اللہ علیہ وسلم کے۔		اشخاص کے جو در تشریف لے رہے
	بارہواں دور		قطع خبر وغیرہ ثابت اور م		ذکر آداب زیارت کے۔	۱۲۵	بوسہ دنیا حضرت کا در تشریف کا
	تیرہواں دور	۱۱۴	حرم قطع خبر وغیرہ ثابت		تشریف کو کرنا اور بوسہ کی گائی		در و تشریف پر نہ دالے کے
	چودھواں دور		باک کہ ہر دو مقام نظر ہیں۔		صلوة و سلام حضوری حضرت		ساتھ تیرہ در و تشریف کا
	پندرہواں دور	۱۰۳	نصائل مسجد نبوی کی۔		ترتیب میں کیا عرض کرے۔		سوال جواب تشریف لے کر کے۔
	سولہواں دور	۱۰۶	مقدار مسجد نبوی کا۔	۱۱۸	اگر کسی جانب حضرت صلی اللہ	۱۲۸	حاضر ہونا تشریف فرما فرشتوں کا
	سترہواں دور	۱۰۷	زیادتی ثواب صلوة مسوی		علیہ وسلم خدمت میں سلام		قبول ہونے کے بعد تشریف فرما
۸۱	اٹھارہواں دور		میں فرض و نفل پر تین یا تین		پہنچ جائے۔		عرض کرنے کے۔
	بیان اول الفاظ کا جو	۱۰۹	ذکر آداب سجدہ۔	۱۱۹	کس حالت میں آدمی شادی کے	۱۲۹	منہ ہونا تشریف فرما اشخاص کا
	تذکرہ کے کہتے ہیں۔		پندرہ چرخوں کو سجدہ میں کون		فتح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم		باعث در و تشریف لے کر
	بیان اذان ترمیم کا۔	۱۱۰	خوشبو دینا اور خوشبو دینا		تشریف ہوتا ہے۔		کے بغیر کھانا کھانا







صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۱۶	آتش شریف روضہ شہرہ کا تہ بنی	۲۱۶	حاضر ہوئے تھے۔	۲۱۵	بیان محراب نبوی کا۔
۲۱۷	سجد نبوی کے عہد میں	۲۱۷	ذکر علیہ حالی شریف روضہ کا	۲۱۶	بیان اسلام کا کہ کس ضرورت
۲۱۸	فرش سنگ مرمر روضہ شریف کے	۲۱۷	ذکر اسرار تہذیبی روضہ مبارک	۲۱۷	نسب نبی الی گئی۔
۲۱۹	اندر کبے ہوا۔	۲۱۷	اور وجہ تسمیہ اذکار۔	۲۱۷	نام بانی مبنی نبوی کا سہ طہ
۲۱۸	حد روضہ خبت اور حد زبانی تھا	۲۱۷	ذکر استن خانہ	۲۱۷	نبوی سکھ۔
۲۱۹	اور حد مقام تہجد کا آخرت	۲۱۸	بیان تہجد کا آخرت علی علیہ السلام	۲۱۷	کیفیت جنوس طغرائی
۲۲۰	صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیسے بنا	۲۱۸	بیان بقیہ گنبد روضہ شریف کا	۲۱۷	کے منبر نبوی پر بعد رحلت
۲۲۱	ارشاد فرما آخرت صلی اللہ علیہ وسلم	۲۱۸	بیان پردہ روضہ شریف کا	۲۱۷	آخرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
۲۲۲	یہ حکم سلطان محمود اول کو دیا	۲۱۸	بیان روضہ شریف حضرت فاطمہ	۲۱۷	بیان اسلام کا کہ منبر نبوی پر
۲۲۳	عالم ویا در باب سزا دیشہ	۲۱۸	جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا	۲۱۷	غلاف پہنانے کی عادت
۲۲۴	دو شخص کے چھوڑا دے لیا	۲۱۸	نصل سوم میان بن سجد نبوی	۲۱۷	منبر نبوی کی دست پرست
۲۲۵	مدینہ طیبہ میں حاضر ہوئے	۲۱۸	بیان وجہ تعین جائے سجد نبوی	۲۱۷	ہزار رسالت کبے ہوئی
۲۲۶	اطراف میں جو شریف کے گنبد	۲۱۸	بیان اسلام کا کہ قبل سجد نبوی	۲۱۷	ظہور حجاز نبوی بوقت ارادہ
۲۲۷	کہو در شیش کبے ڈالا گیا	۲۱۸	کے اوس جائے کیا تھا۔	۲۱۷	نقل منبر مبارک سجد نبوی سے
۲۲۸	بہنچا حکم صحر کا ایک شخص کو	۲۱۸	لبندی سقف سجد نبوی تھا	۲۱۷	منبر نبوی حال بنا کیا ہو گیا
۲۲۹	مدینہ طیبہ میں فواسط نقل کرنا	۲۱۸	ہوئی حقد کہ حکم اعلیٰ ہوا	۲۱۷	علیہ منبر نبوی کا۔
۲۳۰	محمد شریف کے صحر میں اور تہ	۲۱۸	حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تہ	۲۱۷	بیان چہرے مکہ کا۔
۲۳۱	ہونا اوس درستہ کا اوس	۲۱۸	سجد نبوی کقدر تھی۔	۲۱۷	بیان محراب سلطانی کا۔
۲۳۲	سزایاب سونا ایک کردہ فرکا	۲۱۸	حضرت کے کتبہ اند کو بلو	۲۱۷	بیان صفہ اور حجاب صفہ کا
۲۳۳	جواب ارادہ نقل اجساد صاعین	۲۱۸	شاہدہ فراتہ سجد کا تہ	۲۱۷	بیان تہذیبی ماحی مسجد نبوی
۲۳۴	رہی اندھنہ کے مدینہ طیبہ میں	۲۱۸	فرمایا۔	۲۱۷	

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۵۷	بیان تعداد ستون مسجد نبوی کا کہ	۲۵۷	بیان اذان ضرورتوں کا کہ	۲۵۷	کن خوجون سے تبرکات	۲۵۷	داخلین مسجد نبوی کے لئے
۲۵۸	مسجد بیان اذان کے طریقہ کے	۲۵۸	بیکے باعث خوجی روضہ منورہ کے	۲۵۸	روضہ منورہ کا زائرین کو	۲۵۸	فصل پنجم بیان میں صلوة
۲۵۹	بیان حلیہ دروازہ مسجد نبوی کا	۲۵۹	خدمت کے لئے خاص ہوئے	۲۵۹	مکتبہ تاج اور کیا کیا تبرکات	۲۵۹	پیشگانہ اور جوہر وغیرہ کے
۲۶۰	بیان حلیہ باب الہام کا	۲۶۰	تعداد جارب و بکشان کیفیت	۲۶۰	اور بوس مل سے مل سکتا ہے	۲۶۰	کیفیت داخل ہونا اریں
۲۶۱	بیان حلیہ باب الہام کا	۲۶۱	جارب و بکشی حرم نبوی کے	۲۶۱	تعداد امیہ اور موزنین	۲۶۱	الموزنین کا حرم نبوی میں
۲۶۲	بیان حلیہ باب الہام کا	۲۶۲	بیان خوجون کے شیخ کا	۲۶۲	سید نبوی اور دیگر مساجد	۲۶۲	بدر نصف شب کے
۲۶۳	بیان حلیہ باب جبریل کا	۲۶۳	بیان ماش خوجون کا	۲۶۳	واقع مدینہ طیبہ کے	۲۶۳	بیان تذکیر جو بدر نصف
۲۶۴	بیان حلیہ باب جمادی کا	۲۶۴	کے جانب سے تقریر ہے	۲۶۴	تعداد و تکبیرین اور موزنین	۲۶۴	شب کے حرم نبوی میں
۲۶۵	بیان حلیہ باب جمادی کا	۲۶۵	بیان اذان خوجون کا	۲۶۵	اور ائمہ خاص مسجد نبوی کا	۲۶۵	بیان تہلیل ہفتہ وار کا
۲۶۶	بیان حلیہ باب جمادی کا	۲۶۶	عہدہ دارین	۲۶۶	بیان ماہوار ائمہ کے	۲۶۶	تذکیر کے ہوتی ہے
۲۶۷	بیان اذان طہارت خانوں کا	۲۶۷	اسما عہدی اذان خوجون کے	۲۶۷	بیان ماہوار موزنین اور	۲۶۷	تہلیل شب شب
۲۶۸	جوہر و مسجد نبوی کے	۲۶۸	جو عہدہ دارین	۲۶۸	تذکیر میں کے	۲۶۸	تہلیل شب یکشنبہ
۲۶۹	بیان زینت اور شان و	۲۶۹	بیان مشاہیر اذکار	۲۶۹	بیان رئیس الموزنین کا	۲۶۹	تہلیل شب دو شنبہ
۲۷۰	شوکت مسجد نبوی کا	۲۷۰	بیان اذان کو کہ خوجون میں	۲۷۰	بیان شیخ ہر ہر فرقہ موزنین کا	۲۷۰	تہلیل شب سب
۲۷۱	فصل چارم بیان میں خدمت	۲۷۱	کتنے جماعت ہیں	۲۷۱	اور ائمہ اور تکبیرین کا اور	۲۷۱	تہلیل شب چار شنبہ
۲۷۲	روضہ منورہ کے	۲۷۲	بیان خادین حرم نبوی کا	۲۷۲	اذان کی خدمت متعلقہ کا	۲۷۲	تہلیل شب پنج شنبہ
۲۷۳	بیان اذان خوجون کا	۲۷۳	جو سو اذان کے ہیں	۲۷۳	بیان دار بانان مسجد نبوی کا	۲۷۳	بیان اذان تہجد کا
۲۷۴	روضہ منورہ ہیں	۲۷۴	تعداد اذان کے	۲۷۴	اذان کی ماہوار کا	۲۷۴	بیان صلوة کا جو بدر تہجد
۲۷۵	بیان اذان خوجون کا	۲۷۵	بیان خدمت متعلقہ اذان	۲۷۵	بیان سقا یاں مسجد نبوی کا	۲۷۵	پڑھی جاتی ہے
۲۷۶	متعلق ہے	۲۷۶	خادین کا جو سو اذان کے ہیں	۲۷۶	بیان اذان کو کہ جس کی ممانعت	۲۷۶	بیان اذان صلوة کا جو بدر

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۲۰	ظہر اور عصر اور عشا کے	۳۲۰	گذرانا ہوا ہے۔	۳۲۰	نفل مفتق ادا کی تقریبات	۳۲۰	دورہ حصار حال کا قدر ہے
۳۲۱	پٹری جاتی ہے۔	۳۲۱	بیان اذن مصاحف کا	۳۲۱	بیان روضہ منورہ اندر	۳۲۱	خفنی کی ابتدا کب سے ہے
۳۲۲	بیان اوس تسبیح کا جو بعد	۳۲۲	جو اندرون روضہ منورہ میں	۳۲۲	بیان غسل شریف جو بیکر کا	۳۲۲	حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
۳۲۳	صلوۃ یا بعد اذان تہجد کے	۳۲۳	تفصیل اربع شیشہ آلات	۳۲۳	ذکر تقریب دوازدم شریف	۳۲۳	زمانہ میں بلال رضی اللہ عنہ
۳۲۴	پٹری جاتی ہے۔	۳۲۴	روشنی کے جو سجد نبوی میں	۳۲۴	ذکر تقریب رجبی کا۔	۳۲۴	کس قسم پر کھڑے ہو کر اذان
۳۲۵	بیان اذان صح کا	۳۲۵	بیان روشنی غیر معمولی کا جو	۳۲۵	کیفیت داخل یحون کی جو	۳۲۵	کہتے تھے۔
۳۲۶	بیان نماز شامی	۳۲۶	ایام متبرکہ کی شل شب برات	۳۲۶	روضہ منورہ میں ہوتی ہے	۳۲۶	عادت صلوۃ و سلام وغیرہ
۳۲۷	بیان اوس تذکیہ کا جو	۳۲۷	شب سورج وغیرہ میں ہوتا ہے	۳۲۷	ذکر مولود کا جو ہر شب جمہ	۳۲۷	مؤذنین کے بعد اذان کے
۳۲۸	آگے اذان جمعہ کے	۳۲۸	بیان اوس قاعدہ کا کہ کوئی	۳۲۸	سجد نبوی میں ہوتا ہے	۳۲۸	کب سے جاری ہوئی۔
۳۲۹	ہوتی ہے۔	۳۲۹	تفصیل اگر کوئی شے حرم	۳۲۹	فصل ہشتم بیان میں کیفیت	۳۲۹	ذکر تعداد دروازہ ہائے
۳۳۰	بیان خدمت گذاری کی	۳۳۰	نبوی میں گذرانا چاہئے	۳۳۰	بلدہ طیبہ مدینہ شریف کے	۳۳۰	مدینہ طیبہ مع ذکر اذن کے
۳۳۱	وغیر اہل خدمت کے روضہ	۳۳۱	بیان غسل شیشہ آلات	۳۳۱	حال ابتداء آبادی مدینہ	۳۳۱	اسرار کے۔
۳۳۲	منورہ کے لئے۔	۳۳۲	روشنی اندرون روضہ	۳۳۲	طیبہ کا۔	۳۳۲	بیان اندازہ ساکنین مدینہ
۳۳۳	بیان اذن کے ادب کا	۳۳۳	شریف کا۔	۳۳۳	ذکر اس امر کا کہ چلے دنیا میں	۳۳۳	طیبہ کا۔
۳۳۴	وقت داخل ہونے اندر	۳۳۴	بیان صفائی اندرون و	۳۳۴	زراعت اور نصب و خیمت	۳۳۴	ذکر تعداد قلعہ ہائے مدینہ
۳۳۵	روضہ منورہ کے	۳۳۵	بیرون حرم نبوی کی۔	۳۳۵	مقام مدینہ طیبہ میں ہوا۔	۳۳۵	طیبہ کا مع ذکر اذن کے
۳۳۶	تفصیل شیشہ آلات اور	۳۳۶	بیان حقیقت اس امر کا جو	۳۳۶	کسب حصار مدینہ طیبہ کا	۳۳۶	اسرار کے
۳۳۷	بخور و انون وغیرہ کا جو	۳۳۷	میں شہر و سب کے حضرت کے	۳۳۷	نہا ہوا۔	۳۳۷	ذکر باز ارات مدینہ طیبہ کا
۳۳۸	اندر لے کے اندر ہیں۔	۳۳۸	روضہ کے واسطے وقت	۳۳۸	حصار حال مدینہ طیبہ کس کا	۳۳۸	ذکر اذن اشیا کا جو مدینہ
۳۳۹	بیان جو ہر ارات وغیرہ کا	۳۳۹	اندرون روضہ منورہ کا	۳۳۹	بنایا ہوا ہے۔	۳۳۹	طیبہ میں میسر کرتے ہیں۔
۳۴۰	جو اندرون روضہ منورہ کے	۳۴۰	گیا ہے۔	۳۴۰	نہا حصار حال میں کہ قدر	۳۴۰	ذکر اذن سکناؤ مدینہ طیبہ کا جو

۳۵۳	طیبہ میں رائج ہیں۔	۳۵۳	بین دلی طریقوں اور لیاؤں	۳۵۳	ذکر ترکیہ برہنہ طیبہ کا	۳۵۳	بیان اس کی حکایت
۳۵۴	کسی کس کا گھٹا مال بیٹھ	۳۵۴	نشرت و قراوت ہونا ہوگا	۳۵۴	ذکر ترکیہ برہنہ طیبہ کا	۳۵۴	نکاحات حکام ترکہ کی
۳۵۵	طیبہ میں آنا ہے۔	۳۵۵	اور بیع الاول اور بیع ۲	۳۵۵	طیبہ طیبہ کا	۳۵۵	اہل دینہ ساعت نہیں
۳۵۶	ذکر سرور کا جوہر	۳۵۶	بین مدینہ طیبہ میں	۳۵۶	ذکر ترکیہ برہنہ طیبہ کا	۳۵۶	حکایت شخص اس میں
۳۵۷	میں ہوتا ہے۔	۳۵۷	ذکر ناز و ہونا بیٹھ	۳۵۷	طیبہ طیبہ میں	۳۵۷	میں کہ ایک اس دکان
۳۵۸	ذکر شفا کا اور کلبہ میں	۳۵۸	خاتون کا حضرت محبوب	۳۵۸	طیبہ طیبہ میں	۳۵۸	طیبہ کا چند اہل فوج
۳۵۹	طیبہ میں ہیں۔	۳۵۹	ذکر شہر کے حکام جادو	۳۵۹	طیبہ طیبہ میں	۳۵۹	سخت تھی کہیں
۳۶۰	ذکر اون مفسر ان کا	۳۶۰	کے ساتھ۔	۳۶۰	طیبہ طیبہ میں	۳۶۰	نے اوس کلبہ نہیں
۳۶۱	سیت فضلی جاتی ہے	۳۶۱	ذکر ناز و ہونا حضرت	۳۶۱	طیبہ طیبہ میں	۳۶۱	حکایت شخص رس
۳۶۲	کس طریقے سے شیعہ	۳۶۲	ذکر ناز و ہونا حضرت	۳۶۲	طیبہ طیبہ میں	۳۶۲	میں کہ اہل دکان
۳۶۳	لوگ امرات کو	۳۶۳	ذکر ناز و ہونا حضرت	۳۶۳	طیبہ طیبہ میں	۳۶۳	ایکہ عمر کی کو جو
۳۶۴	بین لائے اور کہ ان	۳۶۴	ذکر اوس ستون	۳۶۴	طیبہ طیبہ میں	۳۶۴	حکام ترکہ کے
۳۶۵	کرتے ہیں۔	۳۶۵	کے جس پر رشتہ	۳۶۵	طیبہ طیبہ میں	۳۶۵	چشم پوشی ہوئی۔
۳۶۶	بیان انھوں نے اہل	۳۶۶	محبوب سنجی رشتہ	۳۶۶	طیبہ طیبہ میں	۳۶۶	بیان صلاہت اور
۳۶۷	بیان انھوں نے اور	۳۶۷	نگار رشتہ میں۔	۳۶۷	طیبہ طیبہ میں	۳۶۷	سپا ہیان ترکہ
۳۶۸	اہل مدینہ کی	۳۶۸	ظلال نشین کا	۳۶۸	طیبہ طیبہ میں	۳۶۸	بیان اس امر کو
۳۶۹	بیان مقامیہ اہل	۳۶۹	محبوب سنجی رشتہ	۳۶۹	طیبہ طیبہ میں	۳۶۹	سار کے سپاہیہ
۳۷۰	بیان دسوجت اہل	۳۷۰	محبوب سنجی رشتہ	۳۷۰	طیبہ طیبہ میں	۳۷۰	کے جو ترکہ
۳۷۱	کا حضرت مسلم کے	۳۷۱	سار شاہین میں	۳۷۱	طیبہ طیبہ میں	۳۷۱	اوس سے
۳۷۲	بیان استیجاب	۳۷۲	ذی طم ہونا اہل	۳۷۲	طیبہ طیبہ میں	۳۷۲	کے
۳۷۳	کا باعث فروع	۳۷۳	طیبہ کا	۳۷۳	طیبہ طیبہ میں	۳۷۳	حکایت مرد
۳۷۴	حضرت کے ساتھ۔	۳۷۴	ذکر شاہیر طم	۳۷۴	طیبہ طیبہ میں	۳۷۴	باب میں۔
۳۷۵	بیان اذا ہونا	۳۷۵	ذکر اہل خدمات	۳۷۵	طیبہ طیبہ میں	۳۷۵	ذکر صفائی اور
۳۷۶	اولیاء اور کلبہ	۳۷۶	سعد اور اوان کے	۳۷۶	طیبہ طیبہ میں	۳۷۶	مدینہ طیبہ کا۔
۳۷۷	بیان نجات	۳۷۷	ذکر اوقات	۳۷۷	طیبہ طیبہ میں	۳۷۷	بیان مصروف
۳۷۸	اہل مدینہ کا	۳۷۸	ترتیباً	۳۷۸	طیبہ طیبہ میں	۳۷۸	روشنی رستوں
۳۷۹	رضی اللہ عنہ کے	۳۷۹	مدینہ طیبہ کا۔	۳۷۹	طیبہ طیبہ میں	۳۷۹	بیان جاری
۳۸۰	بیان ان طریقوں	۳۸۰	ذکر شہر کے	۳۸۰	طیبہ طیبہ میں	۳۸۰	طیبہ میں۔
۳۸۱	اشد کا کہ	۳۸۱	ذکر کاغذ	۳۸۱	طیبہ طیبہ میں	۳۸۱	ذکر نہر کا
۳۸۲	حالیہ	۳۸۲	حالیہ	۳۸۲	طیبہ طیبہ میں	۳۸۲	حالیہ ہے۔





۴۰۰	از غیبت طاهر ہوتا ہے نہایت	خانہ آبادی بولنے کے	حضرت محبوب نجفی علیہ السلام	فیما بین مسازین
۴۰۱	از غیب از زانی غلبہ ہو نہایت	شہا پانچ سو مکان لکھ	بیان خدمت روضہ مبارک	حاضرین خانہ شریف
۴۰۲	طیبہ بین بغیر کسی سبب خاطر	باجاری مصبے نہایت	روشنی کا	ذکر حاصل اون اذکار کا
۴۰۳	از غیبت نکاح بقیہ ہونا	حضرت علی امین علیہ السلام	ذکر کیفیت روضہ شریف	جو تعلق روضہ منورہ ہے
۴۰۴	نہ بدل ہونا ایک طیبہ	مصلحت زوہم احوال میں	روشنی کا	احوال حضرت کے صاحبزادے
۴۰۵	سکھاری کا مہینہ مری باد جو کڑ	شریف اندر روضہ منورہ	ذکر خدمت کلید برداری	جو فی الحال موجود ہیں
۴۰۶	حکام بالادست کے درباب	حضرت محبوب سبحانی	روضہ شریف کا	بیان باز ارات اور آداب
۴۰۷	تبدیل اون کے	بیان اس امر کا کہ شہر بغداد	ذکر فرار اقدس بیرون الجبا	نہاد و شریف کا
۴۰۸	صحت پانا ایک زایر مہینہ	شریف کو کسے نہایا	قلادی صاحبزادی حضرت شاکر	بیان قوم بہرہ رسائیں فیما
۴۰۹	طیبہ کا مرض مملکت بھگد	وجہ تسمیہ نذر و شریف کا	ذکر کیفیت روضہ منورہ	شریف کا
۴۱۰	اون کے ارادہ زبیر شریف	تاریخ بنا رہند از شریف	ذکر دروازی اعطاء روضہ	ذکر کا طہین شریف کا
۴۱۱	صحت پانا ایک زایر اہل نیک	بیان مقدار مصارف بغداد	اقدس کا	ذکر فرار اہل یوسف کا
۴۱۲	قیہ محرقہ سے بلا علاج طاهر	شریف کا	ذکر کیفیت ادائی نماز	عید کا
۴۱۳	بغایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	ذکر قصر کسری کا	ہنگامہ کار و رضا قدس	ذکر فرار حضرت سید طہر کا
۴۱۴	بیان مہر شوق الجہا	تاریخ تولد شریف حضرت	ذکر ادائی صلیت جبکہ روضہ	قلادی رحمتہ اللہ علیہ کا
۴۱۵	از شہر نبوی ہونا در باب غفل	محبوب نجفی رضی اللہ عنہ	اقدس بین	ذکر برج عجمی کا
۴۱۶	کرشمہ پیر کے سجد نبوی	بیان اس امر کا کہ تولد	ذکر فضائل حاجات زایرین	ذکر فرار امام محمد غزالی کا
۴۱۷	بوت ممانعت حکام وقت کے	حضرت رضی اللہ عنہ کا عہد	حضرت شاکر	ذکر فرار حضرت مقصود راج
۴۱۸	بیان مرحوم نبوی کا شوق	مقتدی بالاسد طیفہ مبارک	ذکر اس مقبوض کا جو قریب	رحمتہ اللہ علیہ کا
۴۱۹	حال پر	کا تھا	روضہ منورہ کے ہے	ذکر فرار زبیرہ خاتون کا
۴۲۰	از شہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم	ذکر سبب حضرت رضی اللہ عنہ	ذکر خانقاہ شریف کا	نہر کہ نہل کا
۴۲۱	مدبب زبیر خوت کرتے فائدہ	تاریخ وصال شریف حضرت	ذکر ابدار خانہ کا	ذکر فرار شریف حضرت موقوف
۴۲۲	زایرین کے	رضی اللہ عنہ کے	ذکر مدرسہ کا	گرمی رحمتہ اللہ علیہ کا
۴۲۳	کاغذ برات عذاب کا لکنا	بیان اس امر کا حضرت رضی اللہ عنہ	ذکر کیفیت اہل مبارک	ذکر فرار شریف حضرت شاکر
۴۲۴	ایک بدوی زایر کو روضہ منورہ	عہد کے تولد شریف	بغداد و شریف میں	سقطی رحمتہ اللہ علیہ کا
۴۲۵	کے اندر سے	وصال تک کتنی عطا و عباد	ذکر ادائی نماز تراویح کا	ذکر فرار شریف حضرت جید
۴۲۶	مغفرت نہا سولف کا شرف	گذر سے	ذکر کیفیت ادائی قریب	بغدادی رحمتہ اللہ علیہ کا
۴۲۷	بہ عقیدہ لوگوں کے نبیات	بیان کیفیت آمدی شہر	شب بست و بچہم کا	ذکر فرار شریف ایشیہ علیہ السلام
۴۲۸	حضرت صلح کے	بغداد و شریف کے	شریف بنی لیلیۃ القدر کے	ذکر فرار شریف ہلالی کا
۴۲۹	سر زاری حضرت کے درباب	بیان کیفیت روضہ مبارک	کیفیت تقسیم طعام سودا	ذکر فرار شریف نوالی کا

۴۲۸	حضرت زین العابدین و اود طایفہ علیہ السلام	محببت مولف کے نزدیک	رضی اللہ عنہ کے ۔	۴۵۵	ذکر اس امر کا کہ حضرت ع
۴۲۹	علیہ السلام کا ۔	دعوت ہے ۔	ذکر ازار شہید کا ۔	۴۵۶	رضی اللہ عنہ کے وقت
۴۳۰	مزار شریف حبیب علیہ السلام	ذکر افتاء و فہم پر حضرت	ذکر نجف اشرف کا	۴۵۷	کون کون ملک فتح ہوا
۴۳۱	مزار شریف حضرت امام علیہ السلام	محببت شجاعتی اللہ عنہ کے	ذکر روضہ اقدس جناب شہید	۴۵۸	ذکر اس امر کا کہ حضرت ع
۴۳۲	غنیہ کوئی رحمتہ اللہ علیہ ۔	حالات منظرہ زائرین کا	علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا ۔	۴۵۹	رضی اللہ عنہ کے وقت
۴۳۳	نیر شریف امام محمد بن حسن	انبارت روضہ مقدس حضرت	ذکر شہر کوئٹہ کا ۔	۴۶۰	کے قدر مسجد بن بنا ہو
۴۳۴	رضی اللہ عنہ کے ۔	محببت شجاعتی اللہ عنہ کے	ذکر مقام منور و خان لوج	۴۶۱	ذکر خلافت سیدنا عثمان
۴۳۵	نیر شریف بشر عانی رضی اللہ عنہ	حال غایت حضرت محبوب	مدینہ شام کا ۔	۴۶۲	رضی اللہ عنہ ۔
۴۳۶	مزار شریف حضرت شہیدی	رضی اللہ عنہ کے زائرین کے	ذکر محراب بانی نبیہم	۴۶۳	ذکر خلافت سیدنا علی
۴۳۷	رحمتہ اللہ علیہ کے ۔	حال پر ۔	ذکر محراب جبرئیل علیہ السلام	۴۶۴	ذکر خلافت سیدنا محمد
۴۳۸	مزار شریف حضرت حسن و علی	بینی شہادت روضہ منورہ	ذکر نیر شریف سیدنا مسلم	۴۶۵	مقبیٰ رضی اللہ عنہ ۔
۴۳۹	رحمتہ اللہ علیہ کی ۔	محبوب کے ساتھ روضہ مقدس	ابن مقبل رضی اللہ عنہ کا ذکر	۴۶۶	ذکر خلافت خلفائے نبیہم
۴۴۰	مزار شریف شیخ حماد و اس	نبویہ کے ۔	مقدس شریف بانی ابن عروہ	۴۶۷	اور اس کی تعداد کا ۔
۴۴۱	رحمتہ اللہ علیہ کے ۔	حال ایک پیر و صالح کا	رحمہ اللہ علیہ کا ۔	۴۶۸	ذکر خلافت حضرت معاویہ
۴۴۲	احوال شریف حضرت پیر	قرب روضہ محبوب کے	خاتمہ بن سیرانہ تاریخ میں	۴۶۹	رضی اللہ عنہ کا ۔
۴۴۳	مصطفیٰ قادری کا ۔	خاتونین ۔	علم تاریخ کے ایجاد ہوا	۴۷۰	ذکر خلافت بنی ہاشم
۴۴۴	ذکر اس قصیدہ و جہان کا	احوال رطلای علی کا ۔	ذکر عمر آدم علیہ السلام کا	۴۷۱	خلافت سادہ بن ابی زید
۴۴۵	حضرت پیر مصطفیٰ علیہ السلام	ذکر سب کا سلم	ذکر اس امر کا آدم علیہ السلام	۴۷۲	خلافت عبداللہ بن ابیہ
۴۴۶	جناب بن و ض کیا ۔	ذکر مزار صاحب اؤگان حضرت	آنحضرت صلیہ اللہ علیہ وسلم	۴۷۳	رضی اللہ عنہ ۔
۴۴۷	ذکر بزرگ حضرت پیر	کیفیت شہر کلمای سکلا	نیما بن انبیا علیہ السلام	۴۷۴	خلافت مروان ۔
۴۴۸	رحمہ اللہ علیہ کا ۔	ذکر روضہ مقدس حضرت	فاصلہ رہا ۔	۴۷۵	خلافت عبداللہ بن مروان
۴۴۹	ذکر رحمت پیر علیہ السلام	سید الشہداء رضی اللہ عنہ کا	تاریخ عجوبی کتب مقبریٰ	۴۷۶	شہادت مصعب بن ابیہ
۴۵۰	ذکر حضرت پیر سید محمد	ذکر روضہ حضرت امام فاکر	ذکر عیشت اور حالت پیر	۴۷۷	رضی اللہ عنہما ۔
۴۵۱	ذکر طرغہ و شہر خان کا	رضی اللہ عنہ کا ۔	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	۴۷۸	شہادت عبداللہ بن ابیہ
۴۵۲	ازادوں کے پاس ہے	ذکر مشہد مقدس حضرت	ذکر خلافت سید ابوبکر صدیق	۴۷۹	رضی اللہ عنہما ۔
۴۵۳	ذکر قصیدہ فارسی کا مولف	امام حسین رضی اللہ عنہ کا	رضی اللہ عنہ ۔	۴۸۰	خلافت ولید بن عبداللہ
۴۵۴	حضرت حبیب شہزاد کی	ذکر مقام غیبہ کا اہل بیت	ذکر خلافت سیدنا عمر رضی	۴۸۱	خلافت سلیمان ابن عبداللہ
۴۵۵	کے جناب بن و ض کیا ۔	کرم رضی اللہ عنہ کا ۔	ذکر اس امر کا کہ حضرت	۴۸۲	خلافت معاویہ بن عبداللہ
۴۵۶	ذکر اس وقت حضرت محمد	ذکر عباد و حج و اہل مقام	خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ	۴۸۳	رضی اللہ عنہ
۴۵۷	رضی اللہ عنہ کے دربار	ذکر حضرت امام زین العابدین	خلافت بنی ہاشم	۴۸۴	خلافت بنی ہاشم

۴۵۹	خلافت شہنشاہ ابن عبد	۴۶۸	ابتداء بنابر شہر سمن لکی	۴۸۱	کیفیت خلفاء و عید یہ	اور امام الحرمین اور شہر سمن لکی
۴۶۰	خلافت ولید بن یزید	۴۶۹	وجہ بنابر شہر سمن لکی	۴۸۲	خلافت مہدی اول خلفا	اور مزدودی کے
۴۶۱	عبد الملک	۴۷۰	وفات جمہوری دستاوا	۴۸۵	وعید یہ کے	خلافت مستغفر بالله
۴۶۲	خلافت ابراہیم ابن ہشام	۴۷۱	بخاری رحمتہ اللہ علیہ کا دور	۴۸۸	حجاء سے خراج لینی کی ابتداء	وفات خطیب تبریزی
۴۶۳	ذکر ابتداء دولت عباسیہ	۴۷۲	وفات بن جعفری رحمتہ اللہ علیہ	۴۸۹	کسے ہوئی	امام غزالی اور شافعی
۴۶۴	ذکر سفاح اول خلفاء بنی عباس کا	۴۷۳	خلافت واثق بالله	۴۹۰	خلافت معتز بالله	خلافت مستغفر بالله
۴۶۵	خلافت منصور	۴۷۴	کیفیت یاجوج و ماجوج کی	۴۹۱	خلافت تکفی بالله	وفات امام غزالی
۴۶۶	تدوین کتب علم حدیث	۴۷۵	کیفیت ہارون و ابوت کی	۴۹۲	خلافت مطیع بالله	حریری حجتہ مقامات کا
۴۶۷	رد نفس وغیرہ کتب ہوئی	۴۷۶	خلافت متوکل علی اللہ کی	۴۹۳	ذکر عود کرنے ہجر اسود کا	خلافت معتز بالله
۴۶۸	کتب زبانی صریحی و محجی کا	۴۷۷	حکم متوکل علی اللہ کا نسبت	۴۹۴	اپنے مقام پر	وفات زکریا بن ابراہیم
۴۶۹	ترجمہ عربی میں کتب ہوئی	۴۷۸	انہدام شہر امام حسین علیہ السلام کے	۴۹۵	ذکر بانی قاہرہ مصر	عیاض اور شہرستانی
۴۷۰	خلافت مہدی ابن منصور	۴۷۹	کرامت امام حسین علیہ السلام	۴۹۶	ذکر دیو کی عیب جالفت کا	مضف کتاب مل دخل کے
۴۷۱	کتب علم کلام کتب تصنیف	۴۸۰	خلافت مستغفر بالله کے	۴۹۷	ذکر اسرار کا لقب دو کا	خلافت مستغفر بالله
۴۷۲	خلافت ہادی ابن منصور	۴۸۱	خلافت متعین بالله کی	۴۹۸	امرا اسلام میں کتب جاری	ابتداء دولت ابو بکر
۴۷۳	خلافت رشید ہارون کی	۴۸۲	خلافت متین بالله کی	۴۹۹	ذکر اسرار کا اہل تشیع میں	مصر میں
۴۷۴	فضائات امام ابو یوسف کے	۴۸۳	خلافت مہدی بالله کی	۵۰۰	جی علی غیر العمل اذان میں	وفات حضرت محبوب
۴۷۵	بیان کرامت امام موسیٰ کاظم	۴۸۴	ابتداء خلفاء و عید یہ کے	۵۰۱	کسے جاری ہو	رضی اللہ عنہ اور شیخ ابو
۴۷۶	رضی اللہ عنہ کے	۴۸۵	وفات امام بخاری و مسلم	۵۰۲	خلافت طالع بالله علیہ	ابو المصعب سہروردی
۴۷۷	ذکر حج کرنا ہارون رشید کا	۴۸۶	ابوداؤد ابن ماجہ و ابویزید	۵۰۳	وفات مشعل و کربھی	خلافت ناصر لدین اللہ
۴۷۸	کبوتروں کو باعث جہنم	۴۸۷	بسطامی رحمتہ اللہ علیہ	۵۰۴	مصر اور شام اور شریک	جواب بن جوزی کا
۴۷۹	حدیث بنائی جانی کی	۴۸۸	خلافت معتز بالله	۵۰۵	مغرب میں رخص کتب	قیمہ بعد سوال خلیفہ و باب
۴۸۰	خلافت امین کی	۴۸۹	داخل ہونا دار اندوہ کا	۵۰۶	خلافت قاور بالله	افضل الشہر کے
۴۸۱	خلافت مامون کی	۴۹۰	مسجد حرام میں	۵۰۷	قائم ہوا اللہ	کتب اللہ کو یہ دم سیاہ
۴۸۲	وفات حضرت مرد و سرکشی	۴۹۱	خلافت کتفی بالله	۵۰۸	پیدا ہوا نطفہ حبیبی	رنگ کا کتب پہنا گیا
۴۸۳	اور امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ	۴۹۲	مقتل ہونا ہجر اسود کا	۵۰۹	وفات قدوسی اور بوعلی	وفات صاحب ہدایہ
۴۸۴	نکاح مامون کا حدیث	۴۹۳	کرامت کتبہ اللہ کی	۵۱۰	اور ابو النعم اور ابو طیب	شیخ احمد رافعی اور قاضی
۴۸۵	حسین کے ساتھ ایسے مصائب	۴۹۴	کرامت ہجر اسود کی	۵۱۱	طبری اور قاضی بیضاوی	خان اور امام فخر الدین
۴۸۶	کھل کے راز میں نہیں	۴۹۵	خلافت قاہرہ بالله	۵۱۲	خلافت معتز بالله	رازی اور ابن اثیر
۴۸۷	خلافت معتز بالله کا	۴۹۶	خلافت راضی بالله	۵۱۳	وفات عبد القادر حرا	شیخ خاں الدہر کے

۳۰	خلافت مستنصر	علم کلام اور نفی شیخ الاسلام	حال کین	مصر میں
۳۱	دولت سلجوقی	خلافت مستنصر بامر امیر	ذکر اس امر کا کہ خلفا زبیا	بنی قاهرہ اور جامع ازہر
۳۲	مملک اور شیخ	خلافت و اتق بامر امیر	میں کئے ہوئے	۵۲۳ انقضاء دولت عبید
۳۳	شہا بلدین	خلافت مستنصر بامر امیر	نضایل مصر	مصر سے
۳۴	اور شیخ علی الدین	نقصہ عجیبہ من مونا ایک	تولد عیسیٰ علیہ السلام کا	ذکر خلفاء عبیدہ مصر
۳۵	ابن عربی کا رس	دفتار کا	حوالی مصر میں	ذکر اعتبار دولت ابو بصیر
۳۶	خلافت مستنصر	ذکر اس امر کا کہ کئے	بیان اس امر کا کہ کئے	۵۲۴ خداداد خلفاء ابو بصیر
۳۷	ذکر سازش اور	خلافت متوکل علی العبد	مصر میں ہوئے	انقضاء دولت ابو بصیر
۳۸	خلفیہ کے توہم	علماء سب رسالات کے لئے	ذکر اس ذرخون جو موسیٰ	اعتبار دولت ترکیہ مصر
۳۹	بیان حال قوم	خاص کہ ہے ہوا	علیہ السلام کے وقت میں	۵۲۵ اسمار حاکمان دولت ترکیہ
۴۰	ستار کا	اعتبار خروج پیورنگ	اعتبار حال ذرخون موسیٰ کا	انقضاء دولت ترکیہ مصر
۴۱	بیان اعتبار شک	خبر یہ کام نہ ہونا اوس	خداداد سار و نکاح دم	۵۲۶ اعتبار دولت جبر کہ مصر
۴۲	جنگیہ خان اور	شخص سے ایک شخص سے	مقابلہ موسیٰ علیہ السلام کے	میں
۴۳	ہلا کوئی	حالت نماز میں پہلا	آئے تھے	۵۲۷ اسمار اولیاء دولت ترکیہ
۴۴	بیان عقاید لوکا	صلوٰۃ و سلام بعد اذان کے	خداداد شک ذرخون کا جو	کسیہ مصر میں
۴۵	بیان قتل عام کرنا	کسبے جاری ہوئی	وسطی مقابلہ موسیٰ علیہ السلام	۵۲۸ ذکر ملک اشرف قاتیل
۴۶	قوم نماز کا اہل	وفات عبداللہ بن قناد	ہمراہ فرعون تھا	جس سے خیرات کثیرہ حرمین
۴۷	بنیاد شریف کو	خلافت و اتق بامر امیر	حکما مصر افلاطون اور	شریفین میں جاری ہے
۴۸	بیان خلوی قوم	خلافت مستنصر بامر امیر	۱۱ رطل بوس اور قراط	۵۲۹ انقضاء دولت ترکیہ
۴۹	تتاری	خلافت مستنصر بامر امیر	ذکر تاریخ فتح مصر جزائر	مصر سے
۵۰	بیان اوس زمانہ کا	وفات صاحب قاضی	میں سیدنا عمر رضی اللہ	۵۳۰ اعتبار دولت ترکیہ عثمانیہ
۵۱	کمر میں کوئی	تاری الہدایہ کی	عسکے ہوا	مصر میں کہ حال یہ طریقی
۵۲	ذکر خلافت مستنصر	خلافت مستنصر بامر امیر	بیان اسرار اون	دولت اسلام میں باقی ہے
۵۳	بامر عباسی کا	خلافت قائم بامر امیر	مصر کا جو جانے	اس دولت کا نام عثمانیہ
۵۴	خلافت حاکم بامر امیر	خلافت مستنصر بامر امیر	راشدین کے ہوئے	کیون ہوا
۵۵	وفات نصیر الدین	خلافت متوکل علی العبد	اسرار ناہین مصر جو	۵۳۱ بیان نسب سلاطین ترکیہ
۵۶	طوسی اور امام نوری	ذکر سب خلافت عباسی	خلفا موسیٰ ابیہ کے ہوئے	۵۳۲ خلیفہ کا
۵۷	اور بن خلکان اور	۱۲ تہ سے سلطان سلجوق	اسرار ناہین مصر جو	۵۳۳ بیان اعتبار شک و طرین
۵۸	۱۲ تہ سے سلطان سلجوق	رومی عثمانی کے جو	خلفا و عباسیہ کے ہوئے	۵۳۴ عثمانیہ کے
۵۹	۱۲ تہ سے سلطان سلجوق	۵۳۵ اعتبار دولت عبیدہ	۵۳۵ اعتبار دولت عبیدہ	۵۳۵ اعتبار دولت عبیدہ



# بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على رسول الله محمد وآله  
 محمد وعلى آله واصحابه اجمعين سيما على ولد الشرف غوث الاعظم والمختار  
 وسلم اما بعد تديه فاكسار فاكيا كلاب غنم عالیه محبوبه محمد بن محمد  
 سے کہ جب تائید حقانی اور عنایات ربانی شامل حال اس فقیر کمرین کے  
 ہوئی خدمت میں سیدنا و مرشدنا منبع معرفت حقانی مخزن قیو طبات  
 سبحانی ہادی زمان مرشد و روان فخر اہل شہر فان نور ذات یزدان  
 محبوب محبوب سبحان قبلہ و کعبہ مولانا جناب حضرت سید شاہ عبدالقادر  
 قادری قدس سرہ الغریز الباری کی پہونچائے اور تفضلات یزدانی بیجا کسا  
 زمرہ علما مان حضرت قدس سرہ کے داخل ہو کتاب محامد خاویہ احوال اور کرامات  
 میں حضرت عارف باقدشاہ محبوب اللہ مخاطب من عند رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم بجا و ثانی سیدنا و مرشدنا و مولانا جناب سید شاہ غلام محمد  
 قادری الگینی قدس سرہ الغریز جدا علی حضرت پیر و مرشد قبلہ و کعبہ کے  
 تصنیف کیا اور اس میں التزم اس امر کا ہوا کہ سر کرامات حضرت کے تطبیق

فہرست  
میں جو درالہذا  
حضرت سید علی  
القادر علیہ السلام  
فرمایا ہے

آیات قرآنی کے ساتھ کرنے میں آیا اور بعد اختتام کتاب بارگاہ عالی میں حضرت  
کے ملحق اور ملتس ہوا کہ توسل ذات مبارک آپ کے یہ سعادت میسر ہوئی کہ ایک  
کتاب مبسوط احوال شریفہ غوثیہ محبوبہ میں اس خاکسار سے تصنیف ہوئی  
بجاء اللہ مبسوط اور تائید مبارک حضرت کے کتاب محی الکونین شرح درالدائرین  
اس خاکسار سے لکھی گئی کہ اس میں تطبیق احوال اور کرامات محبوبہ باحوال  
شریفہ مصطفویہ و معجزات بنو یسریہ عرض کر نہیں آیا بعد تصنیف اس کتاب کے  
جناب فیضیابین حضرت غوث الثقلین محبوب رب المشرقین قطب ربانی معشوق  
یزدانی شیخ الحل بادی السبل شیخنا و مرشدنا السید عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ  
عنه وارضاه عنا و جعلنا عند لعالہ فی الدارین کے اس امر کا ملتس اور ملحق ہوا  
کہ حضرت کے عنایات اور توجہات سے یہ سعادت علمی نصیب ہوئی کہ ایک  
کتاب اوصاف اور احوال میں جناب شفیع المذنبین رحمۃ اللعالمین سید الکونین  
رسول الثقلین امام الحرمین جد البسطین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی اس خاکسار  
سے تصنیف ہوئی مگر یہ خیال رہا کہ علماء کرام اس امت مرحومہ کے ہزار ہا  
کتب احادیث اور سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تصنیف فرما کر  
اس سعادت عظمیٰ سے مشرف ہوئے ہیں تو کیا چیز ہے کہ با این بصاعت فرجاً  
اس امر میں دم مارے اور کیا نیا مضمون لکھے کہ ناظرین اس مضمون کی طرف  
متوجہ ہوں اسی خیال میں تھا کہ سفر ہجرت حرمین شریفین جناب پیر و مرشد  
قبلہ و کعبہ قدس سرہ کا درپیش آیا اور ہمراہی خدمت مبارک کا اتفاق ہوا چنانچہ  
اثنائے سفر میں قریب مکہ معظمہ بمقام بحرہ وصال مبارک ہوا اور ارگاہ حضرت کے

کہ منظمہ قریب قبہ شریف ام المؤمنین سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا قرار پا  
 جب بعد ادائیج ہمراہی خدمت صاحبزادگان حضرت قبلہ و کعبہ کے سعادت  
 حضوری مدینہ طیبہ علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ والتحمیہ سے سعادت اندوز ہو اوت  
 حضوری روضہ منورہ کی یہی معروفہ رہا کہ یہ ادنیٰ امتیٰ اپکا گنہگار اس امر کا امیدوار  
 ہے کہ کچھ فضائل مبارک اس بلدہ طیبہ کی عرض کرے اور سعادت دارین  
 سے فیضیاب ہووے مگر فکر یہی رہی کہ علماء کرام سب طرح کے احوال اس بلدہ  
 طیبہ کے لکھے ہیں تو کیا نیا امر لکھے جو ناظرین کو اس طرف توجہ ہو حافظ شیرازی  
 علیہ الرحمہ فرماتے ہیں **۵** نہ من بران گل عارض غزل سرایم و بس  
 کہ عندلیب تو از ہر طرف ہزاراں شد بعد ہتھوڑے ہی ایام کے تاسیّد اور  
 عنایات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بات ذہن میں آئی کہ حجاج  
 اور زائرین نقشہ کعبۃ اللہ اور روضہ منورہ ہمراہ اپنے لچاتے ہیں مگر محض دیکھنے  
 سے ناظرین کو تسلی تام نہیں ہوتی ہے چاہئے کہ علیہ روضہ منورہ اور مسجد نبویکا  
 لکھا جاوے کہ ناظرین کو تصور تام روضہ منورہ اور مسجد نبوی کا حاصل ہووے  
 اور طریقہ ادائے نماز پنجگانہ اور جمعہ وغیرہ اور ادائے تقریبات سالانہ  
 اور بیان احوال بلدہ طیبہ بقدر امکان بشرح و بسط لکھا جاوے  
 تاغیر زائرین تبصرو علیہ روضہ منورہ زیارت معنویہ اور زائرین تجمّد تصور  
 روضہ منورہ زیارت مجددہ حاصل کریں کہ بعضے مشائخین درباب آداب  
 درود شریف فرماتے ہیں کہ بوقت پڑھنے درود شریف کے خیال اور تصور  
 روضہ منورہ کا رہے کہ ایسا درود شریف پڑھنا افضل ہے اور مقبول زیادہ ہے

کہ اسکو حضور می معنوی خدمت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے  
 حاصل ہے۔ مگر تعب یہ خیال آیا کہ جب تحسیر علیہ شریفیہ روضہ منورہ اور  
 مسجد نبوی کا ارادہ ہوا تو ضرور ہے کہ مسجد شریف اور روضہ منورہ کو بغور دیکھنا  
 اور یہ خلاف آداب حضور می بارگاہ عالی نبوی ہے اس واسطے کہ حاضرین کو چاہئے  
 کہ بوقت حضور می نظر اپنی نیچے رکھیں پہر دل بے کہا کہ ہر حین ہم سے آداب  
 اس بارگاہ عالی کا کہان ادا ہو سکے اور اس بارگاہ رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین  
 سے رحمت ہم سب گنہگاروں پر عام فرما رہے اور مقصود تیرا محض خدمتگداری  
 اور نفع فلاں ہے اگر تیرا ارادہ اس بارگاہ عالی میں منظور اور مقبول ہے تو خود بخود  
 سامان اسکے مہیا ہوں گے ورنہ تو کیا چیز ہے کہ تجھ سے ایسی خدمتگداری ہو سکے  
 اسی اثنا میں حاضرین مدینہ طیبہ ایک صاحب نسبت میں سے اسکا تذکرہ آیا  
 اذہنوں نے اس امر کو نہایت پسند کئے اور سامان اس کا ہی کتب وغیرہ ہم  
 پہنچائے بس اسوقت یہہہ جانا گیا کہ منظور بارگاہ نبوی یہہہ خدمتگداری تیری ہوئی  
 جبکہ جس سامان کی احتیاج ہوتی از غیب ہم پہنچنا یہاں تک کہ تائید اور اعات  
 جناب سید شاہ غلام محمد صاحب قادری صاحبزادہ اکبر و جناب سید شاہ محمد  
 قادری صاحبزادہ اصغر پیر و مرشد قبلہ و کعبہ قدس سرہ العزیز کی بھی تحریر کتاب  
 میں شامل حال اس غلام کمترین زہے حق تعالیٰ سب صاحبزادوں کو ترقی است  
 مقامات عرفان اور حصول مقاصد دارین عنایت فرمائے اور عمر و اقبال  
 میں ترقی دیوے اور اس کتاب کو مقبول بارگاہ نبوی اور محرر اوراق کو  
 سعادت کو نین اور مقاصد دارین حاصل کرے اور اہل و عیال کو باقیات

صالحات سے گردانے آمین۔ الحمد للہ یہ کتاب بدت قریب دو ماہ ختم ہوئی  
 جبکہ احوال مبارک بلدہ طیبہ اور روضہ منورہ کا ختم ہوا خیال یہہ آیا کہ اگرچہ  
 معجزات نبویہ ازبد و ظہور ذات مصطفویہ صلی اللہ علیہ وآلہ و صحبہ وسلم تاانید  
 سجد و بشمار ظہور پائے مگر زمانہ قریب میں جو معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم ظہور میں آئے ہیں اور اپنی ذات پر بھی جو مراحم اور عنایات رحمۃ  
 للعالمین بوقت حضورِ حرمین شریفین شامل مال رہی تحریر کئے جاوین تا ناظرین  
 کو نفع تام حاصل ہووے اسکے ایک فصل علیحدہ لکھی گئی اور احوال مکہ معظمہ جو  
 بہت اور مولد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور احوال مبارک  
 روضہ شریفہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ جو فرزند و بلند آں سر و عظم  
 صلی اللہ علیہ وآلہ و صحبہ وسلم میں عرض کرنے میں آیا اور خدمت گذاری حرمین  
 شریفین زاد ما اللہ تعالیٰ شرفاً و تعظیماً کی قرن آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم سے آج تک متعلق صحابائے کرام علیہم الرحمۃ والرضوان بعد انکے  
 سلاطین اہل اسلام سے رہے خاتمہ کتاب میں فن سیر اور تواریخ خلفاء اور سلاطین  
 اہل اسلام ہی مذکور ہے نام اس کتاب کا بامید فلاح اپنی اور ناظرین کی  
 فلاح الکونین فی احوال الحرمین الشریفین کہا گیا۔ حال مدینہ منورہ کا  
 روبرو روضہ منورہ کے اور حال مکہ معظمہ کا روبرو کعبۃ اللہ کے لکھا گیا  
 واسطے تالیف اس کتاب کے کتب خانہ ہائے حرمین شریفین میں چھپوے کہ کہ  
 کتب احوال حرمین شریفین مطالعہ کئے گئے اور کتب مفصلہ سے مضمون ایسے  
 کتاب کا ماخوذ ہے۔ منایح الکرم فی اخبار البیت و ولادۃ الحرم۔



مصباح الظلام فی المستغنیین بخیر الانام - جوہر النعمین فی اخبار المدینہ - القعقین  
 فی فضائل البلد الامین - مختصر العوام الی حج بیتہ الحرام - مشیر شوق الانام الی  
 حج بیت اللہ الحرام - انس جلیل فی تاریخ القدس و ابرہیم الخلیل - اعلام  
 العلماء والعلام فی بناء مسجد الحرام - فوائج المسکین فی سوانح المکیہ - التعریف  
 فی تاریخ مدینہ - جذب القلوب - خلاصہ شیخ سمہودی در تاریخ مدینہ  
 جوہر المنظم فی زیارت رسول المکرم - تاریخ مدینہ للشیخ اسماعیل نقشبی رح  
 رسالہ زیارۃ حرمین الشرفین و قدس کثر المطالب - در المنصور فی الصلوۃ علی  
 صاحب المقام المحمود - جوہر الشفاف فی فضائل الاشراف - زبدۃ الاعمال  
 اور تواریخ میں سے جو کتب کا مضمون درج خاتمہ ہے فن سیر میں سے  
 یہ ہے فیض المنان بذکر آل عثمان - تاریخ کامل نزہۃ الناطرین - سلسلہ  
 نبویہ - خلاصہ تاریخ بادشاہان اہل اسلام - خلاصہ تاریخ بادشاہان  
 ملک ایران - گوکب و ذریہ سلالہ دولت عثمانیہ - سوائے اسکے احوال حرمین  
 شریفین اور احوال میں سلاطین کے اپنی تحقیق اور دریافت سے جو مضامین  
 درج ہیں وہ ملحدہ ہیں - ترتیب اس کتاب کی دو باب اور ایک خاتمہ پر ہے  
 باب اول بیان میں مکہ معظمہ کے مشتمل تین فصل پر - فصل اول بیان میں بناء  
 کعبہ کے فصل دوم بیان فضائل کعبہ میں فصل سوم بیان تولیت کعبہ و تذکیر  
 حرم مکہ وغیرہ میں باب دوم مشتمل ہے گیارہ فصل پر فصل اول بیان میں  
 فضائل مدینہ طیبہ کے - فصل دوم علیہ میں جالی شریف اور روضہ منورہ کے  
 فصل سوم بیان میں علیہ شریف مسجد نبوی کے - فصل چارم بیان میں خادمین

روضہ منورہ کی اور مسجد شریف کے۔ فصل سیم کیفیت میں ادا سے نماز پنجگانہ اور  
 جمعہ وغیرہ کے۔ فصل ششم بیان میں روضہ منورہ اور مسجد شریف کے روشنی  
 کے۔ فصل ہفتم بیان میں ادا سے تقریبات سالانہ متعلق روضہ نبویہ اور مسجد  
 شریف کے۔ فصل ہشتم بیان میں احوال بلدہ طیبہ کے۔ فصل نہم بیان میں  
 حرمین شریفین میں جو سلاطین کے جانب سے ہے۔ فصل دہم بیان معجزات  
 عالیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں۔ فصل یازدہم بیان میں احوال  
 روضہ طیبہ محبوبہ غوثیہ کے خاتمہ فن سیر اور تواریخ میں مرہبات قبل  
 منا انک انت السميع العليم ولا تاخذنا ان نسينا او اخطانا  
 واجعل عواقب امورنا بالخير يا مجيب الدعوات برحمتک  
 یا ارحم الراحمین وصلى الله تعالى على خير خلقه سيدنا و  
 مولانا محمد وعلى آله وصحبه اجمعین خصوصاً علی ولده  
 الشریف محی الدین غوث الاعظم وبارک وسلم ۛ

### فصل اول بنائے خانہ کعبہ کے بیان میں

قال الله تعالى ان اول بيت وضع للناس للذي ببكة مبارکاً وهدى للعالمین  
 ترجمہ تحقیق کہ پہلا گھر جو بنا گیا ادا سے آدمیوں کے ہر آئینہ وہ مکہ میں ہے  
 بابرکت اور ہدایت ہے واسطے عالم کے علامہ مرشدی جو براعت استہلال  
 کتاب لکھا ہے اسمین قصہ بنا رکھ ہے یہ ذکر کیا ہے کہ جبوقت او ترنا آدم علیہ  
 السلام کا زمین پر ہوا حق تعالیٰ سے عرض کئے کہ کیا حال ہوا کہ اب تسبیح و تہلیل  
 الکی سماعت میں نہیں آتی۔ ارشاد الہی ہوا کہ بیاغت گناہ تمہارے ابے آدم

فصل اول بیان میں  
 بنائے خانہ کعبہ کے

ایہ امر سوا لیکن تم ایک زمین پر جاؤ اور میرے واسطے ایک گھر بناؤ اور اس کا  
 طواف کرو جیسا کہ فرشتے اطراف عرش کے طواف کرتے ہیں۔ آدم علیہ السلام  
 زمین مکہ معظمہ میں گئے اور موافق اشارے پر جبریل زمین پر خانہ کعبہ بنا گئے اور  
 اطراف اسکے طواف کئے فرشتے بنیاں کعبہ میں ایک ایک پتھر پڑا رکھے کہ اسکو  
 تیس شخص مثل آدم اومحَمَّدین اور بنیاد کعبہ تیرہ زمین سے نکالی پہر وہ کعبہ بوقت  
 طوفان نوح مندرس ہوا۔ اور دوسری روایت مابین کمال میں یہ ہے کہ واسطے  
 طواف آدم علیہ السلام کے بیت اللہ یا قوت سرخ کا فرشتوں نے رکھا  
 اور قبل طوفان نوح کے آسمان پر مرفوع ہوا اور نیچے عرش کے رکھا گیا  
 الحاصل بنابر دوسری روایت بعد طوفان نوح کے ابراہیم علیہ السلام کو ارشاد  
 الہی ہوا کہ موافق حدود بناؤ آدم کے تجدید بناؤ خانہ کعبہ کر میں جب کہ سیدنا  
 ابراہیم علی نبیاء علیہ السلام تجدید بناؤ خانہ کعبہ پیشہ شروع کئے اور نوبت تعمیر  
 کی حجر اسود تک پہنچی۔ جبریل علیہ السلام ایک پتھر جنت سے لاکر مقام حجر اسود پر  
 نصب کئے اور یہ وہ حجر اسود ہے اسوقت وہ نورانی تھا کھارا اور مشرکین کے  
 ہاتھ مس کرنے سے اس میں سیلاب پیدا ہوئی۔ بناؤ خانہ کعبہ پانچ پہاڑ سے ہوئی ایک  
 طوس سینا و سراطر زینا تیسرا البنان جو تھا کہ وہ جود سی پانچواں ابو قیس جنت  
 کہ بناؤ کعبہ بلند ہوئی سیدنا ابراہیم علیہ السلام ایک پتھر لاکر اس پر کھڑے ہو کر بنا گئے  
 پہر مقدر جانتے اور مقدروہ پتھر بلند ہوتا وہی مقام ابراہیم ہے کہ نقش پانچ حضرت  
 ابراہیم اس پر نقش ہے اور اسکے خلف میں نماز ادا کرنا حکم ہے اور پہر ہی مقام  
 استجابت دعا ہے فی الحال اس پر لقمہ جو بنایا ہوا ہے اور وقت زیارت کہلاتا ہے

کیفیت بنائے کعبہ  
 اور کعبہ کی بنیادوں  
 کے پانچ پہاڑ

ورنہ ہمیشہ سد و درمنا ہے اور ایک روایت سے ثابت ہے کہ قبل آدم ہی  
 فرشتے حسب امر الہی بناؤ کعبہ کئے تھے۔ علامہ فاسی لکھتے ہیں کہ کعبہ دس بار بنا ہوا  
 ایک بناؤ کعبہ قبل آدم ملائکہ کئے۔ بعد اسکے آدم علیہ السلام۔ بعد اسکے انکی اولاد  
 میں سے کہ نام ہانڈ کو بنین۔ بعد اسکے ابراہیم علیہ السلام۔ بعد اسکے قوم عالقہ۔  
 بعد اس کے قوم جرہم بعد اسکے قصی بن کلاب جو جدِ اعلیٰ حضرت علیہ السلام و آلہ  
 و صحبہ وسلم ہیں بعد اسکے قریش بعد اسکے عبد المذبن زبیر بعد انکی حجاج اور  
 تواریخ سے ثابت ہے کہ سترہ سو او نہتر ہجری میں سقف کعبہ اللہ بوسیہ  
 ہوا تھا سلطان سلیمان بن سلطان سلیم رومی نے بعد اذ فتادی علماء کے تعمیر  
 بیت اللہ کی گئی یہ بارہواں بار ہے بعد اسکے سنہ ۳۹۹ کیلئے کھنڈا اچھا لیس ہجری میں  
 ماہ شعبان روز چہار شنبہ بارش ہو کر سیل آئی اور بعض دیوار خانہ کعبہ اس  
 سیل سے ساقط ہوئی سلطان مراد خان بن سلطان احمد خان رومی نے بعد اذ  
 فتادی علماء کے دیوارین اور سقف مبارک کعبہ شریف علیحدہ کر کے ازمرو  
 کعبہ اللہ کو بنا کیا۔ کہتے ہیں کہ جب بناؤ کعبہ شروع ہوئی سب علماء اور مشائخ  
 مکہ معظمہ بناؤ کعبہ شریف میں شریک رہے اور اطراف کعبہ بڑی بڑی ستون  
 زمین میں نصب کئے اور اطراف ستون کے کپڑا لپیٹ دیے تاکہ کشف  
 کعبہ اللہ نظر عوام میں نہ ہو دے اور باہر سے ہو کرے ہو کرے پس یہ بناؤ  
 کعبہ بارہویں بار ہے پھر سلطان محمد خان بن سلطان ابراہیم خان بن سلطان  
 احمد خان کے وقت میں سنہ ۱۰۳۱ کیلئے کھنڈا ترہتر ماہ شعبان میں بارش ہوئی اور سیل  
 داخل حرم کعبہ ہوئی معمارین اور مہندسین نے کہے کہ ایک چوب سقف کعبہ منکسر ہوئی

یہ سنہ ۱۰۳۱  
 بناؤ کعبہ  
 چوب سقف

ہے اس واسطے سقف کھول کر نئی لکڑی لٹی گئی یہ ترمیم تیسویں بار ہوئی ابھی  
 تک وہ عمارت باقی ہے زاد با اللہ شرفاً و مہابتہ و اجلالاً و تعظیماً لیکن  
 کیفیت بنا مسجد الحرام یہ سموع ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 وقت میں مسجد بقدر مطاف تھی واللہ اعلم پس خلافت سیدنا عمر رضی اللہ  
 عنہ سے زیادتی مسجد الحرام شروع ہوئی تاکہ باقی خلفاء و راشدین اور بنی  
 امیہ اور خلفاء عباسیہ اپنے اپنے وقت میں مسجد الحرام میں وسعت کرتے  
 گئے چنانچہ ستئمین مقتدر باللہ خلیفہ عباسی نے باب ابراہیم بنا کیا اور  
 اس جانب میں زمین اضافہ کیا اور منارے اذان کے بنائی خلفاء عباسیہ  
 کے ہیں بعد اسکے سلاطین مصر اور سلاطین روم تعمیر مسجد الحرام کرتے چلے  
 آئے یہاں تک کہ ۸۹۹ء نو سو انیاسی ہجری میں واسطے تعمیر مسجد الحرام کے  
 سلطان سلیمان بن سلطان سلیم رومی کو اطلاع دیے اوہوں نے سنان  
 باشا خدیو مصر کو واسطے تعمیر مسجد الحرام کے حکم دیے خدیو مصر اپنی جانب سے  
 احمد بیگ باشا کو کہ وہ کار عمارت میں مددگاری رکھتے تھے اور امانت و وثیقت  
 کے ساتھ مصنف تھے اور آخر دیکھ ۹۹۹ء نو سو انیاسی میں تعمیر مسجد الحرام بعد  
 انہدام از سر نو شروع کئے اور پہلے اسکے سقف مسجد بطور قبہ اور رواق تھا  
 تھا اوہوں نے سقف مسجد الحرام بطور قبہ اور رواق کے بنائے اور ۱۰۰۰ء  
 نو سو انیاسی ہجری میں سبیل یعنی آبدار خانہ مقام عمرہ میں چر تخم ہے جاری  
 کئے اس اثنا میں ۱۰۰۲ء ہجری میں انتقال سلطان سلیمان خان موصوف ہو گیا  
 اور بعد انتقال اوسکے سلطان مراد خان بن سلطان سلیمان خان تخت نشین ہوئے

اور انہیں احمد بیگ باشا کے ہاتھ سے اواخر ۱۰۲۲ھ نو سو چار سی میں اتمام  
 عمارت مسجد بیت الاحرام ہوا اور وہ ہی بنا ابھی تک باقی ہے ادا م اندر کا تہ  
 الی یوم القیام اور زبانی مرزا احمد بیگ باشا کی تاریخ میں نقل کئے ہیں کہ صرف  
 عمارت مسجد الاحرام میں خزانہ سلطنت روم سے ایک لک دس ہزار دینار طلا  
 سرخ خرخ ہوئے اور اسکے سوا سطون ہاے مرمر اور احجار قدیم تھے اور آلات  
 معماری اور ہلا ہاے طلع طلائی واسطے قہ ہاے مسجد کے اور حدید خوشتر  
 یعنی جو بینہ مصر سے گذرانے گیا بعد اسکے سلطان محمد بن سلطان مراد خان  
 روشہاے سنگی صحن مسجد الاحرام میں بند کئے اور مطاف میں فرش سنگ  
 کئے یہ دو نو امر ۱۰۲۵ھ کیزار چمپس میں واقع ہوئی پہر سلطان مراد خان  
 بن سلطان احمد خان برادر عثمان خان رومی نے ۱۰۲۶ھ کیزار ستائیں میں  
 مقام خفی میں فرش مرمر بچاے ۔

محرر اوراق عہد رض کرتا ہے کہ ۱۳۰۳ھ تیرا سو تین ہجری میں جو واسطے  
 حج کے حضوری کا اتفاق ہوا سموع ہوا کہ سلطان عبدالحمید خان بن سلطان  
 محمود خان سلطان حال نے سنگ مرمر عمدہ واسطے تبدیل فرش مطاف کے  
 نیکہ معظمہ میں یہاں ہے یہ فرش اول سے عمدہ ہے مگر ہنوز تبدیل زیر تجویز ہے گل  
 میں نہیں آئی ۔ انس جلیل فی تاریخ المقدس والخلیل سے مستفاد ہے کہ بناء  
 خانہ کعبہ ہوا براہیم نے کئے اسکو آج تک جو ۱۳۰۳ھ ہجری ہے چہار ہزار  
 چھیانوے سال ہوئے ۔ اسواسطے کہ صاحب کتاب انس جلیل نے تاریخ بناء  
 کعبہ تاریخ تصنیف کتاب تک درج کئے ہیں اور تاریخ تصنیف کتاب موصو

یہی لکھدیے ہیں پس اس سے یہ تاریخ بنا رکعبہ حاصل ہوئی بنا رکعبہ  
 جو قریش کے ہاتھ سے ہوا وہ سن پچیس مولانی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 میں مواتا یعنی حضرت کی عمر شریف اس وقت پچیس برس کی تھی اور سب بنا  
 رکعبہ کا قریش سے ہوا کہ قریش نے ارتفاع خانہ کعبہ کم سمجھ کر بعد ہدم از سر نو اول سے  
 ارتفاع کئے مگر باعث تنگدستی کے بقدر سات ہاتھ سے بنا برابر اسی سے دانگ  
 کئے کہ وہ عظیم ہے اور عظیم کا طول اگرچہ سات ہاتھ سے زیادہ ہے مگر جو کہ زیادہ سات  
 ہاتھ سے ہے وہ خانہ کعبہ میں سے نہیں ہے من بعد حضرت عبداللہ بن زبیر رضی  
 نے مسئلہ جو ست ہجری میں عظیم کو داخل کعبہ کر کر بنا خانہ کعبہ کئے بعد ازاں  
 حجاج نے مسئلہ جو ہتر ہجری میں مثل اول موافق بنا قریش کے بنا کیا اور  
 سات ہاتھ عظیم چھوڑ دیا اور آٹس جلیل میں حال وسعت مسجد الحرام کی یہ لکھا ہے  
 کہ پہلے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اکنہ قریش جو اطراف کعبہ امتد کے تھے مسئلہ  
 ہجری میں خرید کر کے داخل مسجد الحرام فرمائے اسطور پر سیدنا عثمان نے  
 مسئلہ ہجری میں زیادہ کئے ایسا ہی سیدنا عبداللہ بن زبیر نے زیادہ کئے  
 وہی تاریخ میں جو بنا رکعبہ کئے کہ اوپر مذکور ہے اور زیادتی مسجد انکی جانب  
 شرقی میں اور رکن یمانی اور شامی کی طرف ہوئی پھر منصور خلیفہ عباسی نے  
 جانب شمالی اور غربی کعبہ امتد میں مسجد الحرام زیادہ کر کے تعمیر مسجد الحرام  
 کیا ابتدا تعمیر مسجد الحرام مسئلہ مکیو سینتیس اور انتہا ایک سو چالیس میں ہوئی  
 بعد اسکے مہدی خلیفہ عباسی نے دوبار زیادتی مسجد کیا اول بار مسئلہ ہجری  
 اور مرتبہ ثانی ایک سو سینسٹ اور قبل اسکے کعبہ امتد کی جانب مسجد میں



تہا خلیفہ موصوف نے اطراف کے زمین خرید کر کے کعبہ کو درمیان مسجد الحرام میں کیا  
 من بعد سلاطین مصر اور روم نے زیادتی اور تعمیر مسجد الحرام کے کہہ سکا  
 ذکر اوپر گزرا۔ ارتفاع کعبۃ اللہ قبل بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 نو ہاتھ تھا اور قریش اور نوباتھ زیادہ کئے اور عبد اللہ بن ابی بھر نو ہاتھ  
 ارتفاع میں زیادہ کئے پس اسوقت رفعت کعبۃ اللہ ستائیس ہاتھ ہو اگذا  
 فی میثرشوق الانام اور انس جلیل میں لکھا ہے کہ ارتفاع دیوار شرقی کعبۃ اللہ  
 زمین مطاف تک ذراع معمار سی مروجہ اس بلدہ سے تینتیس گز ہے ایسا ہی  
 تینون دیوار میں مگر دیوار شامی دیوار شرقی سے پاؤ گز کم ہے اور دیوار غربی  
 دیوار شرقی سے بھی پاؤ گز کم ہے اور دیوار شرقی اور یانی برابر ہے اور کتب  
 اعلام علماء العلام میں لکھا ہے کہ کعبۃ اللہ کو بذراع مصری پچائش کیا طول  
 اسکا حجر اسود سے آخر رکن شامی تک اکیس ذراع ہے اور رکن شامی سے  
 رکن عراقی تک سترہ ذراع ہے اور باب کعبۃ اللہ زمین سے تین ذراع اور دو  
 ثلث ذراع مرتفع ہے اور ارتفاع رکن یانی زمین سے دو ذراع اور دو ثلث  
 ذراع ہے۔ ق محراب و اوراق بعضے کتب تاریخ میں دیکھا کہ وجہ تسمیہ رکن یانی یہ ہے  
 کہ کسی وقت میں یہ رکن کو میں کا کار گیر بنایا جسے نام اسکا رکن یانی مقرر ہوا انتہی  
 اور اندرون کعبۃ تین ستونہا سے چوبی ہین اور فاصلہ فیما بین ہر ستون چار چار گز  
 اور سیڑھی بجانب اندرون کعبۃ ایک چھوٹا دروازہ ہے کہ اس میں سے سقف کعبۃ  
 شریف پر جاتے ہین اور زینہ اس کے چوبی ہین اور سقف کعبۃ اللہ کل  
 سنگ مرمر کا ہے۔ عرض مطاف کا کعبۃ اللہ سے مقام ابراہیم تک اکیس ذراع

باب فی تسمیۃ رکن  
 یانی

وجہ تسمیہ رکن  
 یانی

خلیفہ موصوف

باب فی تسمیۃ رکن  
 یانی

ایک قیڑا کم اور دورہ مطاف تڑتا لیس اور آدھا گز سے اور عرض مطاف اس دیوارِ حطیم سے کہ مقابل میزاب کعبہ ہے مقام خفی تک بائیس گز اور چہت مستجار یعنی پشت کعبہ سے آخر تک تیس گز ہے اور چہت رکن یانی سے آخر مطاف تک اٹھائیس گز ہے زبدۃ الاعمال میں لکھا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام جبکہ کعبہ کو بنا کئے رفعت کعبہ شریف کی نو ہاتھ اور طول اسکا تیس ہاتھ اور بلا سقف تیار کئے اور دروازہ کعبۃ اللہ زمین سے ملحق رکھے حاضرین بے کعبہ میں حاضر ہوتے من بعد قصی بن کلاب جد اعلیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جو وقت بنائے کعبہ کئے سقف کعبہ شریف ہی تیار کئے پھر جب کہ قریش بنا کئے رفعت کعبہ میں نو ہاتھ زیادتی کئے اور بسبب کافی ہونے مال پاک کے طول کعبہ میں جانبِ حطیم کم کئے کہ تفصیل اسکی اوپر گزری اور دروازہ کعبۃ اللہ کا زمین سے بلند کئے تاکہ ہر شخص نہ جاسکے بلکہ وہ جسکو چاہیں داخل کریں۔ من بعد عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے وقت رفعت کعبہ میں نو ہاتھ زیادتی ہوئی پس رفعت کعبہ ان کے وقت میں ستائیس ہاتھ شیرا حجاج نے بحکم عبدالملک بن مروان فست کعبہ میں کچھ دست اندازی نہیں کیا بلکہ اور امور میں تغیر کیا کہ آگے مذکور ہو اور عبد اللہ بن زبیر کے وقت میں کعبۃ اللہ کا پردہ جل گیا اس سے حجر اسود پہ پارہ ہوا جسے حجر اسود کا چاندی میں باندھنے کا طہیتہ جاری ہوا اور کتاب زبدۃ الاعمال میں ابرزی سے روایت ہے کہ طول ننگ مقام ابراہیم ایک ہاتھ ہے کہ دو نو قدم حضرت کے اسپر تھے اور نشان سات انگشت حضرت کا اسپر نمایان ہے اور عرض میں نقرہ نصب ہے اور یہ نقرہ بوقت

مہدی خلیفہ عباسی نصب ہوا۔ محراب اور اقصیٰ عرض کرتا ہے کہ اب حجاج لوگ  
 بے صرف زر کثیر باجائز شیشی کلید بردار اس نشان قدم میں آب زمزم ڈال کر  
 نموش کرتے ہیں بطریق تبرک کے۔ انس جلیل میں پیمائش مسجد الحرام اس طرح  
 مذکور ہے کہ طول اس کا دیوار حد شرقی سے حد غربی تک چار سو ہاتھ ہے اور عرض  
 اس کا حد دیوار شامی سے حد یامانی تک تین سو چار ہاتھ ہے اور زیادتی دارندہ  
 کی کہ اب وہ باب الزیاد مشہور ہے گوشہ مسجد الحرام میں واقع ہے طول اس کا  
 پانچ سو ہتھ ذراع معاری ہے اور عرض ستر اور آدھ ذراع ہے اور پیمائش  
 زیادتی باب ابراہیم کہ وہ بھی ایک گوشہ مسجد الحرام میں واقع ہے طول  
 اس کا اونٹھ ہاتھ اور عرض باون ہاتھ ہے پیمائش حطیم بذراع معاری  
 یہ ہے کہ عرض اندرون حطیم ایک دیوار سے دوسری دیوار تک پندرہ ذراع  
 اور عرض دیوار حطیم دو ذراع اور ربع ذراع ہے اور وسعت شکاف شرقی  
 اور غربی حطیم کی پانچ ذراع اور فاصلہ فیما بین دونوں شکاف کے سترہ ذراع اور  
 دو قیراط ہے ارتفاع داخل دیوار شکاف شرقیہ دو ذراع یک قیراط اور ارتفاع  
 خارج دیوار مذکور دو ذراع اور دو قیراط ارتفاع میانہ دیوار حطیم داخل دو ذراع  
 یک ثلث کم اور خارج اسکے دو ذراع دو قیراط کم ارتفاع دیوار خارج حطیم دو ذراع  
 اور ثلث ذراع ہے اور صاحب کتاب اعلام علماء العالم ابن جماعہ سے روایت  
 کرتے ہیں وہ اپنی کتاب ہدایۃ الناسکین لکھتے ہیں کہ پیمائش کل مسجد الحرام  
 کی چہرہ فدان اور نصف دربع فدان ہے اور فدان دس ہزار گز معاری  
 ہوتا ہے اور بذراع معاری قریب تین ہاتھ ہے پس پیمائش کل مسجد الحرام کی

پیمائش مسجد الحرام  
 پیمائش مسجد الحرام  
 پیمائش مسجد الحرام

پیمائش مسجد الحرام  
 پیمائش مسجد الحرام  
 پیمائش مسجد الحرام

سینٹھ ہزار پاؤں گز ہے۔ امام عبدالقادر طبرسی روایت کرتے ہیں کہ میں  
 پچائیش مسجد الحرام گیا وسط دیوار غربی سے وسط دیوار شرقی تک کہ وہ نزدیک  
 باب جنازہ کے ہے اور میں اپنے تئیں گذار انفسِ مطہرین سے متصل دیوار خانہ  
 کعبہ کے ہیں درمیان دیوار شرقی اور دیوار غربی مسجد الحرام کے ذراع معمار سی ہدیہ  
 تین سو چھپن گز اور متن گز ہے اور یہ طول مسجد موصوفہ اور عرض اسکا دیوار  
 قدیم سے کہ اس میں سے زیادتی دارندہ ہے وسط حداریائی تک میان باب صفا  
 اور جیاد کہ قریب کتبۃ اللہ اور مقام ابراہیم سے اپنے تئیں گذارادو سو چھپن  
 گز ہے اور طول زیادتی دارندہ کا دیوار مسجد کبیر سے دیوار مقابل تک اس کے  
 نزدیک سنارے کے چوتھ گز پاؤں گز کم اور عرض زیادتی دارندہ کا وسط  
 دیوار شرقی سے کہ مدرک سلیمانہ ہے وسط دیوار غربی تک بہتر گز اور  
 نصف گز ہے اور پچائیش زیادتی باب ابراہیم کی طولاً باب موصوفہ  
 ستونہاے مسجد تک سدس کم ستاون گز ہے اور عرض میں ربع کم باؤں گز  
 ہے اور صفت مسجد الحرام کی حجاب موجود ہے چار رواق میں ایک قبہ  
 واقع ہے مگر زیادتی باب ابراہیم اور زیادتی دارندہ جو فی الحال  
 باب الزیادہ کے ساتھ نامزد ہے اس میں چار رواق اطراف قبہ کے نہیں۔  
 ستون سنگ مرمر مسجد الحرام میں تین سو گیارہ ہیں اور ستونہاے سنگ  
 شمس دو سو چالیس ہیں اور ستونہاے نحاس بمفرط اطراف طائفہ تیس  
 ہیں اور درمیان دو ستون کے طوقِ حدید ہے کہ اس میں قنادیل زجاجی لکھتے  
 ہیں اور قبعہ ہاے مسجد الحرام دو سو چاس ہیں اور شرفات یعنی دریچہ ہاے

دارندہ کا دیوار مسجد کبیر  
 متن گز پاؤں گز کم  
 قنادیل زجاجی  
 از دیوار شرقی  
 درند

قنادیل زجاجی  
 اور درمیان دو ستون  
 کے طوقِ حدید ہے

مسجد الحرام یکہزار تین سو اسی ہے اور دروازہ باعتبار اسماء اور ناموں کے  
 انیس ہیں کہ اسکے انچالیس طاق ہیں اور ہر طاق میں دو پٹ ہیں اور پٹ میں  
 چھوٹے دریچے ہیں شب میں دو نو پاٹ بند ہو جاتے ہیں اور دریچہ باب  
 ہر چند کہ بظاہر بند معلوم ہوتے ہیں مگر کوئی شخص اگر بارادہ دخول مسجد الحرام  
 باہر سے اندر کی طرف ڈھکیلے کھجاتا ہے اور جبکہ اندر داخل ہو جاوے تو خود  
 بخود بند ہوتا ہے دروازہ مسجد الحرام جو انیس ہیں کہ اونٹالیس طاق پر کہلتے  
 ہیں اول باب السلام کہ معروف بہ باب بنی شیبہ یا اسمین تین طاق ہیں  
 دوسرا باب خانیہ معروف ہے سات باب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے  
 اسمین دو طاق ہیں۔ تیسرا باب عباس ہے وہ بھی معروف ساتھ باب جنازہ  
 کے ہے اسمین تین طاق ہے چہارم باب مشہور ہے ساتھ باب علی اور باب  
 بنی ہاشم کے اسمین تین طاق ہے۔ پانچواں باب بازان ہے اسمین دو طاق  
 ہے۔ چھٹا باب بغلہ ہے اسمین دو طاق ہے۔ ساتواں باب الصفا ہے کہ  
 مشہور ہے باب بنی مخدوم سے اسمین پانچ طاق ہیں۔ آٹھواں باب البجیا و ضعیفہ ہے  
 اسمین دو طاق ہیں۔ نوواں باب المجاہدہ ہے کہ اسکو باب الرحمتہ کہتے ہیں اسکے  
 دو طاق ہیں۔ دسواں باب مدرسہ الشریف عجلان ہے اسکے دو طاق ہیں۔  
 گیارہواں باب ام ہانی اسکے دو طاق ہیں۔ بارہواں باب الخردہ اسکے دو طاق  
 ہیں۔ تیرہواں باب ابراہیم ہے کہ اسکا ایک بڑا طاق ہے۔ چودہواں باب عمرہ  
 اور سابق میں اسکو باب بنی سہم کہتے تھے اسکو ایک طاق ہے۔ پندرہواں باب السدہ  
 اور سابق میں اسکو باب عمر بن العاص کہتے تھے ایک طاق ہے سولہواں باب

العجلہ ہے کہ وہ مشہور باب باسطیہ سے ہے اسکو ایک طاق ہے۔ ستر ہوا باب  
 قطبی کی طاق ہے۔ اٹھارواں باب الزیادہ اسکے تین طاق ہیں۔ انیسواں باب  
 الدر یہ بھی ایک طاق ہے۔ اور منارہ ہاے مسجد الحرام جو اذان کے واسطے میں  
 سات ہیں۔ اول منارہ باب السلام و دوم منارہ باب عمرہ سوم منارہ باب علی رضی  
 عنہ چہارم منارہ خردہ پنجم منارہ باب الزیادہ ششم منارہ قایتبائے ہفتم منارہ  
 سلطان سلیمان خان اور کتاب اعلام العلماء و العلام وغیرہ میں مذکور ہے کہ بنا کعبہ  
 ائمہ ابراہیم اور اسمعیل علی نبینا وعلیہما السلام نے شروع فرمائے۔ علامہ فارسی کہے  
 کئے ہیں کہ دروازہ کعبہ اول انوش بن شیش بن آدم علیہم السلام نے تیار کئے  
 تولیت کعبہ بعد ابراہیم اسماعیل علیہما السلام کو رہے اور بعد ان کے ناست فرزند  
 اسمعیل کو رہے اور فاکہی اپنے سند سے روایت کرتی ہیں کہ ناست کے  
 زمانہ سے طریقہ بت پرستی کا شروع ہوا بعد انکی تولیت کعبہ ایسا ہی ایک کے بعد  
 ایک کو چلے آئی تا آنکہ متولی کعبہ اداب اسکے نہ بجالانے کے باعث عربوں میں اختلاف  
 پیدا ہوا اور حفاظت کعبہ ائمہ قصی جدِ عالمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو  
 پہونچی اور قصی نے اپنے فرزند عبددار کو حفاظت کعبہ اور مفتاح اسکے سپرد کئے  
 بعد اسکے عبددار حفاظت کعبہ اپنی فرزند عثمان کو دی یہاں تک کہ نوبت حفاظت  
 کعبہ عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ عبد اللہ بن عبد الغری بن عبد دار بن قصی کو پہونچی  
 اور وہ اولاد نہیں رکھتے تھے اس سبب بعد انکے شیبہ بن عثمان جو انکے بنی عم تھے  
 انکو حفاظت کعبہ اور مفتاح تعزیف ہوئے پھر ادنکی اولاد میں رہی یہاں تک کہ  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک میں تولیت کعبہ اور مفتاح اسکے

بنی شیبہ میں تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اسکو بامر الہی انہیں میں بحال رکھے چنانچہ آج تک وہ کلید بنی شیبہ میں ہے۔ اور مولف اوراق کی دریا سے ایسا معلوم ہوا کہ اب طریقہ ایسا جاری ہے کہ جب کلید بردار انتقال کرتے ہیں کلید کعبہ معظمہ شریف مکہ کو کہ حاکم وقت ہے تفویض ہو جاتی ہے پھر شریف موصوف بعد دریا منت لیا قبت اکبر اولاد بنی شیبہ کو تفویض فرماتے ہیں اور بنی شیبہ کو آجکی اصطلاح میں شیبی کہتے ہیں اور آمدنی اور محاصل جو کہ اس خدمت سے متعلق ہے دو حصہ نصف نصف کئے جاتے ہیں یک حصہ کلید بردار کعبہ جو بنی شیبہ سے اکبر ہے کا حق ہوتا ہے اور نصف باقی کل اولاد بنی شیبہ میں علی السویہ تقسیم ہوتا ہے اور اب محض کلید برداری کعبہ متعلق بنی شیبہ سے ہے اور حفاظت کعبہ وغیرہ خدمت خوجون کی ساتھ متعلق ہے جسکو وہاں کی اصطلاح میں اغوات کہتے ہیں خوجون کی تعداد اور خدمات اور معاش کعبہ کے قریب قریب خوجون سے مدینہ طیبہ کے اس واسطے نظر اختصار بیان اسکا ذکر نہیں ہوا انشاء اللہ تعالیٰ باب دوم میں مدینہ طیبہ کے خوجون کا تفصیل ذکر ہوگا مگر محلاً یہ ہے کہ کسی قدر تعداد میں اور معاش میں کعبۃ اللہ کے خوجو مدینہ طیبہ کے خوجون سے کم ہیں۔ کتب احوال حرمین شریفین سے یہ ثابت ہے کہ اول اسمعیل علیہ السلام نے کعبۃ اللہ کو پردہ پہنائے بعد انکے ایسا ہی پردہ گزرنے کی عادت جاری ہے یہاں تک کہ زمانہ ربیعہ کا پہنچا وہنوں نے اپنی قوم کو کہے یک سال تم پردہ گزراؤ اور ایک سال میں گزراؤ گا یہاں تک کہ زمانہ مبارک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پردہ مبارک جبرائیل سے گزرا نے جاتا تھا میں بعد سیدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما جائے قبایلی کا پردہ گزرا نے اور سیدنا عمر رضی

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند



فخر  
 نادرین ملک  
 خدمت سید الملک  
 بی بی زور وودان  
 اویغور شریف  
 گذر افغانی  
 راجه علی محمد  
 کجی

مگر بظہر اختصار حذف کیا گیا۔ حرم مکہ معظمہ یعنی مسجد الحرام اور صحن اسکا مسجد نبوی  
 سے مضاعف سے زائد ہے مگر مدینہ طیبہ باعتبار آرائش اور زینت اور مصارف  
 کے بدارج زائد ہے اور قنادیل اسمین ہمیشہ دو ہزار سے زائد روشن ہوتے ہیں  
 اور تقریبات میں مثل رمضان شریف اور عیدین اور ایام حج کے اور شب جمعہ میں  
 اضافہ روشنی ہوتی ہے۔ حضرتہ کہ بطور حوض کے رو بروئے کعبہ سنگ بست بنا  
 کیا ہوا ہے غریب عبدالسلام سے روایت ہے کہ یہ وہ مقام ہے کہ جبریلؑ نے آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ نماز پنجگانہ ادا فرمائے تھے بوقت فرض ہونے نماز  
 کے ابن جوامہ سے یہ بات منقول ہے کہ دوسروں سے منقول نہیں۔ مسجد جبل عرفات  
 اور زینہ اسکے بنا کئے ہوئے وزیر محمد بن علی المعروف بہ جواد اصفہانی کے ہیں  
 فواج مسکین میں عودہ سے روایت ہے کہ بوقت آدم علیہ السلام کا انتقال ہوا انکی  
 نعش کو باب کعبۃ اللہ کے رو برو رکھے اور جبریلؑ علیہ السلام مع ملائکہ نماز جنازہ  
 ادا کئے اور دفن بھی میں مسجد خیف کے منارہ کے پاس ہوا۔ مولف کہتا ہے  
 کہ تا حال یہی عادت جاری ہے کہ جنازوں کو رو برو کعبہ کے رکھ کر نماز ادا کرتے ہیں  
 اور قبر شریف حضرت آدم علیہ السلام کی منامین مشہور اور ظاہر نہیں جیسا کہ قبر  
 مبارک حضرت حوا کی جدہ میں معروف اور ظاہر ہے۔ کعبۃ اللہ کے اندر کا غسل  
 آخر ماہ ذی قعدہ میں ہوتا ہے اندرون کعبہ شریف مکہ اور حاکم ترک حاضر رہتے ہیں  
 قریب عرصہ دو گھنٹی کے ہوتا رہتا ہے اور لوگ اس آب کو بطور تبرک لیتے ہیں  
 اور اطراف کعبہ اڑھام خلق واسطے اخذ تبرک آب غسل کے رہتا ہے اور جن جاہلوں  
 سے کہ زمین کعبہ دہوئے ہیں وہ حاضرین کو پسکتے ہیں مگر اللہ عام اس پر ایسا ہوتا ہے کہ

منزلت جبریلؑ علیہ السلام

منزلت جبریلؑ علیہ السلام

ضعف و کمی قدرت نہیں کہ اسکو حاصل کریں بلکہ جو اقویا بھی کہ عاویس اسکے ہوتے  
ہیں وہی لیتے ہیں اور لوگ انکو کچھ نذر دے کر لیتے ہیں اور غسل کل مسجد الحرام  
سال میں ایک بار ہوتا ہے۔

## فصل دوسری فضائل کعبۃ اللہ میں

قوله تعالى اجعل الله كعبة البيت الحرام قياماً للناس والشهر الحرام و  
الهدى والقلائد تفسیر آیہ۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے گردنا حق تعالیٰ کعبہ کو  
مکان بزرگ واسطے قیام آدمیوں کے اور شہر حرام کو اور قلائد کو ہر چند کعبۃ اللہ  
اور مکہ معظمہ کے فضائل قرآن شریف اور احادیث میں بہت سی صراحتاً اور کنایات  
مذکور ہیں مگر فضائل عجیبہ اور نواید غریبہ کتب میں حریم شریفین کے جو غنہ المطالعہ  
نظر سے گذرے اسکو بیان حیز تحریر میں لاتا ہوں۔

فضائل حجر اسود میں وارد ہے کہ حجر اسود دست خدا ہے مصافحہ کرتا ہے حق  
تعالیٰ بوسیلہ حجر اسود کے جس سے کہ چاہتا ہے۔ جو وقت کہ سیدنا عمر رضی اللہ  
عنه حجر اسود کو بوسہ دے کہو کہ اسے مجھ کو نہ نفع پہنچانے والا ہے نہ ضرر دینے  
والا ہے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم تجھ کو بوسہ دیتے ہیں ہی تجھ کو  
بوسہ نہ دیتا اور ولایت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے فرمائی کہ اسے امیر المؤمنین حجر اسود  
نفع اور ضرر پہنچاتا ہے کیونکہ حق تعالیٰ روز ازل میں عہد اور مواثیق بنی آدم سے  
لیا اور اسکو قطوف کاغذ میں ملفوف کر کے حجر اسود میں رکھا ہے بروز قیامت بوسہ  
لینے والوں کے ایمان پر گواہی دیگا اور اس مقام میں دعا بھی مستجاب ہے۔

نصف ص ۱۰

فضیلت طواف میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جو شخص طواف کرے ہر قدم پر اندسے گناہ بخشے جاتے ہیں اور بدلے اس کے حسنات لکھے جاتے ہیں اور درجات بلند ہوتے ہیں اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے تخریج ترمذی وارد ہے کہ جو شخص پچاس بار طواف کرے نخل آتا ہے گناہوں سے اپنے جیسا کہ ابھی شکم سے باہر آیا شرح میں اس حدیث کی سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اس سے پچاس بار پہرنا اطراف کعبہ کے مراد ہے نہ پچاس طواف کہ ہر طواف میں سات بار پہرنا ہے۔ اور محب طبری کہتے ہیں کہ پچاس مصلیٰ ایک ہی قوت میں ہیں شہر طہنیں بلکہ صحیفہ اعمال میں جسکے پچاس طواف لکھا جادے اگرچہ تمام عمر ادا کرے اس کے واسطے وہی فضیلت حاصل ہے۔ عقاب سے روایت ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک وقت میں مینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سات طواف کو وقت بارش میں گیا حضرت نے فرمایا کہ گناہان معنی تمہارے عفو ہوئے از سر نو اپنے اعمال کا حساب رکھو اور ثواب طواف کا وقت حرارت کے قاضی اپنے جامع میں لکھتے ہیں کہ ہر قدم پر اس کے ثواب شتر طواف کا نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے اور شتر درجات اس کے بلند ہوتے ہیں اور شتر گناہ نامہ اعمال سے اس کے محو کئی جاتے ہیں مگر ہر بار استلام حجر اسود میں کسی کو ایذا نہ ہو اور سوائے ذکر خدا کے کچھ کلام نہ کرے۔ اور سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جو شخص اس طور کا طواف کرے اور سر پر ہنہ ہووے اور قدم نزدیک رکھے اور کسی جانب التفات نہ کرے تو گویا اس نے شتر غلام آزاد کیا کہ قیمت ہر غلام کی دس ہزار درہم ہیں اور شفاعت اس کی شتر اہل بیت میں اس کی

مقبول ہوگی۔ کتاب مشی شوق الانام الی حج بیت اللہ الحوامین حضرت سیدنا عمرؓ سے روایت ہے کہ حجاج کے واسطے طواف نفل افضل ہے نماز نفل سے لیکن علماؤن میں اختلاف ہے کہ عمرہ افضل ہے یا طواف۔ اس میں تین قول وارد ہیں۔ قول اول یہ ہے کہ طواف افضل ہے عمرہ سے دوسرا قول عکس اسکا ہے۔ تیسرا قول یہ ہے کہ اگر وقت میں عمرہ لانے کے طواف میں مصروف رہتا ہے بس اس کے واسطے طواف افضل ہے ورنہ عمرہ افضل ہے لیکن کثرت سے عمرہ لانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے منقول نہیں ہے اس واسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کل تین عمرہ فرمائے ہیں اور چوتھے عمرہ میں اختلاف ہے اور کثرت طواف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام سے مروی ہے اور مذہب امام مالک رحمۃ اللہ بھی یہی ہے۔ طواف میں بغیر کلام خیر کے بات کرنا جائز نہیں ہے اور طواف کرنے والے کو لازم ہے کہ دل کو اپنے حضور اور خشوع اور عذر خواہی میں مشغول رکھے آج دن وہ سب کہتے ہیں کہ میں ایک روز عظیم میں زیر میزاب کعبہ بیٹھا تھا کیا کیا کہنا کہ میری پرکھیم سے یہ آواز آتی ہے کہ طرف حق تعالیٰ کے اور پہر طرف تیرے شکوہ کرتا ہوں میں ہے جبریل کہ طواف کر نیوالے اطراف میرے جو خطرات اور تفکرات کرتے ہیں۔ ارزاقی ابو بکر سے زیادتی اس الفاظ سے روایت کرتے ہیں کہ بجانب حق تعالیٰ کے اور بجانب تیری شکوہ کرتا ہوں اسے جبریل کہ طواف کرنے والے اطراف میرے جو گفتگو اور غفلت کرتے ہیں۔ ابن وہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جان لیا کہ کعبہ جبریل علیہ السلام سے شکایت کرتا ہے اور ابن جوزی سے بھی اسطور کے کلمات مروی ہیں۔ اور طاووس سے بھی یہی معاملہ درپیش ہوا۔ اور علی بن موفی سے روایت ہے کہ وہ حال اپنا

یا غیر کا بیان کرتے ہیں کہ وہ حطیم میں حالت خواب میں سنے کہ کعبۃ اللہ کہتا ہے اگر طواف کرنے والے اطراف میرے گناہوں سے باز نہ آدین ایک آواز کرونگا پہرہ لٹ جاوے گا اوس جگہ جہاں سے آیا تھا۔ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بوسہ دینا رکن یمانی کا اور کعبہ رخسارہ کا اوس پہرہ اور حجر اسود پر فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے فاعلموا حنفیہ میں شیخین کے پاس بوسہ دینا رکن یمانی کا نہیں ہے بلکہ محض استلام ہے اور یہ حدیث مؤلف ہے اور وہ مذہب امام محمد کے بوسہ دینا رکن یمانی کا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حجر اسود دست راست حق تعالیٰ ہے دنیا میں جو شخص کہ بیعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ پاوے وہ مسح حجر اسود کو کرے گویا وہ شخص خدا اور رسول خدا سے بیعت کیا دوسری روایت ہے کہ حجر اسود سپردھا ہاتھ حق تعالیٰ کا ہے مصافحہ کرتا ہے اوسکے ساتھ حق تعالیٰ اپنے بندوں سے جیسا کہ کوئی شخص اپنے بھائی سے مصافحہ کرتا ہے۔ سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے کہ نہیں گذر کیا میں رکن یمانی سے مگر جبریل کو وہاں کہڑے ہوئے دیکھا اور عطا سے روایت ہے کہ مغفرت چاہتے ہیں جبریل اُن یوگون کے لئے کہ جنہوں نے رکن یمانی کا بوسہ لیا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رکن یمانی کے نزدیک دو فرشتے ہیں جو شخص کہ اوسکے پاس دعا مانگے اوسکے واسطے آمین کہتے ہیں اور حجر اسود کے پاس بہت فرشتے ہیں رکن یمانی کے پاس یہ دعا کہنے کا حکم ہے ربنا آتانی الدنیا حسنة وفی الاخرۃ حسنة وقد اعذاب النار شعبی کہتے ہیں کہ ایک روز میں نے ام حبیبہ دیکھا کہ کعبۃ اللہ نزدیک میں اور عبد اللہ

مصحف حنفیہ  
مصحف شافعیہ  
مصحف مالکیہ  
مصحف حنبلیہ

مصحف حنبلیہ

ابن عمر اور عبد اللہ بن زبیر اور مصعب بن زبیر اور عبد الملک بن مروان  
 حاضر تھے سب نے کہا کہ ہر شخص حاجت اپنی رکن یانی کے پاس کہڑے ہو کر عرض  
 کریں حق تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہر شخص کی حاجت روائی کرے گا اور سب نے  
 عبد اللہ بن زبیر کو کہے کہ تم ہجرت میں اول پیدا ہوئے ہو ابتدا و تم سے ہوو  
 پس عبد اللہ بن زبیر کہڑے ہوئے اور رکن یانی پکڑ کر یہ دعائے اللہم انک  
 ترجی لكل عظیم اسالك بحرمة وجهك وحمة عرشك وحرمة  
 نبیک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لا تمیتنی من الدنیا حتی  
 تولینی انجاز و قتل علی المخلافة یعنی عبد اللہ بن زبیر ملک حجاز  
 کی خلافت چاہے پھر مصعب بن زبیر نے رکن یانی پکڑے اور یہ دعا مانگی اللہم  
 انک رب کل شیء ان لا تمیتنی حتی تولینی العراق و تزوجنی سکینة  
 بنت الحسین رضی اللہ عنہا یعنی حاجت ابن مصعب ابن زبیر کی یہ تھی کہ  
 ملک عراق کی حکومت حاصل ہوو اور سیدتنا سکینة بنت امام حسین سے اپنا نکاح  
 ہووے پھر عبد الملک ابن مروان رکن یانی پکڑ کے یہ دعائے اللہم  
 رب السموات السبع و الارض ذات البنات بعد الفقل  
 سالك اسالك بحقک علی جمیع خلقک و بحق الطایفین حول بیتک  
 ان لا تمیتنی حتی تولینی شرق الارض و غربها و لا یبارعنی حتی  
 اتمیت براسه یعنی عبد الملک بن مروان نے حکومت شرق و غرب چاہی  
 اور یہ چاہی کہ جو شخص اپنے سے فالغت کرے او سکاکرٹ لاوین پھر وہ  
 بھی اگر بیٹھو پھر عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رکن یانی پکڑ کے یہ دعائے



اللّٰهُمَّ يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيمُ اسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِي سَبَقَتْ غَضَبَكَ اَنْ لَا  
تَحْتَسِبَنِي مِنَ الدُّنْيَا حَتَّى تَوْجِبَ لِي الْجَنَّةَ يَعْنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا  
اپنے واسطے جنت چاہے۔ شعبی کہتے ہیں کہ میں دنیا سے نہیں گیا یہاں تک کہ  
میں نے دیکھا کہ ہر ایک اپنے مقصود کو پہونچا۔ فلاں سے عقاب میں مبتول ہے کہ  
حجر اسود اور مقام ابراہیم اور رکن یمانی روز قیامت آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ  
آلہ وسلم کو عرض کریں گے کہ جو لوگ ہماری زیارت نہیں کئے انکے واسطے  
اپنی شفاعت کرو اور جو کہ ہماری زیارت کئے ہیں ہم انکی شفاعت کریں گے  
ابن مردویہ جابر رضی اللّٰہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللّٰہ  
علیہ وآلہ وسلم نے فرمائے کعبہ قیامت کے دن میری قبر کی طرف متوجہ ہو کر  
کہیگا السلام علیک یا محمد صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم میں کہو بخا وعلیک السلام یا  
بیت اللّٰہ میری امت نے بعد میرے تجھ سے کیا معاملہ کیا۔ کعبہ کہیگا یا محمد صلی  
اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم جو شخص کہ میرے پاس آیا میں اسکا شفیع ہوں اور جو نہیں آیا  
اپ اسکے واسطے کافی ہو۔ بحر عمیق میں مذکور ہے اور بعض سلف سے بھی  
روایت ہے کہ جو شخص زیر میز آب شریف دو رکعت نماز پڑھے اور سو بار حاجت  
اپنی عرض کرے دعا اسکی مستجاب ہے۔ ازرقی عبد اللّٰہ بن ابی سلیمان  
جو مولیٰ بنی مخزوم کے ہیں روایت کیا ہے کہ جس وقت آدم علیہ السلام آسمان  
سے نزول فرمائے دو رکعت نماز ادا کر کے ملزم کے پاس آئے اور یہ دعا  
اللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّي وَعَلَانِيَتِي فَاَقْبَلْ مَعْذِرَتِي وَتَعْلَمْ مَا فِي نَفْسِي  
وَمَا عِنْدِي فَاَعْفُ عَنِّي ذُنُوبِي وَتَعْلَمْ حَاجَتِي فَاَعْطِنِي سَعْوِي اللّٰهُمَّ

یہ دعا  
میرے  
مذہب  
میں  
ہے

اِنی اسئالت ایما نایبا شوقلبی و یقینا صا دقا حتی اعلم انه لا یصیبنی  
 الا ما کتبت لی والرضا بما همت علی حق تعالی آدم علیہ السلام کو وحی کیا کہ اے  
 آدم تو نے مجھ پر اس دعا کیا اور میں نے قبول کیا اور نہ کہ یگا کوئی شخص اس دعا کو مگر  
 دور کرو گناہین اور سکے غم کو اور دور کروں اور سکی تنگی اور محتاجی کو اور رکھو گناہوں کی  
 رو برو تو نگری کو اور دو گناہوں کو ہر طرح کے فوائد اور آویگی اور سکے پاس دنیا اگر چہ  
 وہ دنیا کا ارادہ نکلیا ہو دے۔ مجاہد سے روایت ہے کہ درمیان میں حجر اسود اور دروازہ  
 کعبہ کے ملزم ہے جو شخص وہاں کہڑے ہو کر دعا کرے دعا اور سکی استجاب ہے۔ اور ابن  
 عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سب لوگوں سے  
 پہلے بابت سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو دعا ملزم شریف کے  
 پاس کیا وہ دعا استجاب ہے عمر ابن دینار اور حمیدی اور محمد ابن ادریس اور ابو الحسن  
 محمد بن الحسن اور ابو اسامہ اور ابو علی اور ابو الحسن کتاب اور ابو الفتح غزنوی اور ابو الطاہر  
 اصفہانی اور ابو عبد اللہ نقیسی اور حافظ محمد بن مسدی اور طبری ہر ایک ایسا  
 ہی کہتے ہیں کہ ہم نے جو وقت ملزم شریف کے پاس ملے وہ استجاب ہوئی۔  
 عمر بن شعیب سے روایت ہے کہ ملزم پر ہنہ اور سینہ رکھنا اور ہاتھ کھولنا اور کہنی سے  
 پہنچے تک ہات رکھنا سنت ہے۔ محب طبری سے روایت ہے کہ جمع نہوگی کہی آپ  
 زمر اور آگ دونوں کی شکم میں ہومن کے۔ خاکہ کی روایت کئے ہیں کہ پانچ نظر  
 عبادت ہے ایک نظر کرنا کعبۃ اللہ پر دوسرے نظر والدین پر تیسرے نظر زمر پر چوتھے  
 نظر عالم کی طرف پانچویں نظر قرآن شریف پر اور حدیث میں آیا ہے کہ اب زمر زمر  
 جس نیت سے پیسے وہ حاصل ہے اگر شفا و مرض کی نیت سے پیسے شفا اور کو حاصل ہو

اور اگر غذا کی نیت ہو دے تو ہر چند پانی غذا نہیں ہوتا اور پانی سے خون اور گوشت  
 نہیں بنتا مگر کرامت خاص آب زمزم کی ہے کہ اس سے خون اور گوشت بنتا ہے  
 اور غذا انسان کی ہوتا ہے مگر فلو ص نیت شرط ہے حق تعالیٰ تمامی مسلمانوں کو  
 نصیب فرما دے چاہ زمزم میں تین جانب سے جہرے ہیں اور ان سے چاہ زمزم  
 میں پانی داخل ہوتا ہے ایک جہرہ جبل ابی قیس اور صفار کی جانب سے اور ایک  
 مردہ کی جانب سے اور ایک حجر اسود کی جانب سے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے  
 منقول ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ بہترین پانی رو سے زمین میں آب زمزم ہے فاسی  
 کہتے ہیں کہ زمزم بہتر ہے آب کوثر سے اس واسطے کہ سینہ مبارک آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کا آب زمزم سے غسل دیا گیا ہے نہ آب کوثر سے عمن چاہ زمزم کا  
 سات ہاتھ ہے اوسمیں چالیس ہاتھ زمین کندہ ہے اور میں ہاتھ ہوا کندہ ہے  
 جو شخص کہ بعد طواف کر دو رکعت نماز ادا کر کے آب زمزم پیوے گو یا کہ شکم مایوس  
 ابھی تولد ہوا اور جو شخص تحت میز آب کعبۃ اللہ دو رکعت نماز پڑھے نخل آتا ہے گناہ  
 سے جیسا کہ ابھی تولد ہوا شکم مادر سے جو کہ چھ مقام ابراہیم کے نماز پڑھے وہ  
 شخص مومن ہو اذاب آہی سے اور دوست تر نزدیک اللہ کے وہ جا ہی جو میرا  
 میں ملزم شریف اور مقام ابراہیم کے ہے اور طواف کرنے والا اطراف کعبہ کے  
 مانند اوست شخص کے ہے کہ جس نے اطراف عرش کے طواف کیا۔  
 روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ادھوا دیکھا حق تعالیٰ تجھ کو  
 مکہ معظمہ سے شتر ہزار شہیدوں کو کہ وہ داخل ہوں گے جنت میں بغیر حساب کے اور  
 جہرے ان کے مانند ماہ چہار دہم کے تابان ہوں گے اور ان کی شفاعت شتر دہم

نسخہ  
 نسخہ  
 نسخہ

مقبول ہونگی۔ اور دوسری روایت میں شتر ہزار آدمیوں کا شمار آیا ہے۔  
 دیکھیئے کتاب خمس سے روایت کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو  
 شخص بیت اللہ کی جانب ایمان با اللہ و رسولہ نظر کرے ثواب اوسکا مثل حج  
 کرنے والے اور عمرہ لانے والے اور جہاد کرنے والے کے ہے۔ ابن عباس رضی اللہ  
 عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ رمضان میں  
 کو مکہ معظمہ میں پایا اور روزہ رکھا اور نماز پڑھا جس قدر کہ اوسکے حصہ میں ہوا اوسکے  
 واسطے ثواب ایک لاکھ رمضان کا لکھا جاتا ہے اور ہر روز و شب میں ثواب  
 آزادی غلام کا اوسکو حاصل ہوتا ہے اور روز و شب ایک ایک نیکی اوس کے  
 نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہے اور ہر دن میں اوسکو ثواب جہاد کا ملتا ہے۔ ابن ماجہ نے  
 اس حدیث کو روایت کئے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم سے روایت کئے کہ جو شخص بیت اللہ شریف میں داخل ہوا تو اوسنے حسنات میں داخل  
 ہوا پھر بیت اللہ سے جب نکلا تو اوس حالت میں نکلا کہ گناہین اوسکے سب معاف ہوئے  
 روایت کیا اس حدیث کو طبرانی اور بیہقی نے اپنے سنن میں۔ اور روایت ہے عائشہ  
 مطہرہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے کعبہ  
 میں داخل ہوا اگر اول خیال کرتا میں اوس خیر کو جو بعد خیال کیا تو داخل ہوتا میں کعبہ  
 اس واسطے کہ خوف کرتا ہوں میں امت پر کہ بعد میرے وہ اثر دام سے حرج نہ اٹھادے  
 روایت کیا اس حدیث کو امام احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ جمع درمیان میں  
 دونوں حدیثوں کے یہ ہے کہ جو شخص حطیم میں داخل ہو گا گویا اوسنے کعبۃ اللہ میں داخل ہوا  
 اور ثواب بھی وہی حاصل ہے اس واسطے کہ ایک روایت عائشہ مطہرہ رضی اللہ عنہا سے ہے

کہ حضرت نے کعبہ میں داخل ہونا چاہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے عایشہ  
 تو نمازِ حطیم میں ادا کر گویا تو نمازِ کعبہ میں ادا کی ابو ذرا اور احمد اور زرین سے روایت ہے  
 اور امام شافعی ہی اپنی سند میں اس حدیث کو روایت کیا ہے کہ مکہ معظمہ اوقاتِ صلوٰۃ  
 سے سنہنی ہے یعنی کوئی وقت مکہ معظمہ میں نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے مگر اس حدیث کی  
 موافق کتبِ فقہ حنفیہ میں کوئی مسئلہ نظر سے نہیں گذرا شاید کہ کسی مقام پر کتبِ حنفیہ  
 بھی یہ مسئلہ لکھا ہو اور نظر اس کلیت کی دیکھنے سے اس کے قاصر ہو یا یہ حدیث  
 علماء حنفیہ کے پاس مؤول ہو اللہ اعلم بالصواب۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے  
 کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مکہ معظمہ میں آہٹوں دروازہ جنت کے کشادہ  
 ہیں قیامت تک ایک دروازہ بابِ کعبہ کے پاس اور دوسرا دروازہ میزاب کے نیچے  
 اور تیسرا دروازہ رکنِ یمن کے پاس اور چوتھا حجرِ اسود کے پاس اور پانچواں مقام  
 ابراہیم کے نیچے چٹا چاہِ زمزم کے پاس ساتواں کوہِ مفا کے پاس اور آٹھواں کوہِ  
 مردہ کے پاس اور نہین نخلیگا کوئی شخص مکہ معظمہ سے مگر ساتھ معرفت کے اس واسطے  
 کہ حق تعالیٰ نے فرمایا جو شخص کہ مکہ میں داخل ہوا اس کو امن ہوا یعنی عذابِ الہی  
 سے عظمتِ مکہ معظمہ سے یہ ہے کہ حدِ حرم تک درندہ ہرن کو تکلیف نہیں دیتے اور  
 جبکہ حدِ حرم سے باہر آتے ہیں درندے سچا ہرن کا کرتے ہیں۔ ابنِ جماعہ سے روایت ہے  
 کہ اولِ تعظیمِ حرم کی سانپوں نے کیا کہ بڑے سانپوں نے چوٹے سانپوں کو وقتِ  
 طواف کے نہیں کھایا اور نہ چوٹے سانپ بڑے سانپ کی غذا ہیں اور کرامتِ بیتِ اللہ  
 سے یہ ہے کہ بارش جس جانب میں بیتِ اللہ کے ہوا زانی خاص اسی جانب کے ملک  
 میں ہوگی اور اگر سب جانب میں بیتِ اللہ بارش ہو تو تمام ملکوں میں ارزانی ہوتی ہے

اور کر امت محمدیہ سے پہلے ہے کہ سیل زمین مل کے حرم میں داخل نہیں ہوتی بلکہ سیل میں  
 حرم کی زمین مل میں سے نکل جاتی ہے اور جسوقت کہ سیل زمین مل کے زمین حرم کی پہنچتی  
 ہے تو ٹھہر جاتی ہے اور حرم میں داخل نہیں ہوتی۔ روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی  
 اللہ عنہما سے کہ جسوقت قوم ثمود اوشی کے ٹانچے کا نچ اور عذاب الہی میں گرفتار ہو کر  
 سب ہلاک ہوئی ایک شخص کہ وہ زمین حرم میں تھا عذاب الہی سے محفوظ رہا پر جب  
 وہ زمین حرم سے باہر نکلا عذاب الہی میں گرفتار ہوا نام اس کا ابو زغال ابو قیف تھا  
 روایت ہے عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ اول زمین کعبۃ اللہ کی پیدا کی گئی  
 پہر اس سے تمام زمین پیدا ہوئی اور پہاڑوں میں پہلے جبل ابو قیس مخلوق ہوا پہر اس  
 سے تمام پہاڑ مخلوق ہوئے۔ روایت ہے مجاہد سے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن  
 رضی اللہ عنہما سے کہ بیت اللہ آگے دو ہزار سال کے زمین سے پیدا ہوا پہر اس سے زمین  
 پیدا ہوئی عبد المنعم اپنے والد اور وہ ان کے جد و سبب بن منبہ سے روایت کرتے ہیں  
 کہ جسوقت آدم علیہ السلام زمین پر اترے انکو وحشت ہوئی جب اونہوں نے سمعت  
 زمین کی دیکھی اور اپنے سوا کسی کو نہ پایا جناب باری میں عرض کئے کہ اے حق تعالیٰ کوئی  
 آباد کر یا لا تیری زمین میں سوائے میرے ہی کہ اوسمین تیرا حمد کرے ارشاد الہی ہوا  
 کہ اے آدم قریب ہے کہ میں زمین مکانات بنا دوں گا کہ اوسمین میرا ذکر بلند ہووے  
 اور میری خلق اوسمین میری تسبیح کریں اور تجھ کو ایک ایسے گھر میں جاے دوں گا کہ  
 اون سب میں سے اوسکو میں اپنے لئے پسند کیا ہوں اور اوسکو اپنی بزرگی سے  
 دیا ہوں گا اور جتنے زمین پر مکانات ہیں سب پر اوسکو بزرگی دیا ہوں گا اور نام اسکا  
 اپنا گھر رکھو گا پاک کر دوں گا میں اوسکو خاص اپنی عبادت کو واسطے اور نگہ رکھو گا میں

اوس کو میری عظمت اور بزرگی کے واسطے اور میرے ذکر کے واسطے سب کائناتوں  
 سے اوس کو مستحق زیادہ کر دینا اور اوس کو آسمانوں میں اور زمینوں میں رکھوں گا اور  
 وہ روبرو میرے اوپن رہے ہوں اسکے ہون پس وہ میرے نزدیک سب گہروں سے  
 پسند زیادہ ہے اگرچہ میں اوس میں رہتا نہیں ہوں اور نہ میرے واسطے گہروں میں رہنا  
 سزاوار ہے اور نہ مکانات کے یہ شان ہے کہ مجھ کو اوٹھا سکیں اور اسے آدم میں اس  
 گہر کو تیرے اور تیرے بعد والوں کے واسطے حرم صاحب امن کر دینا اور اطراف میں  
 اوس کے ادرت اور فوق میں اوس کے بزرگی و درجہ جو شخص کہ میری بزرگی دینے کے  
 باعث سے اوسکی بزرگی کیا پس اوس نے میری بزرگی کیا اور جو شخص کہ اوسکی بزرگی  
 نہیں کیا پس اوس کو میری بزرگی دیے ہوئے سے انکار کیا اور بے ادبی کیا اور جو شخص  
 کہ اوس کے رہنے والوں کو امن دیا پس وہ مستحق میرے امن کا ہوا اور جو شخص کہ اوس کو  
 ڈرایا وہ میرے ذمہ کو توڑا اور جو کہ اوسکی تعظیم ادا کیا پس وہ میری آنکھ میں بزرگ ہوا  
 اور جو کہ اوسکی بزرگی اور تعظیم میں سستی کیا پس وہ میرے نزدیک ذلیل ہوا اور ہر ایک  
 بادشاہ کے واسطے ایک سرحد ہے اور بھن کہ میری سرحد ہے کہ جس کو میں اپنے واسطے  
 سرحد مقرر کیا ہے نہ خلق کے واسطے پس اللہ صاحب کہ ہوں کہ وہ میری حمایت  
 میں اور میری ذمہ میں اور میرے ہمسایہ میں اور میری ضمانت میں ہے اور بنایا ہوا  
 میں اوس میں اولیت کہ بنا کیا گیا ہے واسطے آدمیوں کے اور آباد کر دینا میں اوس کو  
 آسمان والوں اور زمین والوں سے کہ آؤں گے اوس میں فوج فوج گرد آؤ وہ اور غبار  
 آؤ وہ ضعیف آدمیوں پر دور سے ہوا آؤنگے میرے پاس جو شخص کہ قصد اوس گھر کا کرے  
 اور سوا سے میرے اور کچھ ارادہ ادا نہ ہو دے میں وہ شخص مجھ سے ملاقات کیا اور



میرا مہمان ہوا اور مجھ پر پاس آیا اور میرے گہر میں اور ترائیں لازم ہے مجھ پر کہ اوسکو بزرگی  
 تحفہ دوں کیونکہ ہر کریم کے واسطے ضرور ہے کہ اپنے مہمان کی اور اپنے پاس آنوالے  
 کی اور اپنی ملاقات کرنے والی کی بزرگی کرے اور حاجت برآری اونکی کرے اور  
 بٹا کر تو اوسکو اسے آدم جب تک کہ تو زندہ ہے پہر بعد تمہاری گروہ میں اور امتین  
 انبیائوں کی تیری اولاد سے ہونگی ایک کے بعد ایک اوسکو آباد کرینگے یہاں تک  
 کہ سلسلہ اوسکا منتہی ہوگا طرف ایک نبی کے کہ وہ خاتم النبیین ہوں گے اور نام  
 اؤن کا **محمد** صلی اللہ علیہ آہ وسلم ہوگا اور اؤنکو میں کعبہ کی آباد کرنے والوں  
 سے کرونگا اور وہ والی اور نگہبان کعبۃ اللہ کے ہونگے اور سقایت کعبہ ہی نہیں  
 اختیار میں رہیگی جب تک کہ وہ زندہ رہیں گے کعبہ میں باعث امن کار ہوگا اور جنت  
 وہ نبی میرے پاس ملے آئینگے میں اؤن کے واسطے وہ فضیلت اور ثواب جمع کیا  
 ہوگا کہ وہ باعث میری نزدیکی کا ہوگا اور اؤن کے واسطے قیامت میں سبب بزرگ  
 ترین مقاموں کا ہوگا اور آگے اؤن کے ایک اور نبی ہونگے کہ وہ والد اؤنکی ہونگے  
 اور نام اؤنکا ابراہیم ہوگا وہ تمہارے اولاد سے ہونگے اس گہر کا نام اور ذکر اور  
 شرف اور بزرگی اور کرامت اور ثنا اؤن سے کرونگا اور بلند کرونگا میں اؤن کے  
 واسطے قواعد اس گہر کے اور تمام کرونگا میں اؤن کے ہاتھوں پر عمارت کو اوس گہر کے  
 اور منسوب کروں میں اؤنکی طرف سقایت کو اوسکی اور بتلاؤنگا میں اؤنکو حد حرم  
 کو اوسکی اور مقام حل کو اور مقام وقوف کو اوسکے اور تعلیم کرونگا میں اؤس  
 نبی کو عبادات حج کو اس گہر کے اور کرونگا میں اؤس نبی کو امت طاعت کرنیوالی  
 قائم میرے حکم پر جو بلانے والے میری راہ کی طرف کہ میں اؤس راہ کو پسند کرونگا

اور ہدایت کرونگامین اوس بنی کو سید ہی راہ کے اور میں اوس بنی کو ہلا غنایت کرونگا  
 تو وہ صبر کرے گا اور اگر غنایت دوں گا تو وہ مشکر غنایت بجا لاوینگا اگر اوس کو حکم کرونگا  
 تو وہ میرا حکم بجا نہ دینگا اگر وہ کچھ میری نذر کریگا پس وہ اوس کو پوری کریگا اور اگر وہ  
 کچھ مجھ سے دعوے کریگا تو اوس کو پورا کریگا اور اگر وہ مجھ سے دعا کریگا تو میں اوس کی دعا  
 کو قبول فرماؤنگا اور ار لا اور ذریت میں اوس کے ہی بعد اوس کے اوس کی دعا قبول کرونگا  
 اور شفاعت اوس کی اوس کے اہلبیت اور ذریت میں قبول کرونگا اور میں اولاد کو اوس  
 بنی کی اس گہر کا اہل کرونگا اور اوس کو میں اپنے گہر کا والی اور عالم اور نگہبان اور مدد  
 گزار اور کلید بردار اور واجب اور صاحب سقایت کرونگا جب تک کہ وہ دین میں نئی  
 بات نہ نکالے اور تغیر اور تبدل دین میں پیدا نہ کرے اور جب ایسا کرے پس میں اسے  
 زیادہ قدرت والا ہوں کہ بدل کر دوں میں جس کو چاہوں۔ اور کروں گانین ابراہیم کو  
 امام اس گہر کا اور اہل شریعت کہ اقتدا کریں گے اونکی جو اون مقامات میں حاضر ہوں گے  
 اور تمامی جن دانش سے جو اون کے قدم بقدم رہیں گے اور طریقہ کے اون کے اتباع کریں گے  
 اور فصلت کی اونکی پیروی کرے پس ماوس نے نذر پوری کیا اور اپنا حج کامل کیا  
 اور اپنے مقصود کو پہونچا اور جس نے ایسا نہیں کیا اوس نے اپنا حج منالغ کیا اور اپنے  
 مقصود کو نہیں پہونچا اگر کوئی شخص مجھ سے پوچھے کہ روز حج مقامات حج میں میں  
 کہاں ہوں گا تو جان لو کہ میں اون لوگوں کے ساتھ ہوں کہ جنکے ہال پریشان اور  
 غبار آلود ہیں اور اپنی نذر کو پوری کئے ہیں اور اپنے پروردگار کی طرف جظاہر  
 اور باطن کو جانتا ہے گریہ کرتے ہیں اس حدیث کو بھیقی نے شعب الایمان میں روایت  
 کئے ہیں اور آرزقی سے معنی اس حدیث کی روایت ہے اور وہ اس سے طویل ہے

کہ ہری سے روایت ہے کہ اوغھون نے کہا کہ مجھ کو خبر پہنچی ہے کہ لوگوں نے مقام ابراہیم  
 میں تین صفحہ ہائے - صفحہ اولی پر یہ مکتوب تھا کہ میں اللہ مالک مکہ ہوں پیدا کیا میں نے  
 اوسکو جس روز کہ میں نے آفتاب اور مہتاب کو پیدا کیا اور اوسکی حفاظت فرشتوں  
 سے کیا اور برکت دیا میں اہل مکہ کے واسطے گوشت اور دودھ میں - صفحہ ثانی میں یہ  
 لکھا ہوا تھا میں اللہ ہوں صاحب مکہ پیدا کیا ہوں میں رحم اور قربت کو اور رحم کو نام سے  
 اپنے نکالا ہوں یعنی نام حق تعالی کا رحیم ہے - صفحہ سوم پر یہ مرقوم تھا کہ میں اللہ ہوں  
 مکہ ہوں پیدا کیا میں نے نیکی اور بدی کو خوشی ہوئی اوسکے واسطے کہ جسکے ہاتھ پر نیکی  
 ہوئی اور خرابی ہو اوسکے واسطے کہ جس کے ہاتھ سے بدی ہوئی اوسکو بھی یہی حق نے  
 شعب ایان میں روایت کئے ہیں اور محمد سے روایت ہے کہ وہ اپنی پہنچی سے  
 روایت کرتے ہیں کہ جو وقت آدم علیہ السلام زمین پر اترے حق تعالیٰ نے حکم فرمایا  
 کہ مکہ معظہ کے طرف جاؤ جب موافق فرمان الہی کے آدم علیہ السلام مکہ معظہ کے  
 طرف چلے جس منزل پر آدم علیہ السلام اترتے تھے حق تعالیٰ اپنی قدرت سے چشمہ آب  
 شیرین جاری فرماتا ہے جبکہ آدم علیہ السلام مکہ معظہ کو پہنچے بیت اللہ کے پاس عبادت  
 کرتے ہوئے رہے اور طواف بیت اللہ بھی کرتے یہاں تک کہ اونکا انتقال ہوا - اور  
 عروہ سے روایت ہے کہ بعد انتقال آدم علیہ السلام کے نماز اونکے جنازہ کی جبریل اور  
 ملائکہ علیہم السلام رو برو خانہ کعبہ کے ادا کئے اور قریب منارہ مسجد خیف کے جو سنائیں ہیں  
 دفن آدم علیہ السلام کا ہوا - اور وہاں تک گئے ہیں کہ عہد آدم علیہ السلام میں بیت اللہ  
 شریف جنت کے یا قوتوں سے یا قوت سرخ کا نہایت تابان اور درخشان تھا اور  
 اوسکے دو دروازہ تھے منتهی سونے کے ایکسہ جانب شرق کے دوسرا بجانب غرب کے

اور ستارے الماس کے اوسمین نصب تہو چنانچہ حجر اسود بھی اوسمین الماس میں سے  
ایک الماس ہے زمانہ نوح علیہ السلام تک ایسا ہی تابان رہا پھر جب کہ زمانہ نوح علیہ السلام  
میں طوفان آیا آگے طوفان آنے کے واسطے حفاظت غرق ہونے کے کعبۃ اللہ اور مٹکر  
زیر عرش مٹا رکھا گیا بعد طوفان نوح کے زمین و دہزار سال ویران رہی یہاں تک  
کہ زمانہ ابراہیم علیہ السلام کا آیا اور ابراہیم علیہ السلام کو حکم ہوا کہ بیت اللہ تیار کریں  
اور ابراہیم علیہ السلام کے پاس سکینہ مثل ابراہیم کے آیا کہ اوسکو سراور چہرہ مانند  
انسان کے تھا اوسنے کہا کہ اے ابراہیم میرے سایہ کے موافق بیت اللہ کو تیار کر  
کہ اس سے نہ زیادہ ہووے اور نہ کم پس ابراہیم علیہ السلام موافق سایہ سکینہ کے  
زمین پر بیت اللہ شریف بنا کئے اور اون کے ساتھ اسماعیل علیہ السلام بھی شریک  
تھے مگر بیت اللہ شریف کو واسطے سقف تیار نہیں کئے لوگ اوسمین اپنا سامان  
اور زیور ڈالنا شروع کئے پھر جبکہ کعبۃ اللہ قریب بہرنے کے ہوا پانچ شخص اپنے  
دل میں نیت بد کا ارادہ کر کے کعبۃ اللہ کے پاس رہے چنانچہ چہار شخص چاروں  
جوانب میں کعبۃ اللہ کے بیٹھے جبکہ پانچواں شخص بھی ارادہ کیا سر کے بل گر کے ہلاک  
ہوا اوسوقت حق تعالیٰ سسیہ سانپ کو بھیجا اوسنے پانسو برس تک کعبۃ اللہ کی حفاظت  
کیا پھر جو کوئی کعبۃ اللہ کے نزدیک جانے کا ارادہ کرتا وہ سانپ اوسکو ہلاک کرتا  
ایسا حال زمانہ قریش تک رہا پھر قریش نے بنائے کعبہ کئے اس حدیث کو بھیجی نے  
شعب الاکابر میں روایت کی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے  
کہ ہر روز و شب میں مسجد مکہ میں حاضر رہنے والوں پر ایک سو بیس رحشیں حق تعالیٰ  
کے نازل ہوتی ہیں۔ ساٹھ رحمت طواف کرنے والوں کے واسطے اور چالیس رحمت

نفاذ میں  
مجاہد

ارن کے واسطے جو لوگ کہ اطراف بیت اللہ کے بنیت اشکاف کے بیٹھے ہیں ان میں  
رحمت اور ان لوگوں پر جو کہ کعبۃ اللہ کو دیکھتے ہیں۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت  
ہے کہ اول ضیہ کہ حق تعالیٰ اپنی رحمت نازل فرماتا ہے وہ اہل مکہ ہے جو لوگ کہ مسجد  
مکہ میں نماز پڑھتے ہیں یا ر و قبلہ بیٹھے ہیں ہر ایک شخص کو حق تعالیٰ اپنی معرفت سے  
سرفراز فرماتا ہے ملائکہ عرض کرتے ہیں کہ اے پروردگار رحمت اور مغفرت سے تیرے  
کوئی اہل مکہ باقی نہیں رہے مگر سونے والے حق تعالیٰ فرماتا ہے اے ملائکہ میں سونے  
والوں کو عبادت کرنے والوں کے ساتھ لاحق کرونگا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت  
ہے کہ جس شخص کے دونوں پاؤں طواف کرنے سے درد کرین تو حق تعالیٰ کو محزون ہے  
کہ اوں پاؤں کو خست میں آرام دیوے۔ عبد اللہ ابن عمر اور عمر بن العاص رضی اللہ  
عنہم سے روایت ہے کہ جو شخص وضو درست کر کے رکن یانی کے پاس آکے اوس کا  
بوسہ کیوسے تو گویا اوسنے رحمت الہی میں غوطہ دیا ہر جب بسم اللہ اللہ اکبر شہد ان  
لا الہ الا اللہ آخر کلمہ طیب تک کہے تو رحمت الہی اوس کو لے لیتی ہے ہر جبکہ اوس نے  
طواف بیت اللہ کیا ہر قدم پر اوسکی شتر نیکی لکھی جاتی ہے اور شتر گناہ اوسکے  
محو ہوتے ہیں اور شتر درجے بلند ہوتے ہیں اور شفاعت اوسکی شتر شخصوں میں اوسکے  
اہل قرابت کے مقبول ہوتی ہے۔

حسن بصری

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حج کہ اوسمیں برکت اور فوق نہو دے  
اوس سے گناہیں آدمی کے ساقط ہونے میں اور حج مبرور کا ثواب اس سے بھی  
زیادہ ہے کہ اوس سے فوز عظیم حاصل ہے۔ اور حج کے فضائل میں سے یہ ہے  
کہ اوسکی شفاعت چار سو آدمیوں میں روز قیامت مقبول ہے اور حج کرنا آتے ہوئے

اور جاتے ہوئے ضمانت الہی میں ہوتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
 حاجی کے واسطے یہ دعا فرمائی ہے اللھم للھی آج ولین استغفرلھما ج لینے لے  
 حق تعالیٰ حاجی کو بخش دے اور جس نے کہ حاجی کے لئے مغفرت چاہی اور سکو یہی بخند  
 اور دعا حاجی کی اس کے مکان میں داخل ہوئے کے بعد چالیس دن تک مقبول ہے  
 چہا شخص میں کہ حق تو مال پر ادنیٰ تا یہ ضرور ہے ایک جو شخص کہ اللہ کی راہ میں  
 جہاد کرے دوسرا جو غلام کہ کاتب ہوا تیسرا جس نے کہ نکاح کیا جو تھا جس نے  
 ادا وہ حج کا کیا۔ ایک قوم سعدان خولانی کے پاس اگر بیان کیا کہ قوم کہنا نہ نے  
 ایک شخص کو قتل کر کے تمام روز جلایا مگر اسکی لاش پر آگ کچھ بھی اثر نہ کی بلکہ  
 رنگ اسکا مہیا کہ تھا وہی سفید رہا۔ سعدان خولانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ  
 شاید وہ شخص تین حج کیا ہو گا قوم نے اسکی کہی کہ ہاں ایسا ہی ہے اوہوں نے  
 فرمایا کہ جو شخص ایک حج ادا کیا وہ حج فرض ادا کیا اور جو شخص کہ دو حج کیا حق تعالیٰ  
 پر اپنا فرض رکھا اور جو کہ تین حج ادا کیا حق تعالیٰ اس کے گوشت اور بالوں کو نش  
 پر خرام کیا۔ قاضی عیاض شفا میں اور مولیٰ محدث سعد الدین کا برونی اپنے  
 مناسک میں یہ حدیث نقل کئے ہیں۔ ثواب ایک درہم دینے حاجی کا راہ خدا  
 میں ثقیل زیادہ ہے جبل الی قبیس۔ فاکہی علیہ الرحمۃ اور حسن بصری رضی اللہ عنہ  
 اس حدیث کو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کئے کہ جو شخص کہ میت کی طرف سے  
 حج کرے ثواب ایک حج کا میت کو اور ثواب ساٹھ حج کا حج کرنے والی کو ملتا  
 ہے۔ داؤد قطنی جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص اپنے والدین  
 کی جانب سے حج کرے ثواب ایک حج کا والدین کو اور ثواب دس حج کا حج

پیش کرنا چاہیے

مناسک میں

کرنے والے کو ملتا ہے۔ امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ احیاء العلوم میں فرماتے ہیں کہ علی بن موقوف سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں میں نے ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے حج کیا پس میں نے حضرت کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں اے ابن موقوف تو نے میری جانب سے حج کیا اور انہوں نے عرض کیا کہ ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہر حضرت نے فرمائے کہ تو میری جانب سے بیتیک کہا اور انہوں نے عرض کیا کہ ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں تجھے قیامت کے روز کافی ہونگا اور تیرا ہاتھ پکڑ کے جنت میں داخل کروں گا اور اس روز کہ غلابی مشقت حساب و کتاب میں رہیں گے۔ جو شخص کہ بارادہ حج اپنے مکان سے نکلے اور اٹنا در راہ میں وفات پاوے اجر اہل ثواب اور اسکا قیامت تک لکھا جاوے گا اور اس کے تمام گناہ محو کئے جا دیں گے اور اسکی شفاعت ستر آدمیوں میں اس کے اقربا کے مقبول ہوگی اور جو دو قدم کہ کعبہ کے جانب گئے ہیں اور ان کو حق تعالیٰ عذاب نہیں کریگا۔

نہایت

عطا سے روایت ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام زمین ہند پر نزول فرمائے اور ان کے ہمراہ سات لکڑیاں جنت کے تھے وہ یہی لکڑی اگر کی ہے کہ جس سے خوشبوئی لیتے ہیں چنانچہ کہتے اللہ کے روبرو اور روضہ مطہرہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بھی اسکا بخور دیتے ہیں اور فی الواقع خوشبوئی اسکی نہایت لطیف فرصت بخش دماغ ہوتی ہے کہ ایسی بو سے خوش کسی خوشبوئی میں نہیں ہوتی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آدم علیہ السلام ہزار بار پیادہ پا طواف کعبہ کے واسطے حاضر ہوئے۔ حسن بھری رضی اللہ

عندہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یا مین حجرا سودا اور مقام  
 ابراہیم کے قبر ہو دو اشعیب اور صالح علیہم السلام کی ہے اور دوسری حدیث میں  
 وارد ہے کہ قبور ایک کم سوانیا علیہم السلام کے ہیں۔ مجاہد سے روایت ہے کہ  
 جس وقت ابراہیم علیہ السلام حق تعالیٰ سے یہ دعا کئے ادا ہوا سکنایئے اے اللہ  
 مجھ کو عبادات حج کرنے کے بتا دے حق تعالیٰ بنیاد بیت اللہ کی اوند کو دکھایا بعد  
 اوسکے صفا اور مردہ دکھایا اور فرمایا کہ اے ابراہیم یہ شعائر اللہ ہیں یعنی یہ مقامات  
 ہیں کہ حق تعالیٰ نے اوند کو بزرگی دیا ہے بعد اوسکے جبریل علیہ السلام ابراہیم علیہ السلام  
 کو مناکہ طرف لیگئے جبکہ حجرہ عقبی تک پہنچے جسکو عوام الناس بڑا شیطان کہتے ہیں  
 شیطان اتنا راہ میں حائل ہو کر ابراہیم علیہ السلام کو اذیت پہنچا یا جبریل علیہ السلام  
 نے کہے کہ اے ابراہیم تم تکبر کیو اور شیطان کو کسکر سے مارو بعد اوسکے ابراہیم  
 علیہ السلام مقام حجرہ وسط تک آئے کہ اوسکو عوام الناس منجلا شیطان کہتے ہیں یہی  
 امر واقع ہوا پہر جب ابراہیم علیہ السلام حجرہ مقصوی کے مقام پر آئے کہ اوسکو عوام الناس  
 چھوٹا شیطان کہتے ہیں ایسا ہی معاملہ واقع ہوا پہر جبریل علیہ السلام مشعر الحوام یعنی مزدلفہ  
 اور مقام عرفات ابراہیم علیہ السلام کو دکھلائے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت  
 ہے کہ ہر سال موسم حج میں حضور اور ایسا ملاقات کرتے ہیں اور ہر ایک دوسرے کے  
 سر کو حلق کرتے ہیں اور بوقت رخصت یہ کلمات کہتے ہیں بسم اللہ ماشاء اللہ  
 لا یسوق الخیر الا اللہ ماشاء اللہ لا یصرف السوء الا اللہ ماشاء اللہ  
 ما کان من نعمۃ من اللہ ماشاء اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ -  
 اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

سینہ خیر

در مقامات حضور الیاس  
 سال ہجری



حق تعالیٰ کہتے اللہ سے وعدہ فرمایا ہے کہ ہر سال چہ لاکھ آدمی حج کرینگے اگر کم ہونگے تو اس عدد کی تکمیل فرشتوں سے کئے جاوے گی۔ ابو بکر محمد بن الحسن نقاشی کہتے ہیں کہ نہایت عدد حجاج کی ہندوہ ناک میں بیٹھے پندرہ لاکھ سے زیادہ اور چہ لاکھ سے کم نہیں ہوتے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ حضرت نے فرمایا عرفہ کے روز جسکے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہووے اس کے واسطے مغفرت ہے ایک شخص نے عرض کیا کہ یہ بات اہل عرفات یعنی حجاج کے واسطے خاص ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمام مومنین کے واسطے عام ہے۔ اور حدیث میں وارد ہے کہ حق تعالیٰ آخر روز عرفات میں حجاج کے واسطے فرماتا ہے کہ اے فرشتو گواہ رہو میں نے سب گناہ مارجین کے بخش دیا مگر جن پر کہ حقوق عباد میں بہر روز و لیلہ میں ارشاد الہی ہوتا ہے کہ حقوق عباد وہی بخشو اور دیکھا اور مظلوم کو ظالم کے طرف سے آپ بدلہ دو گنا۔

ایوب جمال سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں میں نے عرفات میں وقوف کیا اور وہاں نفقہ اہل و عیال کا فراموش کر دیا وہاں سے روانہ ہوا تو بڑی دیر کے بعد جب آیا تو واسطے تجسس اس نفقہ کے پھر عرفات میں آیا دیکھا کہ تمام میدان عرفات میں بہت سے سیاہ بدن بغیر سر کے پڑے ہوئے ہیں مجھ کو اس امر کے دیکھنے سے تعجب لاحق ہوا تا کہ میں سے یہ آواز آئی کہ یہ گناہن بنی آدم کی ہیں اس جاسے پر چھوڑ گئے ہیں پھر میں اپنا گم کیا ہوا پا کر وہاں سے روانہ ہوا۔ منیع سے روایت ہے کہ ایک سال حج میں میں میرا عبید بن قاسم کے ہتھ جو فت کہ میں عرفات میں گیا اور بستر اپنا نزدیک عبید کے رکھ کر واسطے غسل کے عرض عکام پر گیا اور ہمایانی

نہایت  
کثیر  
سنت  
سے عرفات میں

کمر سے اپنے کھوکھلو اور سیمقام پر رکھا اور بعد غسل کے ہمایانی اپنی دہن بھول کر روانہ  
 ہوا بعد نصف شب کے جب ہمایانی مجھے یاد آئی تلاش اس کے حوض عکافض پر  
 آیا دیکھا کہ زمین عرفات اور تمام پہاڑین اس کی چھوٹے اور بڑے بانڈروں سے  
 بہر گئے ہیں راوی کہتے ہیں کہ میں نے یہ قصہ ابی عبید سے بیان کیا اونھوں  
 نے کہا کہ یہ گناہین بنی آدم کے ہیں۔ حج اکبر میں تین قول ہیں۔ قول اول یہ ہے  
 کہ جس حج میں جمعہ روز عرفہ واقع ہووے وہ حج اکبر ہے اور ایک یہ ہے  
 ہے کہ ثواب اس کا شتر حج کا ہے۔ قول دوم یہ ہے کہ حج اکبر قرآن ہے  
 اور حج اصغر افراد اور منع ہے قول سوم حج مطلقاً اکبر ہے اور عمر و حج اصغر  
 ہے۔ عبدالرحمن بن احمد بن عطیہ سے روایت ہے کہ جناب مرتضوی کرم اللہ وجہہ  
 سے کسی نے پوچھا کہ وقوف عرفات کا کیا سر ہے حضرت نے فرمایا کہ کعبہ بیت اللہ  
 اور زمین حرم باب اللہ ہے جو وقت کہ کوئی شخص بیت اللہ حاضر ہوئیگا ارادہ  
 کرے تو حق تعالیٰ اس کو اپنے باب پر بٹھیرا یا تاکہ تضرع اور زاری کرے پھر اسے  
 کہایا امیر المؤمنین مزدلفہ میں ٹھہرنا کیا بھید ہے حضرت نے فرمایا کہ جب حق تعالیٰ  
 نے اپنے باب میں داخل ہونے کی اجازت دیا پھر دوسری حد پر بٹھیرا یا تاکہ پھر  
 تضرع اور زاری اپنی بارگاہ میں کریں جبکہ دوسری حد پر بھی اس کے  
 تضرع اور زاری کیا ارشاد فرمایا کہ منی میں آن کر مذربارگاہ الہی میں قربانی  
 گزارا میں پر سبب ادا کرنے عبادت اور ارکان حج کے گناہوں سے طہارت  
 حاصل ہوگا قابلیت اس امر کی حاصل ہوئی کہ بارگاہ الہی میں اور بیت اللہ میں  
 حاضر ہووے اس وقت حکم ہوا کہ اب زیارت بیت اللہ کی کرے پھر اس نے

حج اکبر

حج اصغر

عرض کیا کہ اسے امیر المؤمنین روزہ ایام تشریق کے کیوں حرام ہوئے حضرت نے فرمایا کہ حجاج حق تعالیٰ کے مہمان ہیں اور مہمان کو جائز نہیں کہ جسکے پاس مہمان ہیں اس کی بے اجازت روزہ رکھے۔ پہر دس گنے پوچھا کہ اسے امیر المؤمنین اپنی جگہ کا حکم پر وہ کعبہ سے کس واسطے ہے حضرت نے فرمایا کہ یہ مثال اس شخص کی ہے کہ وہ اپنے عقد فقور کے واسطے اور حاجت روانی کے واسطے اپنے مالک کے دامن کو بلگتا ہے اس حدیث کو پہنچنے نے شعیب ایمان میں روایت کیا ہے۔ ابو سعید سے روایت ہے کہ قبر آدم علیہ السلام قریب منارہ مسجد خیف ہے ابی درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ مقام منیٰ میں امر عجیب ہے باوجودیکہ وہ میدان تنگ ہے مگر جسوقت کہ حجاج اکینہ نازل کرتے ہیں کشادہ ہوتا ہے حضرت نے فرمایا کہ منا کا حال مانند عورت کے رحم کے ہے کہ بعد قراہ محل کے کشادہ ہوتا ہے کلبی سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا ابن عساکر سے یہ روایت ہے کہ جسوقت جبریل علیہ السلام مقام منیٰ میں آدم علیہ السلام سے ملاقات کا ارادہ کئے کہے کہ آدم جو کچھ تم اور خواہش کہتے ہو چاہو۔ آدم نے کہے کہ میں خواہش اور تمنیٰ جنت کی رکھتا ہوں پس اس واسطے اس مقام کا نام منیٰ رکھا گیا۔ سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ دو طواف ہیں کہ ان سے کفارہ کل گناہوں کا ہوتا ہے ایک طواف بعد نماز فجر کے کہ فراغت اس سے بعد طلوع آفتاب کے ہو دوسرا طواف بعد نماز عصر کے کہ فراغت اس سے بعد غروب آفتاب کرنا تہم ہو دوسرے اس حدیث کو ازرقی اور ابو سعید المفضل نے روایت کئے ہیں اور فاکہی کی روایت میں وارد ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر کوئی

یہ روایت صحیح ہے

یہ روایت صحیح ہے

شخص قبل اوسکے یا بعد اوسکے طواف کرے حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص بھی اویسی کے  
 ساتھ لاحق ہوتا ہے فواج المسکین فی سواخ المکیہ میں مذکور ہے کہ وہ انبیا علیہ السلام  
 کا ایک لاکھ بیس ہزار نبیوں نے کئے ہیں سوا سے اولیا زامت پر آئے کے کہ ان کے  
 کچھ حساب اور شمار نہیں۔ شیخ اکبر کہتے ہیں کہ ایک روز میں نے کعبہ کی جانب نظر کیا  
 کعبہ نے مجھ سے اپنا طواف چاہا اور چاہہ زفرم کی طرف نظر کیا وہ مجھ سے اپنا پانی کی پتھر  
 پینا چاہا اور بوقت بوسہ لینے حجر اسود کے میں شہادت توحید اوسکے نزدیک آنا  
 رکھا حجر اسود بمثل طاق بمقدار ایک درعہ کے کشادہ ہوا اور توحید اوسمیں مثل کعبہ کے  
 نمودار ہوئی اور قرار پائی حجر اسود نے کہا یہ امانت تیری ہے روز قیامت حقیقاً  
 کے پاس دو گنا غوث مکہ میں اور ابدال شام میں اور عرفا مغرب میں اور بنجا اطراف  
 زمین میں اور اوتا وسیاح زمین میں واسطے مصالح مخلوق خدا کے رہتے ہیں۔  
 بعضے اولیا و ائمہ سے منقول ہے کہ میں نے مکہ معظمہ میں ۱۵۰۰ تین سو پندرہ سحر ہی میں  
 دیکھا کہ ایک شخص سواری پر بیٹھ ہیں اور فرشتے اوس سواری کو طوافی بند خیر سے  
 ہوا میں کیسے ہیں میں نے کہا کہ آپ کہاں جاتے ہو اونہوں نے فرمایا کہ واسطے  
 ملاقات میرے بہائی کے کہ میں اونکا مشتاق تھا میں نے کہا کہ آپ نے اونکو طلب  
 کیوں نہیں فرمایا اونہوں نے کہا کہ ثواب ملاقات اوس حال میں کہاں ہوگا اون  
 قطب کا نام عبد اللہ بلخی ہے۔ روایت ہے شیخ ابی نصر محمد سیّد اللہ بن ثابت  
 البدخی سے اونہوں نے حضرت علیہ السلام سے پوچھا کہ نماز صبح کہاں ادا کرتے ہیں حضرت  
 علیہ السلام نے کہا کہ نماز صبح رکن یانی کے پاس اور نماز طہارہ مدینہ طیبہ میں اور  
 نماز عصر بیت المقدس میں ادا کرتا ہوں مشیر شوق الانام الی حج بیت اللہ الحرام میں

بیان فضائل حضرت  
 اور ابدال زمین پر

بیان فضائل حضرت  
 علیہ السلام



ہووے مگر مکہ معظمہ کہ ارشاد الہی ہوا اولتخذوا من مقام ابراہیم مصلیٰ ابن ہریرہ  
 اس حدیث کو جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ کہے جابر نے ابتدا طواف  
 بیت اللہ کی یہ ہے کہ جوق آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور ابلیس کو حکم اون کے  
 سجود کا ہوا اور اون سے سجدہ کرنے سے انکار کیا حق تعالیٰ غضب میں آیا او سوقت  
 فرشتے خوف الہی سے بیت اللہ سے پناہ لئے پھر غضب الہی کو سکون ہوا۔ مولف  
 اور اق عرض کرتا ہے کہ روایات سابقہ سے یہ معلوم ہوا کہ کتبہ اللہ بعد نزول آدم  
 علیہ السلام کے زمین پر بنا ہوا پس جائز ہے کہ فرشتے مقام کعبہ سے پناہ لئے ہوں  
 امام اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیع مکانات مکہ معظمہ کی مکروہ ہے اسلئے  
 کہ زمین مکہ معظمہ آزاد ہے کیواسلئے سے ملک نہیں ہے صاحبین کے نزدیک بیع و  
 شرا زمین اور مکانات مکہ کی جائز اور امام شافعی اور امام احمد رضی اللہ عنہما کے پاس  
 کرایہ لینا مکہ معظمہ کے مکانات کا بھی جائز ہے اور امام مالک سے اس بات میں  
 روایات مختلفہ وارد ہیں۔ قاضی بیضاوی کہتے ہیں کہ اسامہ معظمہ کے تیس ہین بقیے  
 اون کے قرآن مجید میں مذکور ہیں حد حرم جو زمین مکہ معظمہ پر تقرر پایا اس کے دو درجہ  
 ہیں۔ ایک یہ ہے کہ جوق آدم علیہ السلام زمین مکہ پر نزول فرمائے اوھوں نے  
 شیطان سے خوف کئے کہ شاید بیان ہی وہ کچھ مکروہ فریب کرے جیسا کہ جنت میں  
 کیا حق تعالیٰ اونکی حفاظت کے واسطے فرشتوں کو بھیجا پس جس جس حد پر فرشتے  
 بیٹھے وہ حد حرم معتبر پایا۔ دوسری روایت یہ ہے کہ حجر اسود جوق بیت  
 سے آیا روشن تھا جہانک اسکی روشنی پہونچی وہ حد حرم مقرر ہوا۔ حد حرم  
 جانب راہ جدہ کے دس میل ہے اور جانب راہ ملک میں سات میل ہے اور جانب

احکام مکہ معظمہ  
 مکہ معظمہ

حد حرم  
 مکہ معظمہ

راہ طائف طریق عرب سے بھی سات میل ہے اور بنابر ایک روایت کے گیاہ میل  
 ہے اور ایک روایت میں وارد ہے کہ حد حرم جانب راہ ملک مین کے نو میل ہے  
 اور طریق عراق جسکو بڑا عمرہ کہتے ہیں اس جانب بھی حد حرم نو میل ہے۔ محر  
 اور اق عرض کرتا ہے کہ اب راہ جدہ کی مقام تقیم سے کہ جسکو عوام چوٹا عمرہ کہتے  
 ہیں واقع ہے پس اس وقت اس راہ میں حد حرم تین چار میل سے زائد نہیں ہوتا شاید  
 کہ اس زمانہ میں راہ جدہ کوئی اور جانب سے ہو گا کہ اس راہ جدہ میں حد حرم  
 دس میل ہو و اللہ اعلم ستون جو نشان حد و حرم میں پہلے سیدنا ابراہیم علیہ السلام  
 نے نصب فرمائے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکی تجدید فرمائے  
 بعد اس کے سیدنا عمرؓ پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہما نے اسکی ترمیم فرمائی دورہ تین  
 حرم کا اطراف مکہ معظمہ کے تیس میل ہے افضل مقام مکہ معظمہ میں بعد مسجد الحرام کے  
 مکان سیدتنا فدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ہے جو محلہ زقاق الحج میں جو زمین مکان  
 سیدتنا خاتون جنت رضی اللہ عنہا کے واقع ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے  
 روایت ہے کہ حواریوں نے حج کئے جو وقت کہ حد حرم میں داخل ہوئے پیادہ پا چلے  
 قوم مشو نے جو وقت اونٹنی کے ٹانچے کاٹے جبریل علیہ السلام نے ایک چٹھی ماری  
 کہ اس سے تمام قوم ہلاک ہوئی مگر ایک شخص کہ بنو لقیف سے تھا اور وہ حد حرم  
 میں تھا عذاب الہی سے محفوظ رہا جو وقت حرم سے باہر نکلا وہ بھی عذاب الہی میں  
 مبتلا ہوا اور مر گیا۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ جیہا کہ ثواب نیک کام کا حرم مکہ میں  
 زیادہ ہے ویسا ہی گناہ بد کام کا اوس میں زیادہ ہے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے  
 ہیں شتر گناہین حرم کے باہر کرنا مجھ پر آسان ہے ایک گناہ حرم کے اندر کرنے سے

بنابر ایک روایت  
 حد حرم نو میل ہے

حد حرم نو میل ہے  
 بنابر ایک روایت  
 حد حرم نو میل ہے

فاکہی روایت کرتے ہیں کہ ورسند اوسکی ابن عباس رضی اللہ عنہما تک پونچھ تے ہیں کہ جو  
 شخص مسجد الحرام میں اطراف بیت اللہ کے نماز باجماعت ادا کرے اوسکو ثواب پچیس  
 لاک نماز کا ملتا ہے اور جو تنہا نماز ادا کرے اوسکو ثواب ایک لاک کا حاصل ہوتا ہے  
 خواہ وہ مسجد الحرام میں نماز پڑھے یا اپنے مکان میں بشرطیکہ اوسکا مکان زمین حرم مکہ  
 واقع ہووے نقاش کہتے ہیں کہ میں نے ایک نماز مسجد الحرام کے ثواب کو حساب کیا معلوم  
 ہوا کہ ثواب ایک نماز کا پچھن سال اور چھ ماہ اور گیارہ روز کے نماز کا ثواب ہوتا ہے  
 مگر اس امر میں اختلاف ہے کہ یہ کثرت ثواب خاص فرض میں ہے یا نفل کو ہی شامل ہے  
 مشہور قول امام مالک کا یہ ہے کہ کثرت ثواب فرض کے ساتھ خاص ہے اور قضاے  
 نوافت ہی اس میں داخل ہے۔ فاسی اور قاضی محمد جبار اللہ رحمہما اللہ کہتے ہیں کہ یہ نفل  
 بہ نسبت مردوں کے ہے لیکن عورتوں کو اپنے گھر میں نماز افضل ہے۔ جائے  
 مسجد الحرام میں اختلاف ہے بعضے علما کا یہ قول ہے کہ جہاں تک اطراف میں بیت اللہ  
 شریف کے مسجد ہے اور آنا و یا غسل کی حاجت سے ممنوع ہے وہ سب مقام  
 مسجد الحرام میں داخل ہے چنانچہ محب طبری سے بھی یہ روایت ہے اور بعض علما  
 کا یہ قول ہے کہ مسجد الحرام خاص کعبہ ہے اور بعضی علما کہہ ہیں کہ بقدر جاک  
 طواف اب بیت اللہ کے اطراف میں مقرر ہے وہ مسجد الحرام ہے محب طبری  
 کہتے ہیں کہ حرم مکہ معظمہ میں کوئی شخص کسی قسم کے نیکی کرے اوسکو لاکہ نیکی کا ثواب  
 حاصل ہے لیکن سکونت دوام کہ معظمہ میں امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے پاس مروہ  
 ہے اور ایک جماعت علما کی بھی اونسکے ساتھ منفق ہے وہ اسکی یہ ہے کہ  
 سکونت دوام میں آداب اس جگہ مبارک کے کا حقہ ادا نہیں ہو سکتے اور

بیان کثرت ثواب  
 نماز مسجد الحرام

بیان کثرت ثواب  
 نماز مسجد الحرام



نزدیک امام احمد حنبل اور امام شافعی اور صاحبین کے رحمہم اللہ سکونت دوام  
 مستحب ہے اقول صاحبین پر فتویٰ ہے احادیث میں فضائل سکونت مکہ  
 معظمہ کے وارد ہے کہ جو شخص مکہ معظمہ میں حاضر ہے گویا وہ شخص آسمان اول  
 پر رہتا ہے اور روزِ حشر او کو عذاب سے امن ہوگا جسوقت حق تعالیٰ تخت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ثلثت جنت کی اہل مقبرہ بقیع کے واسطے ارشاد فرمایا  
 حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل مکہ کو واسطے سوال فرمائے اور انکا حال  
 حق تعالیٰ سے پوچھے ارشاد آگئی ہوا اے میرے حبیب تم اپنے ہمسایہ کا حال  
 پوچھو لو میرے ہمسایہ کا حال ست پوچھو ابنِ عساکر سے روایت ہے کہ دیکھنا کعبۃ اللہ  
 کا ثواب عبادت دہر اور قیام دہر کا رکھتا ہے۔ کتاب زبدۃ الاعمال میں ابو الحسن  
 رحمۃ اللہ سے منقول ہے کہ جو شخص مکہ معظمہ میں جاوے وہ تین خصلت پیدا کرے  
 ایک یہ کہ صحراے مکہ جو اوزامات دنیوی سے پاک اور صاف ہے اسکو دیکھ کر  
 یہہ نیکے کاش کہ سرسبز ہوتا کہ عین بے ادبی ہے دوسرا یہہ کہ شہود حق تعالیٰ کا اسکی  
 نظر میں جاری ہے اور صحراے توحید میں چلے تیسرا یہہ کہ جب کعبۃ اللہ کو دیکھے تو رب  
 کو بھی اوبسکے ساتھ دیکھے۔ اول امر عام مومنین کے واسطے ہے اور امثال ثانی  
 اور ثالث مخصوص اولیاء اللہ کے سات ہی چنانچہ صاحب کتاب موصوف بعضی  
 اولیاء کبار سے نقل فرماتے ہیں کہ میں جبکہ بار اول کعبہ سے مشرف ہوا تو محض کعبۃ اللہ  
 ہی کو دیکھا اور جب بار ثانی مشرف ہوا کعبۃ اللہ سات رب کعبہ کو بھی دیکھا اور  
 جب بار ثالث کعبۃ اللہ سے مشرف ہوا رب کعبہ کو بھی دیکھا کعبہ کو نہیں دیکھا اللهم  
 ارزقنا ذرۃ من احوالہم بحرمۃ حبیبک و محبوبک صلی اللہ علیہ

اور اس کے  
میں سے

والہ وسلم و تحمۃ ہذا البیت امین ثم امین ابن عباس رضی اللہ عنہما اخرجہما  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رکن بانی اصل یا قوت سفید سے ہے  
اور ایک روایت میں وارد ہے کہ جو فرشتہ دعا کو اس کے کار خلائق کے زمین پر آتا ہے  
پہلے طواف کتبۃ اللہ کرتا ہے اور بعد طواف کے دو رکعت نماز کعبہ کے اندر ادا کرتا ہے  
مقام ملتزم شریف میں کتبۃ اللہ کو بلک جانا وقت دعا کے سنت مشہور ہے اور بلکن کو اللہ  
کو وقت دعا کے غیر مقام ملتزم میں ہی حدیث میں آیا ہے چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما  
سے روایت ہے کہ جو شخص وقت دعا کے لڑکھو بلک جا دعا اور سکی مستجاب ہے اور رابی  
ہریرہ اور سعید بن جبیر اور امام زین العابدین رضی اللہ عنہم یہ سب کتبۃ اللہ کی پڑا  
یعنی پر نالہ کے نیچے بلک کے دعا کرتے سب سے خطہ طائف ایک عجب کر استہم ہدایت  
اور اثر استجاب دعا ابراہیم علیہ السلام ہے جبکہ ابراہیم علیہ السلام نے حق تعالیٰ سے  
عرض کئے کہ باری تعالیٰ میں نے موافق ارشاد تیرے بیت بزرگ کے نزدیک اپنے اہل ام  
عیال رکھا ہوں تو لوگوں کے دل کو اس کی طرف مائل کر اور انکو میوہ غایت فرماتا کہ کسین  
و بان کے تیرا شکر ادا کریں زمین مکہ سب زمینوں میں مثال دلی کی رکھتی ہے کہ لوہا زینت  
و نبوی سے بالکل بے تعلق اور آزاد ہے یعنی اس زمین مبارک پر بہری اور زراعت اور  
درخت میوہ دار بالکل نہیں اور خطہ طائف کہ جذان وہان سے دور نہیں بلکہ بہت قریب  
تین منزل پر واقع ہے مگر طائف کو دیکھنے سے صاف و صریح یہ پایا جاتا ہے کہ زمین ملک  
اور ملک ہے اور طائف اور ہے ملک ہے اول یہ کہ ملک مظلوم میں عین موسم میں گر با اور نشت  
حرارت کی طائف میں سردی اور پروت رہتی ہے چنانچہ اہل مقدرت موسم گرما میں کہ مظلوم  
سے ان کو طائف میں رہتے ہیں دو میرا یہ کہ طائف میں انہار و اشجار اور باغیچہ اور میوہ

پہلے بلک

بیشتر میں بعضے فقراء کہ منظمہ سے طایف کے باغات میں جب جاتے ہیں وہاں کچھ  
 حجرہ امار اور انجیر ہر روز ایسے اونکو مفت ملتے ہیں کہ وہ اسکو معہ اہل و عیال کھانیں  
 سکتے اور بچا دیتے ہیں پس خطہ طایف کو حق تعالیٰ زمین شام سے اوٹھایا اور واسطے  
 زرق اہل مکہ کے استقام پر رکھا اور جبکہ طایف زمین مکہ پر پہنچا پہلے اوسکو  
 مشتون نے طواف بیت اللہ کا کر دیا اسکا نام طایف ہوا ایسا ہی اسکا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ آکہ وسلم سے روایت کرتے ہیں پانی کا زیادہ پینا شرعاً  
 اور طباً ممنوع ہے مگر آب زمزم کو پینا ہوسکے پیوے سر اسرفا کو پینا چنانچہ عثمان ابن  
 باساع نقاش سے اور وہ ضحاک سے روایت کرتے ہیں کہ پانی زمزم کا بیری شکم  
 پینا دوری نفاق سے ہے علماء کہتے ہیں کہ آب زمزم اگر ہو سکے تو عام جسد پر ڈالے  
 ورنہ فقط منہ پر اوسکو مل لیوے۔ ایک حدیث میں وارد ہے کہ جسکا حج مقبول تھا  
 اوسکا کنکر جس سے وہ رمی جہرات کرتا ہے فرشتے اوٹھالیتے ہیں۔ مولف اوراق کو مصدق  
 اس حدیث کا برای العین مشاہدہ ہوا اور جو حجاج ہوں وہ بھی دیکھ سکتی ہیں کہ لاکھوں  
 آدمی جہرات کو کنکر مارتے ہیں اور ہر آدمی کو ایک ایک حجرہ کے پاس الیکٹریک کنکر  
 مارنا پڑتا ہے ہلا لاک کنکر اگر کیا ہے جمع کیا جاوین تو اداسکی ایک ٹیکری اور ٹیلہ  
 بن جاتا ہے پس لاکھوں کنکر کا ضرور ہے کہ اگر کجا ہے جمع ہووین ایک چوٹا پہاڑ  
 ہووے مگر ہر حجرہ کے پاس تو ہرے کنکر بقدر قلیل رہتے ہیں۔ نہروان علیہ الرحمۃ  
 سے روایت ہے کہ ایک اہل حمام نے واسطے پانی گرم کرنے حمام کے ایک شتر کے  
 استخوان پر لگا ڈالا اور بہت سا بھوکا مگر آگ اوسپر کچھ بھی اثر نہیں کی پھر دوبارہ  
 اوسپر آگ بھوکا پھر کچھ بھی اثر نہیں کی پھر تیس بارہ جبکہ اوسپر آگ بھوکا اور چلا یا

نہروان علیہ الرحمۃ  
 حج

نہروان علیہ الرحمۃ  
 نہروان علیہ الرحمۃ

ایک شعلہ شدت جوئی سے ٹھکراؤ اس شخص کے صیغہ پر بیٹا پہر بات نے مذاک کہ اسی  
 شخص تیرے واسطے خرابی ہو کہ یہ اونٹ تین بار حج کیا پہر او سہراگ کس طور سے اثر  
 کر گئی۔ علماء کہتے ہیں کہ حجاج کے واسطے ستمبہا کہ حیران بیت اللہ کے خدمت  
 میں کچھ نذر کرے اس واسطے کہ حیران بیت اللہ پر احسان کرنا باعث مقبولیت حج  
 ہے۔ داخل ہونا بیت اللہ کے اندر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چار بار بار  
 بار اول روز فتح مکہ میں بار ثانی روز دوم فتح مکہ میں بار ثالث روز حجة الوداع میں  
 جو ہتا بار عمرہ قضائے اور اب ہی عام داخل کعبہ اللہ کی سال میں دو بار بار ہوتی  
 ہے اور اگر چہ حج جمع ہو کر شبی کلید بردار خانہ کعبہ کو کچھ نذر کریں جب چاہیں جب  
 داخل ہو سکتی مگر یہ داخل خاص ہوتی ہے اور داخل عام دو روز ہوتی ہے پہلے روز درون  
 کی دوسرے روز عورتوں کی۔ فضائل داخل کعبہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے  
 روایت ہے کہ باعث مغفرت جمع گنا ہو گا ہے اور آداب داخل کعبہ اللہ سے یہ ہے  
 کہ غسل کرے اور پانوں کو موزہ اور خلیں سے خالی کرے اور نظر اپنی سقف  
 کعبہ اللہ پر نہ لے اور اٹو دھام غلایق میں ایسا نجاوے کہ باعث ایذا و غلایق نہ  
 ہو وے اور کلام غیر ضروری دنیوی نہ کرے اگر ہو سکے تو اپنی انگلیوں سے آئندہ  
 بہا وے۔ ذکر مواضع مبارکہ اور اماکن ماثورہ مکہ معظمہ کہ جمیع دعا مستجاب ہے  
 حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ پندرہ موضع ہیں اور علماء اود  
 مشائخین نے اوس سے زائد کہے ہیں کہ بعضی انہیں غیر مشہورہ ہیں۔ جو مواضع کہ  
 مشہورہ ہیں اون پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ مطاف۔ ملتزم۔ باب کعبہ۔ زیر میز آب کعبہ  
 وقت سحر۔ اندرون کعبہ وقت نذال۔ چاہ زمرہ وقت مغرب۔ اور چھپر مقام

فضائل داخل کعبہ

باب مواضع مبارکہ

ابراہیم کے وقت سحر۔ اور صفا۔ اور مردہ پر وقت عصر۔ اور عرفات میں وقت نیا۔  
 اور مزدلفہ میں وقت طلوع آفتاب کے۔ اور وقت سعی درمیان میں صفا اور مردہ کے  
 اور منی میں چوتھوں اور ہی رات میں ذیحجہ کے۔ اور حجرات ثلاثہ کے پاس اور باب  
 النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جو معروف بہ باب حرمین ہے اور باب صفا اور  
 باب السلام میں اور جبل ثبیر اور مسجد کعبہ اور مسجد حنیف اور مسجد غمرہ جو منا میں ہے  
 اور غارِ مرسلات میں اور خانہ سیدتنا خدیجہ الکبریٰ میں کہ معروف بمولدِ فاطمہ رضی اللہ  
 عنہا ہے جمعہ کی رات میں اور مولدِ بنی میں کہ مشہور شعب بنی ہاشم ہے وقت زوال میں  
 اور خیزران کہ قریب صفا ہے یا بین المغرب اور عشاء میں اور غمتی ایک قبہ ہے کہ تخت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مقام پر کھارے پوشیدہ ہو کر نماز پنجگانہ خفیہ ادا فرماتے  
 تھے۔ اور جبل نور میں وقت ظہر اور مسجد بیعت یدوہ مسجد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم سے شتر انصار نے بیعت کئے۔ اور مسجد میں وقت نماز صبح کے بعد  
 یکشنبہ کو اور موقف پر وقت نماز مغرب کے اور جبل ابی قیس پر۔ اور رباط الموق  
 پر کہ مشہور بر رباط مغازی اور مقبرہ سیدتنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا میں اور  
 شعب بنی ہاشم کہ ادجاءے ایک قبہ ہے اور حوٹہ کہ اکثر ادجاءے صالحین مدون  
 ہیں اور قبر سفیان ابن عیینہ کے نزدیک اور قبر شیخ ابی الحسن علی الشرائفی اور  
 قبر دلاص اور قبر شیخ علاء الدین الکرمانی نقشبندی۔ اور قبر شیخ عبدالسلام کہ شعب  
 جبل نور میں ہے اور مولد سیدنا علی کرم اللہ وجہہ اور مولد حضرت حمزہ۔ اور مولد  
 حضرت حمزہ اور مولد حضرت جعفر طیار بن ابی طالب رضی اللہ عنہم اور زقاق مرق۔  
 اور مکان سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور نزدیک اس محلہ کے جو حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم سے کلام کیا اور عبادت کا حضرت جنید اور حضرت ابراہیم ادہم کی رحمتہ اللہ  
 علیہما اور جبریلؑ چرا کہ اوسکو جبل نور ہی کہتے ہیں اوسمین نزول وحی آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم پہنچا اور آگے نزول وحی کے بھی حضرت اوسمین واسطے ریاضت اور عبادت  
 الہی کے اقامت فرمائے ہیں اور غار جبل ثور میں جو شخص کہ واسطے دور ہونے حزن کے  
 دعا مانگے دنیا کی مصیبت کبھی نکلے گی نہوگا مولف اور اق عرض کرتا ہے کہ یہ وہ غار ہے  
 کہ بوقت ہجرت مدینہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس غار میں مخفی ہوئے تھے  
 اور اس غار پر کمری اپنا جالہ باندھی اور کہو تر صحرائی بیض دیے کھا جب بتلاش حضرت  
 کے آئے جالاکمری کا دیکھ کر مٹ گئے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جو ہمراہ  
 حضرت کے تھے اونکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لائحہ و لا تحزن فرمائے اور  
 یہ وہی اثر ہے کہ دعائے رفع حزن وہاں مقبول اور استجاب ہے اب حجاج اوسکی زیارت  
 کرتے ہیں اور معجزہ نبویہ تا حال اوسجائے ظاہر ہے کہ اوس غار میں ایک پتھر ہے اور  
 اوسمین ایک ساند بقدر ایک بالٹش چار اونگل کے طویل اور بقدر چار انگشت کے عرض  
 ہے اور اوسمین سے حضرت نے ادھر سے ادھر گزر فرمائے چونکہ اوس ساند کو حضرت  
 کا جسم مبارک مس کیا ہے لوگ بھی واسطے استحصال برکت کے ادھر سے ادھر گزر جاتے  
 ہیں اور بیجاں چھوٹے ہونے ساند کے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ خیف آدمی بھی اوسمین  
 بدشواری پار ہووے مگر کیسا ہی جسم تنومند آدمی ہو اوسمین سے باسانی پار ہو جاتا  
 ہے مگر کرامت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہے کہ جو قوم حضرت سے بغض  
 رکھتی اوسمین سے پار نہیں ہو سکتی بلکہ اوسمین پہنچ کر ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اور جبریلؑ  
 جسعین بہ غار میں مکہ معظمہ سے دو تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور اوس کی بھی جبریلؑ

قریب تین میل کے ہے اور اوسکی ایک راہ معین ہے اگر کوئی آدمی اس راہ سے بنجاوے  
 نہایت تکلیف اٹھاتا ہے اسواسطے راہ شناس کو ضرور ہمراہ رکھتے ہیں چنانچہ یہاں تک  
 پہلے حج میں ۱۲ بارہ سوایا سہی ہجری میں واسطے زیارت غار موصوف کرجبل ثور  
 پر گیا تھا اور کوئی واقعہ راہ ہمراہ نہ تھا اثنائے راہ میں ایک ایسا راستہ درپیش ہوا  
 کہ وہ بقدر چار انگشت کے عرض تھا ایک جانب میں اوسکے غار عمیق اور دوسری جانب  
 سنگ بلند تھا یکایک جب غار پر نظر گری چکر آیا اور آثار بیہوشی کے نمودار ہوئے  
 قریب تھا کہ پیرغزش کہا دے اوس وقت بارگاہ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ آلہ وسلم  
 میں پہنچے ہوا اور عرض کیا یا معینا للغرباء والضعفاء والمساکین آپکے مقام  
 مبارک کی زیارت کے لئے حاضر ہوا ہوں آپ ہی بجائے پس یکایک ایک بدوی کہ  
 پہلے اوسکا پتہ ہی نہ تھا اوس سنگ بلند پر حاضر ہوا اور جھپک کر ہاتھ اپنا دراز کر کے اس  
 عاجز کو کنبہ لیا پس تائید مبارک سے آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے یہ گناہ گار  
 سے نجات پایا اور معجزہ نبویہ ظہور میں آیا والحمد للہ علی ذلک اور مقامات استجاب  
 دعا سے جبل خندہ اور شعب عامر کہ وہ مکہ معظمہ میں مشہور ہے اور مسجد اجابت طریق کربلا  
 نامزد معابدہ ہے اور مسجد الجن کہ مکہ معظمہ میں اوسکو مسجد الحرس کہتے ہیں اور مسجد راہ  
 کہ اوسمیں منارہ اذان ہے کہ اوس منارہ کو منارہ ابی اسامہ کہتے ہیں اور ایک مسجد  
 مقابل میں نزاق الجوزۃ نزدیک میل امین کے واقع ہے اور مسجد سیدنا ابو بکر صدیقؓ  
 کہ معروف ہمارا ہجرت ہے اور مسجد تغیم مقام عمرہ میں کہ اوسکو مسجد سیدتنا عائشہؓ  
 کہتے ہیں یہ سب مقامات تبرکہ عینہ کتاب مشیر شوق الانام وغیرہ سے منقول ہے۔

فائدہ قال ابو الحسن خرقانی قدس سرہ القلۃ خمسۃ فالکعبۃ قبلۃ

المؤمنین و بیت المقدس قبلۃ الانبیاء والمرسلین و بیت المعمور قبلۃ  
 الملائکۃ المکرمین و العرش قبلۃ الدعاء و الخی سبجائہ و تعالیٰ  
 قبلۃ احبائہ فایما تولوا فثم وجہ اللہ ترجمہ ابوالحسن  
 خرقانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قبلہ پانچ ہیں۔ کعبۃ اللہ قبلہ مومنین ہے  
 اور بیت المقدس قبلہ انبیاء علیہ السلام کا اور بیت المعمور قبلہ ملائکہ کا ہے اور  
 عرش معلیٰ قبلہ دعا کا ہے اور خی سبجائہ تعالیٰ شانہ قبلہ اوسکے دوستوں کا ہے  
 پہر جس نے تم توجہ ہو اوس جاے پر تجلی ذات باری تعالیٰ جل جلالہ و عظم  
 کی ہے۔

### فصل سوم بنی تہ لیت کعبہ اور مشکند ارجی مکہ معظمہ وغیرہ کے

جو زمانہ خلفاء راشدین اور سلاطین اہل اسلام سے آجنگ فدمشکند ارجی متعلق ہی  
 پہلی فصل میں حال تولیت کعبہ کا زمانہ ابراہیم علیہ السلام سے آنحضرت کے زمانہ  
 تک صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم اپنے موقع پر مذکور ہوا۔ اب جاننا چاہیے کہ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعد فتح مکہ کے عتاب بن رسید کو متولی مکہ معظمہ فرمایا  
 اوہوں نے لوازمات خدمت مکہ معظمہ سجالا تے رہے اور زمانہ خلیفہ اول جناب  
 سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ میں ہی وہی متولی مکہ معظمہ رہے پھر وفات  
 اونکا اور وفات خلیفہ اول کا ایک ہر روز میں واقع ہوا پھر زمانہ خلافت راشدہ  
 تک کہ منشاء اوسکا خلافت جناب امام حسن رضی اللہ عنہ ہی صدر دار اسلام  
 مدینہ منورہ رہا اور مدینہ منورہ سے عامل واسطے خدمت گزاری مکہ معظمہ کے مقرر

۱



ہو کر آیا کرتا بعد انقضا سے ایام خلافت راشدہ کے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ  
 امارت بنی امیہ شروع ہوئی اور صدر دار اسلام ملک شام مقرر پایا لاکن امارت  
 بنی امیہ میں چند مدت تک عبد اللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما حاکم مستقل مکہ  
 معظمہ کے رہے اور خدمت گذاری مکہ معظمہ کی اونہیں سے متعلق رہی یہاں تک  
 کہ زمانہ خلافت عبد الملک ابن مروان کا پہنچا اور حجاج نے عبد الملک ابن  
 مروان کی جانب سے عبد اللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے مقابلہ کیا اور او کو شہید  
 کیا اور سوقت سے خدمت گذاری مکہ معظمہ کی بنی امیہ کو تغویض ہوئی اور ملک شام  
 سے عامل حرین شریفین کی خدمت گذاری کے واسطے آنار ہا پہر عبد انقضا نے  
 خلافت بنی امیہ کے خلافت عباسیہ شروع ہوئی اور پائے تخت خلافت عباسیہ  
 کا ملک عراق بغداد شریف مقرر ہوا اور خدمت گذاری حرین شریفین کی اوسی  
 دولت سے متعلق رہی پہر اثناء دولت عباسیہ میں دولت اخشیدیہ شروع ہوئی  
 اور پائے تخت اس دولت کا ملک مصر رہا مگر اس دولت کو نوع علاقہ دولت عباسیہ  
 کے ساتھ رہا پہر عبد انقضا سے دولت اخشیدیہ کی دولت فاطمیہ عبیدیہ مصر میں شروع  
 ہوئی اور اپنے تئیں دولت عباسیہ سے علیحدہ کر کے آپ خود حاکم مستقل مصر کے  
 ہوئی اور خدمت گذاری حرین شریفین کی دولت فاطمیہ کے متعلق رہی پہر دولت  
 ایوبیہ مصر میں آئی اور اپنے تئیں خلافت عباسیہ کے ساتھ منسوب کرتی رہی  
 اور خدمت حرین شریفین کی بھی اسی دولت ایوبیہ سے متعلق تھی من بعد دولت  
 ترکیہ برکسیدہ مصر میں آئی اور مصر میں اس دولت کے پائے تخت خلافت عباسیہ  
 کا مصری مقرر پایا اور خدمت حرین شریفین کی اسی دولت سے متعلق رہی اور بعد

میں دولت جرک یہ کہ ملک ظاہر رکن الدین میرس نے روانی محل اور پردہ کعبۃ اللہ کی  
 قاہرہ مصر سے جاری کیا کہ انک وہی عادت جاری ہے۔ جانتا چاہیے کہ زمانہ خلافت  
 راشدہ سے دولت ترکیہ جرک سنیہ تک جو امریا ظہور میں آیا پہلی فصل میں حسب موقع  
 مذکور ہوا۔ پھر بعد انقضایں دولت ترکیہ جرک سنیہ کی دولت ترکیہ عثمانیہ شروع ہوئی  
 یہاں تک کہ پائے تخت اس دولت کا استنبول قرار پایا اور ملک مصر بھی دست تصرف  
 میں اسی دولت کے آیا اور خدمت حرمین شریفین بھی اسی دولت سے تاعال متعلق ہے  
 ابقاء اللہ الی یوم القیمۃ ہر چند کہ خاتمہ میں اس کتاب کے احوال سلاطین ترکیہ  
 عثمانیہ کا تصریحاً آویگا لکن یہاں اوس امر کا بیان مقصود ہے کہ سلاطین ترکیہ سے خدمات حرمین شریفین  
 میں اصنافہ ہوتے چلے آئے۔ علماء تاریخ کہتے ہیں کہ عہد میں دولت ترکیہ عثمانیہ کے رونام اور خدمت  
 تام اہل حرمین شریفین کے ہوئی ایسا کسی اور وقت و سابقہ اسلامیہ میں نہیں ہو سکا ملک اشرف ابوالنصر  
 قایتبائی دولت جرک یہ ترکیہ میں نہایت صاحب خیر تھا کہ اوس نے مکہ معظمہ میں مدرسہ  
 اور منی میں مسجد خیف اور عرفات میں مسجد نمرہ بنا کیا اور سقاے عباس یعنی آبار غار  
 اور برکہ خلیص ایک بڑا حوض مکہ معظمہ میں بنایا اور عرفات میں نہر لایا اور چارہ زخم  
 کو درست کیا اور مسجد الحرام کے واسطے ایک بڑی منبر بھجوا اور منبر مبارک مسجد  
 نبوی اور روضہ منورہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو از سر نو بنایا چنانچہ اب تک  
 جالی آہنی اطراف روضہ مقدسہ مطہرہ منورہ نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اویسکے  
 وقت کی ہے اور نام اوسکا جالی مبارک پر کندہ ہے اور اہل حرمین شریفین کے  
 واسطے بقدر رکھاف خدمت گذاری مقرر کیا من بعد سلطان محمد ابن سلطان بایزید  
 خان عثمانی ترکی رومی نے پہلے سب سلاطین عثمانیہ سے کیسہ زرد واسطے حرمین شریفین

یہاں شریفین کا تذکرہ  
 قایتبائی کی جرک سنیہ  
 حرمین شریفین میں

یہاں شریفین کا تذکرہ  
 قایتبائی کی جرک سنیہ  
 حرمین شریفین میں

شریفین کے مقرر کیا پہرہ برادر اور اسکا سلطان مراد خان ابن سلطان محمد نے تین ہزار  
 پانسو درہم حرمین شریفین کے واسطے مقرر کیا۔ پہرہ سلطان بایزید ابن سلطان محمد  
 دوسرا بہائی اور کچا چودہ ہزار دینار سرخ حرمین شریفین کے واسطے مقرر کیا۔ پہرہ سلطان  
 سلیمان ابن سلطان سلیم رومی نے غلہ کھانہ واسطے اہل حرمین شریفین کے مقرر  
 کیا بعضی مورخین اسکی تفصیل لکھتے ہیں کہ اٹھارہ ہزار دینار سرخ نقد واسطے اہل  
 حرمین شریفین کے مقرر کیا اور دوشیشہ سلیمانی یعنی لنگر عام مکہ معظمہ میں جاری کیا تا حال  
 جاری ہے اور فقراء خواہ کتنی ہی ہو دین اور او سمن جادین محروم نہیں رہتے اور  
 نہر زبیدہ جو مکہ معظمہ میں ہے خراب اور بند ہو گئی تھی اسکو بصرہ تتر نہر اشغال  
 غلامی کے درست اور جاری کیا پہرہ سلطان سلیم ابن سلطان سلیمان رومی نے  
 مسجد الحرام از سر نو بنایا اور اہل حرمین شریفین کے واسطے سات ہزار آرڈب  
 کیہوں کے مقرر کیا آرڈب جو میں مد ہوتا ہے اور بد چار کیلی اور کیلہ مدینہ طیبہ کا دو  
 اور پاؤ آٹار ہندی اور کیلہ مکہ معظمہ کا قریب تین آٹار کے ہوتا ہے پس آرڈب بحساب  
 کیلہ مدینہ طیبہ کے دو سو اٹھاسی آٹار اور بحساب کیلہ مکہ معظمہ کے دو سو سولہ آٹار  
 ہندی ہوتا ہے۔ پہرہ سلطان مراد ابن سلطان سلیم عثمانی نے چالیس ہزار دینار  
 سرخ اور صدقہ جالی کہ جو میں ہزار درہم ہیں اور کسوتہ کعبہ اور سات ہزار آرڈب  
 کہوں واسطے اہل حرمین شریفین کے مقرر کیا۔ پہرہ سلطان احمد ابن سلطان محمد رومی  
 عثمانی نے کمر بندہ سے نفروں بامع طلانی واسطے حفاظت اور استحکام کعبہ اقدس کے  
 اور جالی نفروں واسطے روضہ منورہ مسجد المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے  
 بھیجا لکن نہ وہ کمر بندی الحال خانہ کعبہ پر باقی ہے نہ وہ جالی نفروں روضہ منورہ

سلطان مراد خان  
 سلطان بایزید  
 سلطان سلیمان  
 سلطان سلیم

سلطان مراد خان  
 سلطان بایزید  
 سلطان سلیمان  
 سلطان سلیم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نصب ہے۔ جانتا چاہئے کہ جو مصارف حرمین شریفین کے  
 اوپر بیان ہوئے اور سمین تصریح اخراجات روشنی حرمین شریفین کی مذکور نہیں حالانکہ  
 روغن زیتون اور موم بتی واسطے روشنی حرمین شریفین کے ملک مصر اور شہر  
 سے ہزار ہاروپہ کی آتی ہیں پس اس سے یہ پایا جاتا ہے کہ مصارف روشنی  
 کے سوائے مصارف مذکورہ کے ہے اور بہت ایسی مصارف سلاطین و موم کے  
 حرمین شریفین میں ہیں کہ اسکا داخلہ کتب تواریخ میں نہیں ملتا چنانچہ سلطان محمود  
 خان رومی نے قریب باب السلام کے مدینہ منورہ میں مدرسہ محمودیہ تیار کیا اور اس میں  
 ہزار ہاروپہ کے کتب ہیں اور مشاہیر اساتذہ اور تلامذہ کا بھی اس کے ہزار ہاروپہ  
 کا ہے اور سلطان عبدالحمید خان سابق نے بھی مدرسہ منورہ میں مدرسہ حمیدیہ  
 تیار کیا ہے علی ہذا القیاس اور سلطان عبدالحمید خان نے اندرون حرم نبوی صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم میں ایک مدرسہ قائم کیا اور سمین بھی مشاہیر استادوں کا اور  
 معلمین کا ہزار ہاروپہ ہیں اور تجدید حرم نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بصرہ  
 لکھنؤ ہاروپہ کے کیا اور سلطان عبدالحمید خان حال نے بمشاہیر ہزار ہاروپہ  
 کے قاریان قرآن اور دلائل اور مولود وغیرہم کو حرمین شریفین میں مقدر کیا  
 سوائے اسکے مسافرانے سلطانی مدینہ منورہ میں اور لنگہ عام سلطانی ہی مدینہ  
 طیبہ میں جاری ہے کہ وہ کتب تواریخ حرمین شریفین میں مذکور نہیں ہے  
 اس قسم کے مصارف سلطانی جو کتب تواریخ میں مذکور نہیں اور مولف کے دیکھنے  
 میں یا سماعت میں آئے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ باب دوم میں مذکور ہوں گے  
 جانتا چاہئے کہ سلاطین ترکیہ جو سیدہ مصریہ سے ملک صالح ابن ملک الناصر

قلاؤن دو قریہ حوالی مص سے خرید کر کے مصارف تیاری پر درہ خانہ کعبہ میں وقف کیا تھا جبکہ عہد میں سلطان سلیمان خان رومی کے وہ دو قریہ ذیران ہوئے اور محاصل اس کا پردہ خانہ کعبہ کو کافی بنوا سلطان موصوف ذرا در چند قریات اپنے خزانہ خاص سے خرید کر کے ہمراہ اولیٰ دو قریات کے واسطے تیاری پر درہ خانہ کعبہ کے وقف کیئے چنانچہ اب تک محاصل ان قریوں کا صرف میں پردہ خانہ کعبہ اور روضہ منورہ بنویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جاری ہے۔ کتاب السلام علماء السلام بنیاد مسجد الحرام جو حسب الحکم سلطان الوقت کے مفتی مکہ معظمہ نے تصنیف کئے ہیں اوسمیں سند وقف سلطانی ہی تحریر ہے نقل سند وقف سلطانی حدیثہ المناظرین لکھی جاتی ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

صورت کتاب الوقف الشریف السلطانی الامام الاعظم الخاقانی الاعظم المظفری السیلمانی الوارد من خدمۃ الاعتبار الشریفۃ السلطانیۃ الی الدیار المصریۃ المتضمن لاتفاق جہات علی الکسوت الشریفۃ المنیفۃ بالحریمین الشریفین المعظمین المکرمین المنیفین مع ما اشتمل علیہ من التنبہ علی ذکر جہات الکسوة القدیمۃ المعینۃ فیہ الحمد للہ الذی رفع القبۃ الخضرۃ ووضع بساط الغبراء وسماک فی سمائیہ الاخلاک وملاک فی ارضہ الاملاک ففتح مناہج الملک والدولۃ الغراء وجعل الکعبۃ السلاطین وحن رعایۃ الامراء وجعل الکعبۃ البیت الحرام لشعائر الدین الزاہر من حج البیت او

أو أعقره فلا جناح عليه واستعد بحج يوم الجمعة الصلوة والسلام  
 على سيدنا وسيد الانبياء محمد اعلم الرسل الاعلام والانبيا  
 وآله الكرام الاقبياء واصحابه العظام الاصفياء وهذا المحل العلامة  
 الشريفة بكتاب الوقف الشريف المنار اليه شرفها الله تعالى و  
 اعلاها وزاد سورها وعلاها وهذا امثال خط مور لا  
 الاقندي الا في شرحه فيه المستطردت العلامة الشريفة في  
 انحاشية اليسار ومن محل وضعها وصورة ما املى في هذا الكتاب  
 من الاقرار بالوصف على النمط المحرر المستطاب لما جرى لدي وتحقق  
 بين يدي حكمت بموجه الشرعي على ما يقتضيه قواعد الشرع  
 المصطفوي بمقه العبد المحتاج الى عفوره الصمد محمد بن قطب  
 بن محمد بن محمد القاضي نا الحساكر المظفرة المنصور في ولاية  
 اناطولي اما بعد نفذ اوثيقة ائمة بدعة المعاني البنيان  
 بمنيفه انيفه بليغة المباني والبنيان توازي عبارات تها را حريقا  
 بل هي اصفي وتحاري استعارتها مسكما سحيقا بل هي انكي شيعر عما هو  
 القاطع ما حواه فخواها وتخبر عما هو الصديق الساطع ما اوداه مودا  
 وهوانه قد بان لدي كل ذي عقل سديد ان الدنيا الدنيئة قطرة  
 العابرين ورباط المسافرين يحمل هذا ويرحل ذلك ولا يدري  
 احد الى ما ذا يصير حاله هنالك وما من احد الا وتطمع مهتقي  
 ادهم الليل واشهب النار ويسير مع السائرين الى منتهى الاجال

والاعمار وهي للمرء عظمة ما قال سيد الكائنات عليه افضل الصلوة  
 اسمعوا دعوا من عاش مات ومن مات فات وكل ما هو ات والا  
 من اعتبر ادخل مقامه الباقي عدة وعداد ابا الصديق فات التي نبال بها  
 النجات ويتوسل بها الى نعيم الجنات على ما نطق به القرآن وحديث  
 رسول الرحمن صلى الله عليه وآله وصحبه وسلم حيث قال عمر بن قائل ان  
 الله يمجزى المتصدقين والمتصدقات وقال عليه الصلوة والسلام  
 اذا مات ابن آدم و انقطع عمله الا من ثلث علم ينفع به او ولد صالح يدعو  
 له او صدقة جارية الا وهي الوقف تفكر في ذلك السلطان الاعظم  
 والحقان الاكمل الاكرم وطل الله في ارضه وخليفته في رفعه وخفضه  
 علو العلاء من آل عثمان عثمانى الحيا من سلاطين الزمان سلطان  
 البحرين والبرين والعرض القايم بالسنة والقرض عاشر المجد دين الدين  
 الاسلام باحسن المعاشر وعاشر السلاطين العثمانية كالعقد العاشر  
 السلطان بن السلطان بن السلطان سليمان شاه خان ابن السلطان  
 سليم خان ابن سلطان بايزيد خان لا زالت حقيقة حقيقة العال<sup>مين</sup>  
 منصرف بماء حياته ونماء ذاته وحدقة حدقة العالمين منورق بضياء  
 صفاء صفائه وببيضاء سناء حسنة وبلغ ارواح آباءه او اجداده  
 الرحمة ومقاهم بالثوثر واسبح عليهم نعم غفرانه وابد رمنها  
 واكثر وراي في نفسه النفيسة نعم الله جزيلة لا يسع لشكرها وعلى ذاته  
 الكريمة منه منة جميلة ليس في طوفة ذكرها اراد استقرارها

بالآواقف القاصر استمرارها بالادارات الدائمة متفكر في قول الملك  
 الخلاق ما عندكم في عند وما عند الله باق وناظر في قول الحج المبرور  
 ليس له جزاء الا الجنة وعالمها بان تعظيم المكنية المستورق بالاستار الشرفية  
 العالمة وتشريفها في حج وحب الجنة وبصير الهدف الساتر من العذاب  
 واجنة وسامعاني قلبها الفسيح من قول الرسول من نزل يبري وجبت له  
 شفاعتي ان يستشفع منه بتكريم قبره بالاستاريل بتشريف مراقب الاقباغ  
 وستر مرصد الاشباع ايضا بالازمة تزيلا اياه منزلة الزهايرق الدائمة  
 واتخذته القائمة على مراد هوس والامصار ان ذلك الموضع وان  
 كانت جرت العادة لكنها كانت بالاموال المتطرفة والاثان المتفرقة  
 فاحب ان يكون ما يعرف الى هذا الاثار الشرفية من الاموال المبررة  
 المتبركة المنيعة فحين لهذا الاجل املاكه واسبابه واجمل امواله والسابع  
 فلذلك استبدت بالدي النول الفاضل الغدير الكامل معصباح رموز الدقا  
 مفتاح كنوز المعاني كشاف المشكلات حلال المعضلات النوع اعلا  
 هذا الكتاب يسر الله له حسن المآب بقوله الشريف واقتضاه الخفيف الجوي  
 عن الاعتساف الهادي على الاقرار والاعتراف الذي يجوز الشريعة لا  
 حتوائه على ما يعتبره الاصل والفرع وعلى ما قد وقفنا وسبابها  
 وجسمل ملاكها وحملها مكنونة على النمط الاثني الا شمل على الطريق  
 المشروع الاكمل لتكون بهذه المصلحة او قانا قارة وادارات دائمة  
 في الدنيا والعاجلة ومفيدة له يوم الجزاء والاجلة وتكون عناية



معتدة لعدة من امسه وقرية منورق لانفارقه في امسه وتصيدها جرة  
 من العذاب وحنته ويكون جزاءها مثل جزاء الحج المبرور والجنة وتكون  
 باعثه للرفاعة وموجة للشفاعة منها جميع القرى الثلاث المسماة بنبيوس  
 وابوالفيث وحوض لقبح الواقعة بالولاية المصرية التي كان حصل منها  
 في السنة الواحدة مبلغ تسعة وثمانين الف درهم ومنها جميع القرى السبع  
 الجديد الواقعة في الولاية الشرقية بالديار المصرية اولها قرية سلكه  
 كان حصل منها في تلك السنة مبلغ ثلاثين الف درهم واربعائة مائة درهم  
 وستة وتسعين درهم وثانيها قرية سردمجي حاصلها فيها مبلغ احدى  
 وسبعين الف درهم وثمانية وعشرين درهما وثالثها قرية دلش الحجر  
 حاصلها فيها احدى وخمسين الف درهم وثلاثمائة درهما واربعه دراهم  
 ورابعها قرية منابل وكوم رنجان حاصلها فيها مبلغ سبعة وثلاثين الف  
 درهم واربعين درهما وخامسها قرية بحام حاصلها فيها اربعة عشر الف  
 درهم وتسعمائة درهم واربعه وثلاثين درهما وسادسها قرية منية الصار  
 وحاصلها مبلغ ستين الف درهم وثمانماية درهم وخمسين درهما  
 وسابعها قرية تظاليه وحاصلها فيها مبلغ عشرة الاف درهم واربعائة  
 درهم واربعه وثمانين درهما يكون جميع النقود المربوطة في تلك السنة  
 المسفورة مبلغ ثلاثمائة الف درهم وخمسة وستين الف درهم ومائة  
 واثنين وخمسين درهما فضيا لها ذيا بنصف القطعة رايجاني الوقت  
 ابد الله دولة من سكها باسمه السامي ورفه رعاياه بعد له المتوفى المامي

وقف جميع القرى المزبورة المستغية عن التوحيد والتصرف والتبيين  
 والتوصيف بشهرتها في مكانها عند أهلها وجيرانها وكونها مشروحة  
 معلومة في دوائر السلطانية والمناسبات الخاقانية بجملة ما لها من الجدة  
 والحقوق وما ينبئها بالأصالة والحقوق والمراسم والمدخل  
 والطريق خلا ما يستثنى منها شرعا من المساجد والمعابد والمنابر والمعابر  
 والمرقد والمقابر والأملاك والأوقاف وسائر ما يعرف متسامية  
 بالاسامي والأوصاف وسلم جميعها إلى من ولاها عليها بموجب الشرع  
 المنصوص ونصبه للمخدمة بالأمانة والاستقامة في هذه الخصوص  
 وتسلمها هو منه للتصرف فيها بالوجه السداد على ما هو المراد تسليماً  
 وتسليماً صحيحين شرعين ثم عين السلطان الخاق على هذا أمير السلاطين  
 في الأفاق بالاستعمال والاستحقاق والسابق في مضامير التدابير بمكارم  
 الأخلاق ومراسم الاستفاق لا زالت شمس سعادته أبدية الإشراف  
 وما برحت نجوم سلطنته محمية عن الانحطاط ما يحصل من تلك القرى  
 الموقوفة المذكورة على حسب التخمين التي مدارها حاصل السنة المشروحة  
 المزبورة والتعيين على هذه النسبة في جميع الأعوام قلت المحصولات أو  
 صلت بتفاوت الشهور والأيام مبلغ ما في الف درهم وستة عشر درهماً  
 لاستار طاهر الكعبة الشريفة شرفها الله تعالى في كل سنة مرة ما جرت به  
 العادات القديمة في السنين الماضية العديمة فبقى على هذه التخمين بعد  
 الصنف المذكور في السنة مبلغ ثمانية وثمانين الف درهم وتسعمائة وستة

وثلاثين درهما وشرط ان يحفظ ذلك الباقي بحفظ العقولي الى تمام خمسة  
عشر عاما فيكون عند الجمع في هذا العام على التخيّن التام مبلغ ثلاثة عشرة  
مائة الف درهم واربعة وثلاثين الف واربعين درهما فعين من هذه  
الباقي المحفوظ المجمع المستطور لاستار المواضع التي تجدد في القضاء كل  
خمس عشر عاما مرة وبعد تجديد هذا المزبور لا يتجدد في كل سنة بل يرجع  
الى انقضاء خمسة عشر عام اخر ثم تجدد مرة اخرى كذلك ثم فتم الى ان يتجدد  
الدهر ويتم لكل مرت من تلك المرات وفي كل مرت من هذه المرات بالتخيّن  
المزبور والتعيين المذكور مبلغ سبعمائة الف درهم واحد وخمسين الف  
درهم وثلاث مائة وسبعين درهما فاضا الى ما في الوقت وتلك المواضع  
التي يصرف اليها هذا المقدار في خمسة عشر عاما مرة وهي داخل  
الكعبة الشريفة والروضة المطهرة المنيفة اعني بها التربة المنورة  
لسيد الكونين ورسول الثقلين نبينا محمد عليه الصلوة والسلام الى يوم  
القيام بالمدينة المنورة والمقصورة المعجزة في الحرم الشريف والمنبر  
المنيف فيه ومحرابه ومحراب التهجد والاستا والاربعة لفضل الحرم  
الشريف ومحراب قبة العباس وقبرة وقبر عقيل بن ابي طالب وحضرت  
حسن وعثمان بن عفان وفاطمة بنت اسد رضوان الله تعالى عليهم اجمعين  
وما زاد بعد هذا وهو مبلغ خمسمائة الف درهم واثنين وثمانين  
الف درهم وستماية وسبعين درهما لاحتمال ان يقع في بعض السنين  
النفضان بسبب الشراء وطوارق المحدثان لان هذا بالتخيّن وان لم

في بعض السنين جابر النقضان فيلجى من هذا الفاصل في ذلك الزمان  
 وان وجد في انقضاء المدة وبعد الصرف شيء مما يزيد ويفضل سواء  
 كان هذا المنقل راو الاكثر منه والاقل فليشترى الموجود المزبور الملك  
 المناسب لتوقف من العقار الواقع في موضع الرعية والاشتهار  
 لتكثير محصل الوقف وتوفر مواضع الصرف بالحاق هذا المشتري و  
 المبتاع بسائر الارواق واستغلاله معها وصرف غلاته الى المصادر  
 المبينة بالاوصاف وتنمية الوقف بهذا التكثر وتمشيطه وتوسيعته  
 بذلك التوفير وهذا بعد رعايته شرط انه ان وقع المضايقة  
 في هذا الوقف او في الوقف اخر الذي وقفه السلطان ايضا على  
 مصالح الفقراء الذاهبين الى الحجاز وعلى جهالهم وسائر مهماتهم  
 وكتب له وقفية مستقلة مشتملة على هذا الشرط والقيود لتكون  
 مرجية بالخلود والابوديلزم ان يعين كل واحد من الجانين الآخر  
 بزوايد وبفاضل عوايد وباتمام بالهم ويلزم له وبتكميله لدفع  
 مضايقته وضروته واسعاده وارفاده بمعرفة المتولين ورأي  
 حاكم الوقت وارشاده واجتهاده اقرارا واعترافا صحيحين <sup>عيني</sup> شرعا  
 مصدقين ومحققين مرجيين وقفا صحيحا شرعيا وحسبا صريحا مرعيا  
 حاويا على الحكم بصحته اصلا وفرعا على وجه يعتد به دينيا وشرعا  
 رعايته شرائط الحكم والتجمل في حصول الوقف التسهيل لدى المولى  
 الفاضل النحرير الكامل الموقع اعلا هذا الصك الديني واللفظ اليقيني

فتح الله تعالى ابواب الحقوق بمفاتيح اقلامه واحكم امور الشرع بثبوت  
 احكامه فصاروقفا لازما مسجلا متفقا عليه على مقتضى الشرع و  
 مقتضى احكامه بحيث ما لا يرتاب في صحته وابتراجه لوقوع حكمه الى  
 الموعى اليه على راي من رآه من الائمة الماضين المجتهدين رضوان الله  
 اجمعين عالما بالاختلاف التجاري بينهم في مسئلة الوقف فلزم خلوه  
 بخلود السموات وابوده بابود الكائنات الى ان يرث الله الارض و  
 من عليها وهو خير الوارثين ولا يحل بعد ذلك لاحد يوم من بان الله و  
 رسوله واليوم الاخر ان ينقضه ويعطله او يحوله او يبدله فلا يملك  
 ولا يملك بعد ذلك بوجه من الوجوه وسبب من الاسباب وكيف  
 يجترى لذلك المؤمن او خائف من الله المهيمن بعد ما سمع قول رب  
 العالمين الالعة الله على الظالمين واجرا الوقف بعد ذلك على ارحم  
 الرحمين - جرى ذلك وحرر بامواله الخاقاني لا زال عالما في آخر  
 صفر المظفر المنفر في سلك الشهور سنة تسع واربعين وتسع مائة  
 من الهجرة النبوي صلى الله عليه وآله وسلم

### تذکیر حرم مکہ معظمہ کا بیان

بوقت آدھی رات کے موزنین سب مناروں پر سجد احرام کے برآمد ہوتے ہیں  
 اور اس تذکیر کو بعد ایک کے بطور دورے کے نہایت خوش الحانی سے  
 پڑھتے ہیں لیکن تذکیر ماہ رمضان شریف علحدہ ہے اور تذکیر باقی سال کی  
 علحدہ ہے اب ابتداء تذکیر ماہ رمضان سے کیا جاتا ہے -

ايها النوام قوموا للفلاح	واذكر الله الذي اجري الرياح
ان جيش الليل قد دوى وراح	وتدانا عسكر الصبح ولاح
اشربوا وعجلوا فقد قرب الصباح	
معشر الصوام يا بشري كموا	ربكم بالصوم قد هنا كموا
وحجار البيت قد اعطاكموا	فا فعلوا افعال ارباب الصلاح
اشربوا وعجلوا فقد قرب الصباح	
اغضوا شتمكم وقبل الفوات	وبه توبوا تقوذوا بالهبات
واغضوا هذ الليالي النيرات	واذكر الله بالفاظ فصاح
اشربوا وعجلوا فقد قرب الصباح	
يا الهى هب لنا فيه المرام	انا جيران ذى البيت المحرام
ان للجيران حق بالذمام	يا كريم العفو يا رب السماح
اشربوا وعجلوا فقد قرب الصباح	
اسقنا غيثا به تحي البلاد	والمواشى يا الهى والعباد
واجزنا من غلاء فى ازدياد	لا تواخذنا بافعال قباح
اشربوا وعجلوا فقد قرب الصباح	
قد دعوناك بطه المصطفى	صل يا رب عليه شرفنا
وعلى المهمل اهل الوفا	وصحاب ما تنادوا بالجناح
اشربوا وعجلوا فقد قرب الصباح	
شعروا رضى الله عنكم شتموا اغضوا الله لكم شتموا اتاب الله عليكم	

تتحروا فان في السحور بركة تتحروا فانه من سنن المرسلين تتحروا فانه  
 من اعمال الصالحين تتحروا فانه شعار المتقين قال الله تبارك وتعالى  
 انصوم لي وانا اجزي به وقال النبي صلى الله عليه وآله وصحبه وسلم  
 للصائم فرحتان فرحة عند افطاره وفرحة عند لقاء ربه وان  
 لكل صائم عند افطاره دعوة مستجابة تتحروا ارضى الله عنكم  
 تتحروا اغفر الله لكم تتحروا تاب الله عليكم تقبل الله منا ومنكم -  
 وورود **واكلوا** اكلوا ارضى الله عنكم اكلوا غفر الله لكم اكلوا تاب الله  
 عليكم اكلوا مما في الارض حلالا طيبا اكلوا من الطيبات واعلموا اصلها  
 اكلوا من رزق ربكم واشكروا له بلدة طيبة ورب غفور اكلوا وشربوا  
 حتى يتبين لكم الخيط الابيض من الخيط الاسود من الفجر ثم اتموا الصيام  
 الى الليل ولا تباشرواهن وانتم عاكفون في المساجد تلك حد واد الله  
 فلا تقربوها كذلك يبين الله لكم آياته للناس لعلهم يتقون اكلوا رضى الله  
 عنكم اكلوا غفر الله لكم اكلوا تاب الله عليكم تقبل الله منا ومنكم -  
 وورود **يا صبر** يا صبر الليالي والايام يا خالق النور والظلام يا صاحب  
 الايام يا ذا الطول ولا نغامر حمد الله عبد ذكر الله حمد الله عبد ا  
 شكر الله حمد الله عبد قال لا اله الا الله محمد رسول الله الملك الله  
 الواحد القهار الكبرياء لله الواحد القهار الملك للبحار الكريم الغفار  
 الحليم الستار خالق الليل والنهار سبحانه هو الواحد القهار خلق السما  
 والارض بالحق بيكور الليل على النهار ويكور النهار على الليل وسبح الشمس

والتشرک لم یجری لاجل مسمی الا هو الغریز الغفار وورچو تھا اشر بواو  
 بجلو افتد قرب الصبح تین مرتبہ پڑھ کر پیر پہ دعا پڑھتے ہیں الدعاء  
 فی الاسحار مستجاب ہوا ذکر اللہ کثیر فی القعود والقیام و ارغبوا  
 الی اللہ تعالیٰ بالدعاء والثناء لان الدعاء فی الاسحار مستجاب  
 پراش بواو بجلو افتد قرب الصبح تین مرتبہ پڑھتے ہیں اس کے بعد یہ

اشعار و راع پڑھتے ہیں ۵

ہذا الیال تجلی سرہ فیہا

شہدا الصیام ضعت للقوم حضرة  
 یا حیدر اشہد فضل عرف خلوتہ  
 و فیہ اوقات قرب نور خلوتہا  
 یا خالق الاولیاء الی الصوم قد ذہبت  
 و انعم بقیۃ ہذا الشمس تخطی  
 و تب اعلیٰ تخطی بالقبول عسی  
 و قل الہی اما العبد الذلیل قد  
 فلا تکلمنی الی علمی و الی عملی  
 من کان یفلک و اداء ذنوبہ  
 و یفوز من عرف الصیام بطیبہ  
 الصوم لی و انا الذی اجری بہ  
 و تحقوا قیل السعاده و الغنی  
 اولیس ہذا القول قول الہنا

علی نفوس ذات انوار ساقیہا  
 کتوس انتہائی و الرضا فیہا  
 یفوح مسکاً فلا طیب بیضا ہیہا  
 قد نور العرش والدیہ و ما فیہا  
 زادت خطایاک قف بالباب لکھا  
 فما غرستہ من ثمار الخیر تجنیہا  
 ان تبلغ النفس بالمقری اما فیہا  
 اتت جوارا فانہا اجیہا  
 و اغفر ذنوبی فانی غارق فیہا  
 فلیات فی رمضان باب طیبہ  
 اولیس قال اللہ فی ترغیبہ  
 یا صامی رمضان فوز و ابالمنی  
 و ثقوا بوعد اللہ اذ فیہ الہنا



الصوم لي وأنا الذي اجزي به	
و بوجه اضحى عليه مقبلا هم رغبة في قول رب قد علا	من صام نال الفوز من رب العلا يا من يرى ثم تأسلا وتودد
الصوم لي وأنا الذي اجزي به	
واني بحسن القول فيه بصدقه فان الله قام عن الصيام لمخلفه	يا فوز من الصوم قام بنجته ومن الحليم غي وفاز بعفته
الصوم لي وأنا الذي اجزي به	
<p>يا من تقضي عمرة وعملك نومك والكسل واعلم بان اعمالك تعرض على ذلك بان كم دأبتهم ببعفك وليس يخفى تبهرجك عند ايتان الفصاح ينصب الذر ان كنت تطلب توبة فانهض فهذا اوفته فبعد خمس ليال يقال قد فرغ رمضان يرحل وما اودعت الا غدا البيع واحسنك حين تشهد عليك بالخير ان تقم نهارك ولما تقطع تجمل غايتك تشبع وتنسى الجايح هذا هو الخذلان تحضر صلوة التراويح بالجسم حاضر انما القلب غائب في كان وما كان تقطع حياتك غيبة و الصوم قبوله من عجب تاكل لحوم العالم وترتجى الاحسان من ليس يحفظ لسانه ولا الجوارح عن دله ماله من الصوم الا يقضي السفار جميعا نصحت جهدي ولكن النصح يصعب على الشقي انا بحالك والله عمري مضى بحان بالله عليك قم ودع شهر الصيام قبل السفر ولا تدعه يرحل وهو عليك عضبان بيض سواد الصبيغة فاموت اوني من نفس وحقت الهالك تحظى</p>	

منہ عند بالامان اور تمام سال میں ہر ادھی راستے کے بعد سے یہ تکریم شروع  
 پہلے رئیس کہتا ہے اور پھر رئیس کے ساتھ ساتون منارہ واسے کہتے ہیں  
 لا الہ الا اللہ تین بار کہتے ہیں پھر سیدنا محمد رسول اللہ تین بار کہتے ہیں  
 پھر ولا نستعین الا باللہ لا الہ الا اللہ پھر تین بار ولا نومن الا باللہ  
 لا الہ الا اللہ ولا نقول الا علی اللہ لا الہ الا اللہ تین مرتبہ یا قوما اجیوا  
 داعی اللہ لا الہ الا اللہ تین مرتبہ الکریم الحلیم الذی اذا سئل اعطى  
 واذا استعین اعان لا الہ الا اللہ تین بار الکریم الحلیم الذی یقبل التوبۃ  
 عن عبادہ ویعفو عن السيئات لا الہ الا اللہ تین بار الکریم الحلیم الذی  
 اذا قطر قطرة من بحر جوده وکرمه ملاء بها الا کو ان لا الہ الا اللہ  
 تین بار یا سعادۃ من قام ولذین احل صمہ و ذکر اللہ بقلبه ولسانه وقا  
 لا الہ الا اللہ سیدنا محمد رسول اللہ الہی الصادق الفاتح الخاتم  
 وسلتنا العظمی الی اللہ یوم العرض علی اللہ وعلی ہذہ الشہادۃ نجیاً  
 وعلیہا نموت وعلیہا نبعث انشاء اللہ من الامین الفائزین بالمہمین  
 المنفحین المستبشرین برحمة اللہ وکرمہ ماشاء اللہ کان وما لم یشاء  
 لم یکن ولا حول ولا قوت الا باللہ العلی العظیم استغفر اللہ العظیم الذی  
 لا الہ الا اللہ انھی القیوم واوقب الیہ واسئلہ التوبۃ والمغفرۃ لی ولوالد  
 ولوالد والدی ولمن احسن لی ولمن اساء الی ولمن له حق علی ولمن او  
 صانی واستوصانی بدعاء الخیر ولاصحاب الحقوق علی وجميع المسلمين  
 والسلامات الاحیاء منهم والاموات انک یا مولانا یا رب سميع

قريب مجيب الدعوات القائل تعالى في محكم الآيات البينات على سيدنا  
 محمد سيد السادات ان الحسنات يبدنهن السيئات ليبشرهم  
 ربهم برحمة منه ورضوان وحنان لهم فيها نعيم مقيم خالد ين فيها  
 ابد ان الله عنده اجر عظيم جل الله تعالى ربنا الكريم جل جل خالقنا  
 جل جل رازقنا جل جل مبتنا جل جل محيينا جل وجلنا وعلى الملائكة  
 وعلى العرش استوى وعلى عباده بالرضا تجلى سبحانه سبحان من فضله  
 علينا دائم فبحان من يحرس بعين عنايته سبحان من تفرد بالبقاء وحده  
 وهما نحي الباقي لا شريك له جل سبحان جل سبحانه سبحان الله سبحانه  
 وتعالى ووهبه الاله عزيز جبار وملاك عفور قوى مقتدر قهار  
 للذنوب غافر وللعيوب سائر ولقلوب المنسكرة جابر وناصر سبحانه وعلى  
 الجبابرة ملك جبار وورور وصر سبحان من اذهب الليل واوجد  
 النهار واطهر العلامه وشعشع انوار الرعد يسمع بصوته الهدار و  
 البرق يلمع من خيفة كلما ومض واستنار تجلى ربنا فى الاسحار ونياد  
 جل المنادي انا الستار يا عبادى انا الغفار يا عبادى انا خالق الليل  
 والنهار العارفون واقفون على قدم الخوف والاقتدار لا يتقر لهم قرار  
 قرار كلما جد واوجد وكلما جاهد واشاهد وجمال وكمال من لا  
 تدركه الابصار وورتر يسر سبحان من لا تدركه الابصار ولا تحيط  
 بعظمته الأفكار ولا يغيره الليل ولا يبدله النهار وهو يدرك الابصار  
 وهو اللطيف الخبير المنير المنعم الستار هو مولانا ومولاكم فنعم المولى ونعم

النصير وورجوتها احاط ربنا بكل شئ عالماً وسعت رحمة كل شئ  
 كرماء ومغفرة وسعة وعلماً سبحانه من رفع السماء بقدرته وبسط  
 الارضين بحجته واجري الماء وعلم آدم الاسماء سبحانه واحصى كل شئ  
 عدداً ووربنا نوح ان يقول اله العرش جل جلاله لعبده نساءه في العبادة  
 فانشئ **هـ** تذكرو جميل مذ خلقك مضغة **و** ولا تشي تصويري  
 ولطفني في الخشاء **و** وسلم الى الامور اعلم بانني **و** انفذ احكامي وفعل ما  
 اشاء **و** ان الله لا يخفي عليه شئ في الارض ولا في السماء هو الذي  
 يصوركم في الارحام كيف يشاء **و** وورجوتها فعال لما يريد قادر ربنا  
 الكريم على ما يشاء له الملك والغني وله المحمل والتناء وله العزة والبقاء  
 وببينة الخيرة والجود والتوفيق والعطاء واسئله العفو عما سلف ومضى  
 وهو سريع الرضاء سبحانه لا دافعا لله فيما مضى وورسائوان

وسلم امورك المقضاء  
 تشي به ما قد مضى  
 والرمباضاق القضاء  
 لاس في عواقبه رضاء  
 فقتس على ما قد مضى  
 فلا تكن به معترضاً  
 وليس فعلي عند يار رضاء  
 انت الذي تسبحني بالرضاء

ان هن همومك معرضاً  
 وابشر بخير عاجل  
 فلربما اتسع المضيق  
 ولرب امر مزيج  
 الله عودك انجمل  
 الله يفعل ما يشاء  
 يا من اذا البصر في معرضاً  
 بحمة التوحيد يا سيداً

يارب من اذا دبر امر اقض	دبر اموري انا وجمع المسلمين
دوراهوان	
<p>لا بد ان تحمد عقبى الرضاء فالراحة العظمى لمن فوضا فلا تكن عن بابنا معرضا من كل ما ياتي وما قد معنى حتى يرى الخيرة فيما مضى</p>	<p>يا ايها الراضى باحكامنا فرص اليك الامر مستلما وان تعلقت باسبابنا لان فينا خلفا باقيا فلا ينعم امرء بمحبوبه</p>
دورنوان	
<p>اتري يسي محنى الكرم بما مضى فمتى ديونى يا الهى تفتضى دارى سواد الليل اصبح بيضا لما استت وقبت عامل بالزناء اياك عن ابوابه ان تعرضا لكسالك من احسانه حلل الرضاء يا ليت عن ربه لا يخض</p>	<p>انعم لى والزمان قد انقض وعلى دين قد عجزت عن الوفاء وافوض من ذاك الجنب بنظرة يا قلب مالك راحم غير الذي يا قلب لا تغفل عن باب به لو كنت لازمت الوقوف ببابه مكن غفلت وبات طرفك ناميا</p>
دوروسوان	
<p>انت الذى تعفو وتغفرها مضى اذ ضاقت الاحوال امتنع القضاء ووقفت فى ابوابه متعرضا</p>	<p>اليت ببطلت لكف اسلك الرضاء انت الذى ترجى لكل مهمة اتيت الى مولاي اسله الرضاء</p>

قد مت تقصيري وذلي وفاقي فمن مثله في الكون يخشي ويرتجي فعاملني مولاي منه بلطفه رياسي كفل اصاع عمري باطلا فان كان ذنبي عن جنابك مانع ومالي شفيح غير جباه محمد عليه سلام الله ما هبت الصبا	وما كان مني في الزمان الذي وليس لمخلوق بان يتعرضا وقال لك البشري غفر الذي مضى وولي زمان في المعاصي والفقنا فغفوك ياتي بلا ماني وبالرضاء بنى الهدى انك رسول ومرضى وما لاح نجم في السماء وقد اصاء
---	---

دور كيارهوان

لا دافع لله فيما قضى ولا ما ناله فيما اعطى  
وقم ربنا يفعل فيملك ما يريد ويحكم في خلقه ما يشاء ويرضى  
جل سبحانه فسبحان الله

دور بارهوان

ليس لله شريك في الملك ولا مدبر له في الامر لا يرجوا ثوابا  
ولا يهاب عقابا ولا على باب جوده وكرمه حاجبا ولا يوابا  
كل نعمة منه عدل ولا يسئل عما يفعل وهم يسئلون -

دور تيرهوان

وهو ذو الجلال لا اله الا الله تين بار بڑھتے ہیں تبارك وتعالى  
في واحد منفرد في ملكه لا شريك له لا ضد ولا ند له الحنان المنان  
الرحيم الرحمن الذي لا اله الا هو انجي الباقي جل سبحانه وما سواه فان

### دورچود موان

يا رب عفوك اسئل جودك اسئل كرمك اسئل وبسید نامحمد  
صلى الله عليه وآله وصحبه وسلم اتوسل يا رب عبد ضعيف واقف  
ببابك اسئل وبالذنوب مثقل اغفر ذنوبي وسامح يا خالق وفضل  
بجودة خير البرايا الى به اتوسل

### دور پندر موان

قم في الدنيا جى وناجى مولاك ماشئت فاسئل

وادعوا بقلب سليم لعلك تنجوا وتقبل

واصف وضح ووحده مولا علينا انعم وفضل

معطى العطايا كريم بالخيرا انعم واجزل

### دور سوله موان

سبحان من انعم فاجزل وحكم فعدل جاد وله ينجل جاد ربنا  
الكريم على عباده وفضل يقول القائل في حق عظمتة ولا يسئل  
سبحان ربى الكريم الحليم العظيم هو الاول -

### دور ستر موان

يا اول قبل كل اول واخر ماله محول سبحان الكريم فلا ينجل  
سبحان المحليم فلا يعجل سبحان القديم فلا يتحول يا رب عبد ضعيف  
واقف بالباب يسئل انعم عليه بمجودك واحسانك يا خالق  
وتفضل يا من هو قبل كل اول -

## دور اٹھاروان

اول بلا بدایہ و آخر بلا نہایہ سبحان رب البریا سبحان معطی العطا  
سبحان کاشف الضر و البلا یا سبحان عالم السر و الخفا یا سبحان من  
له فی کل شیء آیتہ تدل علی انه هو الاول و الآخر و الظاهر و الباطن و هو  
بکل شیء علیم صدق اللہ مولانا العظیم و صلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ و صحبہ

## ممت التذکیر

بعد اوسکے مختصر الفاظ سے صلوٰۃ اور سلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و  
اصحابہ وسلم پر عرض کرتے ہیں بعد اوسکے اذان تہجد کی دیتے ہیں پھر اذان  
تہجد دیے کے بعد ایک ساعت توقف کر کے یہ ترجمہ شروع کرتے ہیں -  
یا ارحم الراحمین ارحمنا تین مرتبہ کہتے ہیں پھر بعد اوسکے یہ دعا کہتے  
ہیں و عافنا و اعف عنا و علی طاعتک و شکرتک اعنا یا ارحم  
یا قیوم بجاہک یا اللہ پھر پھر ہی دیکھ وقفہ کر کے یا ارحم الراحمین  
ارحمنا تین بار پھر پھر و عافنا و اعف عنا و علی طاعتک و شکرتک  
اعنا یا ارحم یا قیوم بجاہک یا اللہ یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ و صحبہ  
وسلم کہتے ہیں پھر پھر ہی دیر وقفہ کر کے پھر یا ارحم الراحمین ارحمنا  
تین بار کہہ و عافنا و اعف عنا و علی طاعتک و شکرتک اعنا یا ارحم  
یا قیوم بجاہک یا اللہ یا ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہہ پھر پھر  
عصہ کے بعد پھر یا ارحم الراحمین ارحمنا تین بار کہہ و عافنا و اعف عنا  
و علی طاعتک و شکرتک اعنا یا ارحم یا قیوم بجاہک یا محمد صلی اللہ



عنہ کہتے ہیں پر تھوڑا وقفہ کر کے یا ارحم الراحمین ارحمنا تین بار کہہ کر  
 وعافنا واعف عنا وعلی طاعتک وشکرتک اعنایا حی یا قیوم بجاء  
 سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہہ کر تھوڑے عرصہ کے بعد پریا ارحم  
 الراحمین ارحمنا تین مرتبہ پریا وعافنا واعف عنا وعلی طاعتک و  
 وشکرتک اعنایا حی یا قیوم بجاء سیدنا علی بن ابیطالب رضی اللہ  
 عنہ وعن کل الصحابة اجمعین رضی اللہ عنہم کہتے ہیں پریہ آیت  
 قرات کہتے ہیں ومن احسن قولا ممن دعی الی اللہ وعمل صالحا وقال  
 اننی من المسلمین ان اللہ فائق الحب والنوی ینخرج المحی من المیت  
 وینخرج المیت من المحی ذاکم اللہ فان توفکون فائق الاصباح و  
 جعل اللیل سکنا والشمس والقمر حسابا ذاک تقدیس الغرین  
 العلیم هو الذی جعل لکم الخوص لتقتدوا بہا فی ظلمات البر  
 والبعی قد فصلنا الایات لقوم ینفقهون وقل اعوذ باللہ الذی  
 لم یتخذ ولدا ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من  
 الذل وکبرۃ تکبیرا پہلے اذان صبح کی دیتے ہیں اور بعد اذان صبح کے  
 دیے کے مؤذنین منارہ ہاے اذان سے نیچے اوترتے ہیں اور یہ سب  
 تذکیرہ اور ترجم اور اذان لفظاً لفظاً اور فقرہ اور فقرہ اول رئیس کہتے  
 ہیں پریہ باری سے تمامی مناروں پر سب مؤذنین اوسی فقرہ کو ادا کرتے  
 ہیں پریہ رئیس اپنے منارہ پر دوسرا فقرہ کہتا ہے پریہ تمامی مؤذنین کہتے ہیں  
 ایسا ہی آخر اذان تک پریہ مناروں سے نیچے اوتر کر یہ درود شریف

پڑھتے ہیں اور اسکو وہاں دستور کہتے ہیں وہ درود شریف یہ ہے  
 اللہم صل وسلم وزد ودم وانعم وتفضل وبارک بجلالك وکمالک  
 علی زین عبادک واشرف عبادک اسعد العرب والعجم وامام  
 طیبہ والحرم ومنبع العلم والحلم والحکمة والحکم ابی القاسم سیدنا  
 ومولانا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم وزدہ شرفا یارب وکرما وعلیما  
 ومہابتا ورفعة وبرادر ضی اللہ ابتارک وتعالی عن کل الصحابة  
 اجمعین پھر بعد اسکے اقامت نماز صبح جماعت شامی کے کہتے ہیں -

## باب دوم

الجزء الثانی من کتاب فلاح الکونین فی احوال الحرمین الشریفین زاد  
 شرفا باب دوم بیان میں احوال مدینہ طیبہ کے مشتمل ہے گیارہ فصلوں پر  
**فصل پہلی** فضایل مدینہ طیبہ میں شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جذب  
 القلوب میں لکھتے ہیں کہ اجماع امت اور اتفاق علماء اس امر پر ہے کہ افضل  
 تمام روئے زمین اور بزرگ ترین تمام شہر و نجا مکہ معظمہ ہے اور مدینہ طیبہ لیکن  
 ترجیح اور تفضیل میں فیما بین ان دونوں شہروں کے اختلاف علماء ہے بعض  
 علماء فرماتے ہیں کہ مکہ سے مدینہ طیبہ افضل ہے اور بعض فرماتے ہیں کہ مدینہ طیبہ  
 مکہ معظمہ افضل ہے لیکن اتفاق علماء اس پر ہے کہ جو مقام قبر آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کے جسد شریف سے متصل ہے تمام اجزائے روئے زمین یہاں  
 کہ کعبۃ اللہ سے بھی افضل ہے اور بعض علماء فرماتے ہیں کہ موضع قبر شریف  
 عرش معلیٰ سے بھی افضل ہے اس واسطے کہ آسمان اور زمین کو بزرگی اور شرف

انجلی ذات مبارک سے حاصل ہے پس اختلافِ فضیلتِ نفس مکہ معظمہ اور مدینہ  
 طیبہ میں باقی رہا نہ سب امیر المؤمنین حضرت صدیق اکبر اور عبد اللہ بن عمرؓ اور ایک  
 جماعہ صحابہ کے کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم کا اور مذہب امام مالک اور اکثر  
 علماء و رحمہم اللہ کا یہ ہے کہ مدینہ طیبہ مکہ معظمہ سے افضل ہے اور دوسرے  
 علماء و بھی انہیں کے تابع ہیں مگر خانہ کعبہ کو اس سے علیحدہ کئے ہیں اور کہتے  
 ہیں کہ مدینہ طیبہ افضل ہے مکہ معظمہ سے سوائے خانہ کعبہ کے خلاصہ کلام یہ ہوا کہ  
 قبر اطہر حضرت کی سب مقاموں سے افضل ہے کیا مکہ کیا کعبۃ اللہ کیا مدینہ طیبہ  
 اور کعبۃ اللہ افضل ہے مدینہ طیبہ سے سوائے قبر شریف حضرت کے۔ اب یہ  
 باقی رہا کہ بلدہ مکہ معظمہ بلدہ مدینہ طیبہ سے افضل ہے یا بالعکس اس میں علماء نے  
 طرفین سے بہت دلائل کئے ہیں خلاصہ ان سب دلائل کا یہ ہے کہ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ طیبہ کو سب سے زیادہ دوست رکھتے تھے اور اقامت  
 گاہ حضرت کے یہی بلدہ طیبہ رہا اور حصول فتوحات عظیمہ اور قوت اسلام اور  
 رواج دین اسی شہر میں ہوا اور یہ شہر مبارک کل حسنات اول و آخر کا منبع اور  
 تمام کمالات ظاہری و باطنی کا معدن ہے اور سب سے زیادہ فضیلت یہ ہے کہ  
 اسمین مرقدا نور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ اسکے مقابل کوئی فضیلت  
 نہیں اسوائے اس کے کہ اسی امر سے زمین کو آسمان پر فضیلت ہو اور احادیث صحیحہ  
 طرق متعدد سے وارد ہے کہ پیدائش ہر مخلوق کی اس خاک سے ہوتی ہے  
 کہ جہاں اسکا دفن ہو پس نفس پاک آنحضرت اور اکثر آل اور اصحاب اور تابعین  
 کے نفوس اسی زمین مبارک سے مخلوق ہیں جو مدینہ منورہ میں آسودہ ہیں

پس یہ امر شرف اور فضیلت کے واسطے کافی اور بس ہے اور جو کہ فضیلت مکہ کی مدنیہ طیبہ پر کہتے ہیں انکے نزدیک یہی دلائل ہیں لیکن سب سے زیادہ قوی دلیل انکی یہ ہے کہ مکہ معظمہ بلکہ تاحی زمین حرم میں ثواب اعمال زیادہ ہے جیسا کہ بعضے علماء فرماتے ہیں کہ احادیث صحیحہ میں وارد ہے کہ ایک نماز مسجد نبوی میں برابر نماز کے اور مسجد الحرام میں برابر ایک لاکھ نماز کے ہے لیکن جو علماء کہ مدینہ طیبہ کی فضیلت کے قائل ہیں وہ اسکا جواب یہہ دیتے ہیں کہ فضیلت زیادتی ثواب پر منحصر نہیں اور سند اسکی یہ لاتے ہیں کہ نماز روز عرفہ عرفات میں اور ظہر یوم نحر منی میں افضل ہے مسجد الحرام سے حالانکہ کثرت ثواب اعمال مسجد الحرام میں ہے اور باعث فضیلت نماز یوم عرفہ عرفات میں اور ظہر یوم النحر منی میں ایک برکت ہے کہ وہ باعث اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاصل ہے اور مال زیادتی ثواب سوائے کثرت عدد کے نہیں ہے اور جائز ہے کہ ایک چیز باعتبار عدد اور کمیت کے اقل ہووے لیکن باعتبار کیفیت اور حالت کے افضل اور راجح ہے اگر مجرد زیادتی ثواب فضیلت میں کافی ہو تا تو علماء کے پاس یہ امر مقرر ہے کہ داخل کعبہ افضل ہے خارج کعبہ پر کہ اس میں کسی کو خلاف نہیں ہے۔ لیکن در باب صحت نماز فرض اندرون کعبہ علماء کو اختلاف ہے۔ امام مالک کے پاس نماز فرض کعبہ اٹھ میں جائز نہیں ہے جاے زیادتی ثواب اس سے ظاہر ہو کہ فضیلت زیادتی ثواب پر منحصر نہیں بلکہ یہ امر دوسرا ہے کہ موقوف ہے محض قبول درگاہ الہی اور افاضہ جو دنا مشاہی حقیقی پر اور جبکہ یہ امر مقرر ہے کہ قبر نبوی تمام رو سے زمین سے افضل ہے اس واسطے کہ موضع قبر شریف محل نزول رحمت

رضوان الہی اور مہبط ملائکہ رحمٰن ہے ممکن ہے کہ برکت سے اس مقام کے اور فیض و عنایات سے حضرت صدیق کے ایک حالت اور نور قبول اعمال میں نصیب ہووے کہ وہ حالت زیادتی ثواب اعمال اور مضاعف طاعات سے افضل ہووے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بصفۃ حیوۃ اس بلدہ طیبہ میں رونق افروز ہیں اور حضرت اعمال اور طاعات پر قائم ہیں اور ترقیات دائم آپ کے واسطے حق تعالیٰ سے سرفراز ہے ہر چند کہ مضاعف ثواب اعمال نسبت مخلوق کے فرض بھی کیا جاوے مگر شک نہیں کہ اعمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعمال سے جمیع مخلوق کے افضل ہیں اور ثابت ہے یہ امر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت مروجہ کی تائید اور بخشایش اور شفاعت میں ہمیشہ مصروف ہیں پس حاصل ہونا فیض و رحمت و شفاعت حضرت کا قرب و جوار مدینہ منورہ میں بیشتر اور احسن ہے اس امر سے کہ نفع حصول کثرت طاعات مکہ منظمہ میں حاصل ہووے اور یہ کلام امام تقی الدین سبکی کا نہایت نفیس اور لطیف ہے اور دوسری دلیل افضلیت مکہ منظمہ یہ بیان کرتے ہیں کہ مکہ منظمہ محل عبادات حج و عمرہ ہے اور فضائل میں حج و عمرہ کے احادیث وارد ہیں جواب اسکا قائلین فضیلت مدینہ طیبہ یہ بیان فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ ساکنان مدینہ طیبہ کو ایک ایسا امر عنایت فرمایا ہے کہ وہ عوض حج اور عمرہ کا ہو سکتا ہے احادیث میں وارد ہے کہ جو شخص قصد مسجد نبوی کا کرے دو رکعت نماز اس میں ادا کرے اسکو ثواب حج کامل ملتا ہے اور جو شخص کہ قصد مسجد قبا کرے اس میں دو رکعت نماز ادا کرے ثواب عمرہ کا اسکو حاصل ہے پس ہر شخص مسجد نبوی میں نماز ہر روز بکرات و مرآت پڑھ سکتا ہے اور حج سوا

سال میں ایک بار کے دوبارہ نہیں ممکن ہے۔ تیسری دلیل بافضلیت مکہ معظمہ پر یہ بیان کرتے ہیں کہ مکہ معظمہ سب شہروں سے افضل ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ احب ارض اللہ یعنی وہ سب شہروں سے حق تعالیٰ کے پاس دوست زیادہ ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بروز ہجرت مقام خرد درہ یا مقام جحون پر کہ وہ قریب جنت المعلیٰ ہے فرمایا کہ مکہ معظمہ سے مخاطب ہو کر کہ اسے بلدہ کریمہ تو سب شہروں سے میرے نزدیک زیادہ دوست ہے اگر میری قوم مجھ کو باہر نکرتی میں کبھی تجھے باہر نہ آتا اور یہ امر دلیل ہے افضلیت پر اس واسطے کہ مکہ معظمہ حبیب رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سب شہروں سے زیادہ دوست ہو اجواب اسکا قائلین افضلیت مدینہ طیبہ یہ کہتے ہیں کہ یہ ارشاد نبوی قبل ظہور فضیلت مدینہ طیبہ تھا جبکہ اقامت حضرت کی مدینہ طیبہ میں ہوتی طویلہ رہے اور ظہور فضیلت مدینہ طیبہ ہوئی اگلی ہوا اور حصول خیرات اور امانت میراث اور تسخیر فتوحات اس بلدہ طیبہ میں ہوئی اس وقت حضرت کے پاس ہی یہ امر متحقق ہوا کہ یہ بلدہ طیبہ اور یہ زمین مبارک تمام بلاد اور تمام زمینوں سے افضل ہے اس واسطے حضرت نے حق تعالیٰ سے دعا فرمائی کہ اے باری تعالیٰ مدینہ طیبہ کو دو چند برکت مکہ معظمہ کے عنایت فرما اور دوسری حدیث میں وارد ہے اللہم حبیب الینا المدینہ کجبتا ملکک ادا شد یعنی اے باری تعالیٰ مدینہ کو میرے نزدیک مثل مکہ کے دوست کر بلکہ اس سے زیادہ معجم کبیر میں رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے المدینۃ خیر من مکہ یعنی مدینہ بہتر ہے مکہ سے اہم مالک موطا میں روایت کرتے ہیں کہ

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بطریق توبیخ اور زجر کے بعد اللہ بن عباسؓ کو  
فرماتے تم کہتے ہو مکہ معظمہ مدینہ طیبہ سے افضل ہے بعد اللہ بن عباسؓ نے کہے  
کہ مکہ حرم خدا تعالیٰ اور مقام امن اسکا ہے اور اسمین کعبۃ اللہ ہے سیدنا عمرؓ  
نے فرماتے کہ میری گفتگو حرم خدا اور بیت اللہ کی نسبت نہیں پہر بار ثانی حضرت  
عمرؓ نے فرماتے پہر عبد اللہؓ نے ہی جواب دیے کہ مکہ میں حرم خدا اور بیت اللہ  
ہے پہر سیدنا عمرؓ نے عبد اللہؓ کو وہی کہے کہ میں بیت اللہ کی نسبت نہیں کہتا  
ہوں چند بار فیما بین یہی سوال و جواب رہا پس کلام امیر المومنین سیدنا عمر رضی  
اللہ عنہ سے یہ ثابت ہوا کہ در باب تفصیل مدینہ طیبہ کے مکہ معظمہ پر خانہ کعبہ تشریف ہے  
اور مقصود تفصیل مدینہ طیبہ کے مکہ معظمہ پر سو اسے خانہ کعبہ کے ہے حاکم متدرک  
میں روایت کئے ہیں کہ آن سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقت ہجرت مدینہ یہ دعا  
فرماتے اللھم انک اخرجتني من احب البقاع الی فاسکنی فی احب البقاع  
الیک یعنی اے اللہ تو نے مجھ کو میرے دوست شہر سے نکالا پس میری سکونت  
اس شہر میں مقرر کر کہ جو تیرے نزدیک زیادہ دوست ہو و پس اثر اجابت دعا یہ ظاہر ہوا  
کہ یہ بلدہ طیبہ حق تعالیٰ اور اسکے رسول کے پاس سب جا سے زیادہ دوست اور  
محبوب ہوا اس سبب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعد فتح مکہ ہی اقامت  
اسی بلدہ مبارکہ میں اختیار فرماتے اگر کوئی شخص کہے کہ اقامت حضرت کی مدینہ طیبہ میں  
بامر آہی تھی پس نہ پلٹنا حضرت کا مکہ معظمہ میں بعد فتح مکہ اسی جہت سے ہونا نہ سبب  
فضیلت کے۔ جواب اسکا یہ ہے کہ امر آہی ہی ببقضاء حکمت ہے اس واسطے کہ  
الحبیب لا یختار بحبیبہ الاھو احب و اگر مرعندہ یعنی دوست اپنے

دوست کے واسطے نہیں پسند کرتا ہے مگر وہی چیز کہ وہ محبوب اور دوست زیادہ ہو  
اپنے پاس سب سے پسند ہے علماء اور مباضیہ علمی جو کچھ اسباب میں تہانہ کو نہ ہوا  
لیکن تو نسبت نبوی کو گناہ رکھہ اور مشرب محبت پر رہ اور اعتقاد اس آخر کا  
رکھہ کہ بعد حق تعالیٰ کے حضرت کو تمام مخلوق پر ہر وجہ اور جہت سے فضیلت  
حاصل ہے اور جو مخلوق خدا میں انکو فضیلت موافق نسبت انکی ذات آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل خواہ مکہ معظمہ ہو یا مدینہ طیبہ مکہ مولد اور مقام  
بعثت حضرت ہے اور مدینہ طیبہ مقام ہجرت اور قرار گاہ حضرت ہے اور تہا  
امر الہی رہو کہ مکہ معظمہ میں سطوت اور جلال الہی ہے اور مدینہ طیبہ میں برکت  
کمال دین حق ہے سب جا امر الہی کو ملاحظہ کرو اور تمام میں نور محمدی صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم کو اپنے مشاہدہ میں رکھو انکا حاصل از جملہ فضائل مدینہ طیبہ وہ ہے جو  
اوپر مذکور ہوا کہ حضرت کو حکم الہی واسطے ہجرت مدینہ طیبہ کے ہوا اور مدینہ طیبہ  
مبداء اور منشا جمیع خیرات اور برکات کا ٹہیرا اور گوہر جمہ شریف حضرت مدینہ  
طیبہ سے بنایا گیا اور تاقیام قیامت زمین مبارک اس بلند طیبہ کے حوا وجود  
پاک سے مشرف رہیگی۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ مطہرہ رضی اللہ عنہا سے روایت  
ہے کہ جو وقت رحلت شریف حضرت کی ہوئی صحابائے کرام موضع قبر میں حضرت  
کے اختلاف کے سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماے کہ اجزاء زمین میں کوئی جا  
اس رجاء سے افضل نہیں کہ جہاں روح مطہر حضرت کی قبض ہوے سیدنا  
ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے بھی اس مضمون کے موافق ایک حدیث روایت  
کئے ہیں کہ کہ اجماع اس امر پر معتقد ہوا کہ جہاں قبض روح پاک ہوئی وہیں دفن



ہوا از جملہ فضائل مدینہ طیبہ یہ ہے کہ حضرت قریب مدینہ پہنچتے ہی سواری  
 مبارک کو اپنے بسبب شوق مدینہ طیبہ کے تیز فرماتے یہاں تک کہ چادر  
 مبارک دوش مبارک سے علیحدہ ہوتے اور یہ فرماتے کہ یہ ارواح طیبہ  
 ہیں اور گرد و غبار مدینہ طیبہ کو چہرہ شریف سے اپنے دور نہیں کرتے  
 اگر کوئی صحابی دور کرنا چاہتا ہے ان کو منع فرماتے اور فرماتے کہ خاک مدینہ طیبہ  
 نسا ہے اور جملہ فضائل مدینہ طیبہ سے یہ ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ روایت  
 فرماتے کہ شیا طین ناسید ہوئے اس سے کہ مدینہ طیبہ میں ان کی عبادت کیا جاوے  
 مگر شران کا در باب نزاع و جدال فیما بین مسلمین کے باقی رہیگا اور سیدنا  
 عباس رضی اللہ عنہ روایت کے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ و آلہ وسلم فرماتے  
 حق تعالیٰ مدینہ طیبہ کو پاک کیا نہجاست شرک سے اور از جملہ فضائل مدینہ یہ ہے  
 کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حق تعالیٰ سے دعا کئے کہ وفات شریف اپنا  
 مدینہ طیبہ میں ہووے لفظ دعا یہ ہے اللہم لا تجعل منایا ناجتہ یعنی یا اللہ  
 تو ہماری موت مکہ میں مت کر دوسری روایت میں وارد ہے کہ حضرت  
 فرماتے کہ سوائے مدینہ کسی جایی کو اپنی قبر کے لی دوست نہیں رکھتا ہوں  
 اکثر دعابد نامہ رضی اللہ عنہ کی وسطے موت اپنی مدینہ طیبہ میں تھا اور کہتے  
 ہیں کہ امام مالک رضی اللہ عنہ نے سوائے یکبار حجاز کی مکہ منظر میں نہیں گئی  
 بسبب خواہش موت مدینہ طیبہ کے اور از جملہ فضائل مدینہ طیبہ کی یہ ہے  
 کہ احادیث صحیحہ میں بطریق متعدد وارد ہے کہ مدینہ برائیوں کے زائل  
 کرنے میں شیعہ بہتہ کی میل نکالنے میں لوہے کی ہے اور صحیح بخاری میں یہ حدیث

وارد ہے کہ مدینہ گناہوں کو ایسا دور کر کے تلبہ جیسا کہ بہتہ چاندی کے  
 میل کو قبول اکثر علما مراد اس حدیث سے دور کرنا اہل شر و فساد کا  
 ہے اور اس بلدہ طیبہ سے یہ خاصیت ہر وقت ہویدا ہے روایت ہے  
 کہ یک بدوی آنحضرت سے اقامت مدینہ طیبہ پر بیعت کیا پھر دوسرے  
 وقت بعارضہ تب متبلا ہو کر خدمت مبارک میں حاضر ہوا اور فتح بیعت چاہا  
 حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس قصہ میں یہ حدیث فرمائے عمر بن عبد العزیز  
 رضی اللہ عنہ نے جس وقت مدینہ طیبہ سے باہر آئے فرمائے مجھ اس بات کا  
 خوف ہے کہ میں ان لوگوں سے ہوں کہ جن کو مدینہ اپنے سے نکال دیا ہو  
 تمام و کمال خاصیت اس بلدہ طیبہ کے اس وقت میں ظاہر ہوں گے  
 کہ جس وقت خروج و جال ہوگا اور مدینہ طیبہ میں داخل نہ ہو سکیگا ساکنین یہ  
 جو اثر اناس ہیں واسطے متابعت و جال کے مدینہ طیبہ سے باہر آئیں گے  
 اور زمین مدینہ کی مطلقاً شر و فساد و کدورت سے پاک ہو جائیگی لیکن فی الحال  
 بھی یہ بلدہ طیبہ ارباب شرک و اہل ادیان غیر سے پاک ہے اور وہ لوگ کہ  
 خیانت معاصی اور نجاست ذنوب میں ملوث ہیں اگر تادم و اسپین ایسی  
 حالت میں رہیں ممکن ہے کہ ملائکہ نقال ان کے احباب و طلباء کو اس بلدہ  
 طیبہ سے دور کر دیں چنانچہ مذہب بعض کا بھی ہے اور حکایات صالحین بھی  
 اس امر پر متفق ہیں واللہ اعلم بحجۃ بعض علماء نے مضمون اس حدیث کا  
 ایسا بیان کئے ہیں کہ باعث سکونت مدینہ طیبہ کے فیضان انوار نبوی  
 ہوتا ہے کہ اس سے نفوس آدمیوں کے شہوات رو بہ اور لذات

شہوانیہ سے پاک اور صاف ہو جاتے ہیں اور ظاہر میں سبب اس کا یہ نمود  
 ہوتا ہے کہ اس کو ریاضت نفسانیہ اور شدا ید لاحق ہوتے ہیں کہ اس سے  
 نفس اس کا کہ ورات نفسانیہ اور شہوات جسمانیہ سے پاک و صاف ہوتا ہے  
 الحاصل تزکیہ اور تصفیہ نفس کا ہر قسم سے لازمہ اس بلدہ طیبہ کا ہے اور از جملہ  
 فضائل مدینہ طیبہ یہ ہے کہ سید کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام واسطے مدینہ  
 طیبہ کے دعا و برکت فرمائے وہ بھی ہے اے بار تعالیٰ برکت عنایت فرما ہمارے  
 شہر اور ہمارے صاع اور مدین ای حقیقی تیری خلیل براہیم نے مکہ کیوں اسطے  
 دعا کئے ہیں تیرا بندہ ہوں اور نبی ہوں میں تجھے مدینہ کے واسطے دعا کرتا ہوں  
 جیسا کہ ابراہیم مکہ کے واسطے دعا کئے بلکہ اس سے مضاعف اور یہ دعا عہد متقیان  
 جو مقام سعد بن ابی وقاص ہے حضرت نے وضو کر کے فرمائے یہ روایت سیدنا علی  
 رضی اللہ عنہ سے منقول ہے مصنف جذب القلوب اس موقع پر فرماتے ہیں کہ بیش  
 جس جاکہ دعا برکت کی صاع و مدین واقع ہے مراد وہاں برکت و نبوی ہے  
 اور جس جاکہ دعا مطلق برکت حدیث میں وارد ہے وہاں مراد برکت  
 دارین اور نعمت کو میں ہے اور با شراستجاہت دعا سید الابرار کے آثار  
 برکت دارین اس بلدہ قدسی موطن کے ظاہر اور معاین ہے از جملہ فضائل  
 مدینہ طیبہ کے یہ ہے کہ حضرت دعا فرمائے کہ تپ و لزرہ اور و با اس بلدہ  
 طیبہ سے دور ہو کر حیفہ میں کہ وہ دار شرک اور طغیان ہے جاوے قبل قدم  
 یمنت لزوم حضرت کے مدینہ طیبہ و با اور تپ لزرہ سے ملو تھا جبکہ ابتداء  
 میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ طیبہ میں تشریف فرما ہوئے اصحاب

حضرت کے عارضۂ تب میں مبتلا ہوئے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور بلال اور  
 عامر رضی اللہ عنہم یک مکان میں مبتلا عارضۂ تب تھے یہ تین نام المؤمنین علیہ  
 مطہور رضی اللہ عنہما واسطے خبر گیری والد بزرگوار اپنے حکم سے آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حاضر ہوئے دیکھے کہ والدین ایک گوشہ میں مبتلا  
 عارضۂ تب اور یہ شعر پڑھتے ہیں سہ کل امر مصبح فی اہلہ والموت ادنی  
 من شر اک نعالہ + یعنی ہر ایک شخص اپنے اہل و عیال میں صبح کرتا ہے اور موت  
 اس کے نعل کے تسمہ سے بھی قریب زیادہ ہے اور بلال رضی اللہ عنہ و عامر  
 کفار قریش کو لعنت کرتے اور مکہ معظمہ کو یاد کرتے اور مدینہ طیبہ کے شدت  
 شکایت کرتے اسوقت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا فرمائی حق جان  
 تعالیٰ نے تب و لرزہ اور وبا کو اس بلدہ طیبہ سے مقام حنفہ میں منتقل کیا تاہم  
 اس امر کا ایک بڑا معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوا روایت ہے کہ ایام  
 جاہلیت میں یہ عادت جاری تھی کہ جو شخص مدینہ طیبہ میں آنے کا ارادہ رکھتا  
 اول یک موضع پر آتا کہ نام اس کا ثنیۃ الوداع ہے اور تین بار آواز خر کرتا ہوا  
 ان کے عقیدے میں یہ بات تھی کہ جو ایسا نکرے گا وہ بار مدینہ سے ہلاک ہوگا  
 اور اس مقام کا نام ثنیۃ الوداع اسبواسطے رکھے کہ اگر کوئی یہاں سے  
 ایسی آواز نکرے وہ شخص گویا اپنی حیات کو وداع کیا اور اپنے کو ہلاکت  
 میں ڈالاجیکہ زمانہ حضرت کے ہجرت کا پونچھ ایک شخص شعراء عرب سے  
 کہ اس کا نام عروۃ بن الورد تھا قصد حاضر ہونے مدینہ طیبہ کا کیا اور جبکہ موضع  
 ثنیۃ الوداع کو پہنچا عادت جاہلیت پر اس نے عمل کیا اس کو کچھ بھی نقص

نہیں پونچا جب کہ یہ عادت متروکہ ہوئی ذکر ثنۃ الوداع کا احادیث  
 میں بہت جائے واقع ہے از جملہ فضائل مدینہ یہ ہے کہ وصال اس بلد  
 طیبہ میں نہ آسکیگا روایت صحیحین سے ثابت ہے کہ وقت خروج وصال  
 یکجا عتہ فرشتوں کی نگہبانی وصال کے واسطے راہ میں مدینہ طیبہ کے مقرر  
 ہوگی کہ اس کے دخول سے مانع ہوگی دوسری حدیث میں وارد ہے  
 کہ کوئی شہر ایسا نہیں کہ وصال اس میں نہ آوے گا مگر مدینہ اور یثرب  
 مسلمین وارد ہے کہ وصال جانب مشرق سے نکلتا نزدیک جبل احد کے  
 جو قریب میں مدینہ طیبہ کے ہے آویگا لیکن فرشتہ اس کا منہہ ملک شام کے  
 کی طرف پھیر دیونگی پہرہ شام میں ہلاک ہوگا صحیحین میں وارد ہے  
 یکمراہل مدینہ سے کہ وہ تمام اہل مدینہ سے بہتر ہوگا وصال کے پاس اگر  
 کہیگا کہ میں گواہ ہوں کہ تو وہی وصال ہے کہ جس کے نکلنے کی خبر دے  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قصبہ اس کا حدیث میں بطول مذکور ہے  
 ابو حاتم محمد سے روایت ہے کہ وہ مرد اہل مدینہ خضر علیہ السلام ہوں گے  
 اور امام احمد بن حنبل روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم یکمراہل یوم الخلاص کا ذکر چند بار فرمائے صحابہ کرام نے حضرت  
 پوچھے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوم الخلاص کیا چیز ہے  
 حضرت فرمائے کہ یوم الخلاص وہ دن ہے کہ وصال جبل احد کے  
 پاس آکر اپنے اصحاب کو کہیگا کہ تم جلتے ہو کہ یہ قصر سفید جو دکھتا ہے  
 مسجد احمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم پہرہ لودہ داخل ہونے کا مدینہ طیبہ میں

کر گیا فرشتہ محافظہ مدینہ مانع ہو گئے لیکن وجہ اطراف مدینہ طیبہ جہاں  
 بیل پانے کے جاری ہوتی ہے خیمہ استناد کر گیا مدینہ طیبہ کو تین بار  
 زلزلہ ہونگا پس اس زلزلوں کے خوف سے جو فاسق یا کافر یا منافق ہیں  
 تمامہ وجہ کے پاس چلی جاوینگے اور مدینہ طیبہ پمیدی اور سنجاست سے  
 بالکل پاک و صاف ہو جاوے گا پس وہ یوم الخلاص ہے از جملہ فضائل مدینہ  
 طیبہ یہ ہے کہ حکیم طلق جل و علانی خاک میں اس بلدہ طیبہ کی خاصیت شفا  
 رکھا ہے بہت احادیث میں وارد ہے کہ غبار مدینہ شفا ہے ہر علت سے  
 اور بعضی احادیث میں وارد ہے کہ جذام اور برص کے لئے شفا ہے  
 اور بعضی احادیث سے ظاہر ہے کہ خاک موضع خاص مدینہ طیبہ کے  
 اس کو صیب اور وادی بطنان کہتے ہیں تاثیر شفا میں خصوصیت رکھتی ہے  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نبض صحابائے کرام رضی اللہ عنہم کو  
 فرمائے عارضۃ تب میں اسخاک یا کسی اور علاج کریں اور مدینہ طیبہ میں حلقاً  
 عن سلف یہ عمل چلا آتا ہے لغز اسخاک کو دو سطلے دو اسکے دوسرے ملک میں  
 لیجانے کے لئے بھی احادیث وارد ہیں جو لوگ کہ حرم مدینہ کے خاک کو لیجاتا  
 منع کرتے ہیں اسخاک کو مستثنیٰ کرتے ہیں اکثر علماء اس علاج کو تجربہ کئے ہیں  
 شیخ محمد الدین فیروز آبادی فرماتے ہیں کہ میں نے تجربہ کیا کہ میرا غلام سال  
 کامل سے مبتلائے عارضۃ تب تھا تھوڑی خاک اس موضع مبارک کے پانے میں  
 ڈال کر اس غلام کو پلایا اس روز اس کو صحت حاصل ہوئی مصنف خبر القلوی  
 فرماتے ہیں کہ جبکہ بھی تجربہ اس معالجہ کا حاصل ہوا کہ زمانہ مدینہ طیبہ میں مجھے

کئی جہ سے درم قدم پیدا ہوا کہ باتفاق اطباء وہ منجربلاکت تھا دو اسخاک  
 پاک سے کئی گئی جلد ترشفا حاصل ہوئے تھر اور اراق بھی ایک امبر بختیم خود متنا  
 گیا کہ یک صاحب علم و وطن سے کہ رشتہ قرابت اس کشیف سے بھی رکھتے ہیں  
 ہاتھ میں ان کے بیماری اکلہ پیدا ہوئی اور زخم اسکاروز بروز ترقی پذیر ہوا  
 اور سب طہار بلدی علاج کئے مگر سوائے ترقی مرض کے کچھ بھی نفع نہوا اسی  
 عرصہ میں حضوری ان کی مدینہ طیبہ میں ہوئی انہوں نے اسخاک کو اپنے ہات پر  
 ملی بہت جلد ترشفا حاصل ہوئی چنانچہ وہ صاحب تامل بقید حیات صحیح و سالم ہیں ورنہ  
 اس مرض مصعب بنیہ قلع دست کے چارہ ہی نہ تھا لیکن طلب ترشفا شمار سے  
 اس بلذۃ الابرار کے حدیث صحیحین میں روایت ہے کہ جو شخص سات کھجور  
 ہمار کہا دے کھجور کسی نوع کا اس پر اثر نہ کرے گا ام المؤمنین عائشہ مطہرہ  
 رضی اللہ عنہا اس کھجور کو مرض دوار میں کہ وہ نہایت سخت و مشکل علانیہ فرماتے  
 تھے اور عجب و یقینم کے کھجور ہے کہ اہل مدینہ اس کو جانتے ہیں اور بھٹے کہتے ہیں  
 کہ اصل اس کھجور کا اس جھاڑ سے ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 اپنے دست شریف سے اس کو زمین میں نصب فرمائے تھے اقسام کھجور کے  
 مدینہ طیبہ میں اس کثرت سے ہیں کہ تعداد انکا مشکل ہے سید مہمودی تاریخ بکثرین  
 یک سوچا لیس قسم کھجور کے شمار کئے ہیں یک قسم کھجور کے ہے کہ نام اسکا  
 اصیانی ہے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کیر دز آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم ہات پکڑے ہوئے سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہ کا  
 ایک باغ مدینہ طیبہ پر گذر فرمائے یکا یک اس باغ کے درخت خرباسے یہ آواز

آئی ہذا محمد سید الانبیاء و ہذا علی سید الاولیاء ابو الامۃ الطاہرین یعنی محمد صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم سزاوار ہیں تمام انبیاء کے اور یہ علی سزاوار ہیں تمام اولیاء کے والدین  
 تمام ائمہ طاہرین کے بعد اس کے حضرت گاندرو درخت پر ہوا اُس کے  
 یہ آواز آئی ہذا محمد رسول اللہ صلی اللہ و ہذا علی سیف اللہ یعنی یہ محمد رسول اللہ ہیں اور  
 یہ علی سیف ہیں حق تعالیٰ کے پس بپاٹھ آواز کرنے اس درخت کے اس کی ایسی آواز  
 کہتے ہیں کہ ایسا جانی ماخوذ ہے پیچھے سے اور پیچھے سے آواز ہیں ابن عباس  
 رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کان احب للقتل لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم الجعوت یعنی حضرت کے پاس سب کچھ روکن زیادہ پسند عجز تھے پتھر  
 تاثیر جو کچھ رعبہ میں ہے بسبب حضرت کے محبت کہتے ہیں کہ اس سے پیدا ہوا  
 امام نووی فرماتے ہیں کہ اس کچھور کی تخصیص اور کچھورون کے اقسام سے  
 در باب تاثیر کچھور اور شہادت عدد از جملہ اسرار آعلیٰ ہے کہ سو اسے  
 شارع صلی اللہ علیہ وسلم کی اس کے معرفت میں کیسی کورہ نہیں اور ہم کو  
 اس پر ایمان لانا اور اعتقاد رکھنا چاہئے بعض علماء جو کہتے ہیں کہ تاثیر  
 مخصوص ہے یا کیفیت ہوا کے مخصوص ہے یا یہ تاثیر اکثری الوقوع من  
 دایمی الثبوت یا یہ تاثیر خاص زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر منحصر  
 یا یہ تاثیر اس درخت خاص پر موقوف ہے کہ جو زمانہ ارشاد نبوی میں موجود  
 تھا اور اب وہ تاثیر مفقود ہے یہ احتمالات تکلفات و اہیہ ہیں کہ تقلید عقل  
 بوالفضول سے پیدا ہے اور جس مومن کو یہ حدیث پہونچے کہ حضرت نے  
 اقسام خمسہ عجزہ کو پسند فرمائے اور اس کو رغبت سے تناول کئے



پہر اسکی عجب ہے کہ اس کی تاثیر شفا میں تاویلات باطلہ پیش کرے از جملہ فضائل مدینہ طیبہ یہ ہے کہ حرم مدینہ تعلیم میں مثل حرم مکہ کی سہے چنانچہ ذکر اس کا اکثر احادیث میں وارد ہے تمام علماء اور مجتہدین کو تعلیم حرم مدینہ طیبہ میں اتفاق ہے لیکن نزدیک امام اعظم ابو حنیفہ کو فی ریح سوائے تعلیم حرم مدینہ طیبہ کی احکام حرم مثل حرمت صید اور قطع شجر ثابت نہیں اور نزدیک امام شافعی ریح کے احکام حرم یعنی حرمت صید اور قطع شجر ثابت ہے تحقیق اس مسئلہ کی کتب فقہیہ میں مبین اور مستطرد ہے سید محمد دہلوی اس باب میں اطالہ کئے ہیں۔ محرر اور اراق اس مقام پر عرض کرتا ہے کہ موافق مذہب خفیہ سجائے یک نکتہ ظاہر ہوا کہ مکہ معظمہ محل شان جلال الہی ہے پس حکم حرمت صید و قطع و شجر وغیرہ کہ نتیجہ شدت و محنت مقتضای جلال و عظمت ہے حرم مکہ کے واسطے خاص ہوا اور مدینہ طیبہ مورد جلال حقانی اور مہبط مراحم ربانی ہے جواز صید اور قطع شجر وغیرہ کہ نتیجہ وسعت اور رحمت اور مقتضای جلال و مکرست ہے واسطے حرم مدینہ طیبہ کے قرار پایا نہ کثیف اس مقام میں عرض کیا ہے۔

ہر جا کہ تراب آستان افتد      دریای کرم در آن مکان موج زند  
جائیکہ جمال پاک تو کرد قیام      ہر ذرہ آن زر رحمت خدا سر بود  
منجملہ فضائل مدینہ یہ ہے کہ آنسر و صلی اللہ علیہ وسلم واسطے حفظ مراتب ساکنین مدینہ طیبہ ارشاد فرمائے المدینۃ مہاجرۃ و فیہا سبعۃ و تحقیق علی امتی حفظ حیرانی یعنی مدینہ میرے ہجرت کی جائے ہے اور میرے

موت والنور اس میں ہوگی اور مدینہ طیبہ سے میرا حشر ہو گا پس میرے  
 امتہ کی واسطے حفظ مراتب میرے ہمسایہ کی ضرور ہے اور جو کوئی  
 اہل مدینہ سے بے ادبی اور تنحویف سے پیش آوے انکی واسطے عید  
 ہے چنانچہ ارشاد نبوی ہوا من حفظہم کنت لہ شہید او شفیعاً یوم القیمہ جو  
 شخص کہ اہل مدینہ کی بزرگی کرے گی یا میں اس کا گواہ اور شفاعت کرے گی  
 روز قیامت ہو گا و من لم یحفظہ شی من طینۃ الخبال یعنی جو شخص کہ اہل  
 مدینہ کی تعظیم و توقیر میں فرق کرے گا اس کو طینۃ الخبال سے پلائی جائیگا اور  
 طینۃ الخبال ایک حوض بہیم میں ہے کہ اس میں رحیم اور زرد آب و دوزخ  
 جمع ہوتا ہے ماذ ابداً اور حدیث صحیح مسلم میں وارد ہے لا یرید احلہل  
 المدینۃ بسور الا اذ ابہ اللہ فی النار کما یدوب الرصاص اور یدوب الملح  
 فی النار یعنی کوئی شخص اہل مدینہ سے برائی کرے اس کو حقیقی گلا دیتا  
 ہے جیسا کہ شیش آگ سے پگھلتی ہے یا تمک پانی سے پگھلتا ہے بعض  
 علماء اس کو مخصوص غداً آخرت کے ساتھ کئے مگر ظاہر غداً و کال  
 دارین کو شامل ہے سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ یکروز آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم مدینہ طیبہ میں تشریف فرما تھے یکایک دوست شریف  
 اپنے دراز فرما کر یہ دعا کہنے لگے اللہم من ارادنی و اہل بلدی بسور فحجل ہا کہ  
 یعنی اے بار تعالیٰ جس نے مجھ اور میرے شہر والوں کو برا کیا ارادہ  
 کرے اس کو جلد ہلاک کر دینا و وقوع اس امر کا بعضے وقایع میں زمانہ زید  
 وغیرہ کے ہوا امام احمد بن حنبل جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں

کہ وہ زمانہ قنہ میں مدینہ طیبہ میں موجود تھے انہوں نے کہے کہ خرابی  
 ہو اس شخص کی لئے جو کہ رسول اللہ کو ڈرایا ان کے نزدیک ہے  
 پوچھے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس عالم میں تشفی فرما نہیں  
 پہنچے اور ان حضرت کا کیسا جابر نے کہے کہ میں سنا ہوں رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمائے جو کہ اہل مدینہ کو ڈرایا تو اس نے  
 مجھ کو ڈرایا اور روایت نسائی میں وارد ہے من اخاف اہل المیۃ  
 ظالماء خانہ اللہ و کانت علیہ لعنت اللہ و الملائکۃ و الناس اجمعین۔  
 یعنی جو شخص کہ اہل مدینہ کو بطریق ظلم ڈرایا حق تعالیٰ اس کو ڈر آئیگا اور  
 حق تعالیٰ کی اور فرشتوں کی اور تمام آدمیوں کی اس پر لعنت ہے اور  
 دوسرے حدیث میں آیا کہ اس کی کوئی عبادت فرض و نفل مقبول نہیں  
 اتھی مضمون جذب القلوب فی فضایل المدینۃ لمخصّصاً اور خلاصہ نقشی میں  
 یہ حدیث ہے حدثنا ابو القاسم بن کامل عن ابی عبد الملک انہ حدثنا  
 یرفعہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال مقبستان مضیان  
 لاہل السمار کما تفضی الثمن و القم لاہل لدنیا البقیع المدینۃ و مقبرۃ بعثان  
 یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائے کہ دو مقبرہ ہیں کہ وہ  
 آسمان والوں کو ایسا روشن کرتے ہیں جیسا چاند اور آفتاب  
 دنیا والوں کو ایک مقبرہ البقیع مدینہ کا دوسرا مقبرہ بعثان میں اتھی  
 یہاں سے فضائل مدینہ جو کتاب جواہر ثمنیہ فی فضائل المدینہ میں مذکور ہیں  
 مجزئہ کمرات نقل کئے جاتے ہیں فضایل مدینہ سے یہ ہے کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجد نبوی کو اپنی دست مبارک سے تیار فرمائے تمام بلاد  
 تیغ سے فتح ہوئے مگر یہ بلدہ طیبہ قرآن سے فتح ہوا اس واسطے کہ قبل ہجرت  
 چند اہل مدینہ آنحضرت کے پاس مکہ منظمہ میں حاضر ہوئے اور حضرت کے بیت  
 کر کے قرآن کی پس سب اہل مدینہ قرآن سن کر مشتاق قدم ہوئے من بعد  
 حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب ارشاد اعلیٰ مدینہ طیبہ میں ہجرت فرمائے  
 سب اہل مدینہ بیعت اسلام سے مشرف ہوئے اور مرتبہ صحابیت سے  
 سرفراز ہوئے۔ فضائل مدینہ طیبہ سے یہ ہی کہ جس کو مرض یا کسی قسم کا ہرج  
 دنیا میں پونچھو وہ شخص جالی مبارک پکڑ کے بچتی ہوئے خواہ وہ کسی ہی مصیبت  
 ہو مبدل بفرح و سرور ہوتی ہے اور ایک روز مدینہ طیبہ میں ثواب ہزار  
 روز و کار کہتا ہے ایسا ہی تمام افعال خیر و دوسری روایت میں آیا ہے کہ  
 جو عبادت مدینہ طیبہ میں مشروع ہوئی ہی ادا کرنا اس کا مدینہ طیبہ میں مکہ منظمہ  
 افضل ہے کچھ حدیث میں وارد ہے کہ درمیان مسجد شریف اور عید گاہ میری  
 ایک باغ ہے یاغوان سے جنت کے اور یہ میدان وسیع ہے جو شخص کل اس مقام میں  
 رہے پس وہ جنت میں رہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امہ معروہہ کو  
 مدینہ طیبہ میں مرنے کی لٹی تحریریں اور ترغیب نئی اور ساکنین مدینہ طیبہ کو امید  
 شفاعت حاصل پنی کا کئی حدیث میں آیا ہے کہ اول مستحق شفاعت اہل بقیع  
 ہیں بعد ان کے اہل معلیٰ ہیں جو مقبرہ مکہ منظمہ میں اور کچھ حدیث میں وارد ہے  
 کہ شہزاد آدمی اہل مقبرہ بقیع اور اہل مقبرہ مدینہ سے روز قیامت اللہ تعالیٰ  
 جیسی آگنی مثل آہ نسیم چلائے گا کہ جس کی روشنی میں تمام کھجوریں اور

یہ کجاعت و فشتون کی س کام پر مقرر ہی کہ جب مقبرہ و بقیع مدینہ طیبہ کا اموات  
 پہنچاتا ہے اموات کو فرشتے جنت میں جھٹکتی ہیں، اتقیا اور صلحا اور  
 متبلا رخصیاں اہل مدینہ سے تعظیم میں برابر ہیں اس واسطیکہ تعظیم و سطر ہوا یہ  
 ہونے کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اور نسبت ہمسائیگی میں سب  
 یکساں ہے حدیث میں وارد ہے قریب ہی کہ لوگ تہلش علم سفر کرینگے  
 مگر یکو عالم زیادہ عالم مدینہ سے نہ پاویں گے جو ہر مشائخین تحریر ہے کہ نظر جا  
 حجہ شریفہ اور قبہ نبوی کی عبادت ہے جیسا کہ نظر جانب کعبۃ اللہ صاحب جواہر  
 ثعینہ لکھتے ہیں کہ اجل فضائل حجۃ نبویہ یہ ہے کہ زیارت حجۃ شریفہ سے  
 مشرف ہووے اور قلب صحیح سے توجہ جانب روضہ منورہ کے کری مدد  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اسکی حال پر شامل ہوتی ہی فضائل مدینہ  
 طیبہ سی محراب نبوی ہی کہ زائرین کو شرافت قیام بچائی قیام آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حاصل ہوتی ہی فضائل مدینہ طیبہ سی مسجد نبوی اور  
 اس کا محن ہے کہ جو وہاں حاضر رہے اس کی نظر میں باتین دنیا بلکہ بیان  
 جنت یکو چیز نہیں معلوم ہوتی اس واسطے کہ وہ شخص شاہدہ روضہ النور اور  
 زیارت قبہ شریفہ سے سرفراز رہتا ہے کرامات مدینہ طیبہ سی یہ ہے کہ  
 مثالی اس کا ہمیشہ اہل سنت و جماعت رہتا ہے اگرچہ چند روز غیر مذہب  
 بھی متولی رہا مگر قریب میں موقوف ہوا فضائل مدینہ طیبہ سے یہ ہے کہ جو  
 شخص مدینہ طیبہ میں پرشیدہ گناہ کبیرے وہ آشکار ہو جاتا ہے تاکہ اس کو  
 تنبیہ ہو کر گناہ سے باز آجے صاحب جواہر ثعینہ کتاب جامع صغیر سے

نقل کئے ہیں المدینۃ خیر من مکہ یعنی مدینہ مکہ سے بہتر ہے اور  
 مواہب کے نقل کرتے ہیں کہ المدینۃ افضل من مکہ یعنی مدینہ طیبہ  
 مکہ سے افضل ہے صاحب جذب القلوب بھی اسی مضمون کی حدیث  
 نقل کئے ہیں بیان اس کا بشرح و بسط اور پیر گزرا فضائل مدینہ طیبہ  
 یہ ہے کہ جو کوئی اس بلدہ طیبہ میں سکونت اختیار کرے یہ بلدہ طیبہ کی  
 لئے پناہ ہوتا ہے اور اپنے وطن سے زاید اس بلدہ شریفہ سے محبت  
 پیدا ہوتی ہے یہ کیفیت بھی شمس مذاق سے واقف ہے جیسا کہ بعض شعرا  
 لکھتے ہیں ۵

ہمیں بیوطنی نے فراہ دیا کہ ذرا بھی خیال وطن نہ رہا فضائل مدینہ طیبہ  
 یہ ہے کہ اس بلدہ مبارک میں ظالم کی تائید نہیں ہوتی بلکہ ظالم مقہور اور  
 مکتوب ہوتا ہے اور فضائل مدینہ طیبہ سے یہ ہے کہ صاحب جواہر سمیہ  
 لکھتے ہیں کہ یکروز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں دیکھے کہ  
 یکپاہ بہشت پر تشریف فرما ہیں پہرچ کو اپنے تین چاہ غرس مدینہ پر پہنچی  
 جو ہرہ اشفاق میں لکھا ہے کہ لیث فی مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت  
 نے فرمائے کہ پہلے شفاعت میں اپنے اہل بیت کے کرو گا پہرچ لوگ کہ نزدیک  
 اہل قریش سے ہیں پہر انصار کے کرو گا پہرچ اہل ین سے امجہر ایمان  
 لائے اور میری اتباع کئے پہر تمام عرب کے پہر مونیین جو غیر ملک عرب  
 ہیں اور جس کے میں پہلے شفاعت کروں وہ افضل ہیں شیخ اسمعیل نقشب  
 اپنے خلاصہ میں انس سے اور وہ روایت کرتے ہیں یحییٰ بن سعید سے کہ

کیونکہ مدینہ طیبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قبر کے بعد سے  
 جاری تھی یکمروا کفر کا کیا برا ہے بستر مومن کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم نے فرمایا کہ لو نے بڑی بات کہا پہر وہ مرد نے عرض کیا یا رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اپنے کلام سے کچھ برے بات ارادہ نہیں کیا  
 بلکہ یہ میرا مقصد تھا کہ بستر پر مرنے سے شہادت کے وقت بہتر رہے حضرت  
 نے فرمائی کہ حق تعالیٰ کے پاس ثمانیت اور شاہیت فی سبیل اللہ کی شہادت  
 کو اسجائے سے نہیں کہ جہان میری قبر شریف ہے بلکہ شہادت فی سبیل اللہ  
 سے بھی وہ جائے حق تعالیٰ کے پاس دوست زیادہ ہے اور اس اللہ کو  
 بار بار وہ فرمائی کہ یونہی نہ تھا امام مالک نے کہ رسول خدا پاک مدینہ طیبہ  
 خلاف آداب ذکر کیا امام نے بیس درہ مار کر فرمائی کہ یہ شخص قابل قتل ہے  
 اس واسطے کہ جسجائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم استراحت فرمائے ہیں نہ انکی  
 خاک پاک کی تقطیع نہیں کرتا حدیث میں آیا ہے کہ مدینہ طیبہ کے ہزار نام ہے  
 کثرت اسماء دلالت کرتے ہیں عظمت مسمیٰ پر ذکر بعضی فضایل مسجد شریف  
 و روضہ منیف و مناقب منبر عالی زینت حدیث میں وارد ہے کہ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی کہ یک نماز میری مسجد میں دوسرے  
 مسجد کی ہزار نمازوں سے بہتر ہے سوائے عید حرام کے مسلم کی روایت  
 میں یہ الفاظ زیادہ ہیں فانی آخر الانبیاء و مسجدی آخر المساجد یعنی میں سب  
 نبیوں سے آخر ہوں اور میری مسجد سب مساجد سے آخر ہے طبرانی معجم  
 کبیر میں روایت کے ہیں کہ یکبار ارقم نے سفر بیت المقدس کے حضرت

میں مسجد نبوی دروازہ  
 منبر و منیف و مناقب

اجازت چاہیے حضرت نے فرمائی کہ یہ تمہارے قصد تجارت رکھنے ہوا رقم خرچ  
کئے کہ بقصد نماز مسجد اقصا کی باتا ہوں حضرت فرمائی کہ ایک نماز میرے  
مسجد میں مسجد اقصا کے ہزار نماز سے بہتر ہے اور بعضی حدیث میں آیا  
کہ ایک نماز بیت المقدس میں دوسرے مسجد کے ہزار نماز کے برابر ہے  
پس برابرین روایت کی فضیلت نماز مسجد نبوی نماز مسجد غیر پر بمقدار  
دس لاکھ نماز کی ہوئی لیکن تثنیٰ مسجد الحرام کے جو آنحضرت نے فرمائے ہیں  
احتمال ہے کہ واسطے بیان مساوات نماز مسجد مکہ اور مدینہ کے وارد ہو  
یا واسطے زیادتی مسجد مکہ کے مسجد کی مسجد مدینہ پر یا واسطے کمی کے یہ تین  
احتمالات ہیں بعضی علماء احتمال اول کو ترجیح دے ہیں اور کہے ہیں کہ  
فضیلت نماز مسجد مکہ اور مدینہ برابر ہے امام مالک بنابر کبر و ایت  
اور یکجہاغت اصحاب مالکیہ کے طرف احتمال ثالث کے گئی ہیں اور کہیں  
ہیں کہ زیادتی ثواب نماز مسجد مدینہ طیبہ کے تمام مسجدوں پر بمقدار ہزار  
نماز کے ہے اور مسجد مکہ پر کم ہزار نماز سے چھوڑ علماء کا یہ مذہب ہے کہ  
استثنای مسجد الحرام کے واسطے بیان مزیت مسجد حرام کی ہے زیادتی ثواب میں  
مسجد نبوی پر جیسا کہ دوسرے حدیث میں اس کی تصریح آئی ہے الصلوٰۃ فی  
المسجد الحرام بمائۃ الف صلوٰۃ والصلوٰۃ فی مسجد مدینہ ہالف  
صلوٰۃ والصلوٰۃ فی بیت المقدس بمائۃ الف یعنی نماز مسجد  
حرام میں لاکھ نماز کا ثواب ہے اور نماز میرے مسجد میں ہزار نماز کا ثواب ہے  
اور نماز بیت المقدس میں پان سو نماز کا ثواب ہے صاحب غنیۃ القلوب



فرماتے ہیں کہ شیخ احمد پریشکے معلوم ہوتا ہے کہ شمار میں زیادتی بعض  
 ان مساجد کی بعضوں پر تفاوت اور اختلاف باعتبار زیادتی اور نقصان کے  
 مذکور ہوا ممکن ہے کہ وارد ہونا اس تفاوت اور اختلاف کا باعتبار اوقات  
 مختلفہ کے بموجب وحی سماوی اور کشف احوال خفایق اشیا ہو دوسرے  
 بابینہم وقوع عدد ناقص منافی صحت زاید نہیں ہے واللہ و رسولہ اعلم فضائل  
 مدینہ مطہرہ کے اس طرف اشارہ ہوا کہ مرجع و مال مضاعف ثواب کثرت  
 اعداد اور زیادت اور کثرت ہے لیکن خلطت ثواب اور قوت ذاتی  
 باعتبار تعلق رضامندی اور قبولیت پروردگار کے ممکن ہے کہ عدد اقل  
 زیادتی عدد اکثر پر موجود چنانچہ سابق میں یہ نکتہ تشریحاً بیان ہوا اب  
 جاننا چاہئے کہ ثواب ہر نماز کا جو فضیلت مسجد نبوی میں وارد ہو پس وہ  
 مسجد کقدر ہے آیا یہ ثواب فقط اس قدر مسجد پر منحصر ہے جتنی کہ زمانہ نبوی  
 میں تھے یا یہ حکم ثواب جو قدر مسجد بعد حضرت کے زمانہ خلافت راشدہ اور  
 سلاطین اہل اسلام میں زیادہ ہوئی ہے اس کو بھی شامل ہے مذہب  
 مختار موافق احادیث اور عمل سلف اور قول جمہور علما کے حکم کثرت  
 کثرت ثواب شامل ہے ان زیادتیوں کو بھی حدیث میں آیا ہے کہ  
 مسجدی الی صفاکان مسجدی یعنی میری مسجد اگر جل صفا تک واز  
 کیا جاوے تو وہ میری ہی مسجد ہے اور سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ  
 عنہ فرماتے لو مد مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 الی ذی الخلیفہ لکان منہ یعنی مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذی الحلیف تک بھی دراز کیا جاوے تو وہی مسجد ہے اور کھڑا ہوا سیدنا  
 عمر و عثمان رضی اللہ عنہ کا ان کے محراب زیادہ کئے ہوئے ہیں دلیل قاطعہ  
 ہے اس امر پر کہ ملتے زاد مسجد نبوی کی اصل جائے مسجد نبوی کی سات  
 ثواب میں برابر ہے ورنہ ترک اس قسم کی فضیلت کا صحابہ ہی غالب مقام  
 سے متصور نہیں اگرچہ انصافیت مقام قیام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 بہ نسبت اور مقامات مسجد نبوی کے باقی ہے ابن تیمیہ کہتا ہے کہ سابعین  
 خلف اور سلف کے خلاف ظاہر نہیں ہوا مگر بعض علماء شاذ ہیں کہ قائل  
 ہیں یہ حکم اصل مسجد نبوی کے واسطے خاص ہے اور بعضے کہتے ہیں امام  
 بوقت غمی میں بھی اسباب میں خلاف مذکور ہے محض طبری  
 نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے اس قول سے رجوع کئے ہیں اکثر علماء کے  
 نزدیک فرض اور نفل زیادتی ثواب میں برابر ہے لیکن بعض علماء خفیہ  
 اور اکثر علماء بالکلیہ تحصیل اس حکم کے فرض کے سات کئے ہیں اس واسطے  
 حدیث میں وارد ہے افضل الصلوٰۃ المرئی بیتیہ الا المکتوبۃ یعنی بہتر نماز  
 آدمی کی اس کے گہر میں ہے مگر نماز فرض کہ وہ مسجد میں بہتر ہے لیکن  
 اس تقریر سے یہ مضمون پیدا ہوا کہ انصافیت بمضاعف ثواب کے تحقق  
 ہو سکتا ہے مہذا ممکن ہے کہ نماز نافلہ گہر و زمین حرمین شریفین کے  
 بہتر اور افضل اس لئے جو اور ملک کے گہر و ن اذ کیا جاوے شیخ ابن  
 حجر مکی اس بات کا افادہ کئے ہیں بیہقی جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ یہ  
 کئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے الصلوٰۃ فی مسجدی ہذا افضل من

روایتی ثواب میں  
 میں غرض نفل برابر ہے

الف حادیۃ فیما سواہ الا المسجد الحرام والجمعة فی مسجدی ہذا افضل من الف  
 حبتہ فیما سواہ الا المسجد الحرام وشہر رمضان فی مسجدی ہذا افضل من الف  
 شہر رمضان فیما سواہ الا المسجد الحرام یعنی میرے مسجد میں ایک نماز اور  
 مسجدوں کے ہزار نماز سے بہتر ہے سوائے مسجد حرام کے اور ایک حجہ  
 میرے مسجد میں اور مسجدوں کے ہزار حجوں سے بہتر ہے سوائے  
 مسجد حرام کے اور ایک ماہ رمضان میری مسجد میں افضل ہے اور  
 مسجدوں کے ہزار رمضان سے اس حدیث سے صاف و صریح ظاہر ہے  
 کہ کثرت ثواب موقوف نماز پر نہیں بلکہ ہر عبادت مدینہ طیبہ میں حکم  
 کثرت ثواب رکھتی ہے فائدہ حکم زیادتی ثواب کا حرمین شریفین  
 میں واسطے کثرت ثواب اور باندی درجہ اس کے ہے نہ واسطے  
 ابرار ذمہ اور سقوط تکلیف شرعی کے یعنی کوئی ایسا نہ سمجھے کہ کینچاز  
 مسجد نبوی کی ہزار نماز فرض کو ذمہ سے ساقط کر دی ہے از جملہ فضائل  
 مسجد نبوی یہ ہے کہ احمد اور طبرانی روایت ثقات سے انس بن مالک  
 سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائے۔  
 من صلی فی مسجدی ہذا اربعین و مراد الطہرانی لا تقوتہ  
 صلوٰۃ کتب لہ براءۃ من النار و براءۃ من العاب و براءۃ من  
 الناق الام یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائے کہ جو شخص  
 چالیس نماز میرے مسجد پیانی ادا کرے اس کے واسطے عذاب اخروی  
 اور دنیوی سے خلاص و سامان ہے اور وہ شخص مرض نفاق سے

دور رہے حکمت تعین عدد چالیس نماز میں مکس ہے یہ ہو کہ عدد چالیس  
 عدد کامل ہے اور چالیس نماز مسجد نبوی میں حاضر ہو کر ادا کرنے کے  
 واسطے خلوص ایمان ضرور ہے یہ پانچ منافع سے ہونا و شوار ہے جسکو  
 خلاصی نفاق سے حاصل ہوسکے کہ یہ بہترین امراتیں سے اور صعب تر ہیں  
 پس اس کو خلاصی مذاب دارین اور نور سعادت کو مین بلائیں حاصل ہے  
 از جملہ فضائل مسجد نبوی یہ ہے کہ میری ردا یت کے ہیں کہ شخص غریب  
 مکان پر بارادہ نماز طہارت سے نکلے اور میرے مسجد میں آکر نماز ادا کرے  
 ثواب حج کامل نامہ اعمال میں اس کے لکھے جاتا ہے اور دوسرے ہر شخص  
 میں آیا کہ جو شخص میری مسجد میں حاضر ہووے کہ علم سیکھے یا سکھاوے وہ مثل  
 اس شخص کے ہے جو تہجد ادا کیا اور جو کہ اس قصد سے نہ نکلے بلکہ غرض  
 اس کی کلمہ و کلام اور صحبت خلق ہو مثال اس کی یہ ہے کہ جو اپنے محبوب کے  
 دوسروں کے نزدیک دیکھتا ہے اتنی مضمون جذب القلوب مخلص  
 اسمعیل نے آداب مسجد سے یہ لکھا ہے کہ آواز آلات بنجار یہ مسجد میں  
 ممنوع ہے چنانچہ کعب اجار سے روایت ہے کہ یلیان علیہ السلام نے  
 اس جن کو فرمائے جو عمارت بیت المقدس میں حاضر ہو کہ سنگ مرمر کو بشت  
 تھا کہ تھارے پاس ایسی صنایع ہے کہ رنگ مرمر ہل تراشی جاوے تو اسکی  
 میں لوہی کی آواز مسجد میں مکروہ جانتا ہوں کیونکہ حق تعالیٰ ہر مسجد میں سکنت  
 اور وقار کا حکم فرمایا ہے بعض اہل سیر کہتے ہیں کہ چلے چراغون کو جو مسجد  
 میں لٹکائے وہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ میں اور یہ اس وقت ہوا کہ جب آپ نے

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ  
 فرمایا کہ چلے چراغون کو جو مسجد  
 میں لٹکائے

تراویح میں جماعت اور امام مقرر فرمائے قرطبی نے اپنے تفسیر میں  
 ابی ہند سے روایت کرتے ہیں کہ تمیم داری قادیل اور مقطعہ اور رومن  
 ملک شام سے مدینہ طیبہ میں لائے پس حاضر ہونا تمیم داری کا مدینہ طیبہ میں  
 شعب واقع ہوا پس انہوں نے اپنے غلام ابوالبرک کو حکم کئے کہ فقط  
 بچھاوے اور قادیل میں تیل اور پانی ڈالکر قبیلہ یعنی بنیان لگا کر لگا  
 پہر جبکہ یہ کام تمام ہوا تمیم داری مسجد کی باہر چلی گئی اور آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم مسجد کے طرف تشریف لاکر ملاحظہ فرمائے کہ مسجد روشنی سے چمک رہی  
 پوچھے یہ کام کئے کیا صحابائے عرض کئے کہ یا رسول اللہ تمیم داری نے  
 کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائے کہ اس نے اسلام کو روشن کیا لیکن  
 خوشبوئی لگاتا مسجد کو ابوداد سے روایت ہے کہ وہ ابن عمر سے روایت  
 کرتے ہیں کہ وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ میں مشغول تھے یکایک  
 نظر مبارک حضرت کے دیوار قبلہ پر پڑے کہ اس پر بنغم تھا حضرت نے  
 لوگوں پر غصہ ہوئے اور شاید راوی بھی کہے کہ حضرت نے وہاں زعفران  
 مل دی لیکن بخور دنیا مسجد کا روایت کیا گیا ہے کہ سپہ ناعمر بن الخطاب  
 کے پاس بیٹھ چڑھ کر آیا کہ وہ سب مسلمانوں میں تقسیم ہونے کی گنجائش  
 نہیں رکھتا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمائے اسقطہ لہ کو تمام مسجد میں بخور  
 دیو نہ تا کہ سب مسلمانوں کو اس سے نفع ہو پہر جبے آجتا سنت  
 حضرت عمر جاری ہے کہ قطعات اگر سے شب و روز جمعہ مسجد کو بخور دیا جاتا  
 وائلہ بن الاسقع سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائے

مقطعہ مدینہ طیبہ میں  
 سے ہوئی مسجد کو  
 روشنی اور قادیل لگانے  
 کے سبب بنیان لگا  
 قریش رومن بخور سے  
 عورت نہ ہوا اللہ

اصل خوشبوئی لگانا  
 اور بخور دینا مسجد  
 کو

مسجدوں کو بچون اور دیوانوں سے اور بیع و شرا سے اور جگہ طرد سے  
 اور آواز بلند کرنے سے اور حدود قائم کرنے سے اور تلوار پر ہنہ کرنے  
 سے بچاؤ اور مسجد کے دروازہ پر طہارت خانہ بناؤ اور مسجدوں کو  
 بخور دیا کرو اتمی مضمون غلامہ نقشی لخصاً جو احادیث کہ فضائل میں روضۃ  
 شریف اور منبر شریف کے وارد ہیں جذبات قلوب سے نقل کئے جاتے ہیں  
 حدیث صحیحین میں وارد ہے ابین متی و منبری روضۃ من ریاض الخمبر  
 یعنی حضرت نے فرمائے کہ میرے کمرہ خجرو اور منبر کے درمیان میں یک باغ  
 ہے باغون سے جنت کے اور بعض روایت میں آیا ہے ما بین قناری  
 و منبری روضۃ من ریاض الجنة یعنی حضرت نے فرمائے  
 کہ درمیان قنار اور منبر میرے باغ ہے باغون سے جنت کے روایت  
 بخاری میں یہ لفظ زاید ہے ان منبری علی ترعة من ترع الجنة  
 یعنی میرا منبر اوپر ایک باغ کے یا کدو کے یا یک دروازے کے  
 ہے جنت کے اور حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص جھوٹی قسم میرے  
 منبر کی پاس کہا دے گا کہ کسی مسلمان کی حق تلفی کرے پس وہ شخص اپنے  
 تین دوزخ کے واسطے آمادہ کیا اور دوسری روایت میں ہے کہ سپر  
 خدا کی اور ملائکہ کی اور تمام آدمیوں کی لعنت ہے اور یک روایت میں وارد  
 ما بین حجاتی و مصرکای روضۃ من ریاض الجنة یعنی درمیان  
 حجۃ شریف اور مصلّا میرے باغ ہے باغون سے جنت کے بعضی مصلّا کو  
 مصلّا مسجد نبوی کہ حجۃ شریف سے قریب ہے اس پر حمل کرتے ہیں اور بعضی

کہتے ہیں کہ مسند سے منبر پیدا کیا گیا ہے کہ وہ بیرون حد مارے نہ واقع ہو  
 مقبول ہے کہ سعد بن ابی وقاصؓ بدرستہ اس حدیث کے ایک گہرا پنا  
 در میان مسجد نبویؐ اور مدینہ نبویہ کے تیار کرتی ہیں بنا بر اس روایت کے  
 مکانِ روضہ جنت تست روایت اولیٰ وسیع زاید ہوا جانا چاہئے کہ آقا  
 مین منبر شریف حضرت کا حوض کوثر پر ہو تا وارد ہوا اس میں علماء کو  
 کئی قسم کے تاویلات ہیں بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ مراد حدیث یہ ہے کہ  
 جو شخص منبر شریف کے پاس حاضر ہو کر عبادت کرے وہ شخص آپ کوثر  
 سے مشرف ہوگا اور حضوری حوض کوثر اس کو نصیب ہوگی بعض علماء  
 یہ کہتے ہیں کہ واسطے اظہار عظمت شان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی  
 بھی منبر مبارک حضرت کا حوض کوثر پر رکھے جاوے گا بعض علماء اور بھی  
 تاویلات کئے ہیں اور دوسرا جو یہ ارشاد نبویؐ ہوا کہ ما بین حجرہ شریفہ  
 اور منبر شریفہ کے ایک باغ ہے باغون سے جنت کے اسمیں بھی علماء کو  
 کئی تاویلات ہیں بعضی علماء کہے ہیں کہ مراد اس سے تشبیہ اسمقام کو  
 باغ جنت سے نزول رحمتِ اعلیٰ اور حصول سعادت میں ہے اور بعضی  
 علماء یہ فرماتے ہیں کہ مقصود ارشاد نبویؐ بیان شرف اسمقام کا ہے  
 جیسے جو کہ اسجائے حاضر ہو کر عبادت کرے وہ باعث دخول جنت اسکا  
 یہ دو تاویل بھی تکلف بھی بلکہ تحقیق یہ ہے کہ کلام نبویؐ اپنے معنی حقیقی  
 پر محمول ہے لینے جو موضع کہ در میان حجرہ شریفہ اور منبر مبارک کے  
 واقع ہے حقیقت میں یکباغ ہے جنت کے باغون سے اس واسطے کہ

روز قیامت اس مقام کو فردوس علی میں لجا دیجئے چنانچہ ابن جوزی  
 اور ابن فرحون امام مالک سے اس احتمال کو نقل کئے ہیں اور اتفاق کیجئے گا  
 بھی نہیں کے ساتھ ہے اور شیخ ابن حجر مکی بھی مثل اس کے تاویل فرمائے  
 ہیں انتہی مضمون حسب قلوب لخصاً ذکر فضائل زیارت حضرت سید المرسلین  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ مقصد اقصای ارباب دین اور مطلب اعلائے امت  
 یقین ہے اور بیان اشکات حیات انبیاء صلوات اللہ علیہم اجمعین کا خلاصہ  
 فضائل نقشبندی میں تحریر ہے ذہب بعض السلف الی تفصیل بدوہ  
 بر اقبل مکہ وان فزنا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم کانوا یبدونہ بلل مدینۃ اذ اجوا ومن بدء بالمدينة فحلقة  
 والاسود وعمر بن میمون وذہب العبدی المالکی ان المشیء الی  
 لئلا یبقی فی سبیل اللہ ترجمہ بعض سلف اس طرف گئے ہیں کہ مدینہ  
 کے قبل مدینہ طیبہ کو جانا افضل ہے اور کجاعت اصحاب رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بعد ادائی تجلی پہلے مدینہ طیبہ کو حاضر ہوتے چنانچہ  
 ابن سے علقمہ اور اسود اور عمر بن میمون ہیں اور عبدی مالکی طرف اس امر کے  
 گئے ہیں کہ مدینہ طیبہ میں واسطے زیارت قبر شریف حضرت کے حاضر ہونا  
 کتبہ سے افضل ہے اور جو شخص کو بازاروں میں مدینہ طیبہ کے ٹھہرے  
 وہ شخص مانند مجاہد فی سبیل اللہ کے خلاصہ نقشبندی میں یہ روایت ہے آن بن  
 عمر رضی اللہ عنہما کان یضع یدہ الینی علی قبۃ الشرف وقال الاستراق فی القبة

بدر فضائل زیارت  
 حضرت کا ۱۶

بیان آداب زیارت  
 بدر فضائل



یحییٰ الاذن علی ذالک وینبغی ان لا یستد بہا القبرا المقدس فی  
 صلوٰۃ ولا فی غیرہا یعنی ابن عمر رضی اللہ عنہ دست راست اپنا حضرت  
 کے قبر شریف پر رکھ کر کھڑے کہتے تھے کہ اتنا خرق محبت میں اذن حاصل ہے اس کو  
 چاہئے کہ نماز یا غیر نماز میں پشت اپنے طرف قبر شریف کے نہ کرے یعنی  
 اگر کوئی مسجد نبوی میں نماز بھی پڑھے تو اس طور پر نہ پڑھے کہ پشت اس کے  
 جانب روضہ منورہ ہو ورنہ جو آہر شمیمینہ میں لکھا ہے قال فی جوہر المنتظم  
 مذہب اہل البیت تقبیل القبر ومسہ وقال احمد بن حنبل لا بأس  
 یہ وعلیہ محب البطری وابن ابی الصیف وغیرہم من الاجلہ کی  
 وخرابہ نہ جملہ جوہر منتظم میں لکھا ہے کہ بوسہ دنیا قبر کا اور مس کرنا اس کا  
 مذہب اہل بیت ہے امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس امر میں  
 کچھ خوف نہیں اور اسی مذہب پر محب طبری اور ابن ابی الصیف اور دوسرے  
 علماء جلیل القدر مثل سبکی اور مانند ان کے ہیں پہر صاحب جوہر شمیمینہ قوا  
 کرتے ہیں کہ جو وقت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ ملک شام سے مدینہ طیبہ میں  
 حاضر ہوئے چہرہ پنا قبر شریف پر ملے اور گریہ و بکا کئے اور جو وقت حضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کا دفن ہوا ہے سیدتنا فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا تک  
 پاک قبر شریف اپنے ہاتھ میں لیکر اور گریہ فرمائے جو آہر شمیمینہ میں مجد  
 بغویسی روایت کرتے ہیں کہ قبر شریف کے پاس سلام اور درود عرض کرنا  
 افضل ہے پس حاضرین کو چاہئے کہ صلوٰۃ اور سلام میں جمع کرے ابن عباس  
 سے روایت ہے کہ صلوٰۃ بغیر حضرت کے اور کسی پر درست نہیں اور وضو نہ

کہیں ہیں کہ انبیاء و ان پر صلوٰۃ تبعیت حضرت کے جائز ہے اس واسطے کہ  
بعضی علماء کی عادت ہے کہ جہاں نام کسی نبی کا آوے پہلے ہمارے  
حضرت پر صلوٰۃ اور سلام عرض کر کے بعد ان نبی پر کہ جن کا نام مذکور  
صلوٰۃ و سلام عرض کرتے ہیں جیسا کہ کہتے ہیں موسیٰ علی نبیا و علیہ الصلوٰۃ و السلام  
در المنقول میں منقول ہے کہ موافق روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ مذہب  
امام مالک و موافق دو روایات باقیہ مذہب امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہما  
کا ہے یعنی امام اعظم کے پاس انبیاء علیہم السلام پر بتبعیت آنحضرت اور  
استقلالاً صلوٰۃ عرض کرنا جائز ہے اور ایسا ہی حال سلام عرض کرنا بھی ہے  
اگر کوئی شخص سیکو وصیت کیا ہو کہ اپنے جانے سے حضرت کے خدمت  
مبارک میں سلام عرض کرے پس وہ یہ عبارت سے سلام عرض کرے۔  
پس وہ یہ عبارت سی سلام عرض کرے السلام علیک یا رسول اللہ من فلان  
بن فلان اور پوچھنا اس سلام کا سنت ہے کہ یہ حضرت کے مدوچا تھا ہے  
نخلات پوچھنے سلام کے غائب کو کہ وہ واجب ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ  
فرماتے ہیں کہ طریقہ ادب بوقت سلام عرض کرنے کے یہ ہے کہ پشت اپنی  
مقابلہ قبلہ کری اور متوجہ قبر شریف ہووے اور دیوار قبلہ سے دو چار  
ہات فاصلہ پر کھڑے ہو کر سلام عرض کرے اور یہ کترین فاصلہ ہے  
لیکن دیر تک کھڑا رہنا یا ٹھہرا وقت یہ موافق حضور قلبی کے ہے  
پس جس کو حضور قلبی دیر تک حاضر رہے و الا فلا جاننا چاہئے کہ فیضان  
نبوی حاضرین کے واسطے بقدر قابلیت اور استعداد ان کی ضرورت

ہوتا ہے جس شخص کے واسطے حجاب خودی اور پیدہ غیریت اس کا  
 منفع اور دور ہو چکا ہے ان کو وقت حضوری میں شادہ بردخ  
 کبری بطور کمال اور قاضی و مالی حضرت کے سرشار ہوتی ہے کہ یہ وسیلہ  
 نقاشی اور شاہدہ ذات مطلق ہے اور جن کو یہ بات میر نہیں  
 آتی پس تصور اس کلمہ ہے در زمان کی فیضان میں کی طرح کا تصویر  
 جیسا کہ جو اہر شہین میں لکھے ہیں فمن لم یجد الله تعالی فی زیارہ  
 فلیرجع ففسد العیۃ فانہ اما ان اخل بالشرط او وجد سہل  
 جدا نیابسطا علیا منزعاً عن النسیۃ محمول الیفیہ وما  
 متحقق علما یقینا شہاد یا فلا یامین الا فیہ القاصد وانہ  
 لا منع فی فیض الحق ولا منق فی جہاۃ المنور بل القصور من قبل  
 السائرین جیسے جس کو شادہ قضا علی حضرت کی زیارت میں سرشار نہ ہو  
 پس وہ شخص اپنے نفس کے عیب کا تجسس کرے پس وہ شخص یا تو زیارت کے  
 خطوط اور آداب میں تصور کیا یا سر و عبدانی بسط محمول الیفیہ منزع  
 کسیتے پایا ہے اور علم یقینی شہادے اس کو حاصل نہ ہوا اس واسطے  
 حق تعالیٰ کی جانب سے فیض میں منع اور حضرت کے جانب سے فیض میں  
 کوتاہی نہیں جیسا کہ جو اہر شہین میں لکھا ہے کہ ہر شرب جمہ حجۃ شریف سے  
 بو انواع بخور کی اور عنبر کے ہر یک شخص کو آتی ہے پس اگر کسی کے شامہ  
 میں نقصان اور تہور ہو دے ہر آئینہ وہ اس بوسے محروم ہے خلاصہ  
 خلاصہ نقشبندی میں جامع کہ یہ میر روایت کرتے ہیں کہ تعالیٰ دو درشتہ

بو انواع بخور کی اور عنبر کے ہر یک شخص کو آتی ہے پس اگر کسی کے شامہ  
 میں نقصان اور تہور ہو دے ہر آئینہ وہ اس بوسے محروم ہے خلاصہ  
 خلاصہ نقشبندی میں جامع کہ یہ میر روایت کرتے ہیں کہ تعالیٰ دو درشتہ

پیدا کیا اور ان کو اس کام پر مقرر کیا کہ جو لوگ خواہ مشرقی میں ہوں  
یا مغرب میں حضرت پر سلام عرض کریں وہ فرشتے جو اب سلام  
انکا دینی ہیں اور جو لوگ کہ روضہ منورہ کے پاس حاضر ہو کر سلام عرض  
کریں جواب سلام ان کا دیتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم میں  
نفس خود خصوصاً اہل مدینہ کا جواب سلام ان کے حسب نسب کے  
ساتھ ارشاد فرماتے ہیں سلیمان بن سخیم کہتے ہیں کہ میں یکبار حضرت  
غراب میں مشرف ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم  
جو لوگ کہ آپ کے پاس حاضر ہو کر آپ پر سلام عرض کرتے ہیں انکا  
سلام آپ کو سلام پہنچتا ہے حضرت نے فرمائے کہ ہاں میں ان کا  
جواب سلام دیتا ہوں ابن سعد و رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
حضرت نے فرمائے کہ میری حیات بھی تمہارے واسطے بہتر ہے اور  
میری وفات بھی تمہارے واسطے بہتر ہے اس واسطے کہ تمہاری اعمال  
مجھ پر عرض کیا جاتے ہیں جسوقت کہ اعمال تمہارے دیکھتا ہوں  
حد اہل بجالاتا ہوں اور جب برے اعمال تمہارے دیکھوں مغفرت  
اور بخشش تمہارے واسطے چاہتا ہوں اور کبر و ایت میں وارد  
کہ حق تعالیٰ حضرت کو سماعتین غلایق کی گفتگو کے غایت فرمایا ہے آپ  
ہر حال کی غلایق کی بات سماعت فرمایتے ہیں دوسری روایت میں  
آیا آپ کو تمام مخلوق کے نام پہنچا تعالیٰ اطلاع فرمایا اور آپ ہر مخلوق  
داف ہن عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ ایک شخص کو ملا کہ مہر و اسلے

فناخت حضرت ابراہیم  
واسطے تشریف فرما ہیں

موت فرما کر  
میں غلوں کے  
میں ہونا  
داف سے

بجانب میں  
میں ہوں  
میں ہوں  
میں ہوں

سلام عرض کرنے کے مدینہ طیبہ میں پہنچے ہیں وہ شخص روضہ منورہ کے  
 پاس حاضر ہو کر ان کا سلام عرض کرتا اور پہرہ اپنا اتار بیٹھتا ہے رضی اللہ عنہ  
 سے روایت ہے کہ جو شخص میرے قبر شریف کے نزدیک حاضر ہو کر صلوٰۃ  
 و سلام عرض کرے کیفرشتہ اس کام پر مقرر ہے کہ وہ جواب سلام  
 ان کا اور صلوٰۃ میرے پر پونچھتا ہے اور صلوٰۃ و سلام عرض کرنے  
 امور دنیوی اور اخروی کو کفایت کرتا ہے اور میں اس کا شفیع اور  
 گواہ قیامت کے روز ہو گا اور ابیہریرہ کہتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم فرماتے جو شخص میری قبر کے پاس حاضر ہو کر درود عرض کرے  
 اس کو میں بذات خود مستأمن ہوں اور جو کہ دور سے درود عرض کرے  
 اس کو فرشتہ میرے پاس پونچھتے ہیں مواہب لدینیہ میں روایت ہے کہ  
 حضرت مشارق ارض اور مغارب ارض سے امتہ کا ورد اور سلام ہوتا  
 فرماتے ہیں اگرچہ درود اور سلام عرض کرنے والے ایک لمحہ میں کر دیتا  
 بلکہ اس سے بھی زائد ہوں متوجہ ہونا حضرت کا اور جواب سلام  
 ارشاد فرمایا ہر ایک کا ایک لمحہ میں ممکن ہے جیسا کہ نور آفتاب  
 مشرق اور مغرب زمین کو محیط ہے اور آفتاب ایک لمحہ میں کر دیتا  
 مخلوق کے جانب متوجہ ہے پس کیا حال ہوذا تمہارا کہ حضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ آپ مبداء اور منشاء ہیں نور آفتاب اور  
 ہوتا ہے بلکہ تمام انوار علویہ کے اور اسرار الہیہ کے منبع اور مخزن  
 ہیں خلاصہ نقشبندی میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مکتھا

فضائل صلوٰۃ و سلام  
 فی فضائل

عیسیٰ کے جانب وحی کیا کہ تم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لاؤ اور اپنے امیر کو  
 حکم کرو کہ جو شخص ان میں سے حضرت کو پاوے حضرت پر ایمان لاوے  
 کیونکہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میں پیدا نہ کرتا تو آدم کو اور جنت کو  
 اور دوزخ کو بھی پیدا نہ کرتا اور جب میں نے عرش کو پیدا کیا عرش منبش میں  
 آیا اور مضطرب ہوا پھر میں نے عرش پر لا لہ لا لہ لا لہ محمد رسول اللہ  
 لکھا اسوقت عرش کو قرار ہوا ایک بار حضور خلیفہ عباسی واسطے زیارت کے  
 روضہ منورہ کے پاس حاضر ہوا اور ہمراہ خلیفہ مذکور کے امام مالک رحمہ اللہ تھے  
 پوچھا کہ قبلہ کے جانب متوجہ ہو کر دعا کروں یا حضرت کے جانب متوجہ ہوں یا  
 فرمائے کہ تو حضرت کو چھو کر متوجہ قبلہ کیوں ہوتا ہے کہ حضرت تیری اور تیرا  
 والد آدم علیہ السلام کی وسیلہ ہیں قیامت میں حق تعالیٰ کے پاس اٹھا اب  
 یہاں سے آداب زیارت جو کتاب غیب القلوب میں تحریر ہیں بیان  
 کئے جاتے ہیں شیخ عبدالحق دہلوی ہے کتاب موصوف میں فرماتے ہیں کہ  
 جب کوئی شخص ارادہ سفر کرے خواہ کوئی سفر ہو اس کو ضرور ہے کہ پچھلے  
 استخارہ اور تجدید توبہ کرے پھر ادای حقوق عباد اور نفقہ عیال کرے پھر  
 زاد و راحلہ مہیا کرے اور طلب رفیق کرے پھر دوست و اقربا سے  
 رخصت ہووے جو دعائیں کہ وقت خروج سفر کے حدیث میں وارد ہیں  
 ان کو پڑھے اور اس سفر میں بوجہ مخصوص ضرور اہم اعمال میں سے  
 کہ ماذ جمیع اعمال اور افعال کا مخلص ہے جیسا کہ حدیث نبوی میں مذکور ہے  
 فمن کانت ہجرتہ الی اللہ ورسولہ فہجرة الی اللہ ورسولہ الی حدیث اور حضرت

زیارت کی نیت میں تقرب الی اللہ حاصل ہے اس واسطے حضرت کے محدث  
 شریف میں پونچنے سے کوئی عمل اور عبادت انقل اور اکمل نہیں کہ پہنچنے پر  
 اور وسیلہ ہی تقرب الہی کا بلکہ عین تقرب الہی ہے جیسا کہ ارشاد الہی ہوا ہے  
 من یطیع الرسول فقد اطاع اللہ اور ان الذین یبايعونا انما  
 یباعون اللہ اور امام نوذری نے منقول ہے کہ زیارت سرور کائنات صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم میں حضوری مسجد نبوی بھی مقصود اور ملحوظ رہے تو مستحب ہے کہ دنیا  
 شہر حال طرف مسجد نبوی کے احادیث کثیرہ وارد ہیں شیخ الحنفیہ کمال بن  
 ہمام نے بھی اپنے مشایخ سے ایسا ہی نقل کئے ہیں پھر کہتے ہیں کہ اولی یہ ہے  
 کہ پہلے نیت خالص زیارت کے کرے تاکہ موافق اس حدیث کی ہو کہ حضرت  
 فرماتے ہیں تلاوی اس کو محراب پاس مگر زیارت میری پھر شیخ عبدالحق دہلوی  
 رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حق اس مقام میں یہ ہے کہ شرکت قصد مسجد شریف  
 کا منافی اخلاص نیت زیارت حضرت کا نہیں اس واسطے کہ قصد زیارت مسجد نبوی  
 مخصوص واسطے اشتغال امر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے پس عین  
 ملاحظہ اور مشاہدہ نسبت نبوی ہے اور قبیل تمامات اور کلمات زیارت  
 نبوی سے یہ ہے کہ نیت اعکاف مسجد نبوی میں جب قدر ممکن ہو کرے  
 اگرچہ یک ساعت ہو اور علم سیکھنے اور سکھانے میں مشغول اور مصروف  
 رہے اور حضرت درود شریف اور سلام حضرت پر کثرت سے عرض کرتا  
 رہے اور ختم قرآن مجید کرے اور قبل پونچنے مدینہ طیبہ کے اگر یہ نیت کری  
 بیفک وہ شخص ثواب اور جزا اپنے نیت کا پاویگا انشاء اللہ تعالیٰ

اور راہ میں اس سفر مبارک کے دائم الشوق اور کثیر اشتیاق حضرت کے  
 زیارت کا ہے اور خصلت نیک اپنی رکھے اور اپنے مینہ کو حضرت کے  
 محبت سے مملو رکھے اور اپنے تین ہمیشہ نیک کام اور طاعت الہی میں کچھ  
 تاسینہ اس شخص کا قابلیت اور استعداد النوار محمدی پیدا کرے اور اکثر  
 اوقات بلکہ کل اوقات سوائے ادائی فرایض اور قضا ضروریات کے حضرت  
 بصلوۃ و سلام بہر دور نام رہے اور بوقت حضوری کے کمال حد و آداب  
 حضرت کے ملحوظ رکھے کہ قبولیت اعمال میں بڑا وسیلہ اور ذریعہ آداب  
 اسید قوی ہے کہ یہ درود عرض کرنا اس کا حال یا مالا باعث شرف تقار  
 بنوی اس کو ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ اور عرض کرنا درود شریف خصوصاً اوقات  
 مخصوصہ و احوال مبارک میں مثلاً وقت سحر و ادائی نماز فجر اور قریب  
 مدینہ طیبہ کے زیادہ کرے اس واسطے کہ حدیث میں وارد ہے کہ حق تعالیٰ ایک  
 گروہ فرشتوں کے اس واسطے پیدا کیا ہے کہ تحفہ صلوۃ قاصدان زیارت  
 نبویکا خدمت شریف میں گذرانے اس عبارت کے کہ فلان بن فلا آپ کے  
 خدمت شریف میں جو زیارت کے واسطے حاضر ہوتا ہے یہ تحفہ آپ کے  
 خدمت میں گذرانا ہے پس کونسی سعادت اس سے زیادہ ہے کہ نام لگا  
 اور اس کے والد کا مجلس شریف پید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں  
 عرض کیا جاوے از جملہ آداب یہ ہے کہ جب حرم نبوی کے قریب پہنچے  
 نہایت خشوع اور خضوع اپنے دل کو مملو کرے اور بسبب پہنچنے اپنے  
 مقصود کے خوش اور مسرور ہوے حدیث میں وارد ہے کہ جو وقت





اس حالت میں نہ چڑھے کہ بسبب کثرت آمیون کے باعث ایذا  
 ظالمین ہووے وگرنہ چڑنا جمل مفرح کا متحسین ہے کہ موجب از دیار  
 شوق دیار رحمتہ للعالمین ہے جو لوگ کہ اس کو بدعت غیر حسنہ کہتے ہیں  
 قول ان کا ہتھکڑی شیعہ ہے اور ائمہ اہل بیت علیہم السلام کے حبوت کہ ذی الحلیفہ  
 بینا قریب بیر علی کے پونچے اتر کے دور کو مت نماز ادا کرے بشرطیکہ  
 جان و مال سے اپنے پر بنفیری ہووے اور علی نام ایک غنچہ کا ہے  
 جو اس کے طرف یہ بیر فوس ہے نہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ایسا ہی دآوی  
 فاطمہ نہ یہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا ہیں از جملہ آداب یہ ہے کہ حبوت  
 بلدہ مدینہ طیبہ یا منارہ یا قبۃ اس بلدہ طیبہ کا نمایان ہووے بکمال  
 شوق اور بغایت عجز و انکسار کے سر پایا زمین پر مارے اور انگوٹیز  
 پر ڈالے اور سواری سے اتری اگر ہو سکے تو مسجد شریف تک پیادہ  
 جاوے حدیث میں وارد ہے کہ جب ایلمی عبدالقیس کے حضرت کے  
 خدمت مبارک میں حاضر ہوتے بجز نظر کرنے ان کے جمال نبوی پر  
 قبل بٹھانے ان کے اپنے تین زمین پر گر دیتے اور حضرت ان کو  
 اس امر سے منع نہیں فرماتے از جملہ آداب یہ ہے کہ جب حرم نبوی سے  
 مشرف ہووے بعد سلام کے یہ دعا پڑھے اللہم افتح لی ابواب رحمتک  
 و امر زہنی فی خیر ما سئلک ما سئلہ اولیاءک و اهل طاعتک  
 و اغفر لی ذرہنی یا خیر مسؤل از جملہ آداب زیارت یہ ہے کہ تو  
 حاضر ہونے کے درست طور سے غسل اور مسواک کرے اور لباس طہین

پہنے اگر سفید ہو تو بہتر ہے کہ لباس سفید حضرت کو بہت پسند تھا  
 اور اپنے تین علم و وقاری آراستہ کرے اور لباس حرام سے احتراز  
 رکھے جیسا کہ بعض جاہلین کرتے ہیں اس واسطے یہ امر خصوصیات مکہ منکہ  
 ہی اور نہایت خشوع و خضوع ظاہر و باطن اختیار کرے اپنے دل میں جائے  
 کہ یہ وہ مکان ہے کہ حق تعالیٰ اپنے جمیع کرم کے واسطے پسند کیا اور  
 چلنے میں بوقت اٹھانے اور رکھنے قدم کے کمال علم و وقار اور آداب  
 ملاحظہ رکھے اور جانے کہ یہ وہ زمین ہے کہ جس پر سرور انبیاء صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم قدم رکھے ہیں از جملہ آداب یہ ہے کہ جب شہر مبارک کے  
 دروازہ میں داخل ہو وی یہ پڑھے بسم اللہ ماشاء اللہ لا حولہ  
 الا باللہ رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق  
 واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا حسبی اللہ انت باللہ  
 توکل علی اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ اللہم انی اسألك  
 بحق السائلین علیک بحق مہمشیائی ہذا الیک فانی لم اخرج  
 بطرا ولا اثرا ولا دیاء ولا سمعۃ خراجت التقاء سخطک و  
 ابتغاء مرضاتک اسألك ان تبعدنی من النار وان تغفر لی  
 ذنوبی انہ لا یغفر الذنوب الا انت اور بوقت حاضر ہونے مسجد کے  
 ہر وقت یہ دعا پڑھنا مستحب ہے ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ جو شخص  
 مسجد کے راہ میں یہ دعا پڑھے اس کے واسطے ستر ہزار فرشتہ سپرد  
 ہوتے ہیں کہ وہ مغفرت اس شخص کی چاہتے ہیں اور حق تعالیٰ اس پر متوجہ

ہوتا ہے منجملہ آداب یہ ہے کہ قبل داخل ہونے مسجد نبوی کے کچھ صدقہ  
 راہ خدا میں دیوے اعتبار اسلام میں یہ حکم واجب تھا کہ جو شخص حضرت  
 خدمت میں حاضر ہو کر عرض و معروض کا ارادہ رکھے وہ اول صدقہ دیوے  
 پہر حاضر خدمت نبویہ ہووے چنانچہ اس آیت میں ارشاد ہوا یا ایہا الذین  
 امنوا اذا نالکم الرسول نقداً مومن یا بدی تجزیک صدقہ پہر  
 وجوب صدقہ منسوخ ہوا مگر استحباب باقی ہے چونکہ آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم اس عالم میں بصفہ حیات تشریف فرما ہیں حکم زیارت  
 حضرت کا بھی حکم ملازمت خدمت عالم حیات ہے ازجملہ آداب زیارت  
 نبویہ یہ ہے کہ جب مسجد نبوی میں بقصد زیارت داخل ہووے زیارت  
 سب پر مقدم جانے اور کوئی دوسرے کام میں مصروف نہ ہووے مگر جو کام  
 ضرور ہے کہ چھوڑنا اس کا موجب شغل خاطر اور تفرقہ باطن ہووے اور  
 جب زیارت کو حاضر ہووے تصور عظمت و اہمیت مکان اور ملاحظہ  
 شرف و عزت اس بارگاہ عالی شان سے غافل نہ رہے اور جانے کہ یہ مکان  
 ہبط وحی اور منزل رحمت اور مقام غرہ ہے اور یہ مسجد خاتم الانبیاء  
 اور مقام پید المرسلین حبیب ہا عالمین ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور  
 جملہ آداب سے یہ ہے کہ وقت داخل ہونے مسجد نبوی کے کچھ وقفہ کر  
 گویا کہ حضرت داخل ہو مگر اذان چاہے لیکن بعض علماء کہے ہیں کہ اس کا  
 کچھ اصل نہیں اور بوقت داخل ہونے مسجد کے اول مسجد یا پیر مسجد کے  
 اندر رکھنا اور یہ دعا پڑھنا مستحب ہے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَلِیْمِ وَبِوَجْهِ الْکَرِیْمِ

وینو لا القديم من الشيطان الرحيم بسم الله ولا حول ولا قوة الا  
 بالله ما شاء الله اللهم صل على سيدنا محمد عبدك ورسولك  
 على الوصية وسلم تسليما كثيرا اللهم اغفر لي ذنوبي وافتح لي  
 ابواب رحمتك اللهم وفقني واعينني على كل ما يرضيك ومن  
 على محسن الالادب السلام عليك ايها النبي ورحمته الله وبركاته  
 اس دعا کو بوقت داخل ہونے اور نکلنے مسجد کے ترک نہ کرے لیکن بوقت  
 نکلنے کے افتح لی ابواب فضلک بجائے رحمتک کے کچھ لیکن دعا مخصوصہ  
 کافی یہ ہے اعوذ بالله بسم الله الحمد لله وسلام على رسول الله  
 السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته حدیث میں وارد ہے  
 اذا دخل احدكم المسجد فليسلم على النبي صلى الله عليه واله وسلم  
 از جملہ آداب زیارت یہ ہے کہ اگر بوقت زیارت کوئی شخص وسط  
 سلام کے متوجہ ہو وی حتی الوسع اس سے چشم پوشی اور اعراض کرے  
 پھر اس پر بھی گزیر نہ ہو تو جواب سلام میں ضرورت سے زیادہ نہ کہے  
 اور باطن سے اس شخص کے طرف متوجہ نہ ہوے اور جب وقت روضہ  
 جنت میں کہ ما بین حجر شریف اور منبر شریف ہے داخل ہووے حضرت کے  
 مصلی شریف پر حاضر ہو کر جانب یمن بنیت تھیجۃ المسجد کے دو گانے  
 ادا کرے مگر اس کے قرار ت میں تطویل نہ کرے بلکہ بعد قراۃ سورۃ فاتحہ  
 سورۃ قل یا اور سورۃ اخلاص پر اکتفا کرے اگر مصلی پر جائے نپاسے قریب  
 مصلی کے نہ گانہ ادا کرے اگر بوقت داخل ہونے مسجد کے اقامت نماز

مفروضہ شروع ہو گئی ہو فرض میں داخل ہو جائے کہ غرض تہتہ مسجد کی  
ادائی فرض سے حاصل ہے اور بعد ادائی تہتہ المسجد کے حدود و مشرک  
حق تعالیٰ بجا لاوے کہ ایسے نعمت عظمیٰ اور سعادت کبریٰ سے سرفراز کیا  
کہ یہ وہ مقام ہے کہ اس جائے میں حصول مرتبت نعمت رضا و توفیق  
اور وصول بمقاصد دارین اور سعادت کونین ہے اور بھی حق تعالیٰ سے  
دعا مانگتا رہے اور یقین جانے کہ یہ ایسی بارگاہ ہے کہ اس سے کوئی بے  
صادق اور فقیر سائل محروم اور نا امید نہیں ہے اقوال علماء اہل میں  
مختلف ہیں کہ زائر اول دو گانہ تہتہ المسجد ادا کرے یا زیارت سے  
مشرف ہووے بعض علماء مالکیہ تقدیم زیارت کو تہتہ المسجد پر عائد  
رکھے ہیں اور بعض کہے ہیں کہ اگر گد زائرین کا جانب مواجہہ تشریف کے  
ہووے چلنے یا کھڑے ہوئے لیکن اکثر علماء کے نزدیک دو گانہ تہتہ مسجد  
کا ہر حال میں چلے ادا کرنا مستحب ہے جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کیوقت  
سفر سے مراجعت کر کے حضرت کے خدمت بابرکات میں حاضر ہوا حضرت  
پوچھے کہ آیا تو نے دو گانہ تہتہ المسجد ادا کیا میں نے کہا کہ نہیں یا رسول اللہ  
حضرت نے فرمائی کہ پہلے مسجد میں جا کر نماز ادا کرے پھر مجھ پر سلام عرض  
کر دلیکن خلاف اس سلام میں ہے جو کہ ماوراء اداب دخول مسجد کے  
ہے اس واسطے کہ جو سلام داخل اداب دخول مسجد ہے وہ بالاتفاق  
تہتہ المسجد پر مقدم ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اور درباب جواز مسجد  
شکر قبل تہتہ المسجد یا بعد تہتہ المسجد علماء کو اختلاف ہے نزدیک علماء

شافعیہ اگر کوئی نعمت تازہ سوائے نعمت دایمی کے حاصل ہووے تو  
 ادائی سجدہ شکر اس کو جائز ہے اور علماء خفیہ سے بھی سجدہ شکر کے  
 جواز میں روایات وارد ہیں اور حضرت کے فعل سے بھی منقول ہے  
 واللہ اعلم پس بعد ادا کرنے دو گانہ تحمید المسجد کے متوجہ زیارت ہووے  
 اور توجہ اپنے جانب قبر شریف کے رکھ کر حضرت سے استعانت اور مدد  
 در باب رعایت اداب استقامت و فیاض اور متوقف شریف کے چاہے  
 کہ بغیر اعانت اور مدد الہی کے قیام اس مقام عالیہ میں ممکن نہیں اور  
 ہمت تک ہو سکے خضوع اور خشوع اور وقار اور ذلت و انکسار  
 ظاہری و باطنی میں قصور اور کوتاہی نہ کرے مگر جو افعال کہ ان کی شرح  
 شریف میں رخصت نہیں اور نہ ظاہر میں وہ آداب نظر آتے  
 ہیں ان افعال سے اجتناب کرے جیسا کہ سجدہ کرنا چہرہ کو اپنے خاک  
 پر ملنا وغیرہ ان اس واسطے کہ آداب در حقیقت اتباع اور امتثال  
 امر نبوی ہے اگر غلبہ حال اور استیلا و شوق سے اس قسم کے آداب  
 امور ظاہری اگر بوقت حضور مردم نہ ہو بہتر ہے اور بعضی علماء سے  
 اس باب میں کچھ یک گفتگو بھی منقول ہے لیکن مفتی بہ وہی قول ہے  
 جو کہا گیا اور بوقت سلام عرض کرنیکی دست راست اپنا دست چپ  
 پر مثل حالت نماز کے رکھے کہانی کہ علماء خفیہ سے ہیں اس میں تصریح  
 کئے ہیں اتھی مضمون کتاب جذب القلوب لخصاص محرر اوراق عرض کتاب  
 کہ وقت حضوری روضہ مطہرہ کے بعض ساکنین اس بقعہ عالیہ اور بلند طہرہ

اس کیفیت سے ظاہر ہے کہ بھٹے کا زمین اس بارہو طیبہ کے جو اطراف سے  
 اگر حیاں حاضر ہیں وہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ بوقت سلام عرض کرنے کے ہاتھ ہاتھ  
 کھڑا ہونا ممنوع ہے۔ اس لیے کہ مساجد خاص نماز کے واسطے ہے اور  
 نماز عبادتِ آلہی ہے اس وقت میں نماز کے بعد چہ اس خاکسار کے ذہن میں  
 حضرت کے فیضان اور شایستگی جو مضامین وارد ہوئے تھے یہ کیا  
 اور ساکنین کے غرض تین لایا وہ یہ ہے کہ ہمارا اللہ عزوجل رحمہمما قولہ تعالیٰ  
 وما ارسلناک الا رحمة للعالمین حق تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم کو فرماتا ہے کہ میں بھی بھیجے گا تو کو واسطے رحمتِ جمیع خلایق کے  
 پس ذاتِ مبارک مضر کے واسطے رحمتِ جمیع خلایق کے لئے اب خیال کیا جا  
 کہ اس آیت کریمہ میں کمالاتِ رحمتِ حق ذاتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم میں دو طرح سے ثابت ہوئے ہیں تو یہ کہ حسیانہ تعالیٰ رحمت ہو  
 آپ کے نفی اور اثبات کے ساتھ ذکر کیا جو کہ فائدہ حصر کا دیتا ہے اگر ایسا فرماتا  
 تو بھی ممکن تھا اور سنانا کہ رحمت للعالمین یعنی ہمنے ہمنے کو واسطے رحمتِ خلایق  
 بھیجے گا یہ حصر اور مبالغہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو مظاہر کائنات  
 آلہی میں منہوم نہوتا اور دوسرا یہ معلوم ہوا کہ ذاتِ مبارک حضرت کے  
 رحمتِ جمیع عالم کے واسطے ہے نہ خاص مومنین کے لئے کیونکہ رحمت للعالمین  
 نہیں فرمایا بلکہ رحمت للعالمین فرمائی کہ رحمت میں آپ کے سب عالم اکٹھے ہوتے  
 حتیٰ کہ کفار و منافقین چنانچہ اگر کفار جزیرہ دیورین تو ان سے قتل و نہب کا حکم  
 مرفوع ہوا اور یہ ان سے مسلمانوں کے طرح کیا جاوے گا اور دارالسلام

شرح مسند احمد  
 ج ۱ ص ۱۲۵  
 باب ۱۲



رہنمایا حکم ہو گئے گا اور منافقین ہر خبیث کہ دل میں کفر اور بغضِ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف سے اور گمراہوں میں اپنی بے ادبی سے  
 خدمتِ اقدس میں پیش کرتے تھے مگر نظرِ ہر کلمہ گوئی کے سبب سے  
 باخلاق کریمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے درپیش آتے یعنی  
 اپنے شہرِ مبارک میں رہنے کی مانعت نہ فرماتے اور معذرت ان کی قبول  
 کرتے بلکہ ان کی نمازِ جنازہ کے واسطے بھی تشریف فرمائی کا ارادہ رکھتے  
 اور ان کے حق پر تشریف فرما ہوتے چنانچہ کیا بربیب قبولِ معذرت منافقین  
 یہ آیت نازل ہوئی عفا اللہ عنک لما اذنت لہم حتی یتباین لک  
 الذین صدقوا و تعلم انکاذ بین معاف کیا اللہ تعالیٰ آپ سے کہ واسطے  
 حکم دے آپ واسطے ان منافقین کے چنانگ کہ ظاہر ہوئے واسطے آپ کی  
 وہ لوگ کہ سچے ہیں اور جان لیوے آپ جو ٹون کو تفاسیر میں اس کا پورا قصہ  
 مسبین ہے بسببِ تطویل کے عرض نہیں کیا گیا اور کیا بربیبِ معصیت چاہنے  
 واسطے منافقین کے یہ آیت نازل ہوئی ولا تغفل علی احد منهم مما  
 اہل ادا ولا تقم علی قبالہ چنانچہ عبداللہ بن ابی بن سلول کو حضرت دُفن فرمائی  
 بلکہ چادر بھی اپنے واسطے کفن کے غنایت فرمائے اور کفارِ آنحضرت کے دُفن  
 مبارک کو جنگِ بدر میں شہید کر دئے تاہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 سوائے دعا ہدایت کے ان کو یاد نہ فرمائے اللہ ماہد قومِ فانیع  
 لا یعلمون یا اللہ ہدایت کر میری قوم کو کیونکہ وہ مجھے جانتے نہیں مجھ پر  
 رہے پرلِ ندون بعضے علما جاہل سیرت اور جہلارِ علماء صورت کہ عالمِ ملکوت

تابع اور اناخبر کی قائل ہیں تعظیم و تکریم آنحضرت کو منع کرتے ہیں کہ جن کے باعث زمین اور آسمان پیدا ہوا اور سارے چہان کا ظہور ہوا اگر ان کی پیدائش نہ ہوتی تو کوئی مخلوق نہ ہوتا اول رحمت اس عالمیان کی یہ ظہور پائی کہ یہ باعث اور جامع جمیع نعمات اور ہر قسم کے رحم کا ہے کہ حق تعالیٰ جمیع عوالم کو حصہ وجود و بطفیل وجود فائز الجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سرفراز فرمایا یعنی آپ کے وجود و مہار کا کہ طفیل سے سب کو وجود نصیب ہوا کیا جن دانش کیا ملا کہ اور شایطین الغرض ان کا قول یہ ہے کہ سلام عرض کرنا خدمت اقدس میں ہاتھ باندھ کر ممنوع ہے کیونکہ یہ شکل نماز خاص ہے اس کے واسطے مشابہت اس کی کسی غیر حقیقہ کے واسطے جائز نہیں اور چونکہ بعض ان فرقہ میں سے مدینہ طیبہ میں بھی حاضر ہیں عوام الناس کو کہ علم سے ناواقف ہیں اور چندان عقل و فراست نہیں رکھتے خیال کرتے ہیں کہ یہ لوگ علماء مشہور ہیں اور ساکن مدینہ ہیں قول ان کا رست ہونگا بس گمراہ ہو جاتے ہیں اور عوام کی گمراہی کا بوجہ بھی سوائے اپنے بونجے ناخ و وہ لوگ اٹھالیتے ہیں چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے ویجملون النفاق و النفاق لاصع النفاق اہم پس سنو اے ہائیو تم ہر خبیثہ ہر خبیثہ ایسے لوگوں کے دام میں نہ پڑو اور ایمان کو اپنے تباہ اور خراب نہ کر لو کہ تعظیم و تکریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عین ایمان ہے اور فی الحقیقت تعظیم و تکریم اٹھی ہے اور ہماری کیا حقیقت ہے کہ تعظیم و تکریم جیسا کہ شایان آنحضرت سے ادا کرنا حق تعالیٰ خود تعظیم و تکریم آنحضرت کے فرمایا کہ قرآن تمام حملو ہے اور کیسے سچو

اور اٹھانے ہیں اور جانچنا  
انچکنا ہونا اور بوجہ  
انچکنا ہونا اور بوجہ  
انچکنا ہونا اور بوجہ

القاب کے ساتھ یاد فرمایا ہے کہین اور ہر کامل کہین سراج فیض فرمایا اور  
 کہین رسول کریم اور رحمتہ للعالمین امین خاتم النبیین فرمایا بیجا تنک کہ انجو  
 خود خاص ناموں میں اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام عنایت فرمایا  
 کہ رؤف رحیم ہے اور سوا اس کے کسی طرح سے توفیق و تکریم حضرت کے  
 محقق عالی کی طرف سے ادا ہوئے کہ قرآن و احادیث و کتب باطن و ظاہر میں اسے اور  
 قلم تحریر سے قاصر ہے آدمی کو اگر عبور و مرور باطن و ظاہر میں ہو تو  
 بخوبی منکشف ہو سکتا ہے اور قطع نظر اس سے کہ اللہ تعالیٰ نے خود توفیق و تکریم  
 آنحضرت ادا فرما کر مومنین کو بھی ارشاد فرمایا اور توفیق و تکریم آنحضرت کے  
 سکھایا فاذا طعتم فانتشروا ولا تستانین لصدیقہ ان ذلکم کان  
 یؤذی النبی فیستحی منکم والذین لا یستحی من الحق ہیں اس آیت سے  
 یہ فائدہ وہ لوگ کہ دعوت میں کمال نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر  
 ہو وینا انہیں چاہئے کہ باوہب حاضر و جہاد اور کہا نا کہا اس کے بعد جلد بخت  
 کرین اور مانند گہروں اپنے آپس میں بات چیت کریتے نہ ٹہریں اور دور  
 جائے فرمایا یا ایہا الذین امنوا لا تقدموا بین یدی اللہ  
 ورسوله ولتقوا اللہ اے وہ لوگ کہ ایمان لائے ہو دست و پیر دست دہی  
 کرو تم روبرو اللہ کے اور رسول اس کے اور نہ رو تم اللہ سے اور  
 دوسری آیت میں فرمایا یا ایہا الذین امنوا لا تنقضوا فیما اعدتم و اللہ  
 موت النبی ولا تنقضوا فیما اعدتم و اللہ بالنقول لیس ابعث منکم بعض ان تعبط اعصاب  
 و انتم لا تشعرون اس آیت سے یہ ثابت ہوا کہ مومنین روبرو آنحضرت

میں جنوت کہ کیا کام و مصلحت  
 ہو جاو اور دست و پیر باطن و ظاہر  
 عقیقہ کی بات ازیت و نبی کریم  
 جا کو پس شرم کرتے ہیں کہ  
 اور اندر جانیں تا باقی اس  
 دیکھو کہ ایمان الہی جو ہر وقت جاری  
 اور اگر اپنے اندر اور آنحضرت کے  
 چھوڑ دے مگر اللہ کے حکم سے  
 میں نے اپنے آپ کو اللہ کے  
 جانے ہوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز بلند نہ کریں بلکہ وعید بھی نازل ہوئی کہ اگر ایسا کریں  
 تو تمہارے عمل ناچیز ہوں گے اور دوسری آیت میں یہ ارشاد ہوا  
 ان الذین یبنّٰو ناک من وراء الحجرات التّٰثمّ لا یصلون  
 وہ لوگ کہ پکارتے ہیں آپ کو پیچھے سے حجروں کے اشران کے نہیں  
 سمجھتے اس آیت سے یہ معلوم ہوا کہ اگر کسی مومن کو کچھ حضرت سے عرض  
 کرنا ہو تو وہ رو برو عرض کرے اگر حضرت حجۃ شریفہ کے اندر ہوں تو  
 نہ پکارے کہ ترک ادب ہے غرض کئی طرح سے حق تعالیٰ نے تعلیم آداب  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن میں فرمایا ہے کہ یہاں لکھنے کی گنجائش  
 نہیں اب خیال کیا جاوے کہ دوزانوں پر کون کون سی باتیں لکھنی چاہئیں یہ بھی  
 بہت صلوٰۃ ہے یا نہیں اس میں آپ کو علم ہے انکار نہیں اور ہاتھ نہ ملے  
 کہ اسے ہونا مانتا اور ہیئت قیام ناسیہ اور دوزانوں پر کچھ لکھنا چاہیے  
 کہ وہ اس ہیئت سے اور اس ہیئت سے حدیث گنجین میں وارد ہے کہ جبرئیل  
 علیہ السلام آنحضرت کے پاس حاضر ہوئے اور ان کے چہرے پر ہاتھ رکھ کر  
 فرمایا اے محمد! یہاں اور اسانہ میں جو کچھ آنحضرت ان سب کے  
 لئے فرماتے ہیں اسے لکھ کر اپنے پاس رکھ لے کہ یہ جبرئیل واسطے تعلیم کرنے  
 کے لئے فرماتے ہیں کہ جبرئیل کہاں ادب دوزانوں پر ہاتھ اپنے  
 ہاتھ پر رکھ کر فرماتے ہیں اے سلیم! نبوی کو ہووے کہ حضور کی خدمت  
 سے طغویہ برکتیہ صلوٰۃ ہووے پس فائل جو کہتا ہے کہ حضور کی خدمت اقدس میں  
 بہریت نماز نہ ہو تعلیم آداب جبرئیل علیہ السلام کو ماننا بلکہ خود آپ کو

بہتر جبریل سے جانا کہ جبریل نے بہتیت صلوٰۃ خدمت مبارک میں حاضر  
 رہے اور یہ اوس کو منع کرتا ہے بدتر اہلبیس سے ہو کہ اہلبیس کی مرتبہ  
 آدم مشہور نہیں ہوا تھا بنظر خاکی ہونے آدم کے سجدہ سے بازر ہا اور  
 یہ شخص جانتا ہے کہ جبریل افضل الملائکہ ہیں تاہم حضرت جبریل جیسا ادا  
 خدمت اقدس میں کئے ویسا ہی آپ نہیں کرتا بلکہ اس کو منع کرتا ہے ۔  
 ھذا اللہ سوا السبیل اور یہ نہیں سمجھتا کہ ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا  
 تو کیا آدم کو سجدہ کنیچا حکم فرشتوں کو ہوا تو بب آپ ہی کے نور مبارک  
 کی ہو کہ آپ کا نور مبارک آدم کے وجود مبارک میں امانت رکھا گیا تھا اور  
 یہ وہ ذات مبارک ہے کہ نماز کی حالت اور بہتیت سے خدمت اقدس میں  
 کھڑے رہنا تو کیا عین حالت صلوٰۃ میں جو اب دینا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو  
 واجب ہی کتاب در المنصوٰۃ فی الصلوٰۃ والسلام علی صاحب المقام المحمودین  
 تحریر ہے کہ جو اب دینا آنحضرت کو اگرچہ نماز فرض میں ہو فرض ہے چنانچہ  
 حدیث میں وارد ہے کہ یک صحابی نماز پڑھ رہے تھے حضرت ان کو پکاری  
 انہوں نے بخمال نماز کے جواب نہ دے حضرت بعد فراغ ان کے نماز ہو  
 فرمائے کہ میں نے تم کو پکارا جواب کیوں نہیں دے انہوں نے عرض کیا  
 کہ میں نماز پڑھ رہا تھا حضرت فرمائے کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھے کہ قطعاً  
 فرمایا ایہا الذین امنوا استجبوا للہ وللرسول اذ دعا لعلکم  
 اے لوگ کہ ایمان لائے ہو جواب دیو تم واسطے اللہ کے اور رسول کے  
 جسوقت کے پکارو جاؤ تم پس خلاصہ ارشاد نبوی یہ ہو کہ عین حالت صلوٰۃ میں

جواب دینا تم پر واجب ہے اور کیون نہو و س کے عین نماز میں یعنی  
 جلسہ اولیٰ اور ثانیہ میں حکم ہوا کہ سلام حضرت پر عرض کریں چنانچہ التحیات  
 میں مذکور ہے السلام علیک ایہا النبی ورحمتہ اللہ وبرکاتہ دیکھا جاوے کہ  
 کس طرز کی تعظیم و تکریم ہے کہ عین حالت صلوٰۃ میں سلام عرض کر لیا حکم  
 ہوا کہ سلام بھی عرض کریں اور رحمت اور برکات آجی بھی عرض کریں  
 اب یہہہ تا مکمل ایسے کلمات، سزجہ ناست مثلاً بیدار ہیں کہ وقت اذان وہ بھی  
 اپنے سر پر خاک اڑانا ہاگتا ہے یہ بھی اپنے سر پر خاک ڈالے اور خیال کیا جاوے  
 کہ نماز عبادت خاص حق تعالیٰ کی ہے حق تعالیٰ نے اس کو صلوٰۃ فرمایا چنانچہ  
 آیت قرآنی ہے من قبل صلوٰۃ الفجر وحين تضعون ثيابکم من الظہر  
 ومن بعد صلوٰۃ العشاء ایسا ہی حضرت پر و عرض کرنے کو صلوٰۃ  
 فرمایا کہ ارشاد اُلھی ہوا یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلم تسلیما  
 پس دو نوب بھی صلوٰۃ ہوئے اور یک مضمون واسطے تو بیچ مطلب کے عرض کیا  
 جاتا ہے کہ کتاب شکوۃ شریف میں یہ حدیث وارد ہے کہ یک اعرابی آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خدمت میں حاضر ہوا اور معنی ایمان اور اسلام  
 حضرت سے تعلیم پا کر دست و پائی شریف کو بوسہ دیا اور یہ اس حدیث میں  
 مذکور نہیں کہ آنحضرت اس کو پائی مبارک کے بوسہ دینے سے منع فرمے اور  
 حالانکہ بوسہ دینا پاؤں کا صورت سجدہ ہے ارشاد حضرت محبوب سبحانی غوث  
 الصمدانی سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ فتح الرمانی میں ہے من اولاد لیا  
 من یسجد لہ الملائکہ یعنی بعض اولیاء اللہ ایسے ہیں کہ جن کے واسطے

فرشتہ سجدہ کرتے ہیں جبکی باعث آنحضرت کے آپ کی امت مرحومہ کو ایسا  
 شرف حاصل ہوا کہ اولیاء امت کو واسطے تعظیم و تکریم آپ کے فرشتہ  
 سجدہ کرتے ہیں پھر ان ہی حضرت کے کہلا کر حضرت کی تعظیم و تکریم منع کرنا اور کہنا  
 بات باندھ کر سلام مست پڑو کیا شقاوت اور گمراہی ہے اور کیا رحمت اس  
 رحمتہ للعالمین کی ہے کہ جیسا کہ اس عالم میں تشریف فرما تھے تو منافقین کو  
 رحمت کاملہ سے اپنے محروم نہیں رکھتے تھے اور قرب و جوار میں نہ ہو  
 منع نہیں فرمائے جبکہ اس عالم میں تشریف فرما ہیں ایسے اشقیاء و مجنوں  
 جوار سے حضرت کے سرفراز ہیں رہنا کاشناغ قلوبنا بعد اذ ہتینا  
 وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب مگر عبید نہیں کہ  
 طوالتنا فاقامتنا و بلدہ طیبہ سے رنگ اور کدورت دل سے  
 ان کے دور ہو سکے اور صفائی حاصل ہوئی خارجہ میں وارد ہے کہ  
 مدینہ طیبہ نکال دیتا ہے برائوں کو جیسا کہ نکال دیتا ہے بہت میل لوہی کا  
 اور جذب القلوب میں لکھے ہیں کہ مواجد شریف میں پشت بقابل مقابل  
 چاندی کے بیچ سکے کہ دیوار حجرہ شریف کی مقابل وجہ کریم کے نصیب  
 ہیں ابوقتیں سلام کہیں رہو گے جو امر شہینہ میں تحریر ہے کہ رو برو  
 وجہ شریف کے دیدار حجرہ شریف منج چاندی کی مرمر بیخ میں نصب ہے  
 کہ جو مقابل اس سکے نظر آوے وہ مقابل وجہ شریف کے ہوتا ہے جبکہ  
 نور محمد سلطان احمد خان والی روم کے آسے اس نے بعد حج کے بسطی  
 زیارت مدینہ طیبہ کے سہ ماہ میں حاضر ہوا اس چاندی کے بیخ پر دوپاز

الماس کے آویزان کیا محرر اور اقی عرض کرتا ہے کہ اختتام تصنیف کتاب  
 جذب القلوب سلسلہ میں ہوا پس مصنف کتاب موصوف کے زمانہ زیارت  
 میں یہ الماس آویزان نہ تھے اب تک بھی وہ قطعات آویزان باقی ہے  
 کہ اس کا مفصل حال آئندہ بیان ہو گا یہاں سے پہر مضمون جذب القلوب  
 در باب آداب زیارت لکھتا ہے اہل سلف بجائے جالی نجاسی یعنی  
 پتیلی کی کھڑی ہو کر سلام عرض کرتے اور اس زمانے میں ازواج مطہرات  
 کے مجھ باقی تھے اور مسجد میں داخل کئے گئے نہ تھے اور اس وقت جالی بھی  
 نہ تھی اور یہ جائے تین گز قبر مطہر سے فاصلہ پر ہے اور کھڑا ہونا سلف کا  
 اسجد میں منقول ہے الحاصل کھڑا ہونا ایسے حد پر چاہئے کہ عالم حیات میں  
 آپ کے حضوری اس حد پر لائق طریقہ ادب تھے اور اب زائرین باہر  
 جالی نجاسی کی کھڑے ہوتے ہیں اگر متصل جالی شریف یا اس سے کچھ دور  
 کھڑے ہو دین دو نو بھی جائز ہے اور سبقین جالی کہ آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ والہ وسلم حال - حضوری اور قیام زائر سے آگاہ اور مطلع ہیں اور  
 آواز متوسط نہ بہت پست نہ بہت بلند صفت حیا اور وقار سے سلام  
 عرض کرے جیسا کہ معلین رسائل زیارت میں لکھے ہیں اور در باب اختصار  
 اور طوالت سلام میں یہ ہے کہ سلام روزمرہ یا ننگی وقت پر اختصار کرے  
 اور اول و حملہ میں کہ مسافت بعیدہ قطع کر کے بادل پر اشتیاق سیجہ  
 خدمت نبوی میں حاضر ہوا ہے اختصار ایسی مقام پر کھان ہو سکتا ہے اکثر طما  
 تطویل سلام کو پسند کئے ہیں اس واسطے کہ کھڑا ہونا حضوری میں اور مخاطب



ہو نا حضرت کے طرف اعظم سعادت سے ہے اگر کسی شخص نے وصیت کیا ہو  
 اس کے جانب سے سلام عرض کرے اس طرح السلام علیک یا رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من فلان بن فلان یا علیک یا  
 رسول اللہ اور یہ سلام دوسروں کے طرف سے بھی مقام اول پر اجازت  
 کر کے رو برو موافق شریف کے کھڑے ہو کر عرض کرے اور حضرت سے  
 شفاعت اور مدد چاہے اور خشوع و خضوع اور ذلت و انکسار یہن کو تیار  
 کرے آثار سلف تیار دے کہ جو شخص اول آید ان اللہ و ملائکتہ یصلو  
 علی النبی آخر تک پڑھے اور بعد اس کے صلی اللہ علیک یا محمد شرف  
 بارس کہے فرشتہ آسمان سے ندا کرتا ہے کہ حق تعالیٰ اپنے رحمت تجہ پنازل کر  
 ایفان اکملی روز کوئی حاجت تیری باقی نہیں رہی کہ بر نہ آئے ہو اور نہ بار  
 مانعت ندا حضرت کے باسم علم بعض علماء کہتے ہیں کہ اگر صلی اللہ علیک یا محمد  
 کہے تو احسن ہے مصنف جذب القلوب فرماتے ہیں کہ اس محل پر اگر یا نبی اللہ  
 کہے تو مناسب ہے تاکہ نظم قرآنی سے موافق ہو وے اس واسطیکہ قرآن میں  
 یصلون علی النبی و آروے پہر بعد سلام عرض کرنے کے مقام موافق شریف  
 جانب بالین مبارک کہے آوے اس طرز پر کہ حجۃ شریفہ کے جانب پشت  
 نہو وے اسجائے بھی کھڑا ہو کر تمجید اور تحمید اور دعا اور درود میں مشغول  
 و مصروف رہے پہر روضہ جنت میں بجائے منبر مبارک کی بجائے نشست  
 حضرت کے قریب حاضر ہو کر دعا کرے کہ اسجائے دعا مستجاب ہے ذکر فضائل  
 و درود شریف شیخ عبدالحق دہلوی قدس سرہ نے جذب القلوب میں لکھے ہیں

بیرفضائل و درود

کہ فوائد اور تشاک درود شریف کے مدارج اور احصاء سے متجاویز ہیں کہ  
 ضبط انکار زبان قلم اور بیان سے دشوار ہے لیکن بعض علماء اور حفاظ  
 حدیث سے جو فضائل درود شریف کے احادیث صحیحہ اور روایات  
 حسنہ سے ثبوت اس کا ہوا ہے بیان کیا جاتا ہے بعض فوائد ان میں  
 اصل درود شریف پر مرتب ہیں اور بعض عدد مخصوص پر اور بعضی  
 ان سے اثر کیفیت خاص پر اور بعضی لازم حالت مخصوص کہ کچھ ان میں  
 ذکر کیا جاتا ہے فوائد درود شریف امتثال امر اطہی ہے کہ قرآن شریف  
 میں حضرت پر درود پڑھنے کا حکم ہے اور موافقت اللہ کی اور فرشتوں کی  
 ہے کہ حق تعالیٰ اور اس کے فرشتے حضرت پر درود پڑھتے ہیں اور حصول  
 دس رحمت اکہی اور بلند ہونا دس درجوں کا اور ثابت ہونا دس نیکیوں کا  
 اور مٹنا دس گناہ کا اور بعض احادیث میں وارد ہے کہ یک درود مقابلہ میں دس  
 غلام آزاد کرنے کے ہے اور بنی جہاد کی قبول ہونا دعا کا واجب ہونا  
 حضرت کے شفاعت گواہی دنیا حضرت کا اس کے واسطے اور نذر دیکھ کر  
 اور تاکید دروازہ جنت پر حاصل ہونا اور قیامت کے روز حضرت کے  
 مشرف ہونا درود پڑھنے والوں کا قبل دوسروں کے اور کفیل ہونا  
 حضرت کا جمیع امورات مصلیٰ کو بوقت شدت اور کفایت جمیع مہات اور  
 قضائی جمیع حوائج اور مغفرت جملہ گواہان اور کفارہ تہامی سیات اور ظہر  
 کی قول کے فوایت فرایض سے بھی کفارہ ہوتا ہے اور قایم مقام صدقہ  
 ہونا بلکہ ظہر بیکر دایت افضل صدقہ سے ہے اور دفع مصیبت اور

اور شفا و امراض اور دفع خوف اور ظاہر ہونا برات متہم کا اور فتح و  
 دشمنوں پر اور حصول رضائی آلہی اور محبت حضرت کے اس کے ساتھ  
 اور رحمت بھیجنا حق تعالیٰ اور ملائکہ کا اس پر اور پاک ہونا اور بڑھنا  
 عمل کا اور مال کا اور طہارت ذات اور صفائی قلب اور فراغ حال اور  
 حصول برکت جمیع امور میں یہاں تک کہ اسباب اور اولاد میں تا طبقہ بلو  
 اور نجات اہوال قیامت سے اور آسانی سکرات موت سے اور خلاص  
 ہما لک دینا اور تنگی ہائے زمانہ سے اور یادنا ہولی ہوئی چیز و نکا اور دوہو  
 فقر کا اور نہونا حاجت کا اور سلامتی حاصل ہونا اقسام نخل و جفا سے ہو  
 کہ حدیث میں وارد ہے جو شخص کہ حضرت پر درود نہ پڑھے وہ نجیل ہے  
 اور گو پاک وہ حضرت پر جنگ کیا اور برات حاصل ہونا دعا و زعم انفس  
 اس واسطے کہ حدیث شریف میں دعا و زعم الف درود نہ پڑھنے والے کے  
 واسطے ہے اور زعم الف محاورہ عرب ہے کہ مراد اس سے عدم حصول  
 مقصود ہے اور خوشبو کا ہونا اس کے مجلس میں اور دہا پ لینا رحمت  
 حق تعالیٰ کا اس کو اور اس کے جلسہ کو اور زیادہ روشنی کا ہونا وقت  
 گزرنے پہل صراط کی اور ثبات رہنا قدم کا پہل صراط پر اور گزر جانا اس  
 شخص کا پہل صراط سے کی طرقتہ العین میں بخلاف حال تارک درود شریف  
 کے اور اتم مقصود اور اعظم مطلوب یہ ہے کہ اس شخص کا نام سرور کا نا  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض ہوتا ہے محراب اوراق  
 عرض کرتا ہے کہ فی الواقع یہ عجب فضیلت ہے کہ کوئی چیز فضایل دارین اور

اور سعادت کو نہیں سے ہم سہی اس کا کرنا ممکن نہیں اور یہ عجیب ذوق ہے کہ کوئی مذاق اس کو نہیں پہنچ سکتا جیو کہ بعض شاعر نے اسی مذاق میں کہا ہے سہ یار و میرا شکوہ ہے بھلا کیجیو اس سے اور زائد ہونا شوق و محبت کا حضرت کے ساتھ اور حاضر رہنا محاسن نبویہ کا دل میں اور بندہ بنا آپ کے خیال کا آنکھ میں کہ یہ لازمہ کثرت درود ہے اور محبت رکھنا حضرت کا اور مسلمانوں کا اس سے مصافحہ کرنا روز قیامت حضرت کا اس کے ساتھ اور رویت جمال نبوی عالم خواب میں محبت رکھنا فرشتوں کا اور مرحبا کہنا ان کا درود پڑھنے والوں پر اور لکھنا اور درود کا سونے کے قلم سے چاندی کے کاغذ پر دعا کراؤ فرشتوں کا واسطے زیا وہ ہونے خیر و برکت کے اس کے حق میں مغفرت چاہنا اور پوچھنا ملائکہ سیاحین کا درود کو حضرت کے پاس اس طور پر کہ طان بن فلان آپ پر صلوة و سلام یا رسول اللہ عرض کرتا ہے اور عظیم فوائد اور اتم رفائب سے درود اور سلام کی یہ ہے کہ حضرت کے جواب سلام سے وہ شخص شرف ہوتا ہے اور معنی سلام و دعا سلامتی ہے پس کون امر اس سے بہتر ہے کہ حضرت کے دعا سلامتی سے یہ شخص فیضیاب ہو تلے اگر تمام عمر میں یکبار بھی حاصل ہوئے خوب صد ہزار کرامت و شہر خیر و سلامت اور ثبوت اس امر کا یقینات سے ہے کہ اس میں شبہ کو دخل نہیں اس واسطے کہ حضرت کو حیات حقیقی حاصل ہے اور فرض ہونا جو اب سلام کا حدیث نبوی اور قرآن میں وارد ہے بلکہ حضرت کے اخلاق کریمہ میں وارد ہے کہ حضرت از خود سلام میں سبقت فرماتے

پس جواب سلام میں تو اس سے زیادہ امید ہے پس اس جائے سے  
یہ نکتہ ظاہر ہوا کہ حضرت کے زائرین دوسعدت سے مشرف ہوتے ہیں  
ایک یہ کہ پچھلے حضرت خود اپنے جانب سے سبقت سلام سے مشرف  
اور سرفراز فرماتے ہیں دوسرا یہ کہ حضرت اس کے سلام کا جواب ارشاد  
فرماتے ہیں ۵۰ ایصد ہزار روح فدائے سلام تو - ویصد ہزار جان نثار  
کلام تو فواہل درود شریف سے یہ ہے کہ تین روز تک متواتر شکرگاہ  
کرنا کاتبین بحمت درود شریف کے اس کے گناہ لکھنے سے باز رہتے ہیں  
مخلوق اس کی غیبت کر نہیں سکتی اور اس شخص کو روز قیامت زیر سایہ  
عرش جائے ملتی ہے اور اس کے ترازو سے اعمال گراں ہو گئے اور  
روز قیامت میں پیاسا نہوگی اور ازواج جنت میں بکثرت ملیں گے اور  
رشد و ہدایت مصالح دنیا اور آخرت میں حاصل ہوگی اور مشتمل ہونا  
درود شریف کا ذکر علمی اور شکر نعمت اور معرفت اور اقرار اس کے  
نعمت کا اور اظہار عجز اپنا حق وساطت اور رسالت سے حضرت کے تعالیٰ  
سوال کرنے میں کہ اے باری تعالیٰ تو رحمت کاملہ اپنے حبیب پر نازل کر اور  
شک نہیں کہ تعالیٰ ایسا سوال اور طلب بندہ سے دوست رکھتا ہے اور  
جو وقت کہ ہندہ صرف سوال اپنا امر مغرب خدا اور رسول خدا میں کیا اور  
اس کو اپنے مغرب نفسی سے مقدم سمجھا لاجرم وہ شخص قابلِ خبرائے کامل اور متحق  
فصل خاص ہونگا اور یہ نکتہ عجیب ہے اور فائدہ غریبہ ہے جو درود  
میں پس محب و مشتاق کو لازم ہے کہ اس عبادت مقبولہ کو بکثرت ادا کرے

اور جمیع عبادات لوافل پر مقدم جانے اور اس میں کوتاہی نہ کرے  
 اگر عدد مخصوص کو اس پر مواظبت اور مداومت آسان ہووے  
 اختیار کرے اور در روز مرہ اپنا مقرر کرے اس واسطے کہ حدیث  
 شریف میں وارد ہے کہ تہوڑا عمل دائم بہتر ہے عمل سے کہ منقطع ہووے  
 اور چاہئے کہ ہزار سے کم نہ کرے اگر نہیں پانچ سو پر اکتفا کرے یہ بھی آسان  
 ہووے تو سو کو چھوڑے اور بضعوں نے تین ہزار اور بعضی دو ہزار وقت  
 صبح و شام کے اختیار کئے ہیں اور چاہئے کہ وقت خواب بھی کچھ عدد  
 اس میں سے مقرر کرے اور مومن جو وقت کہ درود شریف کی کثرت کے  
 عادت رکھاپس اس پر کثرت سے پڑھنا آسان ہوتا ہے اور بعض ایسے  
 صبیحین کہ تمام کرنا مدد ہزار کا اس پر نہایت آسان ہے اور جو وقت کہ  
 لذت اور شرمینی درود شریف کے مذاق جان طالب میں پونجی ہے  
 قوت اور توام اس کے روح کا اسی کی ساتھ ہوئے اور عجب ہے کہ  
 یک ساعت روز و شب میں اپنے صرف اس عبادت میں کہ منبع النوار و  
 برکات اور منقاج جمیع خیرات اور سعادت ہے نہ کرے کہ ارشاد حضرت کا ایک  
 صحابی کو ہوا کہ انہوں نے عرض کیا کہ میں اپنا کل وقت درود شریف میں صرف  
 کروں حضرت فرمے کہ اس وقت میں تماری جمیع مہات کو کا کافی ہوگا اور  
 گناہ تمہارے بخشو جائیگی اور ارشاد حضرت مرتضوی رضی اللہ عنہ کا ہوا اگر نہ  
 پاتائیں اللہ کے ذکر میں لذت جو کچھ پاتا ہوں البتہ اپنے کل عبادت کا  
 وقت صلوة نبویہ میں گذارتا اور اہل سلوک درود شریف پڑھنے کو موجب فتح

غظیم اور مواہب شریف جانے ہیں اور بعضے شایخ نے فرمایا کہ جبکہ شیخ کامل  
 دستکیاب نہوئے وہ شخص التزم صلوٰۃ کبریٰ کہ وہ طریق موصل ہے طالب کے  
 مطلوب کے طرف اور بعض شایخ فرماتے ہیں کہ بسبب قرار تہل  
 ہوا اللہ احد کی خدا کو پہچانا اور بسبب درود و شریف کے حضرت  
 سمیت رکھا اور شیخ کامل امام علی المتقی حکم کبیرین شیخ احمد بن موسیٰ التشرع  
 الصدونی سے نقل کئے ہیں کہ جو شخص درود شریف بہت پڑھے گا وہ شخص  
 حضرت کو خواب اور بیداری میں دیکھے گا اور بعضے متاخرین مشایخ شاذ  
 فرماتے کہ جو وقت دلی کامل مرشد ملے التزم ظاہر شریعت اور دوام  
 ذکر آطمی کرے اور درود شریف میں بکثرت اشتغال رکھے کہ کثرت  
 صلوٰۃ سے اس شخص کے نور باطن اور صفائی پیدا ہوتی ہے کہ وہ راہ  
 فیض نبوی کی طرف بیواسطہ بتاتی ہے اور خلاصہ طریقہ شاذلی کہ شعب  
 طریقہ قویہ قادریہ سے ہے اتفاد حضرت سے بیواسطہ بوسیۃ التزم  
 متابعت اور دوام حضوریات ذات حضرت کے ہے سخاوی اور دوسرے  
 محدثین سے روایت ہے کہ محمد بن مطرف کے تین یک عدد معین نماز کے  
 اور سونے کے قبل تھے یکشب حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو خواب  
 میں دیکھے کہ حضرت گہر میں ان کے تشریف فرما ہوئے اور فرماتے  
 کہ تو منہ کو میرے نزدیک لا کہ تیرا منہ درود بہت پڑھتا ہے تاکہ  
 میں اس پر بوسہ دیوں وہ کہتے ہیں میں شرم زکھا کہ میں اپنا منہ حضرت  
 کے روبرو رکھوں پہر میں اپنا رخسار حضرت کے روبرو کیا نصرت

میری خسار کو بوسہ دی جسوقت کہ بیدار ہوا میری تمام گہرین شک کی بو  
 شائع ہوئی اور آٹھ روز تک میری خساری بوی شک آتی رہی اور شیخ  
 احمد بن ابی بکر رواہ صوفی محدث اپنی کتاب میں شیخ مجاہد بن فیروز آبادی  
 سی ساتھ اس اسانید کی کہ ان کو پونجی ہی روایت کرتے ہیں کہ اعلیٰ نبی کہتی  
 ہیں کہ یکوقت شبلی ابو بکر مجاہد کی پاس ملاقات کی واسطی آئی ابو بکر نبی انکی  
 تعظیم کے واسطی اوٹھی اور معافہ کنی اور درمیان میں انکی دونو آنکھوں کی  
 یک بوسہ دی براوی کہتے ہیں کہ منی شیخ احمد بن ابو بکر کو کہا کہ یاسیدی شبلی  
 تو دیوانی مشہور ہیں پس آپ یہ معاملہ ان کے ساتھ کیسا کنی شیخ ابو بکر نے  
 کہی کہ منی آپ سی یہ کلام نہیں کیا بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضرت  
 شبلی کو اپنی کنار میں لہی اور ان کی دونو آنکھوں میں بوسہ دی پس منی عرض  
 کیا یا رسول اللہ آپ ایسا کام شبلی کی ساتھ فرماتے ہیں حضرت نبی فرمایا کہ ہاں  
 شبلی بعد ہر نماز کی آیت لقد جلاکم رسول اللہ پڑھتے ہیں پھر درود مجھے  
 عرض کرتے ہیں اور شیخ احمد بن ابو بکر اپنی کتاب میں لکھتی ہیں کہ شیخ شبلی ہرگز  
 نے فرمائی کہ یک شخص ہل ہمایہ میرا انتقال کیا اس سی منی اپنی خواب میں پوچھا  
 کہ حق تعالیٰ تیری ساتھ کیا معاملہ کیا انسی کہا تو کیا پوچھا ہی کہ عجائب ہول مجھے گذری  
 اور بوقت سوال منکر و فکیر بڑی دشواری واقع ہوئی میں اپنی دل میں کہا کہ  
 شاید تو نبی دین اسلام پر نہیں مرا اور یہ عذاب بسبب اس کی ہی کہ تو نبی زبان  
 اپنی یاد آطی سے بیکار رکھا جسوقت کہ فرشتہ عذاب سی میری جانب قصد کنی کیا کہ  
 یکو خوبصورت خوشبودر میان میں میری اور فرشتگان عذاب کی حامل ہوا اور

ماہنامہ ناز و فخر  
 بوقت خواب ہوا کہ  
 حکم و حکایت



محبت اور ایمان مجھ کو یاد دلائی اس مرد کو کہا کہ حق تعالیٰ نے تجھے چرست کرسی تو  
 کون ہی اس نے کہا کہ میں وہ مرد ہوں کہ حق تعالیٰ نے تیری کبشت درود  
 عرض کرنے سے مجھ کو پیدا کیا اور میں مامور ہوں کہ تجھ کو مصیبت اور سختی ہوئی میں  
 اس وقت تیری کام آؤں اور شیخ احمد بن ابی بکر انبی کتاب میں لکھتی ہیں کہ  
 کعب الاحبار ایسا روایت کی کہ حق تعالیٰ موسیٰ پر وحی بھیجا کہ ایسا ہی اگر میری حمد  
 کرے نیوالی عالم میں ہو ورنہ تو کی قطرہ بارش کا آسمان سے نہ بھیجوں اور یکدہ نبات  
 زمین سے نہ اگاؤں ایسی ہی بہت چیزیں حق تعالیٰ نے فرمایا پہر کہا ایسا ہی تم چاہتی  
 ہو کہ میں تم سے زیادہ نزدیک ہوں اس طرح پر کہ کلام تمہارا تمہاری زبان سے نزدیک  
 ہی اور جیسا کہ خطہ قلب تمہاری قلب سے تمہاری نزدیک ہی اور جیسا کہ روح بدن سے  
 تمہاری نزدیک ہی اور بصارت آنکھ سے نزدیک ہی موسیٰ علیہ السلام کہی کہ ہاں ای  
 رب بھی بات چتا ہوں حق تعالیٰ نے فرمایا کہ بہت درود محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 بھیجے کہ نسبت تم کو حاصل ہو وی دوسری روایت میں آیا کہ ایسا ہی تم چاہتی ہو کہ  
 پیاس روز قیامت تم کو نہ ہو وی موسیٰ نے عرض کئی کہ ہاں ای پروردگار حق تعالیٰ  
 نے فرمایا کہ بہت درود پڑو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر روایت کئی ہیں اس کو حفظ  
 ابو نعیم بن علیہ بن اور شیخ ابو بکر نے اپنی کتاب میں لکھتی ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ  
 عنہ سیدنا ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ درود عرض کرنا حاضر  
 پر محو کر نیو الا گنا ہوں گا ہی زیادہ تر اس امر کی کہ پانی انکی کو بجاتا ہے اور  
 سلام عرض کرنا حاضر پر افضل ہے عقیق رقاب سے اور محبت حضرت کی افضل ہے  
 اللہ کی راہ میں تلوار مارنے سے روایت کئی ہیں اس کو ابو القاسم اصہبانی الشافعی

مالک سی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کہ دو مسلمان آپس میں ملاقات  
 کریں اور مصافحہ کر کے حضرت پر درود عرض کریں جدا نہ ہوں گی یہاں تک  
 کہ گناہیں اگلی پچھلی انکی معاف ہو جائیں گی اور حافظ بن بشکوال نے روایت  
 کئی ہیں حضرت مرتضوی رضی اللہ عنہ سی کہ جبوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 فرمائی کہ جو شخص حج فرض ادا کری اور بعد اس کی اللہ کی راہ میں جہاد کری  
 حج اس کا مقابل چار سو حج کا ہو ویگا پس جو لوگ کہ قوتہ جہاد نہیں رکھتے تھی  
 انکی دل شکستہ ہوئی حق تعالیٰ حضرت پر وحی پہنچا کہ جو شخص آپ پر درود عرض  
 کری اس کو ثواب چار سو جہاد کا ملے گا کہ ہر ایک جہاد مقابل چار سو حج کی ہو گا  
 اور شیخ مجد الدین فیروز آبادی روایت کرتے ہیں قصہ میں ابو المنظر مجاہد  
 عبد اللہ خیام سمرقندی کی کہ انہوں کہی کہ میکہ و زمعا زہ کعبہ میں رہتے پہول  
 گیا تھا یکا یک یکم کو دیکھا کہ وہ کہتا ہی میری ساتھ آجھی گمان ہو کہ شاید  
 یہ خضر علیہ السلام ہیں پوچھا کہ نام تمارا کیا ہے کہی کہ خضر بن ایشا ابو العباس  
 اور انکی ساتھ دوسری شخص تھی میں نے انکا نام دریافت کیا انہوں نے کہا  
 کہ الیاس بن شام راوی فی کہی کہ ایا تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھی ہو  
 انہوں نے کہا کہ ہاں راوی کہی قسم اللہ کی ہر اور قدرت کی ہے تم خبر دو اس چیز  
 سی جہکو کہ حضرت سی سنی تاکہ میں تسی روایت کروں کہا او انہوں نے کہ میں  
 سنا حضرت سی کہ جو شخص کہی صلی اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 پاک کیا جاتا ہی دل اس کا نفاق سی جیسا کہ پاک کیا جاتا ہی کپڑا پانی سی اور اسی  
 اسناد سی راوی کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائے کہ جو شخص

صلی اللہ علی محمدؐ کہی اس کی منہ پر ستر دروازہ رحمت کی کشادہ ہوتے ہیں  
 اور اسی اسناد سی راوی کہتی ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جو شخص مجلس میں بیٹھ  
 یا اڑھی اور بسم اللہ الرحمن الرحیمؑ و صلی اللہ علی محمدؐ کہی حق تعالیٰ اس کے  
 واسطی ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے کہ وہ اس کی غیبت کرنی سی لوگوں کو باز  
 رکھتا ہے اور اسی اسناد سی راوی بیان کرتے ہیں کہ خضر الیاسؑ کی کہی کہ یکم و  
 ملک شام سی حضرت کی خدمت مبارک میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہؐ میرا  
 باپ بوڑھا اور نابینا ہے اور وہ آپؐ کو دیکھنا چاہتا ہے ولیکن قدرت آنیکی  
 نہیں رکھتا حضرت فرمائی اپنی باپ کو کہہ کہ ساتھ شب کو صلی اللہ علی محمدؐ کہی  
 مجھی خواب دیکھ گیا اور اس سی کہہ کہ مجھی حدیث بھی روایت کری پس اسنی  
 موافق ارشاد حضرت کے عمل کیا اور حضرت سی حدیث بھی روایت کیا اور اسی  
 کتاب میں ابوہریرہ سی روایت کرتے ہیں کہ حضرتؐ فی فرمایا درود انبیا اور  
 نزل حق تعالیٰ پر پہچو جیسا کہ مجھ کو حق تعالیٰ فی سبوت کیا ان کو بھی سبوت کیا  
 اس حدیث کو بہتشی شعب الایمان میں روایت کی ہیں اور اس رضی اللہ عنہ  
 مروی ہے کہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمائی کہ جب مجھ سلام عرض کرو میں پر بھی سلام  
 عرض کرو اس کو ابی حاصم فی روایت کیا اور روایت کعب میں وارد ہے کہ کوئی  
 روز آفتاب طلوع نہیں کرتا اگر ستر ہزار فرشتہ قبر مطہر حضرتؐ پر حاضر ہوتے  
 اور درود شریف عرض کرتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم پہر شب کو یہ جماعت آسمان  
 عروج کرتے ہیں پہر دوسری جماعت ستر ہزار حاضر ہوتے ہیں اور دم ہی کا دم  
 رہتے ہیں تا وقتیکہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم سبوت ہونگے ستر ہزار فرشتہ

اس حدیث کو بہتشی شعب الایمان میں روایت کی ہیں اور اس رضی اللہ عنہ  
 مروی ہے کہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمائی کہ جب مجھ سلام عرض کرو میں پر بھی سلام  
 عرض کرو اس کو ابی حاصم فی روایت کیا اور روایت کعب میں وارد ہے کہ کوئی  
 روز آفتاب طلوع نہیں کرتا اگر ستر ہزار فرشتہ قبر مطہر حضرتؐ پر حاضر ہوتے  
 اور درود شریف عرض کرتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم پہر شب کو یہ جماعت آسمان  
 عروج کرتے ہیں پہر دوسری جماعت ستر ہزار حاضر ہوتے ہیں اور دم ہی کا دم  
 رہتے ہیں تا وقتیکہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم سبوت ہونگے ستر ہزار فرشتہ

ساتھ اور ہر روایت حذیفہ وارد ہے کہ فرمائی حضرت نے درود عرض کرنا مجھ پر  
 تاثیر بخش تا ہی درود پڑھنے والی پر اور اس کی اولاد اور اولاد اولاد  
 اس حدیث کو ابن بشکوال روایت کی ہے حکایت یکم و طواف اور مسج  
 اور حج کی تمام مناسک سوامی درود شریف کی اور کچھ نہیں پڑھتا تھا لوگوں  
 نے اس سی پوچھی کہ تو اور دعا کیوں نہیں پڑھتا اس نے کہا کہ میں عہد سبھا  
 کیا ہوں کہ سوا درود شریف کی اور کچھ نہیں پڑھوں گا اور سبب اس کی  
 یہ ہی کہ جب والد میری وفات کئی چہرہ انکا شکل حمار ہوا اس سے رنج مجھے  
 نہایت ہوا خواب میں گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 تشریف لائے میں حضرت کا دامن پکڑا اور انہی والد کی شفاعت کیا اور  
 اس حال کا سبب پوچھا حضرت نے فرمائے کہ وہ سود خوار تھا و لیکن ہر روز  
 سو بار مجھ پر درود شریف کو عرض کیا کرتا تھا سو اسطے میں اس کی شفاعت  
 اللہ کی پاس کیا اور شفاعت میری حق تعالیٰ کی پاس قبول ہوئی پس میں بیدار  
 ہوا اور دیکھا کہ چہرہ والد میرا مثل ماہ چار دہم کی ہوا اور وقت دفن تانتے  
 ندا کیا کہ باعث عنایت اور بخشش آلہی تیری والد کی درود عرض کرتا  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہوا روایت کیا ہیں کہ بعضی اہل علم کو لوگوں نے  
 خواب میں دیکھی کہ وہ کہتے ہیں کہ محکوم اور سبب جماعت کو سبب درود  
 عرض کرنے وقت قرار ت علم حدیث کی حق تعالیٰ بخش دیا اور شیخ جلال الدین  
 سیوطی دیباچہ کتاب جمع الجوامع میں نقل کئی ہیں کہ ابن عساکر انہی تارخ میں  
 حفص بن عبد اللہ سی روایت کئی ہیں کہ ابو زرعہ کو بعد موت انکی خواب میں

دیکھا کہ پہلی آسمان پر فرشتوں کی ساتھ نماز میں امامت کرتے ہیں راوی نے  
 ان سے کہا کہ یہ مرتبہ تمکو کس طور پر ملا انہوں نے کہا کہ اپنی ہاتھ سے  
 ہزار ہزار حدیث نبوی لکھا اور حدیث میں حضرت کی اسم مبارک کی بعد  
 درود لکھا اور حضرت نے فرمایا کہ یکبار مجھ پر درود عرض کرنے سے حق تعالیٰ  
 اس پر سو بار رحمت اپنی نازل کرتا ہی بعضی صلحار میں سی تین ہزار دینار اعلیٰ  
 ذمہ پر قرض تھی قرض خواہ فریاد اس کی قاضی کی پاس کیا قاضی ان کو مہلت  
 یکمہینہ کی دیا اور وہ مرد صالح رو بروی قاضی کی آیا اور مسجد میں آکر حق تعالیٰ  
 کے پاس تضرع و زاری کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجی میں  
 مشغول ہوا ستائیسویں شب میں دیکھا کہ یک شخص فرماتے ہیں کہ علی بن  
 عیسیٰ نامی جو وزیر ہی اس کے پاس جا اور کہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم فرماتے ہیں کہ تین ہزار دینار میرے ادائی قرض کے واسطے دی وہ  
 مرد صالح جبکہ خواب ہی خوشحال بیدار ہوئی اور اپنی دل میں کہی کہ اگر وزیر  
 پوچھے کہ دلیل صدق اس خواب کی کیا ہی پہر میں کیا کہوں گادوسری شب  
 میں نہر خواب تب جمال مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف  
 ہوئی اور وہی ارشاد ہوا پہر خوابی انہوں نے بخوشی تمام بیدار ہوئی  
 مگر مقتضای بشریت وہی خطرہ دل میں رہا پہر تیسری شب مشرف ہوئی  
 کہ آنحضرت فرماتے ہیں کہ تو ابھی تک کیوں نہیں گیا انہوں نے عرض کئے  
 کہ میں علامت صدق اس خواب کی چاہتا ہوں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 نے بعد تحین و آفرین فرمائے کہ اگر تجھی علامت صدق اس کی پوچھے تو جو امین

کہو کہ تو مجھ پر بعد نماز فجر تا طلوع آفتاب پانچ ہزار بار درود عرض کرتا ہی  
 قبل اس کہ کسی سے کچھ بات کری اور یہ اس واسطے حقیقی اور کراماً  
 کا تبیین کی کوئی شخص نہیں جانتا ہی کہ وہ مرد صالح جبکہ روبرو وزیر کے  
 گئی اور قصہ خواب بیان کی وزیر خوشحال ہوا اور کہا مہربا رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تین ہزار دینار واسطی قضائی دین کی دیا اور  
 تین ہزار واسطی نفقہ عیال کی دیا اور تین ہزار دیکر کہا کہ اس سی تجارت  
 کر اور مجھ کو سو گند دیا کہ رابطہ محبت اپنی سی قطع نہ کری اور جو کچھ کہ تجھ کو  
 حاجت پڑے مجھے بیان کر وہ مرد صالح تین ہزار دینار قاضی کے پاس  
 لای تاکہ اپنی قرض خواہ کو دیوین قرض خواہ بہت بے اختیار نہ آیا دینار  
 قرض خواہ کو گن دیا اور قصہ پناہ ہونے سے قاضی سے بیان کی لکھا قاضی نے  
 کہ یہ سب غنایات محض وزیر کی لگی کیون ہو ضامن تیری آدائی قرض کا میں  
 ہوں پہر قرض خواہ نے جو ماجا یہ دیکھا کہا یہ سب بزرگی تمہاری واسطے کیون  
 ہو میں نہرا و اس کا ہوں کہ برارت ذمہ سے اس قرضہ کے کروں پس  
 اللہ اور رسول کے واسطے اس کے قرض سے درگزار قاضی نے کہا جو چہ کر  
 خدا اور اسکی رسول کے واسطے نکالا ہوں پہر میں واپس نہیں کرتا وہ مرد  
 صالح تمام مال لیکر اپنے مکان میں گئی اور شکرا الہی بجالای و دتہ المنة  
 و علی رسولہ الصلوٰۃ والتحبیہ درود عرض کرنا ہر وقت افضل ہے لیکن  
 شب جمعہ اور روز جمعہ میں افضل تر ہے امام احمد ضعیل رح فرماتے ہیں کہ شب  
 جمعہ افضل ہے لیلتہ القدر سے اس واسطے کہ دراصل شریف حضرت کا ہی

شب میں ہوا اور حدیث میں وارد ہے کہ افضل یام روز جمعہ ہی کہ اسی میں  
 آدم علیہ السلام پیدا ہوئی اور اسی میں نوح صو رہوگا اور اسی میں یسوی  
 روز قیامت ہوگی پس بہت درود پڑھو مجھ پر کہ درود تمارا اس دن مجھ پر  
 کیا جاتا ہے اور میں تمہارے واسطے دعا کرتا ہوں اور من حضرت چاہتا ہوں  
 اس حدیث کو ابوداؤد فی روایت کیا اور امام نووی اس کی تصحیح کیا اور  
 دوسری روایت میں آیا ہے کہ روز جمعہ ملائکہ مقربان الہی تمہاری پاس  
 حاضر ہوتے ہیں اور درود تمارا سنتی ہیں اور میری پاس پونچھتی ہیں اور  
 دوسری روایت میں ہے کہ جو درود روز جمعہ عرض کیا جاوی عرش سے  
 نیچی نہیں ٹھہرتا ہی یعنی عرش کی برابر یا عرش سی بلند ہوتا ہے اور اس روز  
 کسی حاجت فرشتوں کو درود نہیں پونچھتا ہی مگر کہتے ہیں کہ رحمت ہوو  
 درود پڑھنے والوں پر اور دوسری حدیث میں وارد ہے کہ بہت  
 درود بھیجو مجھ پر روز روشن اور شب روشن میں اور یک روایت  
 میں ہے کہ خصوصیات شب جمعہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 اس شب میں بنفس نفیس جواب صلوٰۃ و سلام ارشاد فرماتے ہیں کہ اور  
 مفاخر اسلام میں مروی ہے کہ حضرت نبی فرمایا جو شخص کہ شب جمعہ میرے  
 پر درود عرض کری حق تعالیٰ سو حاجتیں اس کی بہ لاتا ہے ستر امور  
 دنیا سی اور تیس مرا آخرت کے اور یک روایت میں آیا کہ جو شخص روز جمعہ  
 ہزار بار مجھ پر درود عرض کری جب تک وہ جائی انہی جنت میں کی دنیا میں  
 نہیں دیکھ گیا دنیا سی نہیں اٹھ گیا سخاوی اس حدیث کو مرفوعاً روایت

بیان اس کا کہ  
صیغہ درود شریف کا  
فضل ہے

تیسرے خواب میں آؤنگا پہرہ لبو المواہب فی اللہ عنہ فرمائی یہ کیا اچھا منتر ہے  
اس کے لمبی جو حضرت پر ایمان لایا اور میری اتباع کیا پھر حیان ہی مضمون  
جذبہ مطلوب نقل کیا جاتا ہے جو صیغہ درود شریف کی امام دین نبویہ میں  
دار ہے بیشک وہ افضل ہے اور دوسروں سے بعضی علمائے فرامیہ میں  
کہ جو صیغہ درود شریف میں دار ہے وہ سب افضل ہی بعضی علمائے شافعیہ  
کہے ہیں کہ جو شخص صیغہ شہد کی ساتھ درود پڑھے بیشک اس نے درود  
ادا کیا اس طرح پر کہ مامور ہوا اور جو ثواب کہ درود شریف میں موجود ہے  
بحقیقت اس نے حاصل کیا اور اسید واسطی اگر کوئی شخص قسم کھا دے  
کہ افضل درود پڑھوں گا پس وہ شخص درود شہد پڑھنے سے اپنی قسم  
ادا ہو جاوے گا اور امام نووی رح فرمائی کہ درود پڑھنے والی کو جائے  
کہ جو صیغہ حدیث میں دار ہے سب کو یکجا ہی جمع کری تاکہ ثواب سب  
حدیث کا حاصل ہوئی اور وہ یہ ہے اللہم صل علی محمد عبدک  
ورسولک النبی الامی وعلی آل محمد وانزداجہ امہات المؤمنین  
وذریئہ واهل بیتہ کما بارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم رافئ  
العالمین انک حمید مجید وکما یلیق بعظم شرفہ وکمالہ ورضاک  
عنہ وکما تحب وترضی لہ عدد معلوماتک ومدد کلماتک ورضی  
نفسک وروئے عنک افضل صلیتہ واکملہا واتمہا کما ذکرک  
الذاکرا ون غفل عن ذکرک العاقلون وسلم تسلیما کذاک علینا  
معہم اجمعین اور شیخ کمال الدین خفی رح فرماتے ہیں کہ تمام کیفیات



کہ حدیث میں وارد ہے اس صیغہ میں موجود ہیں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 صلواتک علی سیدنا محمد عبدک ونبیک ورسولک محمد والہ وسلم  
 تسلیما وندلا تشریفا و تکریمات و انزالہ المنزلة للقرب عندک  
 یوم القيمة اور ابن قیم جوزی جلی اور بعض علماء شافعیہ رحمہم سہی کہ پہلی کہ اولی  
 وہ ہے کہ جو صیغہ درود کی حدیث میں وارد ہوئی ایک بیک وقت اس کو علی علیہ السلام  
 پڑھے کہ جمع کرنا سب صیغہ نکالنا بہ حیثیت مجموعی احداث ہی اور کسی حدیث میں  
 وارد نہیں اتنی بہتر تفسیر بعضی صیغہ درود شریف کے جو امادیت میں وارد  
 ہیں اس جائی ذکر کئے جاتے ہیں و باللہ التوفیق صیغہ اولی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی ال ابراہیم وبارک  
 علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراہیم وعلی ال ابراہیم فی العالمین انک  
 حمید مجید اس کو مسلم فی روایت کئی ہیں صیغہ ثانیہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 النبی الہی وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی ال ابراہیم انک  
 حمید مجید اللہ بارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراہیم  
 وعلی ال ابراہیم انک حمید مجید اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے  
 روایت کئی صیغہ ثالثہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النبی الہی وعلی ال محمد کما  
 صلیت علی ابراہیم وعلی ال ابراہیم انک حمید مجید اس کو احمد نے  
 اپنی مسند میں روایت کئی ہیں صیغہ رابعہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وارضوا  
 وذریتکم کما صلیت علی ال ابراہیم وبارک علی محمد وارضوا  
 وذریتہ کما بارکت علی ابراہیم انک حمید مجید روایت کئی ہیں

مسلم اور بخاری اور نسائی اور ابن ماجہ نے صیغہ خامسہ اللهم صل علی محمد  
 وعلی آل محمد کما بادلت علی ابراہیمہما وعلی آل ابراہیمہما انک حمید  
 مجید اس درود کو بخاری اور مسلم اور نسائی روایت کئی صیغہ ساوسہ  
 اللهم اجعل صلواتک وبرکاتک علی محمد وعلی آل محمد کما جعلتہا علی  
 ابراہیمہما وال ابراہیمہما انک حمید مجید وبارک علی محمد و  
 علی آل محمد کما بادلت علی ابراہیمہما وعلی آل ابراہیمہما انک حمید  
 مجید اس حدیث کو تلمسانی اپنے مفاخرین روایت کیا صیغہ سابعہ اللهم  
 صل علی محمد واهل بیتہ کما صلیت علی ابراہیمہما انک حمید  
 مجید اللهم صل علینا معہم اللهم بارک علی محمد واهل بیتہ کما بارکت  
 علی ابراہیمہما انک حمید مجید اللهم بارک علینا معہم صلوات اللہ  
 وصلوات المومنین علی محمد وعلی النبی الاھی السلام علینا ورحمۃ اللہ  
 وبرکاتہ اس کو دارقطنی روایت کیا صیغہ ثامنہ اللهم صل علی محمد و  
 علی آل محمد صیغہ ناسعہ اللهم صل علی محمد وعلی النبی الاھی وازواجہ  
 امہات المومنین وذرائعہ واهل بیتہ کما صلیت علی ابراہیمہما  
 انک حمید مجید ان درود کو ابو داؤد و ترمذی روایت کیا اور نسائی  
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت کئی کہ حضرت علی اللہ علیہ آکہ وسلم نے  
 فرمایا جس کو پسند ہے یہ بات کہ ثواب پورماپ سی اوس کو دیا جاوے  
 جو وقت ہمراہ اہل بیت پر درود بھیجے تو اس طور پر پڑھے صیغہ عاشور  
 اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما

صلیت و بادلت علی ابراہیم و علی ال ابراہیم اناک حمید  
 مجید صیغہ ماوی عشر اللہ جعل صلواتک ورحمتک وبرکاتک  
 علی محمد کما جعلتها علی ابراہیم اناک حمید مجید اس کو احمد نے  
 روایت کیا صیغہ ثانی عشر اللہ صل علی محمد کما امرتنا ان نصلی علیہ  
 وصل علیہ کما ينبغي ان یصلی علیہ یہ درود کتاب شرف المصطفیٰ  
 میں منقول ہے صیغہ ثالث عشر اللہ صل علی محمد عبدک ورسولک  
 النبی الہی الذی امن بک وبتائبک واعطہ افضل رحمتک  
 واثمة الشرف علی خلقک یوم القيمة واجلا خیر الجزاء والسلام  
 علیہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تنبیہ چاہئے کہ جو صیغہ درود عالی سلام ہی  
 ہو وی بعد اس کے یہ کلمہ ملاوی السلام علیک ایہا النبی الکریم  
 ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اس واسطی کہ درود بغیر سلام اکثر علماء کی پاس  
 مکروہ ہی اور خلاف اولی ہونہیں سب علماء متفق ہیں اور انحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم صیغہ درود میں سلام ذکر نہیں فرمائی کہ سلام عرض  
 کرنا صحابہ جانتے تھے لہذا محض سلام پر اختصار کرنا بھی مکروہ ہے یا خلاف  
 اولی اور عادت اکثر علماء مضعفین عجم کے ہی کہ ذکر انحضرت صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم میں لفظ علیہ السلام پر اختصار کرتے ہیں اور کتب عرب میں  
 بہت کثر یہ لفظ پایا گیا اور جس پر کہ اتفاق مضعفین تقدیر میں اور ترجیح  
 ہے سو وہ التزاماً لفظ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اختیار کئے ہیں کہ  
 اس میں نہایت حسن اور اختصار و تقاریر مقصود کی ساتھ واقع ہوا

علماء کو اس سبب میں اختلاف ہو کہ افضل صیغہ درود کا کونسا ہے اور نہین  
 معلوم کہ یہ اختلاف اس واسطے ہے کہ ہر صیغہ درود میں حدیث وارد ہو  
 پس بسبب وارد ہونے حدیث کے اطلاق فضیلت اس درود پر  
 کئی مین یا بسبب اشتمال درود کے کیفیت اور کسیت فاضلہ کی اطلاق تفضیلت  
 ہو اوجہ بعضی رسائل میں اسباب میں تخریر کئے ہیں وہ دس قول ہیں قول  
 اول افضل درود شہد ہوا اشارہ اس کا اوپر گذرا دوسرا اللہم صل علی  
 محمد وعلی ال محمد کما ذکرنا الذاکرون وکما سوا عنہ الغافلون  
 قول تیسرا اللہم صل علی محمد وعلی ال محمد کما هو اہلہ ومستحقہ  
 قول چوتھا اللہم صل علی محمد وعلی ال محمد کما انت اہلہ یا پخوان قول  
 اللہم صل علی محمد وعلی ال محمد افضل صلواتک عدد معلوما تک چرٹا  
 قول اللہم صل علی محمد وعلی ال محمد وعلی کل نبی وملك وعلی عدد  
 کلمات التامات المبادکات ساتوان قول اللہم صل علی محمد عبدک و  
 رسولاک النبی الہی وعلی انرا واجہہ وذریاتہ عدد خلقک ورضی  
 نفسک ومرتہ عرشک ومداد کلماتک اثنوان قول اللہم صل علی محمد  
 وعلی ال محمد صلوات دائمہ بدوامک توان قول اللہم یا رب محمد وال محمد  
 صل علی محمد وال محمد واجر محمد اما هو اہلہ وسوان قول اللہم صل علی محمد  
 وانرا واجہہ امعات المومنین وذریاتہ واهل بیتہ کما صلیت علی  
 ابراہیم انک حمید مجید حدیث شریف میں وارد ہے کہ نبی صاحب  
 صلوات اللہ وسلامہ علیہ کہنے فرمایا کہ جو وقت درود پڑھو تو اچھی طوسی

پڑ و بعضی علماء آیت و قولو الناس حسنا کی تفسیر میں لکھی ہیں کہ مراد اس  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہیں اور مراد قول حسن سی درود عرض کرنا  
 آپ پر ہی اور ابن سدی کہ علماء تفسیری ہیں جماعت صحابہ وغیرہم رضوان  
 اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے نقل کئے ہیں کہ جس کو حق تعالیٰ بیان شافی اور  
 قوت تعبیر معانی صحیحہ سی الفاظ نصیحہ کی سات عنایت فرماوے اس شخص کو چاہیے  
 کہ اپنی بیان نصیحہ سی ظہار غلطی شان نبوی انشاء صلوة و سلام کی سات ادا کرے  
 کہ ایسا شخص سالک مسلک نبی اور عارف اس نعمت نبی کا ہوگا اور متبعہ اختلاف  
 افضلیت بعضی ان صیغوں درود میں بھی حدیث صحابہ ہو سکتی ہے بناء علیہ  
 اکابر سلف و خلف انشای صیغہ ہای یلیغہ اور کلمات بالغہ درود سی مطابق  
 ان صیغوں کی جو حدیث میں وارد ہیں کئی ہیں بعضی ان میں سے اسجائی  
 نوکر کئے جاتے ہیں منہا اللہم صل علی محمد و آلہ السابق للخلق لامرہ الرحمة  
 للعالمین بطورہ عدد ما مضی من خلقک وما بقی ومن سعد منهم ومن  
 شقی صلوات تستغرق العدد و تحیط بالحد صلوات لا غایۃ لها ولا انتہاء  
 لا امد لها ولا انقضاء صلوات دائمة بدوامک و علی الہ واصحابہ  
 کذلک والحمد للہ علی ذلک سخاوی نے کہے ہیں کہ اس درود کا ثواب  
 دس ہزار ہے اور اسکیو سطحی قصہ غریبہ ہی منہا اللہم صل علی سیدنا محمد و آلہ  
 ما صلیت علی احد من خلقک صلوات دائمة بدوامک باقیۃ بقیاتک  
 صلوات یکون لک رضا و لحقہ اداء صلوات مقبولہ لقلدیک معروضۃ علیہ  
 و علی الہ و صحبہ و اہلک و سلم یہ صیغہ مشہور ہے اور سہمات عشرین کا اور

متبرک سے مقول ہی اور زمان تا بعین ہی اس پر عمل شایخ ہی حضرت شیخ  
 اجل اکرم علی المتقی رحم نے اپنی رسائل میں اس درود کی سات وصیت فرمائی  
 مصنف جہد بالقلوب فرماتے ہیں کہ مجھ کو حضرت شیخ عبد الوہاب متقی رحم  
 وقت رخصت سفر مدینہ طیبہ کے اس درود کے اجازت دی اور اجازت  
 شیخ سی اس درود میں جو مجھ کو نور اور حضور اور خشوع اور تسکین حاصل  
 ہوئی اور دوسرے صیغوں میں نہیں ہوئی اور یہ بات خواص اور  
 اسرار اجازت شایخ سی ہے واللہ اعلم منہا اللهم لاک الحمد بعدد  
 من حمدک ولاک الحمد بعدد من لم یحمدک ولاک الحمد کما تحب ان  
 یحمدک اللهم صل علی محمد بعدد من صلی علیہ وصل علی محمد بعدد من لم  
 یصل علیہ وصل علی محمد کما تحب ان تصلی علیہ انشاء اس صیغہ کا طرانی  
 سے ہے کہ اکابر علماء حدیث سی ہیں اور کہے ہیں کہ اس صیغہ کو رب و آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عرض کیا اور حضرت نے سماعت فرما کر قسم کے یہاں  
 کہ دندان مبارک ظاہر ہوئی اور دندان شریف سی نور نمودار ہوا ومنہا اللهم  
 صل علی محمد مملکۃ الدنیا ومملکۃ الآخرۃ وبارک علی محمد مملکۃ الدنیا ومملکۃ  
 الآخرۃ وسلم علی محمد مملکۃ الدنیا ومملکۃ الآخرۃ ومنہا اللهم صل علی محمد  
 اللہ واصحابہ واولادہ وازواجہ وذراریہ واهل بیتہ واصحابہ  
 انصاریہ واشیاعہ وعقبہ وامتہ وعلینا معہما جمعین یا ارحم الراحمین  
 اس کو خدای نے غفائی نقل کی ہیں اور من بصری رحم فرماتے ہیں کہ جو شخص کہ  
 ارادہ کری کہ پورا پورا عرض مطلق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو تو یہ

درود مذکور پڑھے و منها اللہم صل علی محمد فی الاولین وصل علی محمد  
 فی الاخرین وصل علی محمد فی المرسلین وصل علی محمد فی الملاء  
 الاعلیٰ الی یوم الدین اللہم علی محمد بن الوسیلۃ والفضیلۃ والشریف  
 والدرجۃ الرفیعۃ والبعثۃ مقاماً محموداً اللہم انت بحمد و لم ارسا  
 فلا تخرقنی فی الحیوۃ و روتہ و ارسزنی محبتہ و تو فی علی ملبۃ و  
 استقی من حوضہ شراً بامریا سائفاً ہنیئاً لا اظلم بعد الا ابداً انت علی  
 کل شیء قدير اللہم بلغ روح محمد والہ مناجیۃ و سلاماً اللہم کما انت  
 بلو لم املک فلا تخرقنی فی الجنان و روتہ تلمسانی نیشاپوری سے روایت  
 کسی کہ عطانی کہے جو شخص یہ صیغہ صبح و شام تین بار پڑھے اس کے گناہان  
 سب محو ہوں گے اور ہمیشہ خوشی میں رہیگا و دعا اس کی مستجاب ہونگی  
 دشمنوں پر فتح و نصرت حاصل ہونگی اور توفیق اسباب خیر یہ اس کو حاصل  
 ہوئیگی اور ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ بہشت میں رہیگا منہا  
 اللہم صل علی محمد و بادک و سلم و عظماء کرم فی الدنیا باعلاء دینہ و اظہار  
 دعوتہ و اعظام ذکرہ و ابقاء شریعتہ و فی الاخرۃ لقبول شفاعتہ  
 فی امتہ و تضعیف ثوابہ و اظہار فضلہ علی الاولین و الاخرین و تقدیر  
 علی کافة الانبیاء و المرسلین فی الشعاۃ و اعلا درجۃ فی الجنۃ و علی  
 الہ و اصحابہ و اتباعہ اجمعین منہا صلی اللہ علی محمد و آلہ و سلم  
 صلوات ماہوا اھلہا اس درود کے پڑھنے کے واسطے صبح کو حکم ہے منہا  
 اللہم صل علی محمد و علی آل محمد صلوات انت لہا اھل و ہوا لہا اھل و صل

یہ درود شریف مقبول بارگاہ نبوی ہو اور وایت ہی کہ یکدم مقبول بارگاہ  
نبویسی واسطے زیارت روضہ منورہ حاضر ہوئی اور تا ایام حضوری  
اسی درود شریف کو عرض کرتے رہی جب ارادہ سفر وطن کئی ارشاد مبارک  
ہوا کہ تھوڑی روز اور حاضر ہو کہ یہ درود تہارا ہیکو خوش آتا ہے۔  
وَمِنْهَا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ مَعْدِنَ الْجُودِ وَاللَّحْمِ وَمَنْبِجِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ عَلَى  
اللَّهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ اور یہ درود اس سلسلہ شریفیہ کے مشایخ میں متعارف  
ہے مِنْهَا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَوَلَدِهِ وَتَحِيَّاتُكَ وَلَبِيَّاتُكَ فَطَمَّرَ  
رَبُّو بَيْتِكَ وَمِثَالُ حَضْرَتِكَ وَتَمَثَّلُ قَدْرَتِكَ رُوحُ الْقُدْسِ  
مَعطى الحیوة والفضیلة بآمک ملش العوالم مفیض نواطق النفوس  
صاحب الطہر والتعالی شمس نور اک کہتے ہیں کہ یہ درود فرمایا ہو  
حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا ہی چنانچہ بعضی مشایخ اس سلسلہ ہی مقبول  
ہے مضاف بذب القلوب فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ وسیدی وسندی و قبلہ کا ہی  
سمی کلیم الہی قدس اللہ روحہ العالی نبی رسالہ میں اس کو بیان کئی ہیں واللہ  
اعلم مِنْهَا اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَوَلَدِهِ وَتَحِيَّاتُكَ وَلَبِيَّاتُكَ فَطَمَّرَ  
الاجساد وصل علی قبلہ کافی القبور اور در منظم سی سخاوی نقل کیا ہے کہ شخص  
اس درود کو بہت پڑھ چکا شریف رویت آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم  
سی خواب میں مشرف ہو گا اور حضرت کی شفاعت اس کو حاصل ہون گے  
اور آب کو شہر اس کو ملیگا جس کا آتش دوزخ پر حرام ہو گا اور یہ صیغہ  
حرمین شریفین میں بہت مستعمل ہے اور اس پر یہ الفاظ بھی زیادہ



کرتے ہیں وعلیٰ سم محمد فی الاسماء مصنف جذب القلوب فراتے ہیں  
 کہ جب محکوم غلبہ شوق ہو اہرہ عضو شریف حضرت سری قدم نگہ جدا جدا  
 اور رور و د شریف میں ذکر کیا جیسا اللہ صلی علیٰ راس محمد فی الرأس  
 وصل علیٰ شعر محمد فی الشعر و صلی جبہ محمد فی الجباہ و علیٰ عین محمد  
 فی العیون و علیٰ اذن محمد فی الاذان و علیٰ وجہ محمد فی الوجہ و علیٰ  
 صدر محمد فی الصدور و علیٰ قلب محمد فی القلوب اور کبھی یہ کہتا تھا علی  
 بلد محمد فی البلاد و علیٰ دار محمد فی الدور و علیٰ مسجد محمد فی المساجد  
 اور اسی طور پر و منها اللہم لبیک اللہم سعدیک صل وسلم علیہ ان اللہ  
 و ملائکۃ یصلون علیٰ النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلم و تسلیما  
 و منها صلوات اللہ البر الرحیم و الملائکۃ المقربین و البنین و الصدیقین و  
 الشہداء و الصالحین و ما سبک من شئی فی الارض یا رب العالمین  
 علی محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب خاتم النبیین و سید المرسلین و  
 امام المتقین الشاہد البشیر الداعی الیک باذنک السراج المنیر و  
 سلامہ علیہ و علیٰ آلہ و اصحابہ اجمعین یہ صیغہ مروی ہی حضرت علی  
 رضی اللہ عنہ سی اس کو شفا میں ذکر کیا ہے منها اللہم اجعل صلواتک و  
 برکاتک و رحمتک علی سید المرسلین و امام المتقین و خاتم النبیین  
 محمد عبدک و رسولک امام الخیر و رسول الرحمة اللہم الجنة مقار  
 محمود ایتظہ فیہ الاولون و الاخرون اللہم صل علی محمد و علی آل محمد  
 کما صلیت علیٰ ابراہیم و علیٰ آل ابراہیم انک حمید مجید یہ صیغہ عبد اللہ بن

مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے مَنَّمَا اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ شَفَاعَةَ مُحَمَّدٍ  
 النَّبِيِّ وَارْفَعْ دَرَجَةَ الْعُلِيَاءِ وَأَتْلُ سُؤْلَهُ فِي الْآخِرَةِ وَالْأُولَى  
 كَمَا أَتَيْتَ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى بِهِ وَرُودَ طَاوُسٍ فِي ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ  
 عَنْهُ سَيِّرُوا بِتِ كَيْفَا مَنَّمَا اللَّهُمَّ اعْطِ مُحَمَّدًا الْفَضْلَ مَا سَأَلَكَ لِنَفْسِهِ  
 وَاعْطِ مُحَمَّدًا الْفَضْلَ مَا سَأَلَكَ لِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ وَاعْطِ مُحَمَّدًا الْفَضْلَ مَا  
 أَنْتَ مُسْئِلٌ لَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ يَهْ مِنْهُ مَرُومِي هُوَ وَهَبُ بْنُ الْوَرْدِ  
 مِنْهَا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ الَّذِي  
 أَرْسَلْتَهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ وَاصْطَفَيْتَهُ عَلَى الْخَلَائِقِ أَجْمَعِينَ عَدَدَ  
 مَا فِي عِلْمِكَ وَنَزَلْتَهُمَا فِي عِلْمِكَ وَعَدَدَ خَلْقِكَ وَعَدَدَ كُلِّ ذَرَّةٍ  
 أَضْعَافًا مَضَاعِفَةً فِي ذَلِكَ أَلْفَ مَلَا فِي أَلْفَ مَرَّةً فِي كُلِّ نَفْسٍ وَلِحْجَةٍ  
 وَلِحْظَةٍ وَطَرَفَةٍ تَطْرَفُ بِهَا أَهْلُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ  
 وَسَلِّمْ مَنَّمَا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ السَّيِّدِ الْكَامِلِ الْفَاتِحِ  
 الْخَاتَمِ نَبِيِّ الْمُبِينِ وَرَسُولِكَ الصَّادِقِ الْأَمِينِ أَتِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدًا سَلَامَةً  
 وَالْفَضِيلَةَ وَالدرَجَةَ الرَّفِيعَةَ وَالْبَعْثُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ  
 الشَّفِيعَ الْمُرْتَضَى وَرَسُولَكَ الْمَجْتَبَى اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ كَمَا صَلَّيْتَ  
 عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ  
 أَنْتَ حَمِيدٌ عَجِيدٌ عَدَدَ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَسَلِّمْ وَتَسْلِيمًا كَثِيرًا  
 طَيِّبًا مَبَادِكًا بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ مَنَّمَا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى  
 آلِ مُحَمَّدٍ مَا اخْتَلَفَ الْمَلَوَانِ وَتَعَاقَبَ الْعَصْرَانِ وَتَكَرَّرَ الْجَدِيدَانِ وَ

استقبال القدر ان وضاء القمار بلغ روحه وروح اهل بيته  
 من التحية والسلام اور بعد اس کے یہ دعا کرے جاتی ہے اللهم  
 مرا الساجدين الذين خلقتهم تبليغ هذا يا الصلوة من الامنة الى نبك حبيب  
 ان يبلغوا هذه الهدية من هذا الحقير ويقول يا رسول الله قد بلغها اليك  
 العبد الفقير المسكين فلان بن فلان الساكن في بلدة فلانية بجائي فلان  
 بن فلان کی اپنا اور اپنے والد کا نام مع محل سکونت لیوے العبد  
 العاصي المذنب الذي لا لجا ولا نجا له الا جنابك اور جو کچھ کہ عبارت  
 مناسب اس مقام کی ہو عرض کری منها اللهم صل على محمد و بعد  
 اوراق الامتجاد هو الدواب البراري بعد قطرات الامطار  
 والبحار وعلى الله وصحبه وسلم اور کہی کہا جاتا ہے بعد دکل قطرة  
 قطرت من سمائك الى ارضك من حين خلقت الدنيا الى يوم  
 القيمة وكذلك اوراق الامتجاد والدواب البراري والبحار  
 منها اللهم صل على محمد بعد كل ذرة الف الف مرة وعلى الله وصحبه وسلم  
 فضیلت اس ورد کی اکابر سے منقول ہے ومنها اللهم صل على محمد  
 وعلى الله وصحبه وسلم عدد كل شئ وصل على محمد وعلى الله وصحبه وسلم  
 نائة كل شئ اللهم صل على محمد والله وصحبه وسلم عدد خلقك وضاء  
 نفسك ونائة عرشك ومداد كلماتك وفتی حلك ومبلغ صرا  
 ومنها اللهم صل على محمد وعلى ال محمد بعد اسماء الحسنی و بعد  
 كل معلوم لك منها اللهم صل على محمد عدد كل ما خلقت و ذرات

و بخت عدد دکل قطرا من سماء تا الی ارضک من حین  
 بخلقت الدنیا الی یوم القیمۃ کل یوم الف مرۃ و علی اللہ و صحبہ  
 و سلم و تمنا اللہم صل علی سیدنا محمد و علی ال سیدنا محمد صلاتک  
 تكون لك رضا و لطفه اداء و اعطه الوسيلة و الفضيلة و الدجة  
 الرفیعة و البعثہ نقلا ما محمودا و اخبرا عنا افضل ما جا ذیت نبیا  
 عن امة و صل علی جمیع اخوانہ من النبیین و الصہد یقین و الشہد  
 و الصالحین و علی جمیع الاولیاء و المتقین و علی سیدنا شیخ علی بن  
 عبد القادر الماکین الامین و علی جمیع مکالماتک من اهل السموات  
 و الارضین و علی جمیع عبادک الصالحین و علینا معہم یا ارحم الراحمین  
 قرأت اس درود کی بعد نماز فجر کے کتب مشائخ میں آئی ہے ۔

تمنا اللہم صل علی سیدنا محمد و علی ال سیدنا محمد صلاتک تمنجنا بہا  
 من جمیع الاحوال و الافات و تقضی لنا بہا جمیع الحاجات و تطہرنا  
 بہا من جمیع السیئات و ترفعنا بہا عندک اعلیٰ الدرجات و تبلغنا  
 بہا اقصىٰ لغایات من جمیع الخیرات فی الحیوۃ و بعد الممات اور  
 کبھی من جمیع السیئات کی بعد یہ الفاظ بھی اضافہ کرتے ہیں و تعفر لنا بہا  
 جمیع الذلالت و تکفر عنا بہا جمیع الخطیئات مصنف جذبہ قلوب  
 کہتے ہیں کہ اپنے تجربہ میں آیا ہے کہ اس درود شریف کا پڑھنا تمام  
 غایات اور مہمات دنیوی اور اخروی کے واسطے کافی ہے اور  
 اقل عدد اس کا تین سو بار ہے روایت ہی کہ یک شخص واسطے قرأت

ہزار ہزار مرتبہ اس درود کے مامور ہو اتین سو بار پڑھا تھا کہ حیات  
 اس کی حاصل ہو گئی جب سی تین سو بار اس کا وظیفہ مقرر پایا۔  
 ومنها اللهم صل على سيدنا محمد ن النبي الا لهي الطاهر الزكي صلواتك  
 تحل بعد العقد وتلك بها الكرب صلواتك تكون لك رضا والحقة ۱۷۲  
 وعلى اله وصحبه وبارك وسلم پڑھنا اس درود کا دل اور سینہ کو روشن  
 اور کشادہ کرتا ہے اور حاجات کی روائی اور تمام غموں کو دفع کرتا ہے حضرت  
 غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سی اس درود کو نقل کئی ہین ومنها اللهم صل  
 سلم وبارك وكرم على سيدنا وحبينا محمد عبدك ونبيك ومسواك  
 النبي الا لهي نبي الرحمة وشفيع الامة الذي اسرسلته رحمة للعالمين وعلى  
 اله واصحابه واولاد لا وذراته واهل بيته الطيبين الطاهرين  
 وعلى انز واجه الطاهرات امهات المؤمنين افضل صلواتك وانز كسلا  
 وانني بركاتك وعلى جميع الانبياء والمرسلين وعلى ال وانز واج واصحاب  
 كل منهم والتابعين اور مصنف جذب القلوب سی یہ الفاظ زاید ہین وعلى  
 سيدنا الشيخ محمد الدين عبد القادر الملکین الامین وعلى کل ولی اللہ فی  
 العالمین وسائر المؤمنین من الاولین والآخرین عدد ما علم اللہ وزنة  
 ما علم اللہ وارحمنا الصالحين ورحمهم احسين واشفعوا عنا من كل آفة  
 وعامة واعف عنا وعاملنا بلطفك الجميل ولا تسلط علينا بدونا من لا  
 يرحمنا برحمتك يا ارحم الراحمين الامین امین امین روایت ہی بعض  
 صحابین سے کہ جو شخص درود شریف کی موافقت کرے تعالیٰ اس کو ہر آفت

محفوظ رکھتا ہے مصنف موصوف کو اس ورد کی بعضی شاخیں حدیث سی  
 اجازت ہی و منها اللهم صل وسلم علی سیدنا و مولانا و شفیعنا و  
 ملاذنا و ملجأنا محمد و علی آلہ و اصحابہ و اولادہ و ذریتہ و ان  
 واجه و اهل بیتہ و اتباعہ و انبیاءہ صلواتنا شفیة من معدن البر  
 الذی بینک و بینہ ولا یعرفہ احد الا انت ا و هو و بارک و کرم  
 و شرف و عظم و مجد حسب تربہ و درجہ عندک و مقدس اکرامنا  
 و محبتناک لہ وصل وسلم علیہ علی الہ عدد کل علم علیہ ایلا و کل فضل  
 خصصتہ بہ و کل نعمة التمتہا عبدہ صلوات جامعۃ لجميع المراتب و شاملة  
 لکل الدرجات و عامۃ لکل الخیث ما یمکن ان یتصور و ما لا یتصور و ما  
 یظہر علی احد و لا یظہر الا المصل و لم علی سیدنا محمد عبدک و رسولک  
 و نبیک و حبیبک و خلیاک صغیرک و نجیبک و ذخیرتک و  
 خیرتک و خیر خلقک الذی اسئلہ رحمة العالمین و ہادیا للضالین  
 و شفیعاً للمذنبین و دلیلاً للمتبرین و طریقاً للعارفين و اماماً للبتین  
 و نوراً للمستبصرین و راحماً علی الباکین و بشراً للطیعین و نذیراً  
 للعاملین و رافاً و راحماً بالمؤمن الذی نورث قلبہ و شریعت  
 صدرہ و رفعت ذکرم و غطت قدسک و اعلیت کلمتہ و ایدت  
 دینہ و اتیت یقینہ و رحمتہ و عہمت بمرکتہ اللهم صل وسلم  
 علیہ صلوات تنور بہا القلوب بغفر الذنوب و تسانر العیوب و تکشف  
 الکروب و تفرح الهموم و تذلل لغوم و تذفع الیساء و تنزل الشفاء

و تسهيل الامور وتشجيع الصدور وتوسيع القبور وتسهيل الحساب و  
 تعلم الكتاب و ثقل الميزان و تثمين الجنان و تغذى اللقاء و تتم النعماء  
 صلوة تعلم الاحوال و تفتح البال و تصفى الوقت و يتجنب المقت صلوة تعلم برها  
 و تحيط لزماتها و تشجع النوارها و تظلم سرارها موجبة للسند اذ و باعثة  
 على الرشاد ما نفعه عن الضلال دأمة لا خيال و محصلة الكمالات صلوة  
 لا تنحصر من خيرات الانبياء و الاخوان الاصلتها و لا تنزك كما لا من  
 كمالات الظاهر و الباطن الا تتمتها و اكملتها صلوة دائمة متصلة باقية  
 غير منقطعة واقعة بلسان الحال القال مودبة جميع الحقوق في جميع  
 الاحوال صلوة لرضية مرضية كاملة مكملة تامة متممة نامية منمية  
 مقبولة مشمولة جليلة جزيلة نورا سرورا ابقاء ضياء سناء انقضاء عنا  
 و علم الحلال و ذوقا و لا و اخرا و اهلا و باطنا برحمتك و فضلك و  
 جودك و عنايتك و كفايتك و مايتك يا الله العالمين و يا خير المنايرين  
 و يا ارحم الراحمين و يا اكرم الاكرمين و يا غياث المستغيثين الى يوم الدين  
 فمن انزل الازل الى ابد الابدي برحمتك يا ارحم الراحمين و اخذ و  
 نصران الحمد لله رب العالمين صلواتك على القلوب و لم تفر من حين كه بوقت  
 حضورى مدينته كمال غلبه شوقه كوخ و سحره كيايه مولف كمرين بجى  
 بهجد قريب رخصت كچه اشعار نهد بن صلوة و سلام او روضات ك  
 اسنه بارگاه رحمته للعالمين مين پشيانچا نچه اثر پذيراني بعضى معروضات ك  
 ظاهر هوا پس كل معروضه اس بارگانه قبول هون تو كچه عجب نهين بلكه

امید قوی اس بارگاہ عالی سی یہ ہے کہ ہجو وہ اشیا عنایات ہوگی  
 کہ ہماری حوصلہ تصور میں بھی نہیں اس واسطے کہ حضرت کی دست مبارک  
 میں کو نچیان جنت کی ہیں اور حضرت کی رحمت کاملہ اس امت مرحومہ شامل  
 ہے کہ حضرت نے فرمائے کہ جنت تمام انبیاء پر حرام ہے جب تک کہ میں نہ داخل  
 ہوں اور تمام انبیاء کی امت پر حرام ہی جب تک کہ میری امت نہ داخل  
 ہوں لفظ حدیث کو ذکر کیا جاتا ہی مروی الدارمی والترمذی  
 وحسنہ عن ابیہریرۃ رضی اللہ عنہ مرفوعاً مفاہیج الجنة بیدی وروی  
 الطبرانی بسند حسن عن عمر بن الخطاب ان الجنة حرامت علی الانبیاء حتی  
 ادخلها وحرمت علی الامم حتی تدخلها امتی کن فی ذیل سیرۃ المحمّد الی اللہ  
 کرامت علی الدہلوی ذکر آداب سکونت مدینہ طیبہ کا فائدہ کتاب ذیل سیرت  
 محمدیہ میں تحریر ہی فی الکامل للمبرور و ما کفر بہ الفقہاء الجاح انہ رای الناس  
 یطوفون حول حجۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انما یطوفون باحواد  
 و درمتہ و انما کفر وہ بہذا لان صحیحہ صلی اللہ علیہ وسلم ان قال ان اللہ حرم  
 علی الارض ان تاكل اجماد الانبیاء اخرجہ ابوداؤد و ترجمہ کتاب تاریخ کامل  
 جو نمبر کی ای ہے اس میں نمبر ہے کہ جن مسائل میں فقہاء نے حجاج کو کافر  
 کہیں انہیں سے یک مسئلہ یہ ہے کہ بکروز حجاج نے دیکھا کہ لوگ اطراف  
 حجۃ رسول اللہ کی طرف کر رہے ہیں حجاج نے کہا کہ یہ لوگ اطراف میں  
 لکڑیوں اور جب کہ نہ کے طواف کرتے ہیں وجہ حجاج کو کافر کہی کی یہ ہے  
 کہ حدیث صحیح میں وارد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

فکر آداب سکونت  
 مدینہ طیبہ کی



حق تعالیٰ زمین پر انبساط دینا یہاں کو کہا ہے حرام کیا ہے جانا چاہئے کہ  
آداب حرمین شریفین سے یہ ہے کہ وہاں کے ساکنین اور قریب جوار  
کی تعظیم اور تواور توقیر کری اور سواۓ خیر کے یاد نہ کری اگرچہ امام لغزش کا بھی  
دیکھی ان سے تو ضرور ہے کہ چشم پوشی کری اور ان کا ذکر برائی سے نہ کری  
کہ برائی سے ذکر کرنا غیبت ہی اور حدیث میں وارد ہے کہ غیبت اعمال  
نیک کو ایسا کہا جاتی ہے جیسا کہ لکڑی کو آگ کہا جاتی ہے غیبت تمام مسلمانوں کی  
عموماً ممنوع ہے اہل حرمین شریفین کی غیبت میں بوجہ خصوص بہت شدت  
ہی اس واسطی کہ صالحین کی تعظیم و توقیر خواہ وہ کبھی جاہوں بسبب ان کی  
صلاحیت کی ادا ہوتی ہی خصوصیت سکونت حرمین شریفین کو یکہ این میں  
دخل نہیں بلکہ جو شخص کہ ساکنین حرمین شریفین سے لغزش دیکھے کہ پہر انکی  
تعظیم و توقیر کیا ہے اسی خالص تعظیم حرمین شریفین بجا لایا اسباب میں آدمی  
خوب خیال کری کہ ہر مسلمان امیدوار رحمت اور غفرانِ اعلیٰ اور شفاعت  
حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں یعنی آدمی خواہ کیسا ہی گناہ  
کری اگر حضرت اعلیٰ حضرت کی شفاعت سے شامل حال ہو جائی گناہ اس کی بالکل  
عدم ہونگی اور حضرت کا ارشاد مبارک ہی شفاعتی لاہل الکبائر میں اتنی یعنی  
میری شفاعت بڑی گناہگار ان امتہ کی واسطے ہے جبکہ سب امتہ مرحومہ  
حضرت کی شفاعت کی امید قوی ہے پس کیا حال ہو کہ اہل حرمین شریفین کا  
اور کیا عجب ہی کہ یہ لوگ نہایت سکونت ایسی محل تبرک کی وہ جماعت اور  
نمرہ میں داخل ہو وین کہ جن کی حق میں فرمانِ اعلیٰ ہے اولئک یدل  
اللہ

سنا تھ حسنا یعنی وہ لوگ وہ ہیں کہ حق تعالیٰ ان کی برائیوں کو  
 نیکیوں کے ساتھ بدل فرماتا ہے اور زبان حال ان کا مترنم اس  
 شعر کا ہے صہ نصیب ماست بہشت ایخداشناس برو کہ مستحق کرامت  
 گھمنا چکا رانند۔ اس تھلی پر یکمال حضرت سیدالشہداء حضرت محمد رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت حضوری مدینہ طیبہ کے سمیع ہوا بیان کرنے میں  
 آتا ہے حضرت کی مزار مبارک مدینہ طیبہ سی یک میل کے فاصلہ پر ہے اور سی  
 عرس شریف حضرت کے سال میں دو تین بار ہوتے ہیں بعض میلوں میں لوگ  
 آتش بازی بھی جلاتے ہیں یک علماء مدینہ طیبہ سی یہ عادت رکھتے تھے کہ بروز  
 آتش بازی کہ امر خلاف شرع ہے آپ مونا بعین کے عرس شریف میں حضرت کی  
 حاضر نہیں ہوتے اور روز دوم حاضر ہوتے کیوقت انہوں نے خواب میں  
 سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ سے مشرف ہوئی فرمایا کیا ہسی یہ امر نہیں ہو سکتا کہ  
 ہماری حاضرین کے گناہوں کو حق تعالیٰ سے معاف کرائیں اور انکی شفاعت  
 جناب باری میں کریں جسے اُن عالم کو اپنی عدم حضوری پر ندامت ہوئی  
 اور بعد اس کے وہ عالم ہمیشہ بوقت عرس شریف حضرت کی حاضر ہوا کرتے  
 اور کتاب جوہرۃ الشفاف فی فضائل الاشراف میں جو سید سہو ویسی ہے  
 تھویر ہے وقد قال ابن القدیر اخبرنی الشریف القاضی المراضی الخفی  
 انه رأى والدى ابا عبد الله المسکوی فی المنام سنة ثلثة وعشرين  
 وستمائة فقال لما فعل الله بك فقال غفلى فقلت له لما ذ انقل  
 بشئ من النعمة بيني وبين رسول الله صلى الله عليه واله وسلم قال قلت

بیان شریف  
 سید الشہداء  
 حضرت محمد رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم

انت شریف فقال لا نقلت فمن ابن النسبة قال كنسبة الكلب الى الراعي  
 قال ابن القديم فاولته بانسابه الى الانصار وانه ادلى العلم ترجمه  
 کہے ہیں ابن قدیم نے کہ خبر آئی محکمہ شریف قاضی رازی خفی کہ انہوں نے  
 میرے والد ابو عبد اللہ سلاوی کو خواب میں دیکھے <sup>۲۲۳</sup> چہ سوئیں ہجری  
 میں پوچھے کہ حق تعالیٰ تمہاری ساہتہ کیا معاملہ کیا کہی کہ بخبر یا بہر قاضی موصوف  
 نے پوچھا کہ کیا سبب بخشائش ہوئی کہا اوہوں نے بسبب تہوڑی نسبت کے  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی رکھتا تھا قاضی موصوف نے پوچھے میرے  
 والد کو کیا تم سید ہو کہی کہ نہیں پہر پوچھے کہ نسبت تمہاری حضرت کے  
 سات کہاں سے آئے کہے کہ محکمہ نسبت حضرت کے طرف ایسی ہو جیسا کہ نسبت  
 کئی کی راہی اور چوپان کی طرف ابن قدیم کہتے ہیں کہ میں اپنی والد کی کلام  
 سے جانتا کہ وہ اپنی نسبت انصار کی طرف بیان کرتے ہیں اور وہ اہل علم سے  
 ہیں یعنی والد ابن قدیم کے نسبت انصار رسول اللہ کے طرف رکھنے کے  
 سبب سے حق تعالیٰ ان کی مغفرت اور بخشائش کیا کہ اس نسبت کو انہوں نے  
 بحال ادب ظاہر کیا کہ میری نسبت حضرت کے ساتھ مثل نسبت کہتے کہ  
 ہے چوپان کی طرف یعنی میں اس بارگاہ عالی بنویس مثل کتون کے نسبت  
 رکھتا ہوں ولعمرا ما قال سے نسبت خود بگت کردم و بس منفعلم ۔  
 زانکہ نسبت بگت کو متوشربی ادبی پس ساکنین دینہ طیب کے آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمراہ نسبت جوار اور ہم ساگی رکھتے ہیں ان کو حمت  
 اور مغفرت حق کیوں نہ سرفراز و حدیث شریف میں آیا ہے کہ عبودت

خجۃ البقیع جو مقبرہ مدینہ طیبہ کا ہے مردوں سے بہر عالتا ہے فرشتے  
 ان کو حنبت میں چٹک دیتے ہیں یہ سیدی انت جنبی و طیب قلبی  
 آمدہ پیشیں تو برہان پی درسان طیبی ۔ ماہمہ تشنہ لبانیم تو ہی آب حیات  
 لطف فرما کہ زہد میگدرد و تشنہ لبی اور دوسری حدیث کتاب جو ہرۃ  
 الشفان میں یہ ہے اخرجه ابو طاهر النخلص فی السادس من حید  
 والبطانی والد ارقطنی فی اول المراجع من افرادہ وغیرہم ان اول  
 من اشفع لہ من امتی اہل المدینۃ ثم اہل مکۃ ثم اہل الطایف  
 روایت کے ہیں اس حدیث کو ابو طاهر نخلص نے اپنی چٹھے حدیث  
 میں اور دارقطنی چوتھے حدیث کے اول میں جو ان کے احادیث افراد  
 ہیں اور ان کے سوائے محدثین کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 فرمائے پہلے اپنی امت میں سے شفاعت اہل مدینہ کرونگا پہلے مکہ منورہ  
 پہلے طائف کے اور قرآن شریف میں حق تعالیٰ فرمایا و ما کان اللہ  
 لیبعد ہما وانت فیدم یعنی نہ عذاب کرے گا اللہ ان کو گون کو جن میں  
 آپ ہو باعث شریف فرمائی حضرت کی اور رونق افروز رہنے قبر مطہرہ  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس عالم میں جمیع مومنین رحمت الہی  
 سے سرفراز ہیں مگر اہل مدینہ منورہ کے واسطے تخصیص خاص حاصل ہے اور  
 حدیث شریف میں مطلقاً سب عرب کے ساتھ محبت رکھنے کا حکم ہوا کہ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائے جو شخص اہل عرب محبت رکھتا ہے وہ میری محبت  
 باعث ان ہی محبت نہ رکھتا ہے محبت رکھنا جملہ قوم عرب سی ملامت اور نثانی

میں اس امر کو کہ  
 اول شفاعت ہوتی ہے  
 اور مدینہ ہے

محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور اس کے خلاف میں امر خلاف  
 ہے لغو ذہن بالذہن تھا جبکہ مکہ میں قوم عرب سے محبت رکھنے کا ہوا پس اہل  
 حرمین شریفین کے واسطے اور دوستی رکھنے کے باب میں خصوصیت حاصل ہے  
 اور محبت میں یہ عادت جاری ہے کہ دوست کے اگرچہ برائی ہی ہو وہ  
 وہ دوست اپنی دوست کی برائی کو ذکر نہیں کرتا بلکہ اس میں تاویلات حسنہ  
 کرتا ہے جیسا کہ شیخ سعدی علیہ الرحمہ فرمائی ہیں ۱۰ از صحبت دوستان بزم  
 کا خلاق بدم حسن نمایند اس زمانہ میں بعضی حجاج وغیرہ اس امر میں متبلا ہیں کہ  
 اہل حرمین شریفین کے حال میں خصوصاً اہل مکہ مغلطہ باعث صفت جلال الہی  
 زبان شکایت دراز کرتے ہیں اور جو جو اہل حرمین شریفین کہ بدو اور جالین  
 ہیں ان کی شکایت میں تو کوئی دقیقہ نہیں چھوڑتے اور جو خوبیاں انہیں  
 ہیں تو اس کا کچھ ذکر ہی نہیں کرتے زبان کو سوائے طعن و تشنیع انکی نہیں  
 کہہ سکتے یہ امر باعث قلت محبت اور نسبت کا خدا اور رسول صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم سے ہے کہ کیونکہ اہل مکہ جو ارکعتہ اللہ ہیں اور بدوے جو اہل حرمین  
 شریفین انہیں سے جو لوگ کہ جالین یعنی اہل خستہ ہیں ان کو یک اور بڑی  
 خصوصیت حاصل ہے کہ وہ لوگ واسطہ اور وسیلہ ہیں حجاج کی پونجی میں  
 مکہ سے طرف مدینہ کے اور مدینہ سے طرف مکہ کے اسباب میں میں  
 فیاض الدین تان مرحوم النخلص بہ بندہ کیا خوب کہے ہیں ۱۱ قاصد لے چل جو  
 نبی تک لی دنیا ہوں تجھے میں جی تک ۱۲ اور بعضی عاشقین کہے ہیں ۱۳  
 زلف تو ہر دو جانب خونریز عاشقانست چنری نمی تو آگفت بہ تود میاںست

شد اسباب میں کہی  
 خص اہل حرمین شریفین  
 دوسرے جالین کے بار  
 ۱۱

دوسرے جالین کے بار  
 ۱۲

اور یہ نہیں سمجھتے کہ سفر حج میں حجاج لوگ کیسی کیسی محنت جان و مال  
 اٹھاتے ہیں مگر یہ ادنیٰ سی بات کو اختیار نہیں کرتے باوجودیکہ زبان کو  
 ان کی شکایت سی روکنا چند ان دشوار و مشکل نہیں اور ان کی شکایت کچھ  
 فرض نہیں بلکہ کچھ ثواب و نفع سوائے نقصان کے متصور نہیں اور ثواب  
 اس امر کا ہے کہ اس باعث سی کمالیت ثواب حج میں نقصان اور مقصور واقع  
 ہووے خود باللہ نہ ہاں سکوت ان کی شکایت سی حجاج کو ضرور ہے اور امید  
 کمالیت ثواب ہے اور سلامت حال حجاج اس امر میں متصور ہے کہ بزرگوار نے  
 فرماتے من سکت سلم ومن سلم بجا یعنی جس سکوت اختیار کیا اس کو سلامتی  
 حال حاصل ہوا اور جس کو سلامتی حال حاصل ہوا وہ نجات پایا اگر کوئی شخص کہے  
 کہ شکایت کرنا اس واسطے ہے کہ لوگوں کو حالات سفر اطلاع ہوئی اور بوقت  
 سفر حجاجی خرم اور اطمینان سی رہیں اور حق تعالیٰ بدویوں کے تفرق میں شکایت  
 فرمایا الا عذاب اشد کذا و نفاقا یعنی جو عرب کہ صحابی اور بدوی ہیں وہ  
 سخت زیادہ ہیں کفر و نفاق میں جو اب امر اول یہ ہے کہ جب آدمی حج اور زیارت  
 کے واسطے حرمین شریفین حاضر ہو تا سب مصلحتیں و ہانکی تمام امور ضروری اور لامدنی  
 اطلاع حجاج کو دیتے ہیں یہاں ایسے امور کے ذکر کے کچھ حاجت نہیں سوا اس کے  
 اطلاع اور انتباہ کرنا مومنین کو ان کی حفاظت اور ہوشیاری کے واسطے یہ غلط  
 و رعایت ادب جو حرمین شریفین بہت مصلحت خیر خواہی مومنین کے یہ امر آخر ہے  
 اور محض طعن و تشنیع کرنا امر آخر جو اب امر ثانی یہ ہے کہ یہ ارشاد الہی اس وقت تھا کہ  
 یہ نوز کل بدوی سلام سی شرف نہیں ہوئی تھے اور کفر و نفاق ان میں باقی تھا

با ائیمہ زما نہ نبوی مین بدوی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت مین حاضر  
 ہوتے تھے اور طرح طرح کی بدظنی اور شدت سی درپیش ہوتے تھی آپ انکی سات  
 سرسرخ خلق اور رحمت سے معاملہ فرماتے تھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اگر ارادہ  
 سمنزلش اور مواخذہ کا کرتے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منع فرماتے پس ان تینوں کو  
 چاہئے کہ حضرت کی خلعت اور عادت اختیار کریں اور جو بدوی کہ حضرت کی وقت  
 مین اسلام سے مشرف ہوئی تھے حق تعالیٰ انکی تعریف قرآن مجید مین فرمایا وہن  
 الاعراب من یومن باللہ والیوم الآخر ویعین ما ینفق قرأت  
 عند اللہ و صلوا الرسول الا انھا قرأۃ لھم سید خلمہما اللہ  
 فی رحمۃہ ان اللہ غفور رحیم ترجمہ بعضی بدویوں مین سے وہ لوگ  
 ہین کہ ایمان لاتے ہین اللہ پر اور قیامت کے دن کے سات اور جو چیز  
 خرچ کرتے ہین ان کو باعث نزدیکی خدا اور رسول سمجھتے ہین آگاہ رہو کہ  
 وہ نزدیکی خدا اور رسول ہے قریب ہے کہ حق تعالیٰ ان کو اپنی رحمت مین  
 داخل کرے گا اور اللہ بہت بخشنی اور رحم کرے اللہ ہے پس اس وقت مین بہ  
 بدوی لوگ اسلام سے مشرف ہین۔ زبان فیض ترجمان حضرت پیر و مرشد  
 قلبہ و کعبہ قدس سرہ العزیز سی کہ پہلے کیا رنج کو تشریف لیجا کر وطن تشریف فرما  
 ہوئے تھے سوائے تعریف اور توصیف ان لوگوں کے اور کچھ سموع نہیں  
 ہوا اکثر ارشاد مبارک حضرت کا بابہین جا لین کے ہوا کہ ترا کہ وہ لوگ منہر شکان او  
 چہ بداران حضرت رسالتا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور حقیقت مین کلام الملوک  
 الکلام کیا یہ اچھی تمثیل اور کیا اچھا ارشاد ہے یعنی جبکہ ماوشاہ کیونچے نہیں

بین سے طلب فرماتے تو اپنے چوہدار اور سرہنگیوں کو اس کے طلب کے واسطے بھیجتے ہیں پس وہ چوہدار اور سرہنگان سلطانی نہایت شکوہ اور جلالت اور تمکین سے آتے ہیں اور معاملہ اس شخص سے نہایت شدت کا کرتے ہیں کہ انکی یہ معاملہ کرنے سے اس شخص کا نفس منکسر ہوتا ہے اور خضوع اور خشوع اس کے دل میں پیدا ہوتا ہے پس وہ شخص کمال تواضع سے بارگاہ سلطانی میں حاضر ہوتا ہے پس زائر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی بعینہ ایسا ہی معاملہ درپیش آتا ہے کہ نبی طلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی کی طاقت نہیں کہ آپ کے خدمت مبارک میں حاضر ہو سکے جب آپ طلب فرماتے ہیں تو سامان سفر مدینہ طیبہ کا قرار پاتا ہے اور جمالین جو راہبر ہیں طبیعت ہر ایک آدمی کی مختلف ہے بعض کی قلوب صافیہ ہوتے ہیں کہ ان کو زیادہ تربیت کی حاجت نہیں ہوتی اور بعضوں کو قلوب مکر رہتے ہیں کہ ان میں کدورت بخل اور نخوت وغیرہ ہوتی ہے پس جو لوگ قلوب صافیہ کہتے ہیں پس وہ لوگ جمالین کی ہر طرح سے رعایت رکھتے ہیں اور ان کو ہر طرح خوش کرتے ہیں وہ لوگ بیخود بکرام تمام خدمت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر ہوتے ہیں اور جن کے دل میں غل و غش تھا وہ بمقتضای کسر و بخل تعادلا اور مجادلہ اور بخل سی جمالین کی ساتھ درپیش آتے ہیں پس وہ لوگ بھی اپنی سطوت اور اقتدار اسجای ظاہر کرتے ہیں کہ کبر و نخوت بالکل انکی خیال و نگاہ سے ہٹا دیا گیا ہے بعد بارگاہ سلطانی نبو میں حاضر ہوتے ہیں جانا چاہتے کہ درمیں شرفین میں خالص عجب بہت کم ہیں اور جو لوگ کہ



خالص عرب ہیں وہ لوگ سب طرح کی تہذیب ظاہری اور تہذیب باطنی سے فہم  
اور آہستہ ہیں اور اہل مکہ میں جن کی مزاج میں جلال اور غصہ ہے وہ لوگ  
اکثر اسواتے ہیں اور اہل اسواق بھی خالص عرب نہیں بلکہ وہ اولاد  
ہیں غیر ملک کے لوگوں کی بعضی عادات سے ان کے حجاج کو رنج ہوتا ہے  
تاہم اہل مکہ خواہ عرب خالص ہو یوں خواہ اولاد غیر وطن ہو وین خواہ تفرقا  
ہوں یا غیر شریف برکت سے اس بابے معظم کی قوت ایمان اور دینداری  
وغیرہ صفات حسنہ ایسے ان میں پیدا ہیں کہ اور ملک الون میں اس کا  
عشر عشر بھی حاصل نہیں اور مدینہ طیب کے لوگوں کی مزاج میں تو سوا  
رحمت اور اخلاق کے جلال اور غصہ ذرہ نہیں ہے کہ احوال ان کا احوال  
بلد میں بیان کیا جا دیکھا اب بھان تھوڑا ذکر بڈیوں کا بیان کیا جاتا ہے بدوی  
اس کو کہتے ہیں کہ جو جنگل میں عربستان کے زمین جو کہ عوام الناس اس ملک میں  
کے آنگو بدو کہتے ہیں یوں تو ملک عرب بہت بڑا ہے مگر اسی عرب بہت  
ہیں اور اس کے سکان بھی بے حساب ہیں مگر جو صحرا کہ ماہین مکہ معظمہ اور  
مدینہ طیبہ کے واقع ہے اس کے ساکنین بھی ملک ماہین یک شتر بان سے  
اس خاکسار نے پوچھا اس نے تعداد کہا کہ مثل الرمل یعنی شمار ان کا مثل جنگل کے پت  
کے ہیں الحاصل وہ لوگ ایسے بکثرت ہیں کہ سلطان وقت ان کے بندہ سے  
عاجز اور ہردنی اور اعلیٰ ان کا سلاح بند اور سپاہی خواہ کوئی پیشہ کسویٰ صلاح ضرور کرتا  
اور شجاعت اور جرات مری میں تو زمین عرب کی تاثیر اور خاصیت ہے اور انعام  
ان میں وہ لوگ ہیں کہ جن کے پاس کچلا ونٹ ہیں اور کسپاس کچلا زراعت اور وہ ہی باشت

موقوفے بارش ملک عرب میں خصوصاً حوالی حرمین شریفین بہت کم ہے جو کلاک  
ہندوستان کی ربع بھی نہیں اور ان لوگوں میں بعضی وہ ہیں جن کو صبح و شام کھجور  
روٹی اور دود بکری یا اونٹ کا صبح و شام منہ اہل عیال بسیری شکم ملی اور کان اگلی  
کھجور کے پٹری اور پیڑی ہیں اور یہ لوگ بہت کم ہیں اکثر فقرا رہیں اور نظر اتنا  
کئی مراتب ہیں بعضی انہیں وہ لوگ ہیں کہ ان کو منہ اہل عیال طعام ہر روزہ بقلت  
و عشت ملتا ہے اور بعضی وہ لوگ ہیں کہ یکروز درمیان میں اور بعضوں کو دو روز  
درمیان میں پس اگر طعام بھی میسر نہ ہو اکسیکو کچھ دوا و خرمار و میسر ہون اور کبھی  
ایک چلو بہرہ دود بکری یا اونٹ کا میسر ہو اور ان کی مکانون کا حال یہ ہے کہ  
اکثر ان میں سے بیگانہ ہیں اور پہاڑوں کی درون میں رہتے ہیں اور بعضوں کی  
مکان ہال اور کھل کے رہتے ہیں اور بندوبست سلطانیکا وہاں کہیں نام و نشان  
ہی نہیں بلکہ ایک سپاہی سلطانیا ہی کہیں وہاں نہیں رہتا اور نظر نہیں آتا مگر مینا  
شریفین کی وسط راہ میں یک مقام را بنع قتا ہے کہ اس میں ایک قلعہ جو اس قلعہ میں ہیں  
چھٹیس سپاہی رہتے ہیں جو ان کو اپنی ہی حفاظت شکل ہے دو سو کی حفاظت کیا کرتے ہیں  
اور اثناد راہ میں حرمین شریفین کے اکثر جاو و طرفہ ہاڑ قریب قریب ہیں کہ دریا  
ان پہاڑوں کے قافلہ گزرتا ہے پس دو طرفہ پہاڑ ایسی موقع پر جایی قلب میں واقع  
ہے کہ اگر ان دو طرفہ پہاڑوں پر دس بیس آدمی کچھ ہتھیار تو کیا فقط ہاتھوں میں  
تھم لیکر کھڑے ہو جاوین ہزار ہا آدمیوں کی لٹنی سنکی کے لئے کافی ہیں اور بھی  
دو طرفہ پہاڑ پر یہ بدوی باصلاح کہ حال شجاعت اور مردانگی ہی موصوف اور تہا  
ہیں رہتے ہیں اور قافلہ ہزار ہا اونٹوں کا با سامان نقد و جنس قیمتی ہزار ہا اسکو دیتے

گذر کرتا ہے اب جائی انصاف اور غور ہی کہ باوجود ایسی بندوبستی حاکم اور بیخونی  
 کی اور باوجود ایسی نصر شدیدی کی اور باوجود ایسی شجاعت اور سلاح رکھنے کے  
 اور ایسی کثرت انکی اور ایسی موقع پر رہنا ان کا کہ مکان ان کی مثل قلعہ بلکہ بہتر  
 از قلعہ ہو اور گذر قافلہ والوں کا و بردوان کی مثل سونے کی چڑیوں کی ہے قافلہ  
 زائرین کا لوٹ اور فارنگیہ لیری کب سلامت جائی کا موقع ہے مگر انہیں کی صبر اور قناعت  
 اور توکل اور دینداری ہو کہ ہمیشہ ہر سال دو تین بار قافلہ مدینہ طیبہ کا مکہ منظر سے آتا  
 جاتا ہے اسن و اماں آتا جاتا ہے بلکہ جو زائرین کہ پیادہ جاتی اور پیادیوں کی راہ  
 الگ مقرر ہے اور اس راستی سی وہ لوگ جاتے ہیں کہ طاقت سواری نہیں رکھتی پس ان  
 لوگوں سی بدوی نہایت تعلیم و توقیر سی پیش آتے ہیں اور حتی الاسکان ان کی خاطر  
 واری اور ہما نذر میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کرتی یہہ خاکسار سہجی  
 میں جبکہ مکہ منظر میں حاضر ہو ایک زن و شوہر حجام پیشہ ہمراہ تھی وہ بسبب ملت  
 عفر کی راہ پیادہ و نسی مدینہ طیبہ کو حاضر ہوئی ایسی صفات حسنہ بدویان کی بیان  
 کرتے ہیں کہ ہر منزل میں بدویوں کی مکان میں اترتی اور ہر ہر بدوی اپنی مقدار  
 موافق انکی ضیافت کرتے اور اہل خانہ کو اپنے ہی کہتا کہ ان کے ہاتھ  
 پاؤں دھو لادیں اور ان کے پاؤں پر ہاتھ پہیر کر اپنے منہ  
 اپنے منہ پہنتی اور کہتی کہ یہ پاؤں کہاں جانے والے ہیں یا کہانی آئی ہیں اور اگر  
 گاہی حسب تقدیر آہل اوس قافلہ والوں کا اور طرح معاملہ درپیش بھی ہوا تو سموع  
 ہوا کہ ویسی لوگ مقدار میں بہت کم ہوتے ہیں یعنی ان ہزار باد میوں کی قافلہ سی  
 یکہزار بھی نہیں نقصان پاتی پس نسبت ایسی مقدار تفریل کی بہ نسبت لکھو کہا بدویوں کی

سو کو یک بھی شمار نہیں ہوتا اور اچھی بُرے سب لوگوں میں ہی چنانچہ زمانہ مبارک  
 میں آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ و صحبہ وسلم کی کہ وہ سب زمانوں میں بہتر تھا کفار اور  
 منافقین و ناسقین بھی تھی پس یکجہاغت قلیلہ کے باعث سب کو بُرا کہنا کمال نادانی  
 ہو اور یہ بھی خیال کیا جاوے کہ اور ملک میں صحرائی لوگ جو چہرے کا سب اختیار  
 کرتے ہیں انکی پاس لکھا روپیہ اور اشرفی اور جواہر کے خزانہ مملو رہتی ہیں اور ملک  
 بھی سرسبز اور شاداب رہتا خوردنی اور نوشیدنی میں کسیدہ تکلی ان کو تکلیف  
 اور ہرج نہیں ہوتا اور عالم وقت کی طرف سے ان کا بندوبست بھی ہوتا ہے  
 اس پر یہی انکی حرص اور طمع روز افزون نہ تھی ہو اور وہ اپنی کام میں روز  
 بروز ہوشیار اور تیز ہوتے جاتے ہیں پس مومنین کو ضرور ہو کہ طریقہ انصاف کو  
 بات سے نہ دیں اور جملہ قوم عرب سی محبت رکھیں اور زبان اپنی ان کی شکایت  
 روکین تا مقبولیت حج اور زیارت نبی کریم صلی اللہ علیہ آلہ وسلم ان کو نصیب  
 سرفراز ہو وی اور ایسی اعمال کو کہ بی نفع محض ہیں خطرات اور وسوسہ شیطانی  
 سے سمجھیں کہ وہ بڑا دشمن ہے اور چاہتا ہے کہ ثواب اعمال مومنین کم ہو وی  
 بلکہ اس کی خواہش اور خوشی یہ ہے کہ بالکل ثواب عمل جط ہو جاوے پس مسلمانوں کو  
 چاہئے کہ مکر شیطان سے بچیں اور امیدوار مقبولیت آلہی اور مقبولیت حضرت  
 رسالت پناہی صلی اللہ علیہ آلہ وسلم رہیں مباحی دلختہ ایم و سینہ فگاریم یا رسول  
 و ابا ندگان ز صحبت یا کریم یا رسول بہ خوانی اگر ز لطف یا کریم شاد شاد و ز لطف  
 تو امید ہزاریم یا رسول پیہ آداب در باب ساکنین اور جوار حرمین شریفین  
 کی تو لیم و مکریم اور حسن ظن رکھنی میں مذکور ہوئی جس شخص کو کہ حادثہ صوفی

حرین شریفین نصیب ہوئی ہے اس کو انہی ذات کے واسطیہ آداب چاہیے  
 کہ ہمیشہ توبہ اور استغفار اور زار میں وہ شخص زیادہ اپنی دطن اور دوسرے  
 جالیوں سے مصروف رہی کہ حاضرین کو وہاں کی حضوری خاص بارگاہ الہی اور  
 قرب خاص حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرفراز ہی بزرگون  
 فی فرمایا ہین مقربانرا پیش بود حیرانی یعنی جتنا کہ قرب بارگاہ سلطانی میں  
 زیادہ ہوا تاخو نہ ہی زیادہ ہے پس حتی الامکان گناہ صغیرہ سی بھی جتنا  
 رکھی کہ بعضی علماء فرمائی ہین کہ صفائے اس جہاں میں حکم کبار رکھتی ہین اور اوبہی  
 حرین شریفین کی یہ ہی کہ کسی چیز کو یہاں تک کہ خاک پاگل کو وہاں کی بڑی کبھی کبھو  
 زمین مکہ مظلہ جاتی تولد مبارک اور زمین مدینہ طیبہ جاتی ہجرت اور اقامت اور  
 مقام استراحت اور آرامگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اور جملہ مشیا  
 جو وہاں کی ہین سب کو وہاں کی نسبت حاصل ہو اور سب اشیاء وہاں کی زبان  
 حال ترغیم ہین سے اچھو رہین نزدیک تو بری جائین کہ ہر کوہ گل ہین تو ہوتا  
 ہین وگرنہ غارتما سے پس یہ نسبت اُن اشیاء کو حاصل ہونیکی باعث ہے اشیاء کو  
 وہاں کی سب ملک کی اشیاء بہتر جانے اگرچہ وہاں کی اشیاء زمین کوئی اوصاف  
 اور ملک کی اشیاء کی کم پائی باوے چنانچہ بوقت حضوری مدینہ طیبہ کج حال  
 تر کیا سمجھ ہو کہ وہ بہ نسبت ہجرت مقیم مدینہ طیبہ ہوا تھا کیا راہی کہانی کی  
 واسطی جنات یعنی دہین خرید کیا اور قوام اس کا نوعی رفیق تھا اس کی زبانسی  
 یہ بات جاری ہوئی کہ ہماری ملک دہین یہاں سی بہتر ہوتا ہے عالم نام میں  
 اس کو اشارہ نبوی ہوا کہ جلد یہاں سے جا اور اپنی ملک کا دہین استعمال کر

و گریه تیرا ایمان سلب کیا جاوے گا نعوذ بالله من غضبه و غضب سولہ  
 ہر چند کہ یہ امر قلیل الوقوع ہے اور عادت اس رحمتہ للعالمین کی رحمت اور  
 مغفرت گناہان امتہ مرحومہ ہی مگر بارگاہ سلطانی ہی ایسا عمری بھی پُر خد رے  
 اور یہ بات جان رکھی کہ گناہ و صغائر تو کیا گناہ کبائر بھی شفاعت آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی حق تعالیٰ معاف فرماتا ہے چنانچہ حدیث وارد ہے شیعی  
 لاہل الکبائر میں اتنی یعنی شفاعت میری ان لوگوں کی واسطی ہے جو میرے  
 امتہ میں گناہ کبیرہ کئی ہین پس اس حدیث سی واضح ہوا کہ کیسی بات ناراضی حق تعالیٰ  
 کی کسی سی ظہور میں آویں حضرت اس سی راضی ہین پس امید ہو کہ حضرت کی شفاعت  
 سی وہ عفو ہو جاویں اور اگر عواذ اللہ ناراضا مندی حضرت کی ہو وی پس جبکہ  
 حضرت اس سی راضی نہو و بین اللہ تعالیٰ ہی اس سی راضی نہیں ہے اللہ امر تقنا  
 رضاك و رضا حبیبك صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قلامہ فضائل شیخ اسماعیل  
 نقشبی میں لکھا ہے استحق من عاب تریتہا للنعمان فی مالک رحمۃ اللہ علیہ  
 فیمین قال تریتہا رادیۃ بھب تکالہین جہنم و امر سبحنہ و قال ما اوحیہ  
 الی ضرب عنقه تریتہ دفن نبیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرحمہا انہا  
 غیر طیبۃ یعنی جو شخص کہ خاک پاک مدینہ طیبہ کو عیب کچھ مستحق ہو نہ کافری دے ہین  
 امام مالک ح حق نہیں اس کی کہ کہا خاک مدینہ خوب نہیں تیس درمی مارین اور اس کی  
 قید کرین اور فرمای کہ مستحق تہا یہ شخص گرون امریکہ جو خاک کہ جس میں دفن مبارک  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اس کو کہتا ہے خوب نہیں آداب سکونت مدینہ طیبہ  
 یہ ہے کہ ہر چند خارج روضہ نبوی سی گذرنا ہو وی مگر جبکہ مقابل روضہ منورہ

ہو وی ضرور ہی کہ توقف کری اور سلام عرض کر کے آگے بڑی چنانچہ خلاصہ نقشب  
 میں تحریر ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اس کی فرمایا  
 کہ ابو حازم کو کہو تو مجھے گزر کر تانا ہے موبہ پھیرتا ہوا یعنی توقف کر کہ مجھ پر سلام نہیں  
 پڑتا جسکی ابو حازم نے بوقت مرور مجازی ہونے رونہ منورہ کی سلام عرض کرنا آپ  
 پر ترک نہیں کرتی اور جو آداب جذبہ لقلوب میں تحریر ہے عرض کی جاتے ہیں  
 پہلا ادب اس سفر مبارک کا یہ ہے کہ اس سفر میں نیت خالص بارت نبوی کی رکھی  
 اور ابن صلاح اور امام نووی رحمۃ اللہ علیہا فرماتے ہیں کہ اگر اس میں قصد مسیحی ہوگا  
 ہی رکھی تو بہتر اور مستحب ہو اور شیخ الحنفیہ کمال الدین بن ہمام بھی اس بات کو اپنی  
 مشایخ میں نقل کی ہیں اور کلمات زیارت نبوی سی یہ ہے کہ مسجد نبوی میں نیت  
 اعتکاف کری اگرچہ یکساعت ہو اور جملہ آداب ہی یہ ہی کہ مسجد نبوی میں سجادہ  
 پہچا کر لوگوں پر جامی تنگ نہ کری بلکہ چلے کہ جتنگ چاہی مسجد میں بیٹھی اور جب  
 اوٹھی سجادہ ہی اٹھالیوی اور مسجد میں تھوک یا کچھ رکھا کر اس کا تحم نہ ڈالی اور جملہ  
 آداب ضروری یہ سی کہ اکثر لوگ بسبب عوارض بشریہ کی اس میں تصور اور کوتاہی  
 کرتے ہیں یہ ہے کہ محبت ساکنان مدینہ طیبہ اور تعلیم میں ان کو کوتاہی نہ کری  
 ہر خد کہ وہ لوگ سوای سکونت مدینہ طیبہ کی اور کچھ مرتبہ اور فضیلت نہ کرتے ہوں  
 یہاں تک کہ فسق و بدعت اور سائر اقسام معافی میں منسوب اور مطلق ہوں وہ میں  
 اسوا سیکلہ شرف جوار حضرت کا ان کو کافی لای اور یہ شرف کسی بدعت اور مصیبت  
 و اہل نہیں ہوتا اور حرم خاتمت اور امیہ عفو اور مغفرت سی پوس نہیں کرتا جو کہ  
 مزلة الاقدام رعایت میں اس ادب واجب الاتہام کی بحال بعضی سادات و عظام

کا ہی کہ وہ بعضی تفصیلات اور بدعتوں میں ملوث ہوتے ہیں ان کو بھی اسویٰ العظیم  
 اور ارجلال کی نہ دیکھی اور اعتقاد رکھی کہ بدعتیں میں نیکیوں کی معمور اور مستور ہیں  
 اور ملاحظہ تشریف آفر قول مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم جو شان میں اہل بدعت  
 باوجود صد و بعضی تفصیلات بعضی اہل بدعتی واقع ہوا ہے غافل نہ ہو اور وقت  
 ملاقات طریقہ نشانیت اور لین کلام کو ہاتھ سے نہ دیکھی اور شرعہ نسبت  
 قرابت اور شرف جہاں حضرت کا جو ان کو حاصل ہے ملاحظہ رکھو اور سب و شتم و  
 غلطی سے اپنی تین باز رکھی کہ فرزند عاق نسبت فرزند بی خارج نہیں ہوتا  
 چنانچہ بعضی مشایخ آیۃ تطہیر سے یہ معنی سمجھتے ہیں کہ کوئی شخص اولاد پیغمبر صلی اللہ  
 علیہ آلہ وسلم سے دنیا سے نہ ہو نہ گیارہا تک کہ پہلی رحس اور دس جنوی سے  
 مثل مرض وغیرہ کی پاک نہ ہو گا یہ ترجمہ کتاب آداب کا ہی جو بعضی علماء نے  
 تصنیف فرمائے ہیں اور کلام سید سمیع کا اور دوسری علماء کا فعل رعایت ادب  
 میں اس کی ساتھ موافق ہے واللہ اعلم علما حکم ذکر حکم زیارت قبر شریف  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کہ واجب ہی یا مستحب ہی اور توسل اور تہجد  
 کا زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی باجماع علماء افضل سنتہ اور موکد مستحب  
 ہے اور بعضی علماء مالکیہ واجب کہتی ہیں اور امام ابو حنیفہ کی پاس ہی قریب واجب  
 اور تاج الدین سبکی فضیلت اور قربت زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ  
 و صحبہ وسلم کو سات قرآن اور حدیث اور اجماع امت اور قیاس کی جو اصول و  
 شرع شریف میں بیان کی ہیں اما کتاب اللہ فرمانِ حق تعالیٰ کا جو ولوا انہم  
 اذ ظلموا انفسہم جازاؤکم کہ یہ آیت کریمہ ولولت کہ تھی ہو اور پر رغبت



ولانی حضورِ بارگاہ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی در مغفرت چاہنے کی  
 حضرت سی اور جمیع علماء اس آیت کی یہ سی برابری حالتِ حیات اور حیاتِ ممات  
 کے جانکر آدابِ زیارت شریف میں حکم کی ہیں کہ اس آیت کو عرض کریں اور مغفرت  
 چاہے اور امید کمالِ رحمت سی حضرت کی سات ائمہ معومہ کی جو سر فرزند ہی کہ مغفرت  
 چاہنا حضرت کا واسطے اس بندہ کی جو مستغفر حاضر ہو خدمتِ اقدس میں بہ نسبت  
 دوسرے کی تا کہ یہ زیادہ ہی اور اس حکایت کو باسانید روایت کی ہیں کہ محمد بن حرب  
 ہلالی کہتے ہیں کہ میں مدینہ طیبہ میں حاضر ہوا اور زیارتِ قبر شریف کر کے مواجہہ شریف  
 میں حاضر تھا ناگاہ یک عرابی آیا اور زیارت کیا اور کہا یا خیر الرسل حق تعالیٰ جو کتاب  
 آپ پر نازل کیا اور فرمایا د لو انہم اذ ظلموا انفسہم جاؤک فاستغفروا اللہ العزیز  
 میں حاضر ہوا ہوں مغفرت چاہنے والا گناہوں سی انہی کو وسیلۂ شفاعت آپ کی اور یہ  
 اور یہ شعر بھی عرض کیا یا خیر من دنت بالقاع اعطیہ قطاب من طیبہ القاع  
 واکم نفسی لنداء بقدرانت سائلنہ فیہ العفاف و فیہ الجود و اکرم راوی  
 یہ کہتے ہیں بعد بیٹھنے اس کی میں مشرف ہوا غلامین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے  
 کہ فرماتے ہیں حق تعالیٰ بی نسبت اس کو بسبب شفاعت میری اور حافظ ابو جہد اللہ صلیح  
 الظلام میں روایت کرتے ہیں امیر المومنین علی کریم اللہ وجہی کہ بعد دفن آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کی بدترین روز کی پیکل عرابی حاضر ہوا اور بی اختیار فی شریف پہنچا اور  
 خاک مبارک کو اپنی سر پہ پٹھنا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ جو کچھ کہ آپ خدا تعالیٰ  
 سی سنی ہم آپ سی سنی اور جو حق تعالیٰ نازل کیا آپ پر کلامِ مجید اس میں سی یہ آیت  
 بھی ہے د لو انہم اذ ظلموا انفسہم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لہم الرسول

لوجود واللہ تو ابھر چھا اور میں اپنی ذات پر ظلم کر کر حاضر ہوا ہوں  
 خدمت شریف میں آپ کی میری واسطی مغفرت چاہی تھی راوی فرماتی ہیں کہ قبر  
 شریفی آواز آئی قد غفرلک یعنی تحقیق بخشا گیا اسطے تیری اور لکینٹ  
 ہونا زیارت شریف کا بہت سی حدیث وارد ہیں کہ بایہیں فضیلت اس کی ذکر کئی  
 گئی ہیں اور احادیث صحیحہ فق علیہ کہ از زیارت قبور میں آئی ہیں بیچ باب ثبوت  
 استحباب زیارت قبور المسلمین صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی کہ یہ القبور ہر کافری ہر اور اہل  
 ائمہ فضیلت اور استحباب زیارت میں آگے مذکور ہوا اور مذہب صحیح یہ ہے کہ زیارت  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی عموماً واسطی مردوں اور عورتوں کی برابر ہی آقا قیاس  
 زیارت کرنا آنحضرت کا قبور اہل بقیع اور شہداء اہل احد کی تین اور جب زیارت دوسروں کے  
 مستحب ہوئی زیارت قبر شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم اور تبرک حاصل کرنا اور  
 رحمت چاہنا اور منتفیض خیر ہونا سات صلوٰۃ و سلام کے حضور میں ملا کہ حاقین جناب  
 عرش آب کی بطریق اولیٰ مندوب اور مستحب ہوا اور بعض علماء کہتے ہیں کہ وہ زیارت  
 قبور سی فقط یا ذکرنا آخرت کا ہے جیسا حدیث میں وارد ہے مردوں و القبور  
 فانہا تذکرکم الا حقا اور واسطی استغفار اہل قبور کے جیسا کہ زیارت کرنا آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کا اہل بقیع کو اور کبھی اسطے نفع لینے کی اہل قبور سی جیسا زیارت قبور  
 صالحین کی اور امام حجتہ الاسلام نے فرمایا ہے جو شخص کہ ساتھ اسکی حالت حیات میں  
 اس کی قبر تک طلب کرتے ہیں بعد موت اس کی بھی سات اس کی تبرک اور انتفاع  
 حاصل کرتے ہیں امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ قرآن موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ کی بیچ  
 اجابت دعا کی تریاق اکبر ہے اور کبھی زیارت واسطی ادائی حقوق کی ہوتی ہے حدیث

شریف میں آیا ہے جو شخص بارت کرے اپنا والدین کی ہر چیز میں تو لکھتا ہے  
 بار الوالدین کر کی اگرچہ تھا حالت زندگی میں ان کی نافرمانی واری اور زیارت  
 قبر شریف سید المرسلین صلی اللہ علیہ آلہ وسلم میں یہ سب معافی حاصل ہو کر تو سل و  
 طہ شفاعت و ستغاثہ و ستداد سات آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی توسل اور ستداد  
 بجناب آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سو وقت سی ہو کہ روح مبارک جسم شریف سے متعلق  
 ہوئی تھی جیسا کہ علماء حدیث تصحیح اس حدیث کی بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہے ہیں  
 کہ جب آدم علیہ السلام سی خطیہ سرزد ہوئی تو توسل آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم یہ عرض کہے  
 یا رب اسما اللہ بحق محمد ان تغفر لی اور حیات دنیا میں اور عالم نرغ میں  
 اور عرصہ قیامت میں کہ انبیائی مرسل کو مجال دم مارنیکانہ ہوگا آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 آلہ وسلم فتح باب شفاعت فرما دینگے اولین و آخرین کو مستغرق بحار رحمت اور نعمت  
 کر دینگے اور سبکے کہتے ہیں کہ جبکہ توسل سے اعمال ماحل کے باوجود استباکی کہ فعل  
 انسان ہے اور تصور و نقصان کی سات تعریف کیا گیا ہو جائز ہے اور درگاہ الہی  
 میں مقبول ہو چنانچہ آیت قرآنی ناطق ہے واستعینوا بالصبر والصلو توسل  
 بجناب آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی کہ محبوب خدا ہیں بطریق اولی جائز ہے  
 لیکن توسل بیچ و نیل کے مدت حیات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی زیادہ  
 اس سی ہی کہ جس کی جاد سے حدیث شریف میں آیا ہے کہ پیکر دنیا بنیاد مست شریف  
 حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم دعا فرما کی کہ حق تعالیٰ عافیت  
 سرفراز فرمادی حضرت ارشاد فرمایا تو اگر چاہتا ہی دعا کرتا ہوں کہ حق تعالیٰ مبنائی  
 عطا کری اور اگر ثواب آخرت چاہتا ہے تو صبر کر کہ وہ بہتر ہے واسطے تیرے

بسند صحیح روایت کرتے ہیں کہ زمانہ میں مسیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی تھجا واقع ہوا  
 ایک شخص قبر شریف کی پاس حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ استسق لائیک فانہم قلوبہ  
 حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی خواہش میں تشریف لاکر فرمایا کہ تو عمر کو بشارت اور  
 خوشخبری دی کہ اس سال بارش ہوگا اور اس قسم توسل کی حقیقت یہی کہ توسل کی رو  
 حضرت سی یہ چاہتا ہے کہ انہی حاجت روائی کی واسطی مقنعانی کی پاس حضرت شفاعت  
 اور مافراوین جیسا کہ حالت حیات میں حضرت سی عرض کرتے تھے اور مضمون عبارت  
 یا محمد انی تو جہت بکلی ربی اس سی خبر دیتا ہی بن جوزی روایت کرتے ہیں  
 کیوقت اہل مدینہ کو طوطا سخت واقع ہوا لوگ خدمت میں حضرت عائشہ مطہرہ رضی اللہ عنہا  
 کی حاضر تھی حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ حضرت کی قبر شریف کی پاس حاضر ہو کر تہوار  
 آسمان کی جانب کہو لہذا کہ فیما بین قبر شریف حضرت کی اور آسمان کی کوئی شے حاصل ہو  
 لوگوں نے موافق ارشاد حضرت کی عمل کی برسات بہت ہوا اور صالحین اور اولیاء اللہ  
 ہی تعلق اور فیضان نبوی ہر واسطی صالحین کی توسل میں بھی آثار اور اخبار وارد ہیں  
 حدیث بیچ میں آیا ہے کہ بعد خلافت مسیدنا عمر رضی اللہ عنہ میں کیوقت بارش رگ گیا حضرت  
 عمر رضی اللہ عنہ توسل حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی حق تعالیٰ کی پاس دعا کی اور کہی کہ خداوند  
 جسوقت کہ زمانہ پیغمبر میں طحا ہوتا تو ہم تیری پیغمبر کی وسیلہ سی دعا بارش کی واسطی  
 کرتے تھے اب توسل تیری پیغمبر کے چا کا کرتے ہیں پس تو پانی برسا اور کیروایت میں آیا ہے  
 کہ عباس رضی اللہ عنہ اپنی دعا میں کہو کہ خداوند اسبب تیری رسول کی یہ لوگ میری  
 طرف متوجہ ہوئی ہیں تو مجھ کو و بر د انکی شرمندہ مت کر اور حاجت روائی میں مستغنی  
 نزدیک مرقدا نور بہت سی آثار اور اخبار وارد ہیں محمد بن المکندہ کہتے ہیں کہ ایک شخص

در تہذیب  
 صالحین

میرے والد کی نزدیکی دینار رکھا کر جہاد کو روانہ ہوا اور کہا کہ اگر تمکو حاجت ہو  
 اس میں سے خرچ کرو پھر بوقت ضرورت میری والدہ اس سے خرچ کی جبکہ وہ  
 شخص پٹ کر آیا اپنی دینار کو طلب کیا والد میری اس کی ادائیگی عاجز ہو کر کہو کہ  
 کل تیری امانت دوں گا اور سجدہ بومین آپ حاضر ہو کر شب بامشی کی کبھی رو برو خدمت  
 منورہ کی اور کبھی نزدیک منبر مبارک عجز و الحاح کرتے یکایک اندھیری شب میں  
 یکم و ظاہر ہوا اور اتنی دینار کی تہیابی ان کو دیا پھر میری والدہ نے اپنا قرض اس سے  
 ادا کیا امام ابو بکر مرقی کہتے ہیں کہ میں اور طبرانی اور ابوالشیخ روضہ منورہ کی پاس  
 حاضر تھو اس حالت میں کہ بہو کا پسر غالب تھی اور دو روز سی طعام ان کو میسر نہیں ہو  
 تھا جب وقت عشاء قریب ہوا رو برو مقبرہ النور کے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ اللہ  
 یہ کہہ میں اور ابوالشیخ سو گئی اور طبرانی انتظار میں کسی چیز کے بیٹھے تھے یکایک شخص  
 سید علی اگر دروازہ ٹھوکی ان کی ہمراہ دو غلام تھی کہ ان کے ہاتھ میں زنبیل تھی اس  
 طعام انواع و اقسام اور کھجور تھو انہوں نے ہماری پاس آکر بیٹھے اور کہا نا کہائے  
 اور باقی ہماری پاس چھوڑ کر کہو کہ تم شکایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس  
 کئی اس وقت حضرت خواجہ امین میری تشریف فرما ہو کر شاد گئی کہ جو کچھ ہماری پاس ہے  
 لیجاؤ اس واسطے میں ہماری پاس حاضر ہوا ابن الجلا کہتے ہیں کہ میں نے مدینہ کو حاضر  
 ہوا اس حالت میں کہ مجھ پر یکہ وفاقہ گزری تھی میں نے قبر شریف کی پاس کٹری ہو کر  
 عرض کیا انا ضیفک یا رسول اللہ اور سو گیا خواجہ امین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم تشریف فرما ہو کر بقیہ صرمان مجھے عنایت فرمائی نصف اس میں سے حالت  
 خواجہ امین کہا لیا جب بیدار ہوا نصف میرے ہاتھ میں باقی تھا ابو بکر قطع کہتے ہیں

کہ میں مدینہ طیبہ میں حاضر ہوا اور مجھ پر پانچ فاقہ گذری تھی چھٹی روز نزدیک  
 قبر شریف حضرت کے حاضر ہو کر عرض کیا انا ضیفک یا رسول اللہ یعنی میں آپ کا  
 یہاں ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سو رہا خواب میں آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم سی شرف ہوا ابو بکر رضی اللہ عنہ حضرت کے سید ہی جانب اور عرض  
 حضرت کی بسیار پر اور حضرت علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہ حضرت کے روبرو تھے  
 پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ مجھے ارشاد فرمائی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رونق  
 افزہ زمین راوی کہتے ہیں کہ بجز دو خبر فرشتہ اثر کی ہیں اٹھا اور بوسہ چشمان کیا  
 کالمی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ایک روٹی عطا فرمائی جو وقت میں پیکر  
 ہوا ایک ٹکڑا اس روٹیکامیری ہاتھ میں تھا احمد بن محمد صوفی کہتے ہیں کہ تین مہینے  
 نے جنگل میں پہلا درجہ میرا تمام شقوق ہو گیا تھا اسی حالت میں مدینہ طیبہ میں حاضر ہوا  
 اور حضرت پر سلام عرض کیا اور سو گیا یکا یک حضرت غاب میں تشریف فرما ہو کر  
 ارشاد دگو کہ ای احد تیرا کیا حال ہو اور کیا عرض رکھتا ہے میں نے عرض کیا انا جائع  
 دانا فی ضیافتک یا رسول اللہ حضرت فرمائی کہ ہاتھ اپنا کھول اور چہرہ اہم  
 مجھ عنایت فرمائی جب میں بیدار ہوا وہ در اہم میری ہاتھ میں تھو پھر سینے بازاری  
 فالودہ وغیرہ کہا کہ جنگل میں گیا اس قسم کی سرفرازی کی حکایات بہت ہیں اکثر  
 جن حکایات میں کہ سرفرازی طعام ہوا ہو یا خود بنفس نفس سرفرازی طعام ہو ہے  
 یا کسی ہل بہت میں سی و اسطو سرفرازی طعام کی ارشاد ہوا کوئی غیر شخص اسطو  
 و اسطو سرفرازی طعام کی ارشاد نہیں فرمائی اور مقتضای کرم بھی ہے تنہا جب  
 ان چار اقسام یعنی کتاب اور سنت اور اجماع است اور قیاس سی توسل اور تہما و

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی ثابت ہوا اول توسل بروح مقدس آنحضرت کے قبل جو مبارک آپ کے کہ اس منقبت عظمیٰ میں کسی انبیاء اور اولیاء کو آپ کی ساتھ مشارکت نہیں اس واسطے کہ نہ وارد ہونا نص کا اور کسی انبیاء کے لئے اسباب کافی ہے دوسرے توسل حالت حیات و نبویہ میں ظاہر ہے کہ امت مرحومہ حضرت کے بشیاء حالت حیات میں بیاعت توسل حضرت کی فائز بمقام دارین ہوئی اور بیاعت شرف متابعت اور نسبت قرابت کی آل اور اصحاب اور اولیاء امت بھی اس توسل میں داخل ہیں اور ظہور تصرفات اور کرامات اولیاء اللہ اس عالم میں واسطی اثبات مدعا کے کافی ہے حصہ توسل عمر رضی اللہ عنہ میں حضرت عباس رضی اللہ کی سات کیونکہ خلاف نہیں ہے ایسا ہی توسل و استمداد بوسیۃ شفاعت قیامت روز انبیاء اور اولیاء اور صالحین امت سی بھی جائز ہے جیسا کہ کتب عقائد میں مذکور ہے لیکن توسل و استمداد مقام قبور میں اختصاص اس کا حضرت انبیاء رضی سی ہونے میں تردد ہے ظاہر ہے توسل و لیاء اللہ اور صلہ سی بھی جائز ہے واللہ اعلم و دلیل واسطی جو از توسل انبیاء اور اولیاء کہ ام کی مقام بزرخ میں قیاس حالت حیات پر ہی یعنی جیسا کہ حالت حیات میں انبیاء اور اولیاء سی توسل جائز و ایسا ہی مقام قبر اور بزرخ میں انسی توسل جائز ہی اس واسطے کہ اولیاء اللہ کے روح مبارک کو ادراک و شعور اور مرتبہ قرب ان کا حق تعالیٰ کے پاس بعد رحلت ان کے بھی حاصل ہو اور منی توسل و استمداد اس محل میں بھی ہیں کہ جو خاص بندہ حق تعالیٰ ہیں ان کو ہی حاصل اور مرتبہ اور محبت جو حق تعالیٰ کی بارگاہ میں سرفراز ہو و ایسے بندہ کی روحانیت کی وسیلہ سی اور انکی مرتبہ اور قرب کی ذریعہ سی خدا کی نزدیک و کار

اور یہ امر کچھ تیاج نفس صریح کا نہیں رکھتا بلکہ نہ وار دہونا نص کا در باب مانت  
 اس توصل کے کافی ہے ہاں اگر کمین دلیل قطعی در باب خصوصیت توصل ساتھ  
 انبیاء علیہم السلام کی پائی جاوی تو مانت درست ہے مگر کوئی دلیل تو ایسی ظاہر نہیں  
 اگر کوئی کہے کہ ایمان پر موت ہونا اور قرب الہی باقی رہنا سو ای انبیاء کی اور دنی  
 وسط متیقین جواب اس کا یہ ہے کہ باقی رہنا روح کا وسطی انبیاء کی اور غیر دنی برابر ہے  
 فیجوز لا توصل بحد و کمال بالفضل اور بہت سی اخبار مشایخ کبار کی جو اباب کشف  
 ہین اس شبہ کو دور کرنے والی ہین ہاں بعضی فقہا لکھتے ہیں کہ خلاف ہوا الحق احق ان  
 یتبع واللہ اعلم اتھی مضمون جذب قلوب لخصا مولف کثیف عرض کرتا ہے کہ اس مقام پر چند  
 حکایات جو عنایت رحمۃ للعالمین کی متغشین پر شامل ہوئی ہو کتاب مصباح انطلام سنی نقل  
 کی جاتے ہین اور جہان لفظ مولف مرقوم ہو وہاں مراد مولف کتاب مصباح انطلام ہو نقل کر  
 کہ بعضی شیوخ قبروان الشامہ کے ایسا کہتے ہین کہ یکم و اپنی ملک سی ارادہ سفر حج کا  
 یکد دستی اس سی کہا کہ میں حاجت رکھتا ہوں تو متوجہ ہو کر حاجت روائی میرے  
 کر اس مروئی کہا کہ کیا تیری حاجت ہو اس دوست نے اس کو کہا کہ میری یہ عرضی کو تیرے  
 منورہ میں لجا کر جانب بالین روضہ منورہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دفن کر  
 اور سلام میرا عرض کر مگر اس کو کہول کر مت دیکھو ورنہ میری بڑی حاجت ہے  
 اس مروی کہا کہ میں تیری حاجت کو قبول کیا پہر وہ حاجی موافق وصیت اپنی دوست کے  
 عمل کیا اور پہر بعد فراخ حج و زیارت وطن کو اپنی رجوع کیا اس کی دوست نے شہر کے  
 باہر تک س حاجی کا استقبال کیا اور قسم دیکر یا مرار پچھلانی مکانین اس حاجی کو لگیا او  
 بہت اچھی طور سے انکی نصیافت کیا اور بوقت رخصت اپنی مکان کے باہر تک ان کو پہنچایا



اور کہا کہ حق تعالیٰ تجھ پر خیر و خیر دیوی تو نے میری عرضی پوچھا یا وہ حاجی کہتے ہیں کہ مجھ کو اس  
 دوست کی یہ بات سنا کر کمال تعجب ہوا کہ اس کو یہ حال میری عرضی پوچھا کیا کیسا معلوم ہوا  
 پہر وہ حاجی نے اپنی دوست سی پوچھا کہ تو فی حال میری عرضی پوچھا کیا کیسا جاننا اس نے کہا  
 کہ میرا کچھ قطعہ ہے کہ میں تجھ کو بیان کرتا ہوں ایک بھائی میرا چوٹی لڑکی کو چور کرنا تھا کیا میں  
 اس لڑکی کو بھنت و شقت اچھی طور سے پرورش کیا پہر وہ لڑکا بھی ایام طفولیت میں انتقال  
 کیا میں نے کیشب خواہ میں دیکھا کہ قیامت برپا ہو اور آدمی نہایت سختی میں پیاسی ہیں  
 اور میں ہی پیاسا ہوں اور وہ برادر زادہ میرا ہاتھ میں پانی لیا ہوا اکھڑا ہے پس  
 میں نے اس برادر زادہ سے اپنی پانی کو طلب کیا پس اس نے مجھ کو ابد یا کہ میرا باپ تجھی  
 خدا پر ازید ہی مجھ کو یہ بات اس لڑکی کی نہایت گران معلوم ہوئی پہر میں نے خوابی گھر  
 اوٹھا اور جو ماجرا کہ شب کو میں دیکھا تھا اس سے ہمیں رہا پہر صبح کو اپنا سبیل خدا کے  
 راہ میں خیرات کیا اور بارگاہِ الہی میں دعا کیا کہ حق تعالیٰ مجھے فرزند دیوی پہر یک  
 مدت کی بعد حق تعالیٰ نے مجھے یک لڑکا عطا فرمایا جو منی بوقت رخصت سفر محکم کی دیکھتے تھے  
 چپ نمک و اتفاق سفر بجا ہوا تو میں یک عرضی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حدیث  
 مبارک میں اسمعون کی لکھا کہ حضرت حق تعالیٰ سے دعا فرماؤں کہ اس لڑکی کو قبول فرما  
 و اسٹی میڈا سبات کی جو پہانی فی میری سبب لڑکی اپنی نفع پایا ہی مجھے ہی حاصل ہوو  
 اور عرضی وہی تھی جو تماری ہمارہ روانہ کیا پہر وہ لڑکا فلالی روز بیمار ہو کر انتقال  
 کیا بس میں نے جان لیا کہ عرضی میری حضرت کی خدمت مبارک میں پہر چنگی ہو سکا کہ  
 مقصود میرا حاصل ہوا وہ حاجی کہتے ہیں جو تاریخ وفات اپنی لڑکی کی اپنی جھجے بیان  
 کیا اور میں نے خیال کیا تو معلوم ہوا کہ اسی تاریخ میں میں نے روضہ منورہ کے

پاس حاضر ہو کر عرضی کو اس کے پونچا یا تھا مولف روایت کرتے ہیں حافظ ابان  
 بن علی القشیری سے وہ روایت کرتے ہیں ابابند مرسی سے وہ حکایت کرتے ہیں  
 حافظ ابیطاہر اسمعیل بن الاناطی سے وہ کہتے ہیں کہ سمحون نامی مجوسی بیان کرتے تھے  
 کہ مجھے یکبار اہل روم قید کیا اور یک زمانہ تک ان کے قید میں گرفتار رہا پس انھوں نے ایک  
 مین نے فکر کیا کہ نہ میری پاس پہنچا لے ہی کہ وہ کام آوی اور نہ کوئی اہل قرابت ہیں  
 کہ وہ مجھے چھڑا دیں اب سمیر واسطے سوای اس کی کوئی تدبیر اور رستہ نہ تھا کہ میں  
 اپنا عرض حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مبارک میں لکھ بیچوں پہرین  
 ایک عرضی اپنی عرضی حال کی لکھ کر ایک سوداگر مسلمان کو وہ عرضی دیا اور اس کو  
 کہا کہ جو وقت تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روضہ اقدس کی پاس پونچی تو اس عرضی  
 کو قبر اطر کی نزدیکی لٹکا دی پس وہ مرد سوداگر زیبا ہی کیا پہر جو وقت کے لوگ  
 مجھے پٹنی پک سوداگر تاملہ حلاج میں تھا محکوم حاکم وقت سی لینا چاہا پس یکا یک میر  
 پاس آیا اور محکوم حاکم وقت کے پاس لگیا پس نزدیک حاکم کے کیم و تنہا میں گمان  
 کرتا ہوں کہ وہ مرد عجیب تھا حاکم نے مجھے دیکھ کر اس مرد عجیب سے کہا کہ یہ وہی شخص  
 کہ جس کو تو مجھے مانگتا ہے وہ مرد عجیب نے حاکم وقت کو کہا کہ میں نہیں جانتا ہوں  
 یہ وہ مرد عجیب نی میرا نام پوچھا پس میں نے اپنا نام بیان کیا یہ کھا کہ اپنا خط لکھ کر  
 بتا جبکہ میں نے اپنا خط لکھ کر اس مرد عجیب کو بتایا اس وقت حاکم وقت سے کہا کہ یہی  
 شخص ہے کہ جس کو میں نے تجھے چاہا تھا پس مجھ کو وہ مرد عجیب نے حاکم وقت سے خرید لیا  
 اور ان کا فرون کی ملک سی نکالا سمحون نامی کہتے ہیں کہ میں نے مرد عجیب سے  
 پوچھا کہ تو نے مجھ کو حاکم وقت سے کس واسطے خرید لیا اس نے کہا کہ میں بعد فراغ حج مدینے

زیارت کی مدینہ طیبہ میں حاضر ہوا جو وقت کی زیارت بنو لیبی مشرف ہوا اور  
 قبر اطہر کے پاس حاضر رہا یکا یک سیر دل میں خیال آیا کہ کاشکی اگر حضرت اس عالم  
 میں تشریف رکھتے مجھے کچھ حکم اور ارشاد فرماتے تو میں ارشاد حضرت کا بوسہ ختم کیا  
 بجز اس خیال کی یکا یک سیر کاغذ پر میری نظر پڑی کہ قبر اطہر کے نزدیک لٹکا ہوا  
 اسی اہل رہا تھا پہرہ کاغذ کو دیکھتے ہی میری دل میں خیال آیا کہ جو میں نے بات چاہا  
 تہادہ حاصل ہوئی اور حضرت نے اس کاغذ کی مضمون کا مجھے ارشاد فرمایا میں پہرہ  
 جب کاغذ کو دیکھا تو اس میں تیرا نام لکھا ہوا تھا اور تونے اپنی خلاصی قیدی حضرت  
 صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سے چاہا تھا پہرہ جس شہر میں کہ توقیر تھا میں نے وہاں کا قصد کیا اور حاکم  
 سی تجھ لینا چاہا اور معاوضہ میں تیری کچھ روپیہ ہی مقرر کیا جب تو حاکم وقت کے  
 پاس حاضر ہوا تو مجھے تجھ کو شناخت نہ تھی پہرہ میں نے وسطیٰ قصد یق اس امر کہ ایہ کاتب  
 عرضی تو ہی ہر نام تیرا چاہا اور خط تیرا دیکھا جب میں تحقیق کر لیا کہ تو وہی کاتب عرضی  
 ہے حاکم وقت کو روپیہ دیکر تیری خلاصی کیا اور یہ کام میں وسطیٰ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کی محض کیا ایضا مولف کہتے ہیں کہ باسانید مجھے یہ بات پونہ کی کہ فقیہ  
 ابو علی الحسین بن عبد اللہ بن ابراہیم الحمونی ایک قصیدہ نعت شریف میں آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لکھا اور عرض کیا کہ مجھے انعام اس کا شہادت فی سبیل اللہ  
 ملی پہرہ خدا کی راہ میں شہید ہوئی مولف موصوف شیخ زاہد ابوالعباس احمد بن محمد  
 ہراتی ہی کہ وہ مشہور رہ ابن تائب ہیں روایت کرتے ہیں کہ شیخ زاہد نے کہے  
 کہ میرے نزدیک شہر فاین میں یکجہورت تھی اس کی یہ عادت تھی کہ اگر اس کو ہی  
 امر نصیب کا درپیش آوی کہ اس سے وہ گاہی عادی ملتا پڑتا تو نہ کوئٹہ پر اپنی لکھا

آنکھوں کو اپنی بند کر کے یا **حجّل** کہتے صلی اللہ علیہ آلہ وسلم شیخ زادہ کہتے ہیں کہ بعد  
 انتقال اس کی پہل پہل قرابت فی اس کی محسوس بیان کیا کہ اس کو خواب میں دیکھا  
 اور پوچھا کہ ای میری پہوئی فرشتہ منکر و منکیر جو آدمیوں کو سختی اور فتنہ میں  
 ڈالتی ہیں اور ان کی ایمان کی آزمائش کرتے ہیں تو فی دیکھی بس اسورت  
 مرحومہ نے جوابدیا کہ ہاں جبکہ میری پاس وہ فرشتہ آئی اور میں ان کو دیکھتی  
 ہی ہاتھ کو اپنی منہ پر رکھ کر یا **حجّل** کہی صلی اللہ علیہ آلہ وسلم پہر اپنی ہاتھوں کو  
 منہ پر سی نکالی اُن فرشتوں کو نہیں دیکھی کہ کہاں گئی اور کیا ہوئی ایضاً  
 مولف موصوف روایت کرتے ہیں شریف اباسحاق ابراہیم بن عیسیٰ بن جابر  
 الحنفی سی کہ وہ ایسا کہتے ہیں کہ میں درمیان مدینہ طیبہ اور ملک شام کے حتماً  
 پیرا ونٹ میرا مقام میں گم ہوا اور مجھ شیخ احمد رفاعی سی اجازت پوچھی  
 کہ شیخ نے فرمایا ہیں کہ جو شخص کو کوئی حاجت درمیش ہو وی پس وہ میرا  
 جو چشمہ عبادان ہے اس جانب میری قبر کے طرف متوجہ ہو کر سات قدم عبادی  
 اور نجس فریاد چاہے پس حاجت اس کی ادا ہوگی پس منہ اپنا شہر عبادان کی جانب  
 کر کر شیخ احمد رفاعی سی شفا کا ارادہ کیا یکایک ہاتھ سی ندا آئی کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سی شرم نہیں کرتا کہ تو قرب میں شہر مدینہ ہو کر غیبت  
 صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سے فریاد کرتا ہے پہر میں نے منہ اپنا مدینہ کے طرف نہیں  
 اور عرض کیا یا سیدی یا رسول اللہ میں آپ سی فریاد چاہتا ہوں اس لفظ کو اسی  
 تمام نہیں کیا تھا کہ شہر بان نے مجھے کہا کہ اونٹ تیل مل گیا یہ موجود ہے مولف  
 ایس بن ابی تمیمہ سی روایت کرتے ہیں انہوں نے عطاسی اور عطانی ابوہریرہ

کہتے ہیں کہ انصار نے حضرت کی خدمت مبارک میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ  
 بخار ہماری پاس آیا ہی آپ دعا فرماؤ کہ جو دور ہوئی پہر حضرت فی دعا فرمائی  
 اور بخار انصار کا دور ہوا ایضا مولف موصوف ابوالحاج یوسف بن تیمی  
 روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک بار بسبب خرچ سواری نہونکی کی مکہ منظر سے  
 مدینہ طیبہ کو پیادہ کی راہ لی وہ کہتے ہیں کہ درمیان طریق میں رستہ بھولی پہر  
 اسباب میں فریاد آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سی کسی یکا یک نظر انکی یک عورت  
 کی طرف پڑی کہ وہ مدینہ طیبہ سی آرہے تھے حب انہوں نے ان کو دیکھی پہر واپس  
 مدینہ کو جانا شروع کئے راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان کی یہ حرکت سے جان لیا کہ  
 واپس ہوتا ان بی بی کا میری رہنمائی کی واسطی ہی ہیں ہی ان کی قدم بقدم گیا  
 یہاں تک کہ مدینہ طیبہ کو پہونچا ایضا مولف موصوف ابوالحاج یوسف مذکور سے  
 روایت کرتے ہیں کہ ایک فقیر کو دیکھو کہ وہ واسطی ریا رت مدینہ جا رہے تھے اور راہ  
 گم کی بجور راگم کرنے کے فریاد آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کھد مت میں گویا یک  
 قبہ عباس جو قریب مدینہ ہے ظاہر ہوا مالاکہ درمیان ان کی اور قبہ عباس سے  
 تخمیناً یکروز کی راہ تھی مولف موصوف ابو عبد اللہ محمد بن سالم سے جو ان کا عرف خواجہ  
 ہے روایت کرتے ہیں کہ بیشک خواب میں دیکھی کہ وہ دریای نیل میں کچھیرہ پر ہیں  
 یکا یک گم آیا اور گل جانیکا ارادہ کیا پہر سیر دل میں نہایت خوف پیدا ہوا یکا یک  
 ایک شخص ظاہر ہوئی اور میری دل میں یہ آیا کہ وہ شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ  
 آلہ وسلم ہیں حضرت نے مجھے دیکھ کر از شاد فرائی کہ جو وقت کجاو کچہ شدت واقع ہوو  
 تو یہ بات کہو نا انا مستحییر یک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم راوی موصوف

یعنی ابو عبد اللہ کہتے ہیں کہ بعد اس ماجرا کی ایک ناہنیا بہانی میری حضرت کے نبوت  
 کا ارادہ کیا میں نے ان سے اپنا خواب بیان کیا اور کھا کہ اگر تمکو کچھ شرت واقع  
 ہو وی اس وقت انا مستجیب باک یا رسول اللہ کہو پس انہوں نے اپنے  
 وطن سی سفر کی یہاں تک کہ بعد فراع حج سفر مدینہ طیبہ کا قصد کیا اور اٹنا ماہ راہ  
 میں بلکہ راہ بن جس کو اب رابق کہتے ہیں پونچھی اس مقام پر ان کی پاس پانی نہایت  
 قلیل تھا اور ان کا کیف دم تھا کہ وہ بھی وسطی پانی کی جست وجو کی گیا تھا راوی  
 کہتے ہیں کہ مشک میری ہاتھ میں تھی اور شرت سی بچے پیاس ہوئی اس وقت  
 محکوفیجت میری ہانگی یاد آئی اور میں نے کہا انا مستجیب باک یا رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ پر یہ کہنے کے پیکر دکی آواذ سموع ہوئی وہ یہ کہتا ہے کہ  
 تو اپنی مشک بہری اور مجھ پر پانی کی آواز سننی میں آئی کہ میری مشک میں آ رہا ہے  
 یہاں تک کہ میری مشک لبریز ہو گئی اور مجھ پر نہیں معلوم کہ یہ پانی کہاں سے آیا مولف  
 موصوف شیخ ابو الحسین علی بن یوسف البقری روایت کرتے ہیں کہ میں نے کیشب  
 میں خواب دیکھا کہ ایک شیر خراں نے مجھ پر حملہ کیا میں نے فریاد حضرت صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم کی کیا وہ شیر و بروسی ہٹ کر سپہی جانب آیا میں نے یا محمد کہا پہر بائیں  
 جانب آیا میں نے یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا پہر ہٹ کر پیچھے آیا میں نے  
 یا محمد کہا اس وقت ایک شخص پیدا ہوئی کہ وہ فیما بین میری اور شیر کے مائل ہو  
 پہر میں نے ان کو نہ دیکھا اور خواب سی ہشیار ہوا مولف موصوف ابو محمد عبد الواحد  
 بن ارضہا جی ہی روایت کرتے ہیں کہ وہ یک سال کلاشام میں بجا رہی جو وقت کہ قاضی  
 مدینہ طیبہ کو جانیکا تیار ہوا اتفاقاً فلین ندا ہوئی کہ ہر ایک شخص تین روز کا پانی اپنی جگہ

اور میں نے بغیر پانی کی ہمراہ قافلہ سفر کیا جسوقت کہ شب ہوئی سورہ طہ پڑھا اور حضرت  
 عرض کیا کہ میں آپکا مہمان ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حق تعالیٰ سی  
 میں نے دعا کیا کہ حضرت کی جمال بالکمال سی مشرف فرمادی تاکہ انہی مقدمہ میں کچھ  
 حضرت سی عرض کروں پہر حیب میں سو گیا خواب میں حضرت سی مشرف ہوا اور حضرت  
 پر سلام عرض کیا حضرت نے مجھ کو انہی سینہ شریف سی ملا کر فرمائی کہ تو اپنی حاجت روئی  
 کی ساتھ خوش ہوا اور کچھ فکر ست کر راوی کہتے ہیں کہ حضرت کی برکت سی قافلہ صبح  
 ایسی پانی پر پہونچا کہ وہ پانی تمام اہل قافلہ کو کفایت کیا اور برکت سی دیدار مبارک  
 حضرت کی مجھے ایسی قوت حاصل ہوئی کہ میں تمام قافلہ پر سبقت کرتا مولف موصوف  
 اصغر عبد اللہ الحسین بن الحارث بن سکین سی روایت کرتے ہیں کہ خواہ میں دیکھے  
 دومر واپنی ہاتون میں بڑی بڑی دو چہرے بان لیکر آئے اور ارادہ فرج کا کے قوت  
 راوی کہتے ہیں میں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ کے واسطی چوڑ دو انہوں نے جواب دیا  
 کہ تو رسول اللہ سی محبت نہیں رکھتا میں نے کھا کہ قسم خدا کی میں رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم سی محبت رکھتا ہوں پہر مجھے چوڑ دیا راوی کہتے ہیں کہ بعد اس واقعہ  
 کے حکم عالم مجھ پر ہوا کہ تم قلعہ میں جاؤ پہر میرے دل میں وہی بات آئی جو میں نے  
 خواب میں کہا تھا میں نے عالم کے آدمیوں سے کہا کہ تم رسول اللہ کے واسطی  
 مجھے چوڑ دو پہر میں نے برکت کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قید قلعہ سے  
 خلاص پایا مولف موصوف ابو عبد اللہ محمد بن سالم سے روایت کرتے ہیں کہ  
 میں پیادہ و تنگی راہ سے مدینہ طیبہ کی زیارت کو گیا جب مجھ کو ضعف لاحق ہوتا تو میں یہ  
 کہتا انا فی ضیافتک یا رسول اللہ ینو آکمی ہما نذاری میں ہوں یا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بچہ دیکھنے کے ضعف میں لاپرواہ ہو تا مولف موصوف احمد بن محمد  
 سلاوی سی روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں بعد زیارت شریف آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم بوقت معاودت وطن اپنے کے رو بروئے روضہ اقدس حاضر ہو کر  
 عرض کیا ۔ یا حبیبی یا سیدی و سید اللہ بنین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اب جنگل  
 میں جاتا ہوں جو وقت مجھے کچھ شدت درپیش ہو جاوی تو میں آپ کی وسیلہ حق تعالیٰ  
 سی دعا کروں گا پھر رو برو زیارات سیدنا ابوبکر الصدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی  
 حاضر ہو کر بھی کھاراوی کہتو میں اتنا راہ میں یک سحر ازلت و وق میں یک بڑی  
 باولی تھی اور اوس میں پانی تھا میں اس میں گر پڑا اور صبح عصر تک اسی میں رہا وہ  
 سواى موت کے مجھے اور کچھ نظر نہ آتا تھا اس وقت میں نبی جو حضرت کی خدمت میں عرض  
 کیا تھا یاد آیا پھر میں حضرت کے طرف متوجہ ہو کر عرض کیا یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 جو کچھ میں آپ سی اور صاحبین سی آپ کی عرض کیا تھا اور اس سی زاید کہتو نہیں آیا  
 کہ مجھ کو قدرت حاصل ہو گئی اور تائید مبارک حضرت کی باولی سی باہر آیا اور ہلاکتے  
 نجات پایا والحمد للہ علی ذلک مولف موصوف یسین بن ابی محمد سی روایت کرتے  
 ہیں کہ وہ کہتو ہیں کہ ہم لوگ گاؤں میں تھی کہ یک فقیر مدینہ سی مراجعت کیا ہوا میری پاس آیا  
 اور کھا کہ میں نبی جب مدینہ منورہ سی نکلا میری پاس کچھ تھا اور میں بہو کا تھا اور شمار  
 راہ میں جب مجھ بہو کی بشارت ہوئی میں نبی حضرت کی طرف متوجہ ہو کر عرض کیا انا  
 جامع و انا ضیفک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی میں بہو کا ہوں اور  
 آپ کا مہمان ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بچہ داس کہنہ کی مجھ تین روز کا قلعہ  
 ملا اور تین جب اسی خیال کیا تو معلوم ہوا کہ وہ قلعہ مدینہ طیبہ کا پسیا ہوا ہے مولف موصوف



ابا عبد اللہ محمد بن علی الجرجوسی سی روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں میں مقام حجر میں  
 تھا اور میں نے دریا میں داخل ہوا ایک ایک موح اور ہوا اور دیکھا کو ایسی آبی کہ قریب  
 تھا کہ غرق ہو جاؤں اوس وقت کھا لختیات باٹ یا رسول اللہ امدادی یغفر  
 فریاد ہی آپ سی یا رسول اللہ ای نبی میری مدد فرمائی اور حضرت کی سات مشک کیا  
 لیں بھر دیا متوجہ ہوئے حضرت کی طرف یا تو کشتی بسبب ہوا اور موچکی دریا کی اندر چلی گئی  
 یکایک بسبب تا یہ مبارک حضرت کی اوپر آگئی مولف موصوف دو شیخ سی روایت کرتے  
 ہیں یک شیخ ابو الحسن علی بن ابی القاسم دوسری ابوالحسن علی بن ابی الفضائل اور  
 یہ دونوں ابو العباس مری سی وہ کہتے ہیں کہ میں یک وقت میں دریا پر سوار تھا پس یکایک  
 دریا کو متوجہ ہوا اور ہم قریب تھو کہ غرق ہو جاؤں اوس وقت یک شخص کی آواز  
 سنی میں آئی کہ وہ یہ کہتا ہوں اے دشمنوں اپنے نفس کی تمہاری نوبت پہانگ پونجی اور  
 تم دعا نہیں کرتی راوی کہتے ہیں اس وقت میں نے اپنی ہاتون کو دراز کر کے دعا کیا کہ  
 یا اللہ تیری ہی کی حرمت سی جو تیری نزدیک ہی تو ہو سکا بچالی اور سلامت رکھ کر کہنا  
 میرا بھی تمام نہیں ہوا کہ میں نے دیکھا یک جماعت فرشتوں کی دریا کو گھیر لی اور مجھ کو  
 بشارت نجات اور سلامتی دی میں نے اپنی رفیقوں کو کہا کہ کل کی روز تم مقام مری  
 جو منزل مقصود ہے لو پہنچو کی صحیح و سلامت انشاء اللہ تعالیٰ ابو الحسن علی بن الفضائل  
 کہتے ہیں کہ ابو العباس مری سی نے مجھے نصیحت کی کہ ایفر نہ تجھی کوئی حاجت ہو وی تو بوسیلہ  
 آنحضرت قحطالی سی دعا کر مولف موصوف فارس سی روایت کرتے ہیں کہ بی بی کو ان کی لڑکا  
 تولد ہوا اس شب میں کہ سخت برسات اور جاڑہ تھا اور انکی پاس اس وقت کوئی شئی تھی کہ بچہ  
 چلے یا لکڑی یا کہانکی قسم سی خرید کرین نہایت متفکر ہوئی اس حالت میں غنوں کی غرض ہوئی

پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی مشرف ہوئی اور حضرت سبقت فرما کر سلام ارشاد کیا  
 اور فرمائی تو کیوں متفکر ہو عرض کیا یا رسول اللہ سیل ایسا حال ہے حضرت نے فرمائی کہ  
 جج کو ظمان مجوسی کی پاس با حضرت اس کا نام بھی فرمائی کہ میں اس کو جانتا ہوں پہر شاد  
 ہو کہ تو اس مجوسی کو کہہ کہ رسول اللہ کا ارشاد ہے کہ میں درہم مجھے دی فارس کہتے  
 ہیں کہ جب میں غنودگی سی ہشیار ہو اکمال تعجب اور متحیر ہوا اور دل میں کہا کہ یہ بات  
 نادری شیطان کو قدرت نہیں کہ صورت حضرت کی بکڑ کر خواب میں آوی اور حضرت  
 مجوسی کو کہو فرمائی ہیں پہر سو گینا خواب میں پہر حضرت رونق افروز ہو کر فرمائی کہ تو  
 دیر ست کر اور اس مجوسی کی پاس جا پہر جج ہوتی ہو میں نے اس مجوسی کی پاس گینا کہا  
 کہ وہ کلام و اختلاک اس نے مجھے نہیں پہچانا اور مجھ شرم معلوم ہوئی کہ اپنی حاجت اس  
 کہوں پہر اس نے مجھے بغور دیکھ کر کھائی بزرگ تم پہر حاجت رکھتے ہو میں نے کھا کہ  
 ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تجھے ارشاد فرمائی کہ تجلو میں درہم دی اس نے  
 اپنی آستین کا کونا کہو لکڑی میں درہم مجھے دیا پہر میں اسی کھا کہ شخص میں نے  
 تجکو حضرت کی ارشاد سی پہچان کر تیری پاس آیا تو مجھے کیسا پہچاننا کہ میں درہم دی  
 دیا اس نے کھا کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی خواب میں شب کو مشرف ہوا کہ ایسا  
 ایسا علیہ شریف تھا مجھ کو ارشاد فرمائی کہ کل کی روز یکرو اس حالت اور صورت کا جب  
 تیری پاس آیا میں درہم اسی دینا پس میں اس غلات سے تجھے پہچانتا کہ تو رسول اللہ کا  
 پہچا ہوا ہر فارس کہو ہیں کہ پہر وہ تھوڑا توقف کر کے کھا کہ تو مجھے انچر مکان میں لجا پس  
 میں اس کو انچر مکان میں لیگیا بعد اس کی ہمشیرہ اور جو رو اور لڑکا بھی آیا بیت چارو  
 اسلام سی مشرف ہوئی اور اپنی اسلام میں رست اور ستقیم ہو مولف موصوف کہو ہیں

یکوقت معتمد علی اللہ خلیفہ عباس شب کو سو رہا تھا یکایک خواب سی گہرا کر اٹھا اور کہا  
 کہ منصور جمال کو قید خانہ سی یحسان حاضر کرو پس منصور کو رو بر و خلیفہ کی حاضر کے پوچھا  
 اس سی کہ تو کب سی قید ہی اس فی کھا کہ تین سال سی خلیفہ فی کھا کہ تو سچا حال اپنا کھا  
 جمال مذکور نے کھا کہ سکونت میری شہر موصل ہی ہے میرے نزدیک ایک اونٹ تھا کہ تیری  
 ضروری کر کر اہل و عیال کو اپنی پرورش کرتا پس مجھ کو ضروری نہ ملنی کی باعث سے  
 میری اہل و عیال پر تکلیف واقع ہوئی اور میں وہی طلب معیشت کی شہر موصل کو  
 چوڑ نکلا پس یکایک کھجماحت لشکری مجھی اتنا راہ میں ملی کہ وہ چورون کو گرفتار  
 کر کے لارہے تھی اور میں ان کا لپٹی تھا ان چورون میں سی یک مرد نے سپاہیوں  
 مال دیکر چوٹ گیا اور اس کی بای پس سپاہیوں فی مجھے گرفتار کئی اور اونٹ بھی  
 میرا لیلیٰ میں نے ہر چند انسی کھا کہ تیرے چوڑ دو گروہ نمائی پہر ان چورون میں  
 بعضی تو مر گئی اور بعضی رہائی پای اب خطین تھا باقی ہوں معتمد علی اللہ فی پانسو  
 دینار سرخ دیا اور تیرین نیار میرا شاہرہ مقرر کیا اور لپٹی اونٹوں کا مجھے جمال بنایا  
 پہر خلیفہ فی حاضر میں مجلس کی طرف متوجہ ہو کر کھا کہ میں فی ابھی خواب میں حضرت  
 صلی اللہ علیہ آکہ وسلم کو دیکھا کہ فرماتے ہیں ای احمد تو ابھی منصور کے جانب متوجہ ہو  
 اور اس کو قید سی رہا کر کہ وہ مظلوم ہی فاکلا معتمد علی اللہ لقب خلیفہ ہی اور نام  
 اس کا احمد ہی مولف موصوف کہتے ہیں کہ ابو حسان زبیدی کی پاس یکم و خراسانی  
 یک کیسہ دس ہزار درہم کا امانت رکھا کہ ارادہ حج کا کیا یکا یک سمد کو خبر موت والہ  
 اس کی پونجی یہ خبر سنا کہ ارادہ حج سی باز رہا اور ابو حسان اپنی امانت طلب کیا  
 احمد ابو حسان بہت قرضدار تھو وہ دس ہزار درہم اپنی ادائی قرض میں صرف کر کے

ادائی امانت میں نہایت حیران اور پریشان ہوئی اور یہ قصہ بہت بڑا ہی  
 خلاصہ یہ ہے کہ ابو حسان کو مامون خلیفہ وقت فی طلب کیا اور کھاتا رکھا  
 بیان کرو ابو حسان اپنا سب قصہ کہ مامون فی مسکن بہت رویا اور کھا کہ لاج کی شب  
 بچے رسول اللہ صوفی ندی اول شب میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی مجھے  
 فرمایا کہ ابو حسان کی مدد کر پس جاگ گیا میں اور تم کو نہیں پہنچا نا اور اپنی اتن  
 خیال کیا کہ تمارا حسب و نسب دریافت کرو گنا پہر سو گیا پہر حضرت خواب میں تشریف  
 فرما ہوئی اور فرمایا کہ ابو حسان زیادتی کی مدد کر پہر میں خواب سی گہرا کی اوٹھا  
 پہر سو گیا پہر بار سوم کلہ زرجسی فرمائی دیکھ امداد با حسان یعنی تیرے سوا  
 خرابی ہو مدد کر با حسان کی پہر میں جب سی نہیں سویا اور آدمیوں کو تیری تلاش  
 میں بھی ابو حسان کہتے ہیں پہر خلیفہ فی مجھ کو دس ہزار درہم دیا اور کھا اس میں  
 کی امانت ادا کر پہر اس قدر دیکر کھا کہ تو اپنی مکان کی تعمیر کرو کام اپنی درست کر  
 پہر تیس ہزار درہم دیکر کھا اس میں لڑکیوں کی شادی کرو اور سامان جہیز ان کا تیار  
 کر پہر میرے نزدیک آ زیادہ اس سی سلوک کروں گا ابو حسان کہتے ہیں کہ جنت  
 میں اپنے مکان میں تو دیکھا کہ وہ مرد موجود ہے پس اس کو مکان کے اندر لگیا  
 اور یک تہیلی نکال کر اس کو دیا اور کھا کہ اپنی امانت لی لی اس نے دیکھ کر کھا کہ تہیلی  
 میری نہیں پس میں اپنا قصہ بیان کیا اس نے رو کر کھا اگر تو آگئی اس کے بیان  
 کرتا تو یہ معاملہ شد و کا تجھے دریشیں نکرتا تم ہے اللہ کی مین وہ مال نہ لوں گا  
 جو وہ میرا نہیں اور میں تجھ کو معاف کیا ابو حسان کہتے ہیں پہر میں مامون خلیفہ کے  
 پاس گیا خلیفہ نے مجھ اپنے نزدیک بٹھایا اور یک ہزار نامہ اپنی جاناہ کی نیچے سے

نکال کر مجھے دیا اور کھایہ عہد نامہ قضاوت مدینہ کا ہی اور تیری واسطے میں نے  
 اس قدر ماہوار مقرر کیا پس حق تعالیٰ کا خوف اور تقویٰ کتنا کہ عنایت رسول اللہ  
 تجھ پر فزا رہا ہو مولف کہتے ہیں کہ شہر بغداد میں یکدم عطار اہل کربلا کی نہایت امانت  
 دار میں مشہور تھا کیا بزم قروض ہو کر خانہ نشینی اختیار کیا اور ہر روز اپنی حاجت  
 ادائیگی کی اپنی حق تعالیٰ کی پاس دعا کرتا اور اس حضرت پر درود عرض کرتا جبکہ شب جمعہ  
 ہوئی موافق محمودہ اپنی حضرت پر درود پڑھ کر حق تعالیٰ سے اپنی حاجت چاہا اسی شب  
 حضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سے مشرف ہوا حضرت فرمائی کہ تو ابن عیسیٰ وزیر کے پاس  
 جا اور میں اسی حکم کیا ہوں وہ تجھے چار سو دینار دیوے گا تو اس کو اپنی صرف میں لا  
 اور وہ کہتے ہیں کہ مجھ پر سو دینار قرض تھی میرے پاس ابن عیسیٰ وزیر کی پاس گیا مگر دربار  
 نے وزیر کے نزدیک جانے سے منع ہوا ایک ایک اندر سے ایک رفیق وزیر کا نکلا کہ  
 وہ مجھے بھیپاتا تھا اس کو میں اپنی حال سے اطلاع کیا وہ کھا کہ تیری تلاش میں وزیر  
 جمع ہی اور تیرا حال اور حسب نسب مجھے دریافت کیا پس تو یہیں ٹھہر پڑ  
 رفیق وزیر کے پاس جا کر بہت جلد میری پاس بلٹ آیا اور مجھے ہمراہ اپنے  
 وزیر کے پاس لیگیا وزیر مجھ کو نام میرا پوچھا کھامین فلان بن فلان عطار پر مجھ کو  
 پوچھا گیا تو اہل محکمہ کے حوسے میں نے کھامان وزیر نے کھا کہ حق تعالیٰ تجھ کو خیرا خیر  
 دیوی کہ تو میرے پاس آیا قسم ہی خدا کی آج کی شب میں سویا نہیں اس واسطے  
 کہ میں خواہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کو دیکھا کہ فرماتے ہیں فلان بن فلان  
 عطار کو چار سو دینار دی کہ وہ اپنی کام میں لاوی پہر عطار کہتے ہیں کہ میں بھی کھا  
 حضرت میری خواب میں بھی تشریف لا کر مجھے ایسا ایسا فرمائے وزیر یہ سنکر

بہت رو دیا اور کھا کہ مین امیدوار ہوں کہ رسول اللہ کی عنایت مجھ پر پیشہ رہے  
 پہر چار سو دینار منگو اگر مجھے دیا اور کھایہ واسطے اتباع امر رسول اللہ کی  
 ہے اور کھا کہ چہ سو دینار انچ طرف سے مین تجکو ہبہ کیا وہ مرد عطار کھو کہ مین  
 حضرت کے ارشاد سی کبھی زاید نہ لونگا اسو سطر کہ مین اسی مین برکت سمجھتا ہوں  
 پہر وزیر رو دیا اور کھا کہ یہ بات تیری حق ہے جو تیرا دل چاہے سولی نہ کہتو  
 ہین کہ مین چار سو دینار لیا کہ اس مین اپنا قرض ادا کیا اور باقی مین تجارت کیا  
 یک سال نہیں گذرا کہ میری پاس ہزار رو دینار جمع ہوئی پہر اس سی مابقی قرض اپنا  
 ادا کیا اسوقت سی میل حال روز بروز حضرت کی عنایت سی درست ہو اللہ مصل  
 افضل صلواتک علی شرف مخلوقاتک سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد  
 واصحابہ وسلم خصوصاً علی ولادۃ الشریف محبوبک سیدنا و مرشدنا محمدی <sup>الذین</sup>  
 غوث الاعظم و علی آل نبیہ و اتباعہ اجمعین آمین۔

### فصل دوم بیان مین روضہ منورہ

سید المرسلین صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی جذب القلوب مین تحریر ہوئی کہ جس حجۃ شریفین  
 کہ قبر آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم اور قبور صاحبین رضی اللہ عنہما مین وہ حجۃ شریفہ  
 و افضل مکان ائم المؤمنین عائشہ مطہرہ رضی اللہ عنہا تھا اور وہ حجۃ شریفہ شاخ خرماسی بنا  
 ہوا تھا جو وقت کہ اس مین حضرت سرور انبیاء استراحت فرمائی اور دفن شریف  
 حضرت کا بموجب حکم الہی اس حجۃ شریفہ مین ہوا حضرت عائشہ مطہرہ اپنی مکان  
 مبارک مین انجی تشریف فراتھی اور درمیان مین بی بی کی اور قبر آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ آلہ وسلم کی پردہ نہیں تھا من بعد جب حضرت کی عویارت مبارک کی حضور مین

لوگوں کی کثرت شروع کی اور قبر مبارک کی خاک پاک ایجا نہیں جرت اور بی بی پرائی  
اختیار کی حضرت رضی اللہ عنہا کی مکان کو اپنی دو درجہ فرمائی اور ایک یوانیما میں  
قبر مطہر کی اور اپنی سکونت گاہ کی بنا کی جب تک فن شریف سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا  
اس حجرہ شریفہ میں نہیں ہوا تھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نزدیک قبر شریف حضرت  
سید المرسلین صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی اور قبر مبارک سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی گاہ  
بگاہ ہر موقع اور ہر حالت میں حاضر ہوتے پہر جوقت دفن شریف سیدنا عمر رضی اللہ  
عنہ کا اس حجرہ میں ہوا حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا جب تک مستر کامل نصرانی نزدیک  
قبر مطہر کی نہ آئی الی اصل یہ حجرہ شریفہ بعد وصال شریف اور دفن مبارک حضرت  
کی ویسی ہی یکجا لت پر رہا جبکہ زمانہ خلافت حضرت عمر کا پونچا اس حجرہ شریفہ کو نشت  
نجام سی بنا فرمائی اور یہ حجرہ شریفہ زمانہ عمارت ولید تک ظاہر تھا کہ ہر ایک شخص  
اس حجرہ شریفہ کی زیارت مبارک سی مشرف ہوا کرتے پہر عہد خلافت ولید میں  
عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ حکم ولید بن عبدالملک اس حجرہ شریفہ کو ہدم کر کے  
نقش دار پتھر سی بنا کی اور دوسرا احاطہ بھی اس حجرہ شریفہ پر قائم کی اور کوئی  
دروازہ اس حجرہ شریفہ کا یا اس احاطہ بیرون حجرہ کا باقی نہیں رہے محمد بن  
عبدالعزیز سی روایت ہی کہ بوقت کہودنی پایہ اس حجرہ شریفہ کے یکقدم ظاہر  
ہوا اور بعد تحقیق کی معلوم ہوا کہ یہ پای مبارک سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا ہے پہر  
سیدنا عمر بن عبدالعزیز سی اجتناب حاضر ہونا حجرہ شریفہ میں ممنوع ہو گیا ۵۴۸ھ  
میں حجرہ شریفہ سی یک آواز سمع ہوا اس طریق پر کہ جیسا عمارت سی کوئی چیز  
گہری ہے پہر یک شاخیں وقت میں سی تجوین کی گئی کہ وہ صفت ہمارت اور

لطافت اور مجاہدت سے موصوف تھے اور قبل چند روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم حجرہ ثمریہ ترک طعم کرتے  
اور اپنے قن یک سی سے باندھی اور ایک دریچہ کے یک جانب میں سقف حجرہ ثمریہ کے بنا  
اندرون حجرہ ثمریہ کے داخل ہوئی غالباً اسوقت خاک سقف حجرہ ثمریہ سے گری تھی  
اسکو کھالی اور اپنی محاسن سے جادوب کشی اسجائی پاک کی گئے پھر قریب میں اسی ایام کے  
ایک اغوات میں سے کہ وہ صاحب خدمت تھا کسی اور مصلحت کیو اسلئے حجرہ ثمریہ میں حاضر  
ہو کر صفائی حجرہ ثمریہ کیا اور سنہ ۵۵۰ ہانسوچا جس ہجری میں جمال الدین اصفہانی کے صاحب  
تائید خجید اور محمد جرنیل تھے اور جو ار حضرت بن قریب باب جبریل کی مدفون ہے جالی منزل  
کی اطراف میں حجرہ ثمریہ کی بنایا اور اسی ایام میں ابن ابی لہی کہ وزراء سے ملوک مصر سے  
تبا پردہ دیبائی سفید کا اسمین سرخ ریشم سے سورہ یس بنا ہوا تھا اسلئے حجرہ ثمریہ کے  
مستفی باقہ خلیفہ عباسی سے اجازت لیکر پہنچا اور وہ پردہ حجرہ ثمریہ پر آویزاں ہوا چنانچہ  
اتجگ سلاطین روم میں یہی عادت جاری ہے اور سنہ ۵۵۰ ہانسوچا جس ہجری میں  
صالحی میں احاطہ حجرہ کے اوپر قریب سبز سقف مسجد نبوی بلند بنا ہوا کہ اسکی قبل بلندی  
قبر ثمریہ کے زیادہ نصف قامت آدمی سے نہیں تھی اور جالی نجاسی اطراف حجرہ ثمریہ کے  
ہی گذرانا صاحب جذب القلوب فرماتے ہیں کہ اب یقیناً سنہ ۵۵۰ ہانسوچا جس ہجری میں  
جو زمانہ تصنیف کتاب جذب القلوب ہے بنا مسجد نبوی ملک اشرف قانیائی کی ہے یہ  
سلاطین مصر سے تبا اور بنا اسکے سنہ ۵۵۰ میں واقع ہوئی اور یہ ملک قانیائی کی ہا ہے  
ملک مصر سلاطین روم کی ہا ہے میں گیا اور ملک قانیائی نے بیعت تبرک ہونے جاتے  
حجرہ ثمریہ کے اقدام مبارک سے تکلف فرش سنگ مرمر نہیں کیا بلکہ محض اسٹاک  
پاک پر کتفا کیا پھر سلطان سلیمان رومی نے اسلئے اسلئے سنہ ۵۵۰ ہانسوچا جس ہجری میں



مرمر کا حجرہ شریفہ میں کیا اور حدروفہ جنت اور حد زیا دتی عثمانی اور مقام متحد حضرت بنا سلطان  
 موصوف ہے فاملاک بعضے سخن میں جذب القلوب کے ملک شراکندہ اور بعض میں  
 ملک شکر کیہ اور نارنجون میں ملک جبراکندہ مرقوم ہے باختلاف الفاظ یہ سب نام یکووم  
 ترک کا ہے اور ان قوم سے سلاطین ہوتی ہیں ۵۴۵ھ یا سنوستان ہجری میں یک  
 معجزہ بنوی ظاہر ہوا سلطان محمود بن زنگی کہ صلحا سلاطین سے تھا اور جمال اسکا وزیر  
 تھا یکشب خواب میں سرور انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہوا اور حضرت  
 دو شخصوں کے جانب ارشاد فرما کر ارشاد فرمائے ہیں کہ مجھے انکے سر سے بچا سلطان  
 موصوف نے فرست سے جان لیا کہ ائبتہ اب کوئی امر عجیب مدینہ طیبہ میں حادث ہوا  
 سلطان موصوف نے اس وقت آخر شب میں ہمراہ اپنے بیٹے شخص اور بہت مال لیکر  
 متوجہ طرف مدینہ طیبہ کے ہوا اور سولہویں روز داخل مدینہ طیبہ ہوا اور تلاش میں  
 ان دو ملعون کے بہت مال سب اہل مدینہ کو تقسیم کیا اور سب کو بجلہ تقسیم مال بلا کر  
 بنور دیکھا مگر کسیکو موافق صورت ان ملعون کے جو خواہیں دیکھا تھا نہ یا پیر سلطان  
 نے فرمایا کہ آیا کوئی اہل مدینہ سے باقی رہا ہے کہ میرے روبرو نہیں آیا لوگوں نے کہی  
 کتاب کوئی شخص ایسا باقی نہ رہا کہ نہ آیا ہو دے مگر دو شخص مغربی کہ صفت عفت و صلاح  
 و جود و کرم سے آراستہ ہیں بیاعت مشغولی درود و طایف ہرگز لوگوں میں نہیں آتے  
 سلطان ان دو شخصوں کو اپنے روبرو طلب کر کے دیکھا کہ یہ وہ ہی دو شخص ہیں جو جوہن  
 دیکھا تھا سلطان نے اسے پوچھا کہ فرد گاہ تمہاری کہاں ہے انہوں نے کہا کہ فرد  
 گاہ ہماری طانی مسافر خانے کے حجرہ میں کہ وہ قریب حجرہ نبویہ واقع تھا سلطان ان دو  
 شخصوں کو دین بٹھا کر آپ بقبہ انکی فرد گاہ میں لگایا دیکھا کہ قرآن طانی میں رکھا ہوا

اور کتب نصاب و دقائق اور مال بیک گوشہ میں رکھا ہوا ہے اس مال سے مدینہ کے  
 ساکنین کو تقسیم کرتے تھے اور سونے کی بات پر اس کے ایک حصہ پر چاہا ہوا تھا سلطان  
 نے اس حصہ کو الٹا یا دیکھا کہ ایک ٹرنک جانب میں حجرہ نبویہ کے کہو دین ہیں  
 اور دوسرے جانب میں بیک غار بھی کہو دین ہیں تاکہ مٹی اس ٹرنک کے اس غار  
 میں ڈالیں اور بیک دوسری روایت میں وار د ہے کہ دو چترے خاک لچا نیسکے واسطے  
 ہی وہاں رکھے ہیں اعداد انکی یہ عادت تھی کہ ٹرنک کی مٹی رات کو نو احوال بقیع میں بجا کر  
 ڈالتے بعد خندید اور تعذیب شدید کی بیان حقیقت حال کئے کہ وہ دو نو نفر انی چون  
 ہزاری نے انکو بلباس حجاج مغارب بہت کچھ مال ہمراہ انکے دیگر مدینہ طیبہ کو روانہ  
 کئے تھے تاکہ کسی جیل سے حجرہ شریفہ نبویہ میں داخل ہو کر حضرت کے جسد شریف سے  
 بے ادبی کریں لکھا ہے کہ جس شب میں یہ ٹرنک قبر شریف کی نزدیک پوچھا اور  
 بارش اور رعد اور زلزلہ عظیم پیدا ہوا اور صبح میں اسکی سلطان داخل مدینہ طیبہ ہوا  
 الحاصل سلطان کو یہ بات انکی سنکر حالت عظیم پیدا ہوئی اور بہت روایا اور وہودو  
 ناپاک کہ زیر جالی حجرہ نبویہ کی گردن مارا پھر انکی اجساد پلید کو جلایا اور اطراف میں حجرہ  
 نبویہ کی خندق کھود کر شیش گلا ہوا اسپین بہر اتا کہ کسی شخص کو قبر شریف تک پوچھنا  
 ممکن نہ ہو دوسرا قصہ یہ ہے کہ ابن بخارتار بچ بغداد علی ساکنہا اسلام میں لکھے ہیں  
 کہ بعض نادق اعراء عید یہ سے کہ وہ حکام مصر تھے اور خدمت حرمین شریفین پہنچی  
 تغویض تھی چاہے کہ اگر جسد مبارک حضرت کا اور صاحبین کا مدینہ طیبہ سے مصر میں  
 نقل کیا جاوے البتہ ملک مصر کے واسطے موجب منقبت عظیم ہوگا اور مصر کو  
 تمام ممالک دنیا پر شرف اور افتخار حاصل ہوگا اور مسلمان ہر طرف کے واسطے

واسطے زیارت کے مصر میں آؤ نیلہ الحاصل حاکم مصر نے بنابر اس خیال محال کی عمارت  
 عظیم مصر میں تیار کیا اور ایک شخص کو کہ نام اسکا ابو الفتح تھا اپنے حصول مقصود کی واسطے  
 مدینہ طیبہ میں پہنچا اہل مدینہ سب اس خال سے مطلع اور واقف ہو گئے تھے جب ابو الفتح  
 اول مجلس میں اہل مدینہ کے پونچا ایک قرار مدینہ سے بعلمت تمام اس آیت کو قرا  
 کے۔ وَ اِنْ نَكَثُوا اِيْمَانَهُمْ صَبْتٌ بَعْدَ عَهْدٍ لَهُمْ وَ طَعْنٌ اَفْوًى ذُنُوبِهِمْ فَاَقْتُلُوْهُ اِنَّهُمْ اَكْفُرُ لَكُمْ  
 لَا اِيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ اَلَا تَقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَكَثُوا اِيْمَانَهُمْ وَ هُمُوْا باخْرَجَ الرَّسُوْلَ  
 وَ هُمْ يَدُوْكُمُ اَوَّلَ مَرَّةٍ اَتُخْشَوْنَهُمْ فَاِلٰهٌ مَخْفًى اِنْ تَخْشَوْنَ اَنْ كُنتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ  
 پس جماعت اس آیت کے جوش اور حرکت اہل مدینہ میں پیدا ہوئی چاہے کہ ابو الفتح  
 کو اسی مجلس میں قتل کریں لیکن حکومت اور خدمت اسما سے پاک کی اُن اشرار کے  
 ہاتھ میں نہی سرعت اور تعجل اس باب میں مصلحت نہیں دیکھی ابو الفتح کے دل میں  
 بھی خوف پیدا ہوا اور کہا میرا عمر بھی اگر جاوے بہتر ہے اس بات سے کہ دست  
 لغرض اپنا قبر شریف پر دراز کروں اور اسی شب میں ہوا سخت بھی کہ اس زمین  
 ہل گئی اور اونٹ بعد بالان اور گھوڑی معدرین کے شل گونی پہرنے لگے ابو الفتح کو  
 کہ یہ حال دیکھ کر عبرت اور خوف زیادہ ہوا اور خوف دہشت حاکم مصر کی جو دل میں  
 اسکے تھی بالکل جاتی رہی اور وہ اپنے صدق ہمت اور خلوص عقیدت سے  
 سلامت واپس بیٹھا جب طبری کتاب ریاض نضرہ میں لکھتے ہیں کہ یک قوم قرضہ  
 طلب سے رو برو امیر مدینہ کے آئے اور بہت مال اور ہدایا اسکو دے تاکہ  
 حجہ شریف میں حاضر ہو کر اجساد شریفہ صاحبین کو حجہ منیفہ سے حاضر لائیں امیر مدینہ  
 باعث مذہبی اور حطام دینی اس امر کو قبول کیا اور تو اب یعنی داربان مسجد

نبوی کو حکم دیا کہ جب یہ جماعت حرم نبوی میں داخل ہونا چاہیں۔ بے مثال کہہ لاجاویز ہے اور وہ  
لوگ جو کام کریں اور کوئی نفع نہ ہو وہ سے بواب مذکور کہتے ہیں کہ جس وقت لوگ نماز عشا  
سے فارغ ہوئے اور دروازہ حرم نبوی بند کئے گئے پالیس آدمی سامان روشنی اور  
آلات ہدم عمارت ہمراہ لیکر دروازہ باب السلام پر کھڑے ہوئے اور دروازہ دہری بواب  
کہتے ہیں کہ میں حکم میرے محبوب تھا دروازہ حرم کہول دیا اور خود ایک گوشہ حرم میں بیٹھ کر روتا رہا  
واللہ اعلم کیا غضب الہی نازل ہوتا تھا کیا حسرت برپا ہوتا ہے پھر قلات الہی بند ہوئی  
سبحان اللہ وہ جماعت ابھی منبر شریف تک نہیں پہنچی تھی تمام مع آلات اور اسباب  
قریب ستون زیافتی عثمانی کے زمین میں دھس گئی۔ امیر ایک دیر تک منتظر رہا کہ  
کوئی شخص اون سے آوے اور اپنی کارروائی بیان کرے جب تک زمانہ تک پہنچا تو  
خبر میرے معلوم نہیں ہوئی بواب کو بلایا اور کیفیت اونکی پوچھا بواب نے جو حال کو انکار کیا  
تھا بیان کیا اس نے کہا کہ تو دیوانہ ہے جو یہ بات کہتا ہے اس نے کہا کہ تو خود کرو دیکھ  
کہ ابھی انرا دن کے دہسنے کا باقی ہے اس واسطے کہ بعض اون جماعت کا لباس اور پیر  
باقی رہ گیا ہے محب طبری نے اس حکایت کو ثقات سے نقل کئے ہیں کہ وہ صدق  
دیانت کے مشہور ہیں اور بعض مورخان مدینہ بھی اس کو ذکر کئے ہیں چنانچہ وہی اپنی  
تاریخ میں اس کو ذکر کئے ہیں حکم حلیہ جالی شریف درویش منورہ نبوی علی صاحبہا افضل  
الصلوات و ان کی التختہ۔ جالی شریف جو جانب سواۃ شریف کے واقع ہے اوس میں  
تین چشمہ بڑی رواق کئی ٹال اواقہائے مسود نبوی اسکے ہیں کہ دفعت اور بلند نی بہر فائق  
کی بقدر بیس ہاتھ ہے عرض مختلف ہے۔ عرض درمیان کی رواق کا سات ہاتھ  
اور عرض دو بازو کی رواق کا چھ چھ ہاتھ ہے طول جالی مبارک مواجہہ شریف کا معہ

ستون اور کونوں کے انیس ہاتھ ہیں اور اس جانب میں قصلہ بامین جالی شریف اور  
 حجرہ نبویہ کے بقدر دو ہاتھ کے ہیں اور درمیان میں تینوں رواقوں کے پتیلی جالی نصب ہے  
 مگر نقشہ جالی کی نصب کاتینوں چشموں میں مختلف ہے دو بازوؤں کی رواق میں چوکھٹ نصب  
 کہ کے ہر ایک رواق میں دو دو چشمہ پیدا کئے اور درمیان ہر ایک کے ان چشموں سے پتیلی  
 جالی نصب ہے نقشہ یہ دونوں چشموں جالی کا یہ ہے کہ چوکھٹ ان کی پتیلی ہے اور دو بازو  
 اور دو سر کے چوکھٹ چاندی سے ہے اور درمیان کی رواقی چشمہ میں نقشہ جالی کا اسطور  
 یہ ہے کہ وسط جالی میں نمونہ دروازہ کا بنا ہوا ہے عرض اس نمونہ دروازہ کا بقدر ایک نیم  
 ہات اور طول اس کا بقدر تین ہات کے ہے اس چشمہ کے اوپر کی چوکھٹ اور دو بازو کی  
 چوکھٹیں سراسر نفروسی ہے نقطہ ہلینز پتیلی ہے اور درمیان اس نمونہ دروازہ کے پیشانی  
 پر ایک تختی نفروسی نصب ہے کہ عرض اس کا موافق عرض نمونہ دروازہ کے ہے اور طول  
 بقدر تین ہات ہے لہذا اس تختی پر کچھ ترکی عبارت تحریر ہے۔ بلندی جالی مبارک کی  
 جو یہ تینوں چشمہ رواقی میں نصب ہے بقدر نصف چشمہ رواقی کے دس ہاتھ ہے ہر ہر  
 جالی مبارک کے چشمہ پر تین کلس یا لمع طلائی لگی ہیں بازو کی دو کلس بقدر ایک بالمش اور  
 درمیان کا ایک کلس بڑا ہے اور درمیان کے کلس میں یا اللہ یا محمد کندہ ہے ہر  
 حجرہ چشمہ جالی میں آدمی جالی تک لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین محمد رسول اللہ  
 صادق الوعد الامین بخط ثلث کندہ ہے کہ قطلم دس کا بقدر ایک انگشت ہے اور  
 نصف جالی ہاتھ میں ہلینز تک گل بزرگ کندہ ہے ہر چشمہ جالی میں دو دور و شندان  
 مدد و سطر زیارت حجرہ شریف کے بنائی ہیں موابہ شریف کے جانب جلاگ کہ حاضر ہوتے  
 ہیں وہی دو شندان سے زیارت شریف سے مشعر ہوتے ہیں اور اسی جانب میں حجرہ شریف

پر ہر محاذی قبر اطہر نبویہ کے اسم مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تحریر ہے ہذا قبر النبی  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور محاذی قبر مطہرہ صاحبین کے اسم مبارک صاحبین  
 اسی طور پر بحر یرہین الحاصل یہ جالی شریف جس کا حلیہ مذکور ہوا یہ جالی روہر کی ہے اور نقشہ  
 اس جالی کا ایسا ہے جیسا کہ پتیل کی تختی پر جالی کندہ ہوتی ہے اور پیچھے اس جالی کے  
 ایک دوسری جالی بطور چوکری کے پتیلی اسخون کو ہے کہ سبیری ان یخون کی بقدر قبضہ  
 درختے اور پیشانی پر اوس جالی کے بقدر سواہات کے طبع طلائی ہے عرض و طول اس  
 جالی کا موافق جالی اول ہے۔ پیچھے اس جالی کے ایک اور تیسری جالی تار کی ہے  
 یہ جالی بید کی لکڑی میں نصب ہے کہ وہ بید کی لکڑی چیمہ ہلے روانی میں جڑی ہوئی ہے  
 مگر جالی اول و دوم نصف چشمہ تک تھی یہ جالی نیچے سے اوپر تک چشمہ بھر کر ہے اور درمیان  
 ان تینوں جالی کے بقدر ایک ایک بالٹش کے فاصلہ ہے یہ تین چشمہ روانی کہ جس میں  
 جالی نصب ہے ستون اول کے چارہن اور ہر ہر ستون نصف سنگ مرمر کا جو  
 حلیہ اول کا مفصلاً حلیہ مسجد سوی میں بیان کیا جاو گیا اور اوپر ہر چشمہ کے ایک ایک  
 تختی سبز رنگ باحروف طلائی نصب ہے طول اوس کا موافق عرض چشمہ کے اور عرض اس  
 تختی کا مقدار دیر بالٹش کے ہے اور بجانب مواجہ شریف کے جو قطعہ مسجد نبوی کا ہے  
 وہ ایک قطعہ زیارت عثمانی کا ہے اور اسی جانب دیوار قبلہ ہے یہ تین چشمہ دھاتی جو بجانب  
 جالی مواجہ شریف کے ہے ہر چشمہ کے رواق پر پردہ اطلسی آئینان ہے ہر قطعہ اول پر دو کنا  
 یہ ہے کہ اوپر اون کا کمائی ہے احاد پر سے یہ پردہ موافق رواق کے من گمان رواق سے  
 چسپیدہ بند ہی میں ہر چند کہ یہ پردہ طول و عرض میں برابر ہر رواق کے مگر نصف  
 رواق تک موافق بلندی ستون رواق کے ستون تک پہنچتی ہے مذہبی سے زمین معلق

او تیراں سے ہے اور یہ کہ جانب جواں پردوں کا کافی سے بقدر کمان جہاں طلائی چھ انگشتی  
 کلابتوں کی بطور سوال ہے اس کے بقا صلتہ ٹھہ انگشت کے لگی ہوئی ہے اور جس قدر کہ پردہ  
 زمین سے معلق ہیں اس کو بھی دیکھی جہاں اور تورا کلابتوں سے الحاصل یہ پردوں کو تہا مہ  
 اطراف میں بڑی جہاں اور نیت کلابتوں عریض ہے اور یہ پردے بھی بڑی عظیم الشان  
 پیمائش میں تخمیناً کم سے کم بلکہ انداز سے ہوں گی ایسی عظیم الشان عمارت پر ایسے پروں کا  
 معلق رہنا ٹھٹھاں باز گاہ شاہشاہی معلوم ہوتا ہے۔ جالی شریف جو جانب بالین مبارک  
 کے واقع ہے اس کے بھی تین چشمہ رواق درین طول ان رواقوں کا چالیس ہاتھ اور نصف  
 اسی تہہ جو مواجہ شریف کے کمر میں ذکر ہوا تینوں رواقوں کی ستون نصف کے سنگ  
 سادہ کے نقش کار طلائی ہیں پھر ہر رواق میں ان تینوں رواق سے ستون استاد  
 کر کے ایک رواق کو دو دو چشمی رواقی کئے ہیں اور ان چشموں کے ستون نصف کے  
 سنگ مرمر کے ہیں تین بڑے چشموں کے چھ چھوٹے چشمے ہوئے ہیں ان چشموں  
 زمین سے آدھ پستہ ہے جس کے آئینہ جالی نصب ہے اسی پر سبز روغن کیا ہوا ہے اور سر پر اس  
 جالی کے کنگرے آئینہ ہیں۔ ہر ایک بالش کی بندی مرمر کنگرے میں لغو اللہ کندہ  
 ہے اور سر پر اس جالی کے بقدر ایک ہات کی کار طلائی ہے دوسرے چشمہ رواقی میں جو  
 جالی نصب ہے اس میں ایک دو پائی دروازہ دوسرے کا جالدار نصب ہے طول اس کا پانچ ہات  
 اور عرض چار ہات ہے اس دروازہ میں تین انگشتی خطوط کار طلائی ہے اور درمیان اور خلوت  
 کے سبز بیل واقع ہے اور اس دروازہ میں دو قفل چاندی کے نصب ہیں اور پیشانی  
 پر اس دروازہ کے قفل دو برگ اور حروف کندہ ہیں یہ عبارت مفہوم ہوتی ہے سنتہ  
 شان و شامین و شامانہ یعنی آٹھ سو اٹھاسی میں یہ جالی تیار ہوئی اس پر بھی بے غلا کیا ہوا

اور نام اس کا باب الوفود ہے اور یہ دروازہ ہمیشہ نامسدور رہتا ہے جس وقت کہ سلطان  
یا اہل مدینہ پر کچھ شدت کا وقت آوے یہ دروازہ کھول کر حضرت کے در اور اعانت طلب کے تر  
ہیں اور اس کو باب الوفود اس واسطے کہتے ہیں جس وقت کہ الہی ہر طرف سے حضرت کی  
جناب میں حاضر ہوتے حضرت حجر مکان ام المومنین عائشہ مطہرہ رضی اللہ عنہا سے اسی  
جانب سے برآمد ہو کر اپنی قافرا باصفاء سے اون کو فخر فرماتے وفود جمع واقع بمعنی الہی ہے  
اور بازو پر اس دروازہ کے ستون نیم سنگ مرمری استادین ایک ستون جانب شمال  
اس دروازہ کے ہندہ اسطوانۃ الوفود کندہ ہے اور جو ستون کہ جانب جنوب پر جو جانب  
قبلہ واقع ہے اس پر ہندہ اسطوانۃ السیر کندہ ہے اور دوبرو اس ستون کے اندرون مسجد  
ایک ستون ہے اس پر ہندہ اسطوانۃ البلباب المشہور باسطوانۃ التوبۃ کندہ ہے اور بازو  
اور اس کے بجانب مغرب ایک اور ستون ہے اس پر ہندہ اسطوانۃ الخلقہ کندہ ہے حال ہر  
ستون کا بعد تم علیہ جالی شریف کے بیان کیا جاوے گا الغرض ہر چشمہ جالی میں پیشانی  
پر بخط طلائی تختیان نصب ہیں جیسا کہ مواجہ شریف کے چمنوں کی پیشانی پر ہیں اور اس کا  
ذکر اپنے محل پر ہوا یہ جالی ضخیم یعنی عدل دار جس میں گل و برگ اور حروف طلائی کندہ ہیں  
نصف چشمہ مسجد نبوی تک نصب ہیں وہاں سے استہادکان تک جالی لہو کے تاج کے  
ہے اور ان چمنوں کی رواقوں کے گوشوں میں طینی کے ادغن سے رنگارنگ گل کاری  
کی ہوئی ہے یہ نیوں بڑے رواقوں پر جو جانب بالین واقع ہے پردے اطلس بستر  
مثل مواجہ شریف کے آویزان ہے اور اس جانب بالین سے مجرۃ نبویہ تک تخیلات  
ہات کا فاصلہ ہے اب حال ستونوں کا عرض کیا جائے ہے۔ لیکن اسطوانۃ الوفود اسکو  
کہتے ہیں کہ الہی حضرت کے خاصت اقدس میں اسی جانب سے حاضر ہوتے تھے جو اس کی



اور باب الوفود کی ایک ہی سہ اسطوانۃ الحارث کے پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ کے  
 نمائندگی جاسے تھی اور آپ دین تشریف دہکر نگہبانی آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمائی  
 اس واسطے اس کو اسطوانۃ الحارث کہتے ہیں۔ اسطوانۃ السیر کے پاس تحت آن حضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ اعتکاف کے آخری ماہ رمضان شریف میں چھتا اور اوس  
 تحت پر حضرت اعتکاف میں تشریف رکھتے۔ اسطوانۃ ابوالباب وہ ہے کہ ابوالباب آن حضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ غزوہ تبوک میں بے عذر حاضر نہیں ہوئے پھر اپنے  
 فعل پر ندامت پریشان ہو کر اپنے تین اسی ستون سے باندھے پھر اون کی توبہ قبول ہوئی  
 اور قبولیت توبہ میں بیات نازل ہوئی و علی ثلاثۃ الذین خلفوا الخ اور آیت کی تفسیر  
 میں قصداً نکامین ہے اسطوانۃ عائشہ وہ ستون ہے کہ بعد تحویل قبلۃ بجانب کعبہ آن حضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہر یا ثمارہ روز اس ستون کے پاس نماز ادا فرمائے بعد اسکے اب  
 جہان محراب نبوی ہے وہاں اپنی نماز کی جگہ مقرر فرمائے مگر وہاں نماز پڑھنے کی فضیلت  
 اور ثواب سوائے حضرت عائشہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کے کسی کو معلوم نہ تھا۔ حضرت موصوفہ کو  
 فرماتے ہیں کہ لوگوں کو معلوم ہوا اس واسطے اس کو اسطوانۃ عائشہ کہتے ہیں اور وہاں بھی  
 وہ مستحب ہے۔ اسطوانۃ خلدہ وہ ستون ہے کہ بنا بریک روایت کے قبل تیار ہوئی ممبر شریف کے  
 حضرت اسی ستون پر یکبارہ کے خطبا دافر ماتے بعد تیاری ممبر کے جبکہ حضرت ممبر پر خطبہ  
 دافر مانا شروع کئے وہ ستون میں بچوں کے گنریا گیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
 داتا ہاوی پر ہیوسے افرمائے اگر تو چاہتی ہے کہ بعد کادخت سرو بنو نیامین یا بہشت  
 کے چشموں سے یا فی بیوسے اجداد لیا اللہ تجھ سے میوہ کھاوین۔ اس میں کئی روایت  
 ہیں بنا بریکہ روایت کے اس سے جنت کو اختیار کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو

زمین میں دفن فرمائے اسی ستون سے مولانا دوم رحمہ اللہ خبر ہوئے ہیں۔ اسٹن خانہ  
درمجرسول پانالہ نیز درمجر باب عقول حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ جب حال اس  
ستون کا ذکر فرماتے گریہ کرتے اور شاہ فرماتے کہ کیا حال ہوا ہمارا لکڑی کو عشق اور محبت  
حضرت کا پیدا ہو کر حضرت کی جدائی سے گریہ کی اور ہم باوجودیکہ انسان ہیں اور حضرت پر ایمان  
لائے ہم میں عشق حضرت ملی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نہ پایا جاوے۔ الغرض اس ستون کو مخلوق  
جو ایک قسم کی خوشبوئی کا نام ہے لگایا کرتے اس واسطے جواب ستون اوس کی جای پر ہے  
اوس کو ستون مطلقہ کہتے ہیں۔ جالی شریف جو بجانب خلف شریف کے واقع ہے ستائیس گز  
ہات طولاً اور رفت اور بلندی اسی قدر ہے جو چشمہ مواجہ شریف اور بالین شریف کے ہیں  
اور ان دونوں چشموں کو بھی دو چشمہ کہتے ہیں مگر اون دو چشموں سے ایک چشمہ بڑا ہے اور  
ایک چھوٹا ہے۔ پہلے چشمہ میں دروازہ لوہے کا جالدار موافق نقشہ باب الوفود کے ہے  
اس کو باب شامی کہتے ہیں مگر فرق محض اتنا ہے کہ باب الوفود میں خطوط طلائی طولاً ہیں  
اور باب شامی میں عرض اور پیشانی پر اس دروازہ کی یہ عبارت بخط ثلث کندہ ہے۔ افشاء  
هذه المقصورة الشريفة الطاب الملك الاشراف ابو النصر قاتلانی علم  
ثلاث وثمانین وثمانایہ۔ اور اس پر خط کوفی کلمہ طیب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ  
کندہ ہے اور ان سب حروف پر بلع طلائی ہے اور فضل تقری مثل باب الوفود کے ہے  
اور ایک طرف کا کونہ اس دروازہ کا بقدر ایک ہاتھ عریض اور سپر سرسرواق تک کا چسبی  
اس میں خط کوفی نص من اللہ وفتح قریب ویشہ للومنین یا محمد صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم لکھا ہوا ہے دربر اس دروازہ مبارک کے چبوترہ چھ ہاتھ مربع واقع ہو  
اور ہر دو جانب اس چبوترہ کے تین تین ہاتھ بلند اور ایک ہاتھ کے زیادہ عریض دریا نقشہ

پتھر کی سہ اس دیوار میں کتاب خانہ نصب ہیں اغوات لوگ اس میں اپنا سامان رکھتے ہیں  
 اسی دیوار پر پانچ فانوس آہنی روشنی کی باغلاف پارچہ سرخ رکھے رہتے ہیں دگر اون کا  
 مفصلاً فصل روشنی میں آمدے گا ان شاء اللہ تعالیٰ اور تختی ہا سے چوبی اسپر سور سے اجڑا یا  
 لکھے ہوئے اسی دیوار پر دہری رہتی ہیں جو لوگ کہ سالم قرآن نہیں پڑھے وہ اوس سے شرف  
 ہوتے ہیں اس چوترہ پر سنگ مرمر کا فرش اوس پر نماز قالین عمدہ کی کچی بدھتی ہیں اور نائریں  
 بھی یہاں حاضر ہو کر زیارت سے مشغول ہو کر تہ میں اس جاسے میں قرآن بھی ہوتے  
 دہرے رہتے ہیں نائریں یہاں حاضر ہو کر قرآن خوانی کرتے ہیں یہ دروازہ بوقت غسل ہائیدہا  
 روشنی اندرون روئے منورہ ہر ملہ اور بوقت غسل روئے منورہ ہر سال روشن ہوتا ہے اور  
 کیفیت مفصلاً فصل روشنی اور فصل تقریبات میں بیان ہوگی ان شاء اللہ تعالیٰ۔ دوسری  
 رواق میں بھی دو چشمہ ہیں پہلے چشمہ میں محراب سادہ کا یک جسم تراشا ہو منتقش پانچ بات  
 بلند تھینا اور دو بات عرض استاد اجماع قائم ہے اور اس پر نقش و نگار مصفا کندہ ہے با طبع طلائی  
 اور اس محراب کے پیشانی پر بخط ثلث زرین آیت ومن اللیل فتجد بدنا نافلة للع  
 صیہ ان یسبغوا و یلبسوا و یأخذوا منہا ما یمونون کا کوفی با طبع طلائی ہے اور اس  
 بہت عمدہ ایک تختی پر لکھا ہوا ہے نصیب ہے ایک بازو پر اس محراب کے ان شاء اللہ وملا  
 یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلم و تسلیما۔ دوسرے بازو  
 پر نص من اللہ و فتح قریب و بشر المؤمنین بخط کوفی با طبع طلائی ہے اور اس  
 محراب کے اوپر سے سراسر رواق تک کارپینی کیا ہوا ہے یہ محراب یکایک تہجد گاہ حضرت کے  
 قائم کیا گیا یہاں حضرت کے وقت مبارک میں ایک حصیر کچی بدھتی تھی حضرت اوس پر نماز  
 تہجد ادا فرماتے۔ دوسرے چشمہ میں بھی جلالی آہنی موافق نقش فوق الذکر نصب ہے اور کور

اوس طرف کا بھی ویسا ہی سلسلہ کار چینی ہے اوس میں بھی بظاہر کوئی آیت ان اللہ و ملائکتہ  
 یصلون علی النبی الخ لکھا ہوا ہے اس کو نام سے متصل ایک گھر والے بنی آدم سے  
 محض وقت نماز دھری ہے اور اسی کے جوڑ کی ایک دوسرے گھر والے متقابل اس کے اغوات کے چوترو  
 پر رکھی ہوئی ہے یہ دونوں گھر والین نہایت عمدہ بیش قیمت چال ہیں بہت صحیح ہیں ہر چند کہ  
 آلات بخیر کے بھی اوس میں ہیں مگر برعایت اداب حرم نبوی اوس کو کوئی نہیں دیتے محض  
 وقت نمائی کے جانب کو بھی دیتے ہیں۔ اس رواق کے دو برو بھی چوترو ہے اس پر بھی  
 جانماز قالین عمدہ کی مفروش ہیں لوگ واسطے استحصال بنکات کے مقام تہجد گاہ نبوی ہیں  
 نماز تہجد وغیرہ ادا کرتے ہیں اطراف اس چوترو کے کٹھنہ پتیلی ہے متصل جالی شریف  
 روضہ منورہ کے اس طرف کتاب خانے آئندہ اس سلسلہ کے ہیں اوس میں قرآن شریف  
 اور دلائل الغیرات اور اکثر کتب علوم دینی رکھتے ہیں اور اون کتابخانوں پر مسند و قین عمدہ  
 عمدہ رکھے ہیں اس میں کلام اللہ کے سید پارہ پاکیزہ خط کے مطاآن مذہب رکھے ہیں بعد نماز  
 ظہر اور عصر کے اس سے لوگ قراوت کرتے ہیں اور ان رواقوں پر بھی موافق علیہ سابقہ کے  
 اطلسی پر دے پڑے ہیں اور اسی جانب میں اندون جالی مبارک قہر حضرت خاتون جنت  
 رضی اللہ عنہا کا واقع ہے اور اس جانب کی جالی سے حجرہ نبویہ تک تختیاں پندرہ بات کا قافلہ  
 ہے۔ جالی شریف جو بجانب پائین مبارک ہے تین رواقی چشمہ بڑی بڑی طول میں تختیاں چالیس  
 بات رفعت اون کی اسی قدر ہے جو سابق میں مذکور ہوا دور و قین اوس میں سے برابر محاذی  
 اور متصل ہیں لیکن تیسری رواق یہ دور و قین سے تین بات چیمے ہونگے ہے یہ سبب  
 تین ہائٹ جالے رواق سووی کے ایک کونڈہ میں بات کا عرض پیدا ہوا اسی کونڈہ  
 سر اسٹر کار چینی ہے اور یہ جنگ قمر خفاف کا بنا ہوا ہے اور یہ دو چشمہ جو محاذی

متصل ہیں اس میں بھی لوہے کی جالی موافق نقشہ بقی الذکر نصب ہے اور ایک چشمہ جو  
 اُن چشموں سے بہہ نکلتا ہے اس میں دروازہ جالی آہنی کا نصب ہے پیشانی پر اس دروازہ  
 خطوط طلائی طولاً تحریر ہیں اور اس دروازہ پر تین قفل نفوذی ہیں اور اس کو باب قبۃ  
 فاطمہ رضی اللہ عنہا کہتے ہیں اس سے اور باب شامی سے راہ پہلے قبۃ فاطمہ رضی اللہ  
 عنہا کی ہے وہاں سے راہ حجرہ نبویہ کی ہے اسی باب سے اغوات اور شیخ الحرم وغیرہ  
 دو وقتہ واسطے روشنی کے اور بخوردینے کے جالی مبارک کے اندر حاضر ہوتے ہیں اور  
 اکثر لوگ یہاں حاضر ہر خدمت میں حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا کے عرض حاجات  
 کرتے ہیں اور یہ مقام استجابت دعا بھی ہے اور یہ تینوں چشموں کی بڑی بڑی رواقین  
 ہیں اور پردے اعلیٰ موافق علیہ سابق کے آویزاں ہیں اجمال جالی بالین اور پائین  
 شریف کی جو تین تین چشمہ رواقی ہیں دو چشمہ بالین اور دو چشمہ پائین کے اندر حجرہ نبویہ  
 واقع ہے یعنی یہ دو چشمہ محیط حجرہ نبویہ ہیں اور دوسری رواقی چشمہ بالین و پائین کے اندر  
 قبۃ حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا ہے اور درمیان میں قبۃ حضرت عائشہ کے اور حجرہ نبویہ کے  
 ستون سنگ مرمر کے نصب ہیں اس میں جالی لوہے کی نصب ہے اور اس جالی میں  
 دو طرف راستہ واسطے مدور فتیما میں قبۃ خاتون جنت اور حجرہ نبویہ کے چھوٹا مہوا ہے  
 اندرون جالی شریف اطراف میں حجرہ نبویہ کے فرش سنگ مرمر شفاف کا ہے  
 اس میں سنگ سیاہ کی گل کاری ہے اور جیسا کہ باہر کی جانب پردے اعلیٰ معجم مار  
 اوقیت کلابون ہے ویسا ہی اندرون حجرہ نبویہ کی کمانوں پر پردے آویزاں ہے طول  
 حجرہ نبویہ کا بجانب بالین شریف اور پائین کے تختیاں ہیں ہاتھ اور بجانب مواجہ شریف  
 اور خلف شریف کے بھی اسی قدر ہے رخت حجرہ شریف کی تختیاں پندرہ ہاتھ اور حجرہ شریف

اوپر سے مسقف ہے اور سقف کے گبد ہے یہ گبد جالی شریف جن کمانوں میں نصب ہے  
 انہیں کمانوں پر بنائی گئی ہے بیضہ گبد شریف کا کمانوں سے تختیاں بچیں ہات بلند ہے  
 اور سنگ بست ہے اور اس بیضہ شریف کے بجائے باریک چونے کے پتھر جس کا نصب ہے  
 اوپر سے روغن سبز کیا ہوا ہے اور اس کے کھس طلائی بقدر چار ہات کے رفیع نصب ہے  
 اور اس کھس کے حلال طلائی ہے کہ حلال عید اسپر ہر سال و ماہ تبار ہوتا ہے دورہ  
 بیضہ گبد شریف کا تختیاں سو ہات کا ہے گبد شریف باہر مدینہ طیبہ کے دو تین کوس سے  
 نمایاں ہوتا ہے اور یہ معجزہ نبویہ ہے کہ گبد شریف بہت بلند بلند پہاڑوں سے بلند معلوم  
 ہوتا ہے اور بڑے بڑے پہاڑین رو برو گبد شریف کے پست پائے جاتے ہیں جیسا کہ  
 حال حیات شریفین حضرت کے ظہور معجزہ نبویہ تھا کہ بڑے بڑے قداور آدمی حضرت کے  
 رو برو پست معلوم ہوتے تھے اور شان مبارک حضرت کی کہ شان الہی ہے سب سے رفیع اور  
 بلند پائی جاتی ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تسلیم حجۃ نبویہ کی دیوار تمامہ سرسبز پردہ سے پوشش  
 کی ہوئی ہے یہ پردہ سبز و سفید ریشم سے تیار کیا ہوا ہے یعنی سبز زمین پر سفید ریشم سے  
 کلمہ طیب اور اسم مبارک آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنا ہوا ہے اور وسط میں اس  
 پردہ شریف کے کمر بند زین دو بالاش کا عریض اوس میں بھی حروف بنے ہوئے ہیں گرداگر  
 حجۃ مبارک کے ہے یہ پردہ شریف بوقت تبدیل سلطان روم کے تبدیل ہوتا ہے یعنی  
 جب سلطان نیا تخت نشین ہوتے ہیں نیا پردہ گذرانا جاتا ہے اس واسطے یہ پردہ  
 شریف کا تبرک کیا ہے اور دیکھنے میں آگیا ہے کہ زائرین کو اغوات ایک روپیہ لیکر بقدر  
 ایک می روپیہ کے ہر قطع کر دیتے ہیں۔ تاہوت یعنی صندوق مراد شریف حضرت  
 خاتون جنت رضی اللہ عنہا مربع چار ہات کا اور بقدر قدام بلند اور سرسبز چربی ہے اور

اس پر اطلس سبز کا غلاف سرسبز ستور ہے اور یہ قبة شریف مستطیل بطور قبر کے واقع ہے  
 اوپر سے غلاف کے کبھی دو شاہ زین گران قیمت کے اور کبھی دو پتہ نیارسی بیش بہا گذرانتے  
 ہیں اور ہر ماہ میں اس کو تبدیل کر دیتے ہیں اوپر سے اون دو شاہ لون اور دو پتوں کے  
 تیس سالے جواہرات بیش بہا اقسام اقسام کے گذرانتے ہیں اور موسم زیارت حجاج میں بڑی  
 بڑے موتیوں کے عمدہ گران قیمت بسیجان رہتی ہیں جذب القلوب میں شیخ عبدالحق دہلوی  
 رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اب جس جگہ سے روحہ اطہر حضرت سیدۃ النسائی بی فاطمہ الزہرا  
 رضی اللہ عنہا واقع ہے وہیں مکان مبارک حضرت کا تھا۔ اور اس تابوت پر شامیانہ اطلس  
 سبز زرد دھڑی چکن کار لگا ہوا ہے۔ سوائے روائی پردوں کے جو سابق میں مذکور ہوئے  
 ہر چہ پیر جالی شریف میں اطلسی پردے دوسرے قسم کے آویزاں ہے کہ اطراف میں آنکے  
 حاشیہ مغرق زردین چکن کے کام سے ہے اور عرض حاشیہ ہلکے زردین کا اس قدر ہے  
 کہ او وہ اطلس کا درمیان میں بہت کم چوٹا ہوا ہے اور کلا زین چکن سے آیات قرآنی  
 وغیرہ بنے ہوئے ہیں ایسے کل جالی مبارک کے چوبیس پردے ہیں ہر ایک احتمال  
 طویل اور عرض چیمون کے عرض و طول پردوں کا کبھی مختلف ہے پردے بڑے اور چھوٹے  
 دس دس بات طویل اور چھ چھ بات عرض ہیں اور اسی قسم کے پردے اس سے  
 بھی بہت بڑے بڑے بانچون دروازہ حرم شریف اور تینوں محراب مسجد نبوی پر اور دروازہ  
 منبر اور دیگر جگہ ہلکے پیر آویزاں ہے۔ پس اس قسم کے پردے کل قلعہ زین  
 چالیس ہیں سوائے منبر شریف کے کل پردے بوقت قافہ

حاج آویزاں رہتے ہیں اور جالی آیام میں نہیں

رہتے مگر منبر شریف کا پردہ ہر جمعہ میں دروازہ منبر شریف

آویزاں ہوتا ہے

## فصل سوم بیان میں مسجد نبوی علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ واکمل التحیات کے

صاحب جذب القلوب فرماتے ہیں کہ طائر تاریخ اور اہل سیر بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ معظمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ میں تشریف لائے اور عثمانی حضرت کی اب جہان دروازہ مسجد نبوی ہے وہاں بیٹھ گئی حضرت نے فرماتے کہ یہ مقام ہمارے آتے نے کا ہے انشاء اللہ تعالیٰ اور اس آیت کو تلاوت فرمائے۔ وقل ہب انتہ لوفی منزل میلکاکا، ولت خیرا لمنتہا لہن اس وقت میں یہ مکان مسجد نبوی کا گلستان تھا اور وہاں اس گلستان کے مریدہ یعنی جانے خشک کرنے کچور کے کہ ملک سے دو یتیم کے تھی جو کہ بعض انصار اور ان کو پرورش کرتے تھے اور ایک جماعت مسلمانوں کی کہ قبل از تشریف فرمائی حضرت کے مدینہ طیبہ میں اسلام سے شرف ہوئے تھے وہاں نماز ادا کرتے تھے حضرت نے ان یتیموں کو طلب فرما کر اس جگہ کو خرید فرمانا چاہا انہوں نے باعوض لکھنا سنا چاہا مگر حضرت راضی نہ ہوئے اور ان کو پہلے قیمت دیکر بعد اس کی بیٹا مسجد کی اس جگہ سے شروع فرمائے اور بعضے انصار بھی علاوہ اس کے نخل اپنے بچاؤ و صلہ لوں میں لے کے اپنے پاس سے ان یتیموں کو دئے اور مال کلن زمین کو راضی کئے اور جو نخل کہ بے موقع واقع ہوئے تھے وہاں سے نکال دئے اور جو موضع کہ قریب سیر الوب کے ہے وہاں مسخشت تیار کئے حضرت نے بنفس نفیس اپنے سات ایک جماعت صحابہ کی بنا مسجد میں مسخشت اور تعمیر اور تسبیح اور تسبیح صحابہ کے لئے یہ نثارت فرماتے اللہم لاخیر الاخیر الاخیر الاخیر ولاخیر الاخیر



والہاجر تہ اور سقف مسجد کا خرم کی شاخ سے اور ستون اوس کے بھی کچھور کی لکڑی سے بنا کے صلیب میں وارد ہے کہ جس وقت حضرت نے بنا مسجد شروع کئے جبریل امین حکم لائے کہ سقف مسجد موافق سقف مسجد موسیٰ کے بلندی میں ہو دے کہ سات گز سے زائد نہ تھا اور نہایت اونچا کھاتا کو اوس میں راہ نہ ہو دے سقف مسجد نبوی حضرت کے زمانہ مبارک میں اس طرح پیر تھا کہ اگر بارش ہو دے پانی اوس کا آدمیوں کے سروں پر گرتا اور طول مسجد کا بنا داہل میں قبلہ سے حد شمال تک چوبیس گز اور عرض مشرق سے مغرب تک ترست گز تھا پھر فتح خیبر کے بعد سن سات ہجری میں تجدید بنا حضرت نے فرمائی اوس وقت طول و عرض مسجد شریف سو گز ہوا اور اس بنا دہانی میں بھی حضرت اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم خشک کو بنیاد سجیدین اپنے ہاتھوں سے رکے اور پھر بنا داہل کے بعد سولہ یا سترہ مہینہ تک بیت المقدس کے طرف نمازا وافر مائے من بعد موافق حکم الہی کعبۃ اللہ قبلہ مقرر ہوا اور مسجد کے تین دروازے تھے ایک بجانب قبلہ اور ایک جانب غرب کا اس کو باب رحمت کہتے ہیں اور جانب مقابل میں دوسرا دروازہ تھا کہ حضرت اوسی دروازہ سے تشریف لایا کہ اوس کو اب باب جبریل کہتے ہیں اور حضرت کے وقت میں اس کا نام باب آل عثمان تھا اور سمت قبلہ اس مسجد مبارک کا حضرت نے براہ العین مشاہدہ فرما کر تقریر کئے کہ جبریل امین نے حسب ارشاد الہی کوہ اور دھتھون کو درمیان سے اٹھا دئے کعبۃ اللہ یعنی مشاہدہ مبارک میں حضرت کے آیا اور قبلہ اس مسجد کا جانب منیر اب کعبۃ اللہ ہے بعد تجویل قبلہ کو حضرت نے اسطواناتہ خلق کے پیچے چودہ یا پندرہ روز نمازا داکئے اب اس کو اسطواناتہ عائشہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کہتے ہیں۔ من بعد حضرت نے اپنی نماز کی جاسے وہ مقرر فرمائی جہاں اب محراب نبوی ہے حضرت کے زمانہ مبارک میں عادت تھرا ب مسجد کی نہ تھی عمر بن عبد الغزیز

رضی اللہ عنہ کے وقت میں یہ عادت جاری ہوئی اور قبل وضع منبر قرب میں اس ستون کے جو متصل جانب غرب مسجد کے تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ ادا فرماتے اور کبھی کبھی حضرت یہ سبب طول قیام کے اس جگہ لکڑی بھی نصب فرماتے تھے پھر ایک شخص نے منبر تیار کر کے گھڑانا اوس وقت سے منبر پر خطبہ ادا فرمانے کی عادت قرار پائی پھر وہ لکڑی کہ حضرت گاہے گاہے اوس پر تکیہ فرما کر خطبہ ادا فرماتے تھے آواز سے گریہ و بکا کی قصد اس کا اوپر گندا۔ طول منبر شریف بقول صحیح دو گز تھا اور علیہ منبر شریف کا بیان علیہ مسجد نبوی میں آوے گا ان شاء اللہ تعالیٰ پہلے زیادتی مسجد فیشتمین زمانہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ میں ہوئی پس سیدنا عمر حسب ارشاد نبوی ؐ شام چھری میں مسجد نبوی کو جانب قبلہ اور جانب شام اور مغرب زیادہ فرماتے اور یہ سبب واقع ہونے حجرات انفاق مطہرات کے جانب مشرق زیادہ نہیں کئے پس طول مسجد زمانہ نبوی میں یکا نشام ایک سو چالیس گز اور عرض اوس کا مشرق سے مغرب تک ایک سو بیس گز تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد تھا کہ اگر ان حضرت اسباب میں اشارہ فرماتے زیادتی مسجد میں ہر گز نہ کرتا اگرچہ آدمیوں پر جالتے تنگ ہوتی اس زیادتی مسجد میں مکان سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کا داخل ہوا اور مکان سیدنا جعفر طیار کا نصف زیادتی اور نصف زیادتی عثمان رضی اللہ عنہ میں داخل مسجد نبوی ہوا۔ دوسری زیادتی زمانہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے زیادہ ہوئی اور حضرت عثمانؓ نے ستون مسجد نبوی نقشہ دار پتھروں سے اور سقف مسجد کا چوب سا گولن سے بنا کئے اور ستون مسجد کو لوہے اور قصاص سے مستحکم کئے زیادتی عثمانؓ بجانب شمال مسجد کی زیادہ اور بجانب جنوب کتر واقع ہوئی اور بجانب مشرق یہ سبب واقع ہونے حجرات انفاق مطہرات کے بحال خود کھلی گئی اور ابتدا سے عمارت عثمانی شہر

رجب الاول ۲۹؎ میں ادا تمام اس کا اول محرم ۲۸؎ میں ہوا اور بعض کہتے ہیں کہ ۳۰؎ میں  
 ہوا لیکن مشہور قول اول ہے۔ تیسرے بار تغیر اور زیادتی مسجد نبوی میں بوقت ولید  
 بن عبدالملک کے واقع ہوئی اور عمر بن عبدالعزیز اس وقت میں ولید کی طرف سے عامل مدینہ  
 طیبہ تھے پس عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ حکم دیا کہ لوگوں کی جو اطراف مسجد نبوی  
 کے حجر بیت المال سے خرید کر کے داخل مسجد کئے اور حجرات ازواج مطہرات بھی مہدم  
 ہو کر شامل مسجد مبارک ہوئے اس وقت لوگوں پر مصیبت ہوئی کہ اگر حجرات ازواج مطہرات  
 باقی رہتے لوگ اس کے زیارت سے مشرف ہوتے کہ کس طور سے حضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم اس دار فانی میں بسر برد فرماتے ہیں اور ولید نے مکان حضرت خاتونِ جنت کا  
 جو لوگس میں فاطمہ بنت حسین رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور اون کی اولاد  
 اوس میں سکونت پذیر تھی جبراً ایک داخل مسجد کیا عمر بن عبدالعزیز حکم دیا کہ ہر دینار جو اس  
 مکان دینا چاہے مگر ادھون نے اس امر پر قسم کھائی کہ قبول نہ فرمائے اور بیرون  
 مدینہ ایک موضع اپنی سکونت کے واسطے اختیار کئے کذا فی جذب القلوب تحریر اوراق کثر  
 المطالب یا زبدۃ الاعمال میں دیکھا کہ اہل بارغ فاطمہ رضی اللہ عنہا جو اندرون احاطہ مسجد کے  
 واقع ہے وہ یہ ہے کہ جب فاطمہ بنت حسین یا مروید مکان سے فاطمہ الزہراء جہ شریفہ  
 اپنی کے باہر آئے اس مقام پر کہ جہاں اب بارغ فاطمہ سے نامزد ہے مکان بنا فرمائی  
 اور حکم کئے کہ وہاں بادلی تیار ہوئی جسکے تیاری بادلی شروع ہوئی اوس میں کی خیر حاصل  
 نکلی حضرت موصوفہ اس میں آب وضو اپنا واسطے جبے کوئی خیر حاصل نہ ہو نہ میں ہوئی اب  
 وہ بادلی بجاہ زمرہ ہے اس کے بانی کا مرقہ بھی آب زمرہ سے ہست شاید لوگ  
 اس کو بطریق تبرک پیتے ہیں اور تطبیق اس دعایت کی جذب القلوب کے روایت سے ممکن

کہ حضرت موصوف پہلے مدینہ طیبہ سے باہر بنو واسطے جاے مقرر فرمائے ہوں پھر مقام  
 باغ فاطمہ پر جاے سکونت اختیار کئے ہوں رجعت الی ثقل مضامین جذب القلوب طول  
 مسجد شریف زمانہ میں ولید کے دستور تھا اور عرض ایک سوسینسٹ گز ولید نے  
 عمارت مسجد شریف میں نہایت تکلف کیا سقف اور دیوار اور ستون پر مسجد کے نقش  
 طلائی کیا اور قیصر روم کو لکھا اوس نے چالیں کار گیر اور چالیں شخص قوم قطبی کے اور اسی ہزار  
 دینار اور ہذخیر ہائے نقروی اور قنادیل اور ایک نہایت میں چالیں ہزار مقال طلا اور  
 انواع و اقسام کے اسباب تکلف مسجد شریف کے واسطے ہیجا اور علامات محراب مروج  
 ہے اسی وقت سے عمارت کے ایک شخص کار گیران روم سے ارادہ کیا کہ قریب  
 حجرہ شریف کے پیشاب کرے پھر اس قصد کے زمین پر گراسر اوس کا پارہ پارہ ہوا  
 بمعائناس بات کے دوسرے کار گیر اسلام سے مشرف ہوئے لکھتے ہیں کہ اس وقت میں  
 بہتر صورت شجر یا بہتر نقش لکھتا تیس دم علاوہ فردری کے انعام پاتا فقط نقش و  
 نگار دیوار قبلہ کو منتیالیس ہزار دم صرف ہوئے ابتداء عمارت ولید ششم ہجری اور  
 اتھلم اس کا سہ ہجری میں ہوا عمارت ولید میں چار گوشہ اسے مسجد میں چار مینار  
 اذان تیار ہوئے سلیمان بن عبد الملک حکم بعد اسے حج مدینہ طیبہ میں زیارت کو  
 حاضر ہوا جو منارہ کہ قریب باب السلام کے تھا اور اوس کا سایہ میں مکان میں سلیمان  
 بن عبد الملک کے گریتا تھا اوس کو منہدم کیا صاحب جذب القلوب فرماتے ہیں کہ ظاہر  
 کلام سید ہمدانی سے ایسا پایا جاتا ہے کہ قبل عمارت ولید کی عمارت میں چار مینار  
 جاری نہ تھی واللہ اعلم بالصواب اور زمانہ ولید میں مسجد نبوی میں نماز جنازہ اور کھانا  
 تھا چوتھے دفعہ زیادتی مسجد نبوی میں بوقت مہدی خلیفہ عباسی کے ۱۶۱ھ میں

ہوئی اس نے بھی مثل لیدر کے تکلف اور زینت عمارت مسجد نبوی میں کیا اور زیادتی مہر کی  
 کی قطعاً بجانب شام بمقدار دس ستون کے ہوئی بعض روایت میں آیا ہے کہ تکتہ میں  
 مہمون علیہ عباسی نے بھی عمارت مہدی میں بھی زیادہ کیا واللہ اعلم بیان علیہ مسجد نبوی  
 جو حال بنا کی ہوئی سلطان عبدالجبار بن سلطان محمود خان کی ہے باعث بنا حال  
 یہ مسموع ہوا کہ بنا قدیم سے ایک وٹھیدا ایک مصلی پر گرا اور وہ مشہد ہوئی سلطان  
 موصوف نے یہ خبر سنا کر پتہ پتہ بنا مسجد شریف کیا یہ مسجد نبوی اور حرم شریف نہایت  
 عمدہ و شک خلد برین ہے دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے جو عشاق نبوی ہیں اون کے  
 واسطے حرم نبوی کا جالیہ عرض کرنے میں آتا ہے تاکہ جو لوگ بظاہر فرشتہ زمین ہو سہم میں  
 اس کے تصور سے ایک نوع کی زیارت اور برکات اور سعادت خطمی حاصل کریں ابتداء  
 بیان علیہ مسجد نبوی دیوار قبلہ سے کی جاتی ہے۔ جانا چاہئے کہ حضرت عثمان رضی اللہ  
 عنہ زیادتی مسجد نبوی میں جو فرمائے وہ بجانب قبلہ واقع ہے اس واسطے کہ دیوار مسجد نبوی  
 جو حضرت کے وقت میں تھی وہ چھپے ہوئی لیکن نشان کے واسطے کٹھڑہ پستی بنا کر  
 بن اور اہل مسجد میں مدغم نہ ہو اور منبر اور محراب نبوی واقع ہے اور جو جگہ کہ حضرت  
 عثمان رضی اللہ عنہ بجانب قبلہ زیادہ فرمائے اس کو زیادتی عثمانی کہتے ہیں سوائے اسکے  
 ہر طرف مسجد نبوی کے اور سلاطین نے اضافہ فرمائے ہیں تاہم نشان اہل مسجد نبوی  
 ہر طرف میں واسطے برکات کے باقی رکھے ہیں یعنی جہان تک کہ مسجد نبوی تھی تا تک  
 نیم نیم ستون کو مسجد کے زنگاری ہے اور جہان سے اضافہ سلاطین ہے وہ ان کے  
 ستون سراسر سادہ ہیں کیفیت اس کی مفصل آگے بیان کیا جائے گی معلوم ہو رہے  
 کہ دیوار قبلہ مسجد نبوی معنی زیادتی عثمانی اور اضافہ سلاطین طول میں یک سوینت الین تہا

اور دیوار قبلہ میں سولہ چشمن رواق بندی سے پیدا ہیں ہر چہ چشمن قریب ایک ہاتھ کے بلندی  
 پر برہ نصب تختیان سنگ مرمر سے ابتدا دیوار قبلہ سے انتہا تک خیابان بندی ہے  
 اور درمیان میں شل خانہ آئینہ کے جاے چھوڑ کر ہر دو جانب میں اس کی تختیان سنگ  
 مرمر کی بقدر ایک ہاتھ دو انگشت کے عرض اور بقدر ایک ہاتھ ایک بالٹ بلند نصب ہیں  
 اور پیشانی پر اس کے بھی تختی سنگ مرمر نصب ہیں یہ چشمہ شل خانہ آئینہ بقدر دو ہاتھ  
 چار انگشت کے بلند اور بقدر ایک ہاتھ دو انگشت کے عرض واقع ہے میں جو شل آئینہ خانہ  
 واقع ہے اس میں چینی سفید نہایت عمدہ اسپر گل کاری بزرگ سرخ و سبز و اوہ بہ شکل شہا  
 کی ہوئی ہے ہمارے حاشیہ میں اس کے چینی سبز عمدہ شفاف نصب ہے کہ حسن لطافت لکھا  
 دیکھنے سے متعلق رکھتا ہے نہ ہے مفاد عمارت کہ درہ شالیش و بدیدہ بار  
 نہ گرد و نگاہ از دیوار و پس حاشیہ بزمین گل کاری بزرگ ہاے اتوان زمین شفاف سفید  
 پر جو سب بجا چینی شل آئینہ کے گلی اور برقان اپنا بتا رہی ہے اور رواق بندی دیوار قبلہ  
 جو چشمہ پیدا ہیں ہر چہ چشمن بر خیابان بندی کا چینی چھ چھ سات سات واقع ہیں اور جو  
 تختیان سنگ مرمر کی پیشانی پر اس کا چینی کے واقع ہیں اوپر سمار سمارک آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو دلائل الخیرات میں دو سو ایک اوپر ہیں بخط طلانی منبر کنندہ  
 ہیں اور محاذی ہر ہر اسم شریف کے ایک قطرہ در ہے کہ اس میں عبارت صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم بخط نبی طلانی کندہ ہے کہ قطہ اتم ان حروف کا بقدر ڈیڑ انگشت کے ہے اور زمین میں  
 روغن سرخ بھرنے ہیں کہ وہ حروف طلانی زمین سرخ میں رشک یا قوت ہیں ایک  
 جلوہ نمائی کرتے ہیں اور شان خط منشی حروف اس کے نہایت خوش خطی سے  
 لکھو ہوئے ہیں کہ دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں اور اوپر اس کے ایک پٹی بقدر چھ انگشت کے

عریض کار چینی کی سرسرواق ہے پھر اوپر اس کے یکسطر خط ثلث طلانی منبذ کی واقع ہے  
 کہ قاطم اس کا موافق سابق کے ہے اور زمین اس کی بنجرے اور ایک سطر سراسر  
 دیوار قبلہ پر واقع ہے عریض بقدر ربع گز معادی تھمنا اور اسی دیوار قبلہ میں محراب عثمانی واقع  
 کہ وہاں سلسلہ اس کار چینی کا منقطع ہو کر پھر دوسرے جانب شروع ہے پس ہر دو جانب  
 میں محراب عثمانی کے اور روشندان کے خیابان بندی کار چینی کی ہے جس چشمہ میں  
 محراب عثمانی واقع ہے اس کی رواق بھی سب سے بڑی ہے جانب یمن محراب عثمانی پانچ  
 چشمہ رواق بندی اور اٹھائیس خیابان کار چینی ہے اور جانب یسار میں کہ انتہا میں اس کے  
 باب السلام ہے گیارہ چشمہ رواق بندی اور ستاون خیابان کار چینی ہے اور اسی طرف  
 زیادتی مسجد نبوی میں جواز جانب سلاطین ہے ایک سطر مطلق بن زمین کی محراب  
 عثمانی کی رواق پر سے گند کے آخر دیوار قبلہ تک تہی ہوئی ہے اس سطر کی ابتدا میں  
 بعد بسم اللہ کے آیت فی بیوت اذن اللہ ان ترفع آخر تک بعد اس کے مع بسم اللہ  
 آیت فاذا قمعت القرات فاستعدا آخر تک پھر مع بسم اللہ سورہ انا نقھا کامل پھر  
 وردہ شریف اور بہت اشعار نعتیہ کندہ ہیں تمام اس سطر کا مکمل آیت آخر سورہ انا نقھا جو چوہو الہی  
 ارسل رسولہ تا اثر السجود تک ہے پھر اوپر اس سطر کے بقدر چھ انگشت یک چینی کی بطور  
 لکس کی پیشانی کے واقع ہے پھر اوپر اس کے دوسری سطر خط ثلث علی مطلق کہ قاطم  
 اس کا بقدر دو ڈاڑھائی انگشت کے ہے عرض اس سطر کا قریب دو بائش کے اور زمین  
 اس کی عرض ہے پھر اوپر اس کے بقدر چھ انگشت کے کار چینی واقع ہے پھر اوپر اس کے  
 سطر سوم مثل اول کے خط طلانی منبذ کہ قاطم اس کا بھی بقدر دیر انگشت اور زمین اس کی  
 سطر چہارم سطر دہم میں بھی آیات قرآنی مثل انما اعلمہم اللہ اور سوال کے

آیات قرآنی بہت کندہ ہیں بیان اس کا تمامہ اس مختصر میں گنجائش نہیں رکھتا پس یہ مینون  
 سطر یعنی ہر دو جانب سطور زمین سبز اور درمیان میں زمین سرخ نشان خط ثلث طلائی نہایت  
 جلوہ نما ہے اور یہ مینون سطور ابتدا دیوار قبلہ سے انتہا تک پہنچیں گے جس سطر اول ان سطور  
 اور سطر دوم سرخ متن اور سطر سوم سبز متن بحراب عثمانی تک منقطع ہو کر جانب ثانی بحراب  
 موصوف کے شروع ہیں اور دیوار قبلہ کی آغوش تک نہتی ہوئی پھر اوپر اوس کے کار چینی ارتفاع  
 کمان چشمہ تک واقع ہے اور درمیان میں ایک ایک روشندان ہر چشمہ میں بطور دیو پچ  
 کے نہایت خوشنما کماندار ہے اور حالی آہنی نہایت نازک ہر روشندان کے درمیان  
 نصب ہے اور رواق کے ہر دو جانب اُمنہ ہائے دگار نگ سفید اور سبز اور وہ کی کل کاری  
 اور مسجد نبوی کی پشت کی جانب مکان خسرو مشرہ کا ہے اوس میں درخت ہائے سبز ترمذی  
 نصب ہے ان روشندان میں سے نہایت زرخیز نمایاں دیتے ہیں کہ اس کے دیکھنے  
 والوں کو فرحت حاصل ہوتی ہے طول ان روشندان کا مقدار چار ہات کے اور عرض دو  
 ہات کا ہے ارتفاع دیوار قبلہ کمان نو تک مقدار چالیس ہات کے تخمیناً ہے اور کمانوں پر  
 قبة واقع ہیں مگر ارتفاع قبة ہا مختلف ہیں کہیں تخمیناً دس ہات کہیں کم کہیں زیادہ حسن  
 چشمہ میں کہ بحراب عثمانی ہے وہ چشمہ بھی سب سے بڑا ہے بحراب عثمانی نہایت پر تکلف ہے  
 یعنی سنگ مرمر کا ہے بمقدار دیر قد آدم بلند اور بقدر چار ہات کے عرض ہے رواق  
 اوس کی سنگ مرمر سفید شفاف مہرہ دار سیاس میں سیاہ پھلیاں نصب ہیں مگر  
 نہ بعینہ صورت پھلی کی کہ نام شروع ہے اور ہر پھلی کے دونوں جانب طلائی تحریر  
 ہے اور ہر دو جانب اوس کے زمین سرخ متن قطعات متعددہ بخط ثلث مطلقاً اور قط قلم  
 بمقدار دیر انگشت کے ہے تحریر ہے اور رواق بحراب کے تین ہات اور ایک دائرہ سنگی حور



اطراف میں اس کے برگ عمدہ کندہ ہیں اور تمام دائرہ مغرق بطلان ہے اور اس دائرہ میں بآئینہ  
 بندی گل کاری گونا گوں ہے اور ہر دو جانب اس دائرہ کے دو سمو سے سنگی بھی مثل دائرہ  
 مذکورہ مغرق بطلان اور گل کاری آئینہ بندی کے واقع ہے پس یہ دائرہ مع ہر دو سمو  
 ایک عجیب خوش نما ہے اور اس قریب میں بائیس روشندان کماندہ نفیس بصفت مذکورہ  
 ہے جانب یمن محراب موصوف کہ جانب شرقی مسجد شریف ہے پارچ چشمہ چرواق بندی لکھا ہوا  
 چپ پیدہ دیوار قبلہ سے ہیں اس میں اٹھائیس آئینہ کار چینی ہے اور آخر میں دیوار کے اس طرف  
 دروازہ منارہ حضرت بلالؓ کہ اس کو اب منارہ رئیس کہتے ہیں واقع ہے وہ تسمیہ یہ ہے کہ  
 کہ اس منارہ پر اب رئیس المؤمنین اذان دیتے ہیں الحال بعضے جانب اس دیوار قبلہ یمن  
 محراب عثمانی کا محاذی جالی مبارک مواجہ شریف کے واقع ہے اور جانب یمن محراب موصوف  
 کہ غربی ہے اور سلاطین اس طرف مسجد مبارک کو زیادہ کئے ہیں گیارہ چشمہ کماندار ہیں یمن  
 ستاون آئینہ کار چینی ہے اور باب السلام مسجد نبوی اسی جانب ہے۔ عرض زیادتی عثمانی کا  
 بیس بات جو ہے بعینہ باقی ہے اس میں سلاطین وغیرہ کے طرف سے کچھ زیادتی نہیں  
 ہوئی۔ زیادتی عثمانی کی اور پھر ہیں طول ہیں درجہ اول درجہ دوم سے کم ہے اس واسطے کہ  
 دونوں جانب میں اس کے حجرہ دس دس بات کے طویل واقع ہیں درجہ اول ایک سو پستیں  
 بات ہے اور درجہ دوم یک سو پچھن بات ہے اور درجہ اول اس کا باب السلام سے منارہ رئیس  
 تک اور عرض دیوار قبلہ سے وہ کٹھن پستلی ہے جو حد زیادتی عثمانی ہے پس صاف حق یادتی  
 عثمانی جانب یمن کچھ جالی مواجہ شریف واقع ہے اور باقی کٹھن پستلی ہے اور زیادتی عثمانی  
 میں نیم ستون سنگ مرمر کے ہیں اس میں حسب موقعہ تخریجات متعددہ طلانی ہیں اور  
 سنگ مرمر کمال شغاف مفید ہر ہر ہے اطراف میں اس کے کتبہ ثلاث طلانی

نقصیہ وغیرہ نہایت خوشنما ہے انتہا میں اس نیم ستون کے حلقہ برگہاؤ سنگ سادہ بروغن  
 سرخ نہایت عمدہ کندہ ہے اور یہ حلقہ برگ ایک بالشت کی بلند ہے اور مغرق بطلاب ہے اور  
 اس نیم ستون مرمر پرستون سنگ سادہ بروغن سرخ کمال نزاکت اور صفائی سے استاد  
 کیا ہوا ہے قابل تصویر اس ستون کا بھی مغرق بطلاب ہے اور یہ نیم ستون سنگ مرمر اس  
 ستون سرخ کی کرسی معلوم ہوتا ہے کرسی نشینی اور صفائی اور نزاکت اور صنایع اس کی قابل  
 دید ہے زیادتی عثمانی اثرات طول اور میس بات و پیرض ہے باقی تشریفات طول میں  
 اسی طرف جو سلاطین کی زیادتی ہے اس میں بھی ویسا ہے دیوار قبلہ میں کما نہا ہے چسپیدہ  
 معائنہ کا چینی جیسا کہ زیادتی عثمانی میں بیان اوس کا بشیر و بسط ہوا واقع ہے رواقہ مسجد  
 شریف جو نیم ستون مرمر واقع ہیں چالیس پر ایک ہے اور یہ نیم ستون مرمر تیرہ ہیں کہ علامت  
 زیادتی عثمانی ہے باقی جو زیادتی سلاطین ہے اس میں ستون سنگ سادہ کی سرخ ہیں کل  
 ستون زیادتی عثمانی اور زیادتی سلاطین جو بجانب زیادتی عثمانی ہے اکتیس ہیں اور جانب  
 یسار محراب عثمانی دروازہ منارہ باب السلام ہے وہ بھی نہایت عمدہ اور کما نہا ہے جو کثرت اور  
 پیشانی اوس کی مغرق بطلاب ہے الغرض جو کثرت و سیتی حد زیادتی عثمانی ہے جانب  
 اس کے وہ مقام کی ابتدا ہے کہ حضرت علیؑ علیہ وآلہ وسلم ابتدا مسجد شریف فرمائے ہیں  
 پس یہ کثرت مذکور منبر دیوار قبلہ اس کے واقع ہے اور اسی سے ریاض الجنۃ شروع ہے تین  
 چشمہ مسجد نبویؐ تک ریاض الجنۃ کا عرض اور چار چشموں تک اس کا طول ہے اور اس جانب  
 ریاض الجنۃ اس واسطے کہ تین کی یہ مقام درمیان قبر محضر اور منبر منہج کے واقع ہے اور حدیث  
 شریف میں وارد ہے ما بین قبری ومنبری موقف من ریاض الجنۃ یعنی درمیان  
 قبر شریف اور منبر منیف میرے ایک باغ ہے باغها و جنۃ سے محدثین معنی میں اس طرح کے

وجوہات متعددہ بیان کئے ہیں پس بکثرت استعمال روضہ مخدوف ہو کر ریاض الجنۃ مشہور  
 ہوا حد درجہ ریاض الجنۃ میں بھی ویسے ہی نیم نیم ستون مرمری ہیں جیسا حد زیادتی عثمانی میں  
 ذکر ہوا۔ پھر ماہد اس ریاض الجنۃ کے اور دو وحشی بہ نصب ستون ہلے سنگ سرخ غیر مرمری  
 کہ تا نصف ستون کا طولانی ہے اور طول و عرض اونکا موافق چشمہاے سابق ہے یہ وہ  
 محلہ ہے کہ یہاں تک آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام کے وقت مبارک میں تھے  
 مسجد نبوی پر تھا تیسرا ایک اور محلہ ہے کہ ستون سنگ سرخ سارہ نہ ملاخص سدا کر سی پر  
 اون کے ہے اور طول میں مسجد نبوی کے بعد دثالی تین ستون کے بعد جو تھے ستون پر  
 ہذا مسجد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کندہ ہے اور تین کر سی ہائے سنگین یا تختی ہائے سنگ  
 مرمر میں مسجد مبارک میں نصب ہیں یہ علامت اس کی ہے کہ کل مسجد نبوی معہ سقف  
 اور صحن آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے وقت میں آتی ہی  
 تھی من بعد خلفاء عباسیہ اور بنی امیہ کے وقت میں اضافہ ہوئی کل مسجد نبوی معہ زیادتی  
 صحابہ کرام سوائے زیادتی عثمانی مشرق سے مغرب انیا نیوے ہاتھ اور چوبیس  
 شمال تک انیا نیوے ہاتھ الحمد للہ کہ یہ پیمائش قریبے رطایت جذب الطوب سے اب  
 جو بہار سقف مسجد نبوی سے بعض نوہات بجانب شمال اصل مسجد شریف جو معہ صحن بھی رہ گیا  
 اور باقی سب اصل مسجد نبوی معہ صحن کو سقف مسجد بنا حال معہ اضافہ سلاطین محیط ہے اور  
 معلوم کیا چاہئے کہ اوپر محض تفصیل ان ستون کی بیان کی گئی جو حدود عثمانی اور حدود اصل  
 مسجد نبوی وغیرہ تھی سیوا اس کے جو سلاطین نے سقف مسجد نبوی میں اضافہ کئے ہیں  
 ان کے ستون اور چشمہاے سوا ان کے ہیں اصل مسجد نبوی بجانب بالین روضہ اقدس کے ہے  
 لیکن چاؤنی بالین روضہ منورہ کے نقطہ چہ چشمہ مسجد موصوف کے ہیں اور ایسی اصل مسجد نبوی

جو کہ جانب بالین مبارک روضہ منورہ کے واقع ہے محراب نبوی اور محراب سلیمانی اور دو مکبری  
 ہیں محراب نبوی اس جگہ پر ہے کہ جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایام رحلت  
 تک امامت سے اپنے مجاہدے کو ادا کیا تھا پڑھائی۔ محراب موصوفنگ مر مر شفاف کا ہے جگہ  
 طمانحایت عمدہ اور طریقہ محراب مسجد جو تا حال مروج ہے یکجا ہو اسے عمر بن عبد العزیز  
 رضی اللہ عنہ کا ہے قبل ان کے یہ طریقہ نہ تھا کہ عامل مدینہ طیبہ جانب سے ولید بن عبد الملک  
 کے تھے انہوں نے بنائی پشت پر اس محراب کے یہ عبارت ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 صلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ وسلم من بعد انما هذا المحراب النبوی العبد  
 المعترف بالتقصیر مولانا السلطان ابو النصر قانیای خلد اللہ ملکہ  
 سنتمان وثمانین وثمانمات یعنی ابو النصر قانیای نے اس محراب کو ۸۸۰ ہجری  
 میں تیار کیا محراب نبوی بنائے قدیم میں سلطان عبدالحمید خان بانی حال نے اس میں کچھ  
 تصرف نہیں کیا اسی محراب جانب بالین جلی آقدس روضہ اطہر سے بیس ہا کے فاصلہ پر  
 سے اور بلندی محراب شریف بقدر دو قد آدم ہے اور پر اس محراب کے ایک قیہ مثلث یعنی  
 سہ گوشہ اسپر ایک کس طوائی بہت عمدہ نصب ہے یہ قیہ مع کس رخت میں بقدر قد آدم  
 نہایت رفیع الشان ہے اور دل یعنی فصاحت محراب شریف بقدر سواد ہات کے سے ہر چند  
 کہ اس محراب مبارک میں چند قطعات سنگ مرمر ہیں مگر صنای سے ایسا وصل کیل گیا ہے  
 کہ کل محراب ایک جسم دکھائی دیتا ہے اس محراب کے رواق سفید مر مر شفاف پر سیاہ  
 لہر مچلی نما نہایت جلوہ دیتا ہے اور اس رواق پر ہر دو جانب خطائش کے سطر کندہ  
 اسپر طوائی ملع ہے اور یہ عبارت تحریر ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم قد نری  
 قلب و جہل فی السما فلنولینا قبلہ تمنا قول و جہل و شطر

المسجد الحرام وحيث ما كنتم فولوا وجوهكم شطره صدق الله ان  
 الله وملائكته يصلون على النبي يا ايها الذين امنوا صلوا عليه وسلم  
 تسليما صدق الله اللهم صلى على سيدنا محمد خاتمة النبيين وامام  
 المرسلين ورسول رب العالمين۔ اور تحت اس سطر کے ہر دو جانب اے  
 محراب موصوفین یہ حدیث کندہ ہے کہ زمین اوس کی سبز ہے قال النبی صلی اللہ علیہ  
 وسلم الصلوة عماد الدین پھر اندرون محراب ایک سطر میں یہ حروف طلا سے تحریر ہے  
 الحامدون الساجدون الامون بالمعروف والناهون عن المنکر  
 والحافظون لحدود الله وبشر المؤمنين اور ہر دو جانب منخامت محراب  
 خط طلائ سے کلمہ طیب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کندہ ہے زمین سبز  
 وسیاہ و سرخ میں اقسام اقسام کی طلائ عمدہ گل کاری ہے کہ دیکھنے سے تعلق ہو  
 پیشانی پر اوس کے ہر چہرہ جانب شگ مرمر کی بل اور پھول کندہ کر کے کیا ہے وہ بھی  
 سبز سرخ مفرق بطلا ہے اوپر محراب کے جوتہ اور کلس بنا ہوا ہے اس میں بھی سبز سرخ رنگ کے  
 زمین میں عمدہ عمدہ طلائ کام ہے یہ زمین اوس قبہ کے ایک طبقہ مدور سبز رنگ ہے اوس میں  
 حروف زمین کندہ ہیں نشان طغر اور سے برابر سمجھ سکتے ہیں ہوتی اور یہ محراب کے کسی طرف  
 دیوار نہیں ہے دونوں بازو پر کٹھر پتیلی نصب ہے اور تھوڑے فاصلہ سے جنب میں کٹھر  
 پتیلی کے دونوں طرف محراب کے کمانین پتیلی ہیں پھر جانب ثانی کمانوں کے کٹھر پتیلی  
 نصب ہے اور یہ وہی کٹھر مدیادتی عثمانی ہے اور دونوں کمانوں کی اندر دروازہ بطور پھاٹک  
 کے نصب ہے کہ اس دروازہ سے زیادتی عثمانی میں آویں داخل ہو سکتا ہے اور اون دونوں  
 ایک ایک گردہ پتیلی نصب ہے ایک کمان کے گردہ پر بخط ثلث قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کندہ ہے اور دوسرے پر یہ حدیث ہے ما بین یثی و منبری موضۃ من ریاض الجنۃ  
 اور جانب ثانی مکان یثیلی جو بالپشت محراب نبوی ہے پھر ایک گروہ مکان پر قال رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کندہ ہے اور دوسری پر یہ حدیث من زعمانی فی ممات  
 فکانما نزلنی فی حیاتی ترجمہ حدیث اول در میان حجرہ اور منبر میرے ایک باغ  
 ہے باغون سے جنت کے ترجمہ حدیث دوم جو شخص کہ میری زیارت رحلت کے بعد کرے  
 پس گویا کہ وہ مجھ سے عالم حیات میں ملاقات کیا اور یہ دونوں کمین در میان منبر شریف  
 اور حجرہ منیف کے واقع ہیں جانب یسار منبر مبارک کے ایک طرف ہیں یہ حدیث کندہ ہے  
 الایمان لیاذن الی المدینۃ کما تاذن الحیۃ الی حجرہا دوسری جانب میں یہ  
 حدیث کندہ ہے من زعمانی قدیری وجبت لہ شفاعتی صدق رسول اللہ  
 ترجمہ حدیث اول۔ ایمان داخل ہو گا مدینہ طیبہ میں جیسا کہ داخل ہوتا ہے سانپ اپنی سولخ میں  
 ترجمہ حدیث دوم۔ جو شخص کہ میری قبر کی زیارت کرے اس کے لئے میری شفاعت  
 واجب ہے پھر فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم محراب نبوی بغاصلہ تیرہ ہاتھ کے منبر  
 شریف سے واقع ہے پس یہ محراب در میان جالی بالین شریف اور منبر منیف کے واقع ہے  
 جانتا چلے گا و اعلیٰ عبدالن حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں منبر کا طریقہ نہ تھا اور سبب  
 بناء منبر دو کہتے ہیں پہلا یہ کہ جب حضرت کو دیر تک خطبہ میں کھڑے ہونے سے تکلیف  
 ہونے لگی دوسرا یہ کہ انجی بابجا سے واسطے سیکھنے احکام اسلام کے آپ کی خدمت  
 یثی بن حاضر ہوتے صحاباے کرام سے آپ کو تمیز نہیں کر سکتے اس واسطے تیاری  
 منبر کے تاکہ حضرت اسپر شریف نہ کہنے سے خطبہ میں ہرج نہ ہو اور انجی بھی حضرت کو  
 صحاباے کرام رضی اللہ عنہم میں پہچان لین اور جو منبر شریف کو بنایا اس کے نام

بعضے باقول یا باقوم اور بعضے میمون اور بعضے صباح اور گلاب کھتے ہیں اور یہ منبر مبارک چوبی تیار ہوا تھا اور سنہ سات یا آٹھ ہجری میں تیاری اس کی ہوئی بلند ی میں بقدر دو ہات کے اور تین درجہ کا یعنی دوزینہ اور ایک شنگاہ تھی بقدر ایک گز مربع اور نیچے شنگاہ کے جو درجے وہ بالشت بالشت کے عین کہ ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم شنگاہ منبر پر لیٹ کر حکم پر لے شریف اپنے درجہ دوم پر رکھتے جس وقت کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے ازراہ ادب دوسرے درجہ پر بیٹھے تیسرے درجہ پر پہلے شریف اپنا رکھتے بعد جبکہ حضرت رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تیسرے درجہ پر بیٹھ کر پائے شریف اپنے زمین پر رکھتے جس وقت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے چھ سال تک موافق طریقہ رضی اللہ عنہ کے عمل کے من بعد ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ پر شریف رکھے اور منبر مبارک کو پارچہ قبطی سے غلاف تیار کر کے پھانسلے کہ قبل حضرت عثمان کے یہ عادت نہ تھی حضرت کے وقت سے شروع ہوئی جبکہ معاویہ رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے چھ درجہ منبر تیار کئے پھر جب مروان حاکم مدینہ طیبہ ہوا منبر لیٹ کر وسیع کیا اور طریقہ وسعت منبر لیٹ کر اس طور پر ہوا کہ منبر نبوی پر ابابوس کا منبر بطور علانہ کے بنایا گیا تاکہ شنگاہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں لوگوں کے بیٹھنے سے محفوظ رہے اس وقت میں لوگ اس میں بات داخل کر کے منبر لیٹ کر کوس کرتے تھے اور برکت اوس کی حاصل کرتے تھے اور واسطہ قدر برکت کے کسی طرف سے شنگاہ نہ اٹھ کر کھلی رکھتے تھے۔ ایک بار معاویہ رضی اللہ عنہ نے مروان کو کہ اوس وقت میں حاکم مدینہ تھے کہ منبر نبوی کو مسجد نبوی سے نقل کر کے شام کو بھیج دیں جبکہ مروان حسب ایماے معاویہ منبر نبوی کو حرکت دینے کا ارادہ کیا ایک ایسی ہوا سے سیاہ ہو گیا کہ وہ نہ دیکھا

ستارہ نظر پڑے اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ معاویہ بذات خود بالادہ نقل منبر  
نیشہ کو حرکت دی سوچ گھن ہی ایسی تار کی ہوئی کہ دن کو ستارہ نظر آئے معاویہ  
رضی اللہ عنہ بمشاہدہ اس حال کے اس فعل سے باز آئے بلکہ یہ حد کے کہ میں منبر نیشہ کو  
اس لئے حرکت دیا تاکہ دیکھوں دیکھنے لگایا ہے یا کیا ہے۔ مطری سے یہ روایت ہے کہ  
معاویہ نے منبر شریف کے چہرے پر ایسے کئے کہ منبر شریف نبوی جو تھاتین درجہ تک ایک  
اور دوسرے منبر تین درجہ کا بنا کہ منبر نبوی اور کھڑے ایسے کل چہرے پر جبکہ منبر شریف کے  
لکڑیاں بیعت کنگی کے گرد گئے خلفاء بنی عباس نے منبر نیشہ کی تجدید کے اس طور  
پر کہ منبر نبوی کی لکڑیوں کے ساتھ دوسری لکڑیاں لگائی تھیں اس کے گیسلی تیار کو  
پھر جبکہ حرم شریف میں آتش زدگی ہوئی یہ منبر نیشہ محروق ہوا پھر نبضہ خلفاء بنی عباس نے  
تجدید منبر کئے اور لکڑیاں منبر نبوی محروق کی بجائی رہیں اس کو دیوار قبلہ مسجد نبوی کی  
جانب مکہ کے تاکہ لوگ اس کو مس کریں اور بکات حاصل کریں اس واسطے کہ وہ لکڑیاں  
خبر کے جسم شریف سے مس کی ہوئی تھیں۔ بمقامیکہ نشان کھپائے تو بود و سالما  
سجدہ صاحب نظر ان خواہد بود۔ انحضرت کی بارود و بدل منبر نیشہ کا ہوا آخر الامر  
اب منبر مسجد نبوی میں موجود ہے بنا کیا ہوا سلطان مراد بن سلطان سلیم رومی کا ہے  
امیر الممالک بنیالہ جری ہے اسی منبر نیشہ پر بخلافت طلانی گندہ ہے منبر احمد سلطان  
ملائیہ منبر تاسک مرمر کا ہے کہ نہایت صوفیہ و شگفتہ اس کے نیچے چوترہ  
سنگ مرمر کا قریب دو بالشتکے و مواجہ منبر تحت چوترہ دو سیڑیاں سنگ مرمر  
کی اوپر اس چوترہ کے بقدر درجات کے حریض اور ایک تہ آدم پر ایک بہت فائدہ بندی  
میں ہے اور اس مکان میں دعا پائی اور دوا نہ دے پیشانی پر کلن کے بلکہ طیب اور کچھ



اشعار بھی کندہ ہیں بیاعتدافت مفہوم نہیں ہوتے کمان دروازہ پر جابجا تحریر طمانی  
بہت عمدہ ہے اور اس کمان سے بیٹریان منبر کی شروع ہیں پھر دس درجہ پر نشست گاہ  
کو اوسپر ہر چار طرف کمان سنگ مرمر کے عمدہ بنے ہوئے ہیں بقدر قد آدم رفیع ہیں  
ان چاروں کمان پر ایک قبہ مخروطی سنگ مرمر کا بقدر قد آدم بلند بنا ہوا ہے سراسر مغرق طلا  
ہے اور ہر دو جانب میٹریوں کی منڈیر سنگ مرمر والدار کے نصب ہے اور یہ بھی سراسر  
طلمانی ہے منبر شریف کا دروازہ ہمیشہ مقفل رہتا ہے مگر جب کے روز کھلتا ہے اوسپر  
ایک پردہ اطلس ہینر کا زین کا منعلق ہوتا ہے اور ہر دو جانب اس کے نشان سبز  
غلی کا زین کی نصب ہوتے ہیں چنانچہ بیان اس کا مفصلاً فصل نمازین کیا جاوے گا اس  
منبر شریف کے روبرو سات ہاتھ کے فاصلہ پر ایک کبوتر ہے کہ بلندی اس کی زیادہ قد آدم سے  
مربع ہاتھ زمین اس کی سراسر سنگ مرمر کی ہے کہ ستون مرمری پر قائم ہے راہ آمد و رفت  
میں کمان قائم ہے اور اوس میں دو پاٹی دروازہ قائم ہے اور اس کے تحت کمان کے سیریاں سنگسارہ  
کی چکر دار نصب ہیں اور یہ کبوتر صغیر یعنی چھوٹا کبوتر کہلاتا ہے اور پنج وقت نمازوں میں  
کبیرین اوسپر کھڑے ہو کر بازو بلند تکبیر کہتے ہیں تاکہ تمام مصلین کو رکوع و سجود اور قیام  
امام کی اطلاع ہو الغرض منبر شریف کے دونوں جانب میں دھالوں پر بے غلاف قرآن مطلا  
عمدہ عمدہ خط کے قریب دو تین سو کے رکھے ہوئے ہیں اور بہت سے لوگ اس جاسے  
حاضر ہو کر تلاوت قرآن مجید کہتے ہیں اور منبر کے بازو کی جانب دس ہاتھ کے فاصلہ پر  
بجانب مغرب محراب سلیمانی ہے یہ ایک کلو کیا ہوا سلطان سلیمان خان رومی کا ہے نقشہ  
اس محراب کا بعینہ موافق محراب نبوی ہے مگر فرق یہ ہے کہ ہذا محراب نبوی میں کار  
طلمانی زیادہ ہے اور محراب سلیمانی میں اس قدر نہیں اور ان دو محراب کو درمیان میں

منبر نبوی طوق ہوا پشت محراب سلیمانی پر یہ عبارت کند ہے: انشأ هذا المحراب  
المبارک المظفر سلطان سلیمان شاہ بن سلطان بایمریان خان  
اعز الله انصاره بمحمد و آلہ وسلم تاریخ شہر جمادی الاول ۸۰۹ھ ہجری ثمان  
و تسعایہ کامل ترجمہ یہ ہے کہ اس محراب کو سلطان سلیمان شاہ نے ۸۰۹ھ ہجری  
شہر جمادی الاول میں بنوایا ہے اور اس محراب کی بھی ہر دو جانب میں مثل محراب نبوی  
کے دو کمانین پتیلی ہیں اور اس میں پتیلی دروازہ میں ایک کمان کی پیشانی پر لا الہ  
الا اللہ الملک الحق المبین دوسری پر محمد الرسول اللہ صلاۃ  
الوعدہ الامین دوسری جانب میں ایک کمان پر قال رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ و آلہ وسلم شفاعتی یوم للقمۃ حق فمن لم یؤمن بھا لم ینج من  
اہلہا اور ایک جانب میں دوسری کمان پر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ  
وسلم شفاعتی لا اهل الکبائر من امتی۔ ترجمہ حدیث اول یہ ہے کہ ان  
حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ شفاعت میری روز قیامت حق ہے جو شخص  
ایمان میری شفاعت پر نہ لاوے یعنی انکار میری شفاعت کا کرے وہ مستحق شفاعت کا  
نہیں ہے مصداق انکار شفاعت فرقہ بندیہ ہیں جن کو وہابیہ کہتے ہیں پس مسلمان کو  
لازم ہے کہ حضرت پر جان سے خدا میں اور تصدیق ارشاد حضرت کریں اور ایمان لیں  
اللہم ارحنا بقابل وحبیبک صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم رجعنا الی  
المقصود جو جالی روضہ منورہ کی حلف شریف کے جانب واقع ہے اسی طرف میں  
قبیلہ تون جنت رضی اللہ عنہا کلمہ ہے اور یہ قبہ شریفہ کی اطراف بھی ہالی روضہ  
منورہ کی محیط ہے اور باہر اس جالی کے ایک قطعہ اور کئی چشمہ مسجد نبوی کے قریب

ہیں طول اس قطعہ کا جنوب سے شمال تک انتیس ہات اور عرض اس کا مشرق سے مغرب  
تک تیس ہات ہے اور اس قطعہ مسجد میں دو چوتھرہ ہیں ایک چوتھرہ متصل جالی شریف کے  
کہ اس میں محراب تھم گاہ نبوی واقع ہے اور نقش اس کا حلیہ جالی شریف میں بیان  
کیا گیا اور سیری درمیان میں چوڑ کر پھر ایک چوتھرہ بطور چو کی خانہ کے واقع ہے کہ اس پر  
اغوات موافق باری اپنے شب و روز حاضر رہتے ہیں طول اس کا قریب دس بارہ ہات  
کے ہے اور عرض دو تین ہات ہے اس چوتھرہ کے پیچھے ایک اور چوتھرہ اغوات کے  
کہ وہ قریب بارہ پندرہ ہات کے مربع ہے اور اطراف اس کے پینتالی گھروں ہے کہ  
سنگین نقش و نگاروں میں نصب ہے اور ہر جہہ کہ جائنا قالین تمام مسجد نبوی میں مغروش  
ہیں مگر خصوصاً اس چوتھرہ پر عمدہ عمدہ قالین کی جائنا بختمی ہیں اس واسطے کہ یہاں اصل  
خدمت مثل شیخ الحرم و نائب الحرم اور خزانہ دار کی حضوری کا مقام ہے اور ان کے لئے  
یہاں محلے بھی بنتے ہیں اور بوقت نماز بیٹھنا سب اسی چوتھرہ پر اغوات صاف باندھ کر  
نماز ادا کرتے ہیں اور اس قطعہ مسجد میں دو گھڑیاں بلند بقدر قدامت پیش رفتی دھڑکتی ہیں  
ہیں مگر ذکر اون کا حلیہ جالی شریف میں ہوا اور اسی قطعہ مسجد میں سلسرہ پوتات مسجد کہ  
انتہا اس کا سلسرہ چوب مسجد ہی واقع ہے اور اس قطعہ مسجد میں کہ واقع خلف شریف کے  
چھرا اغوات ہیں کہ اس میں کوئی بیان منداہ ہائے اذان کی اور محلے مامون کے  
اور سامان وغیرہ کہتے ہیں اور باب النسا میں بھی یہ سب قریب جالی شریف کے  
اور دروازوں سے لایا ہے اور چوتھرہ کلاں مربع اغوات کا جس کے اطراف گھر و چلی  
ہے جس کا ذکر اوپر ہوا یہ چوتھرہ محراب صغیرہ کا آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کے وقت میں تھا کہ یہاں ایک سائیکان بنا ہوا تھا جو صحابہ کرام کے چاروں بے سامان تھے وہ

یہاں نہ ہتے تھے ان کو اصحاب صفہ کہتے ہیں انہیں میں سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ  
 ہیں کہ ان کی خوراک اور غذا محض دیدار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے ان پر باد و بیکہ  
 تین تین چار چار فاقہ گذرتے تاہم وہ کسی سے سوال نہ کرتے ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ  
 اکثر اوقات شدۃ فاقہ سے ہم پر غشی آجاتی لوگ یہ گمان کرتے کہ اس کو کچھ جنون ہوا  
 جب ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہیں سے ہدیہ آتا وہ سب اصحاب صفہ میں  
 تقسیم پاتا اور بعضوں کو خیرات اپنے ساتھ کھانے میں شریک فرماتے اور بعضوں کو  
 صحابیائے کرام جو اختیار تھے ان کو تفویض فرماتے تاکہ ان کی ضیافت کریں اس واسطے  
 لقب اصحاب صفہ کا حضرت کے وقت میں اخیاف السلیں تھامنا ان کا سو کبھی زیادہ کبھی کم  
 ہوتا تعریف ان کی حق تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے للفقہاء الذین احصوا فی سبیل  
 اللہ لا یتطیعون ضربا فی الامراض بحسبہم الخ اهل الغنیاء من التعفف  
 ثم فہم یسماہم لیسوا لیسوا الناس الخ اقاہر جمہرہ خیرات اور صدقات کے مستحق  
 وہ فقراء ہیں جو اپنے تین اللہ کی راہ میں روکے ہیں کہ زمین پر چلنے کی قوت نہیں رکھتے جو  
 لوگ کہ حال سے ان کے ناواقف ہیں یہ سبب نہ سوال کرنے کے ان کو غنی اور مالدار  
 جانتے ہیں اسے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم انکو علامت مبرا اور تقویٰ سے پہچانتے  
 ہو وہ لوگ کسی سے عجز و الحاح سے نہیں سوال کرتے انتھو اور اسی طرف میں حجرات النواہج  
 مطہرات ہیں اور آمد و رفت بھی ان کی اسی جانب سے تھی اس واسطے اس کو باب النواہج  
 کہتے ہیں اب بھی حدیث کی جامی جو مسجد نبوی میں ہے قریب باب النواہج کے واقع  
 ہے فقط جالی مبارک پائین کے طرف میں جو محلہ مسجد نبوی ہے اس کا جنوب  
 شمال تک سراسر متصل نہایت عثمانی جانب دروازہ مندرہ رئیس کے اور جانب

شمالی اس کا متصل ہر سر قطعہ مسجد جالی پائین مبارک ہے اس قطعہ کا مشرق سے مغرب تک  
 کہ جانب مغرب میں اس کے باب جبریل اور جانب مشرق میں جالی پائین روضہ منور  
 ہے اور ایک ہی درجہ سے اس قطعہ میں تین حجرے کے بقدر چار ہات کے بلند اور دو ہات کے  
 عریض ہیں اور باہر سے اس کے سینھائے آہنی اور اندرون میں دروازے نصب ہیں  
 اور یہ ان تینوں حجرہ کو یکجا ملائی ہے اور درمیان کے حجرے کے پرکار طلائی زائد  
 ہے اور پیشانی پر اس کے ایک طرہ طلائی نصب ہے اور نیچے اس کے کار طلائی یہ آیت  
 شریف کند ہے ان الله وملائكته يصلون على النبي يا ايها الذين امنوا صلوا  
 عليه وسلم تسليما اسی جانب ستون مقام جبریل ہے کہ یہ ستون حال میں جالی  
 شریف کے اندر داخل ہو گیا ہے اس سے یہ پایا جاتا ہے کہ شاید حضوری جبریل خدمت  
 نبوی میں اسی طرف ہوتی ہوگی اب بعضے معلمین میں یہ عادت جاری ہے کہ زائرین کو  
 اس قلم میں حاضر کر کے ملائکہ پر اس مضمون سے عرض کرتے ہیں السلام علیکم یا ملائکہ  
 ما فیہن قبر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی سلام ہو تم پر اسے فرشتو جو حاضر  
 ہو تم اطراف قبر مبارک نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس سے بھی یہ پایا جاتا ہے کہ شاید  
 ارباب کشف کو شہود اس بات کا ہوا ہے کہ قیرانور کے پاس ستر ہزار حضور نوبت نبوت  
 حاضر ہوتے ہیں حضوری اول کی اسی دروازہ سے ہوتی ہے باہر باب جبریل کے اور اول  
 تینوں درجوں سے اس سنگ مرمر کا فرش ہے اور دونوں جانب ابتدا و انتہا میں فرش سنگ  
 مرمر کے دروازہ چوبی خوش نما نصب ہیں اور یہ فرش سنگ مرمر بیرون دروازہ مسجد  
 نبوی خاص اسی دروازہ مبارک کے طرف سے اور دوسرے دروازہ مسجد کے طرف نہیں  
 اور اندر جب سنگ مرمر باوجود بلکہ بیرون مسجد ہے مگر یہاں کوئی جوتہ چمن کر حاضر نہیں ہوتا

یہ انتہا کم بھی مخصوص اسی دروازہ سے ہے کہ اور دروازہ ہمارے مسجد تک جو پہنکر حاضر ہونے کی اجازت سے سبب اس کا ظاہر ہین یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ دروازہ یعنی باب جبریل جالی روضہ منورہ سے قریب ہے کہ ایسے کوئی دروازہ قریب نہیں اور شاید تعظیم فرشتگان حاضرین قبر شریف بھی مد نظر ہو واللہ اعلم اور جو جائزہ کلا وارث ہو اور میت حرم شریف میں حاضر کرنے کی اپنے کو وصیت نہ کیا ہو ان کی نماز بھی یہی فرشتہ سنگ مرمر پر ادا کرتے ہیں اہل طول مسجد نبوی ہمارے حال معذریادتی عثمانی و زیادتی سلاطین مشرق سے متفرک ایک سو اڑتالیس ہاتھ ہے مگر دور جون کا طول کچھ کم ہے اور عرض مسجد نبوی جنوب سے شمال تک ۹۶ ہاتھ ہے باب النساء کی جانب میں متصل تھلہ مسجد خلف شریف سراسر دالانچہ بیوات غرب رویہ ہے اور اس کے دور درج ہیں محل میں جنوب سے شمال تک ایک سو ایک ہاتھ ہے اور عرض میں مشرق سے مغرب تک اٹھائیس ہاتھ ہے اور اس میں بقدر ستر ہاتھ کے عورتوں کے واسطے جالی نصب ہے جو بی کہ اسپر روغن بنبر کیا ہوا ہے اس جالی میں سو اے عورتوں کے مرد بیٹھ نہیں سکتے اور اس دالانچہ کی دیوار میں سراسر کتابخانہ نصب ہیں کہ اس میں اغوات اور اہل حرم اور مدرسین سامان اپنا رکھتے ہیں تعداد میں اہتر ہیں ان میں ایک درجے کتابخانہ اڑتالیس اور دور درجے میں ہیں ابتدائیں اس بیوات کی قریب باب نثار ایک دیوار سنگ بست بقدر قد آدم ضخیم دو ہاتھ کی اور طول میں سولہ ہاتھ وسط میں اس دیوار کے محض واسطے خوشنمائی کے ایک محراب سنگ سرخ کا وسیع گل کاری میند کلمع طلائی ہے کہ عمارت حال میں تیار ہوا ہے اور اس دیوار میں بھی کتاب خانہ نصب ہیں محض اغوات اس میں اپنا سامان رکھتے ہیں مابین اس

دیوار کے اور عورتوں کے ہالی کے انیس ہاتھ کا فاصلہ ہے اس قطعہ میں شب کو اغوات  
 موافق اپنی بلدی کے یہاں حاضر رہتے ہیں اور بستر ہای خواب بھی اون کے یہاں  
 رہتے ہیں اور بر عایت حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس والاچہ کی رواقوں پر پروے آؤن ان  
 ہے معمول ہے کہ بسترین اغوات کے قبل غیثا آتے ہیں اور بعد ازاں صبح اون کے  
 مکانوں کو واپس جاتے ہیں اس والاچہ غرب مدیہ کے جواب میں مجاہدی دوسرا  
 والاچہ شرق رویہ باب الرحمتہ کی طرف پر واقع ہے طول اس کا مساوی طول والاچہ  
 غرب رویہ کے ہے مگر عرض اس والاچہ کا پینتیس ہاتھ ہے دو درجے طول میں  
 ان دونوں والاچوں کے دس دس رواق اور عرض میں دو درو رواق ہیں والاچہ غرب رویہ  
 میں کتاب خانے دیوار میں نصب ہیں اس والاچہ شرق رویہ میں کتابخانہ ہاے چوبی  
 بلندی میں سات ہاتھ اور عرض میں تین ہاتھ اور ضخامت میں بقدر ایک ہاتھ ہیں  
 اور تعداد میں پینتیس ہیں ان میں بھی اہل حرم اور مصلیان اہل مدینہ کا اسباب رہتا  
 ہے اور ان کتاب خانوں کو اغوات سے کچھ تعلق نہیں اور جو کہ غیر ملک والے مدینہ  
 طینہ میں اقامت پذیر ہوں اور اہل حرم سے راہ درسم پیدا کرین بشرط مستعار  
 کوئی ایک کتاب خانہ کی کوئی ان کو ملتی ہے یوقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسباب  
 ضروری اپنے رکھنے کا انکو بہت آرام ہوتا ہے متصل ان دونوں والاچوں کے  
 جواب مسجد مبارک واقع ہے کہ طول اس کا ایک سو اٹالیس ہاتھ ہے دونوں  
 جانب میں اس قطعہ کے ایک ایک منارہ اذان ایک معروف منارہ شکیلہ دوسرا  
 منارہ سلیمانیا واقع ہے اور دروازہ ان مناروں کے بھی اسی جواب میں سے ہے  
 اور وسط میں اس کے باب مجیدی ہے روبرو نے مسجد مبارک اور بیوتات کے

دو تین ہاتھ کے نیک طرہ طلائئی مثل تلگی طاہس کے نصب ہے اور  
ہر دو جانب تختی پر کل کاری نہایت عمدہ کندہ ہے اور آسپہر بھی طلع طلائئی  
ہے اور تختی بنبرین بخط ثلث طلائئی یہ حدیث کندہ ہے صلوٰۃ فی  
مسجدی خیر من الف صلوٰۃ فی غیرہا الا المسجد الحرام۔ ترجمہ ایک نماز  
میرے مسجد میں بہتر ہے ہزار نمازوں سے دوسرے مسجدوں میں مگر مسجد  
حرام اور جو واقعین مسجد مبارک اور جواب اور والا پنجہ بیوات کہ محاذی صحن  
مسجد واقع ہیں دو دروازوں کے وسط میں سر پر ہر ہر ستون کے سنگین  
مدورات بقدر دو بالش دورہ میں نہایت خوش قطع آئینہ نما ہیں اور ان  
ان مدورات کے سہ نابی قور بلندی میں سبہ انگشتی واقع ہے اور اس  
پر طلع طلائئی ہے اور اس مدورات میں بخط ثلث طلائئی اسماء  
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اسمی دوازده امام وغیرہم رضی اللہ  
عنہم کندہ ہیں اور بمثل آئینہ طلائئی نہایت نازین اور خوشنما  
معلوم ہوتے ہیں تعداد میں انچالیس ہیں قبة ہائے مسجد مبارک  
معه جواب اور والا پنجہ کل دو سو تیس اور ستون کل مسجد میں معہ  
جواب وغیرہ تین سو اٹھاون اس میں نیم ستون مرمری یعنی جو ستون  
کمر زمین سے نصف تک سنگ مرمر اور نصف سقف تک سنگ سادہ کی کہیں  
ہیں اور نیم ستون زرین یعنی جن ستون کے نصف تک محض کار طلائئی ہے  
اور باقی سنگ سادہ کے ہیں سترہ ہیں اور نیمہ جو بطور جواب کے  
دیوار سے متصل نصب ہیں ارسٹ اور باقی ستون سادہ دوسو ہیں



بہن سطرہی ستونوں کے دورہ میں اس قدر ہے کہ دونوں ہاتھ آدمی اگر  
 حلقہ کرے اس میں آجائے نیم ستون مرمری اور نیم ستون طلائی پر نصف  
 تک کار طلائی اور باقی ستونوں کے سروں پر یقہر ایک ہاتھ کار طلائی  
 ہے اور سر پر سب ستونوں کے گل کاری نہایت عمدہ پتھر پر کندہ ہے  
 اور اس پر طمع طلائی ہے اور سب ستون بلکہ کل مسجد سنگ سرخست  
 بنی ہونکی ہے اور واسطے زینت اور برقان کے روغن پہرا ہوا ہے۔ پس  
 ہر ہر ستون سرخ پر نقش عمدہ طلائی کمال نزاکت اور صفائی سے  
 ہے۔ مثل سرو ایک صورت تصویر ہے اور دریچے جو دیوار قبلہ میں واسطے  
 آمد و رفت ہوا کے اور روشنی کے بنائے بہن نہایت پاکیزہ اور  
 مزین ہے کسی جگہ تو وہ دریچے بصورت گل پتھر سے تراشے ہوئے  
 نہایت نزاکت اور صفائی سے دیوار قبلہ میں نصب ہے اور اس میں  
 آئینہ ہائے رنگارنگ موافق مقتضائے مکان اس میں جڑے بہن  
 وہ آئینہ ہائے رنگارنگ بصورت برگ گل بہن اور قوران کے مغرق بطلان بہن  
 اور کوئی دریچے رواق دار بہن اور کوئی مزین بہن اور دواتوں میں اور اطراف  
 حاشیہ دریچہ آئینہ ہائے رنگارنگ نصب بہن اور وہ سب دریچے  
 تعداد میں (۲۸۴) بہن قطعات بخط طلائی آئینہ دار حجرہ شریفہ  
 کے اطراف اور سوا اس کے بکثرت نصب بہن اس میں احادیث  
 شغار لغتیہ تحریر ہے۔ اوں قطعات میں سے ایک قطعہ  
 یہ حدیث ہے۔ اللہ صل علی محمد بن قال فی صبح الجزان لئد سبعون

عالم حول العرش لیتغفروا بحب الی بکر و عمر رضی اللہ عنہما و یلعنوا  
 بلغض الی بکر و عمر۔ ترجمہ حدیث تحقیق کے واسطے حق تعالیٰ کے ستریزار  
 مخلوق ہیں اطراف عرش کے کہ مغفرت چاہتے ہیں مجبین الی بکر اور عمر کے  
 واسطے اور دشمنوں پر ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے لعنت کرتے ہیں  
 اور ہر دروازہ مسجد نبوی کے مقابل ایک قطعہ بخط ثلث طلائف پر  
 کتف آویزاں اور اس میں نویت سنتہ الاعتکاف تحریر ہے یعنی  
 میں نیت اعتکاف مسنون کی کرتا ہوں اور یہ یاد رہے کہ ہر کوئی  
 شخص بجز داخل ہونے مسجد مبارک کے نیت اعتکاف کر لے  
 تاکہ سچے اس کو ثواب حاصل ہو۔ ایک ثواب زیارت  
 نبوی دوسرا دخول مسجد۔ تیسرا اعتکاف کا اور یہ بنا بر مذہب  
 امام محمد رحمہ اللہ علیہ کے ہے۔ ان کے پاس وقفہ کرنا مسجد میں نیت  
 اعتکاف ایک لمحہ بھی اعتکاف صحیح ہے اور ہر قطعہ معلقہ مسجد  
 شریف نہایت پر کتف اور مزین اور مصفا ہیں کہ صفائی اور حسن میں  
 ائمینوں پر مات کرتے ہیں اور یہ سب قطعات بطور آئینہ بندی کو قرینہ  
 اپنے اپنے موقع پر آویزاں ہے صحن میں مسجد مبارک کے محاذی جالی  
 خلف شریف کے ایک احاطہ ہے اور اس کے اطراف میں کثیرہ  
 آہنی سبز نصب ہیں اور آمد و رفت کے واسطے اس میں ایک دروازہ  
 ہے مگر جبکہ خادمین حرم شریف آب و سانی اشجار کو جلتے ہیں  
 کہل جاتا ہے ورنہ ہمیشہ سد و درہتا ہے ہر کوئی اس میں جانہیں سکنا سکھ

اندر چند درخت خرما اور ایک درخت املی اور ایک درخت بیر کا ہے اور  
 یہ باغ فاطمہ کے ساتھ نامزد ہے اور باہر متصل کثیرہ ہاے سبز ایک  
 چاہ ہے اس کو چاہ زمزم کہتے ہیں کہ اس میں آب چاہ زمزم آتا ہے چنانچہ  
 ایک سال اس کا قصہ یہ مشہور ہے کہ ایک شخص اپنے ڈول  
 چاہ زمزم میں مکہ معظمہ میں ڈال دیا تھا وہ ڈول اس چاہ مدینہ میں نکلا  
 اور واسطے اظہار منجبرہ نبویہ کے وہ ڈول ایک مدت تک مدینہ  
 طیبہ میں آویزاں رہا۔ اصل اس باغ فاطمہ کا اوائل فصل میں مذکور  
 ہوا۔ یہاں سے طیبہ دروازہ ہاے مسجد نبوی عرض کیا جاتا ہے  
 سب دروازوں سے مسجد نبوی کی بہت پر تکلف اور بڑا بابا السلام  
 ہے کہ جانب اور رخ اس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ بلندی میں دس  
 بارہ ہاتھ بلند گل کاری آہنی ہے کہ وہ معرین بہ طلا ہے اور پائونپر  
 اس کے بیل بوٹے انواع اتمام کے نصب ہیں۔ ایک پائپر  
 ان المتقين فی جنات النعیم اور دو سر پر ادخلوها البسلاہ  
 ۲ میں پتیلے حروف کندہ نصب ہیں۔ اور اس دروازہ پر ایک  
 بڑا قبة مثل قبة ہاے مسجد شریف شاہ ہے اور اندر قبة کے بخط طلائی ستلہ  
 انگشتی شان ثلث بہت سے آیات قرآنی مثل وننزل من القرآن  
 ما هو شفا وغیرہ تحریر ہیں اور باہر دروازہ کے سراسر چو کہٹ  
 ایک سطر حروف طلائی جلی پشان ثلث تحریر ہیں کہ اس میں دعا واسطی  
 سلطان عبد المجید خان کے تحریر ہے اور اس کا نصب بھی سلطان عثمان خان

نیک اوس میں مذکور ہے اور ماتحت قبہ اور ہر دو جانب دروازہ دیواروں پر  
 سراسر کار چینی ہے اور یکھ دروازہ غرب رویہ ہے جانب غرب میں مسجد کے  
 واقع ہے جنب میں اسی دروازہ کے باب الرحمتہ پہ بھی پر تکلف ہے  
 مگر نہ مثل باب تمام کے طول و عرض میں بھی کم ہے اس باب الرحمتہ پر سائبان  
 سنگ سرخ ہے دونوں جانب سائبان دو ستون شستونہائے مسجد  
 منقش مطلقاً مگر ان ستونوں کے مابین یہ آیت کندہ ہے قل یا عبادى  
 الذین اسرفوا علی الفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر  
 الذنوب جمیعاً اللہ هو الغفور الرحیم بخط ثلث طلای تحریر ہے یہ دروازہ  
 مبارک بھی جانب غرب ہے مسجد شریف میں واقع ہے محاذی اور مقابل میں اس  
 دروازہ کے جانب شرق مسجد شریف باب النساء اور اوس کے اطراف  
 بھی بھت آیات قرآنی بخط ثلث طلای تحریر ہیں پیشانی پر اس دروازہ کے بخط  
 ثلث یہ آیت تحریر ہے جواز و ج مطہرات کی شان میں نازل ہے وقرآن  
 فی بیوتکمن ولا یخرجن تبسج الحاہلیۃ اور دوسری یہ آیت واذکر  
 ما یتلے فی بیوتکمن من آیات اللہ والحکمۃ یہ دروازہ شرق رویہ ہے  
 جنب میں اس کے سراسر باب جبریل ہے اور پیشانی پر اس کے بخط ثلث یہ  
 آیت شریف مطلقاً تحریر ہے فان اللہ ہو مولاه و جبریل وصالح المؤمنین  
 یہ دو دروازہ یعنی باب نسا اور باب جبریل بھی پر تکلف ہیں مگر باب الرحمتہ  
 سے کم باب نسا پر سنگ سرخ کا سائبان کمر کی ستون سنگ سرخ پر استاد  
 ہے باب جبریل بلا سائبان ہے وسط جواب مسجد نبوی میں باب توسل ہے

جو مشہور باب مجیدی ہے باب توسل بانی مسجد مال سلطان عبدالحمید خان نے  
 نام اس کا رکھا تا کہ وسیلہ اپنی نجات کا ہووے اور باب مجیدی اس واسطے  
 مشہور ہے کہ یہ ایجاد سے سلطان مذکور کے ہر اسکی پیشانی پر خط ملے طلسمی  
 کندہ ہے یلیرھا الذین امنوا للواللہ وابتغوا لیہ الوسیلۃ وجا  
 فی سبیلہ لعلکم تفلحون یہ دروازہ سب دروازوں سے بلندی میں  
 کم ہے اور جلیہ اسکا قریب جلیہ باب النسا کے ہے اور یہ دروازہ شمال رویہ ہے  
 اور باہر ہر ہر دروازہ کے خفنی پانی کے مین سنگ سرخ سے نہایت عمدہ  
 بنے ہوئے مین اس میں توٹیاں وضو کی واسطے لگائی مین مگر باب السلام کے  
 خفنی حرم شیراز سے کچھ فاصلہ پر واقع ہے اور یہ خفنی سب سے بڑے اور  
 مدور ہے اور باقی تینوں دروازوں خفنی متصل دیوار مسجد نبوی قریب تدر دروازہ  
 ہے مصلے جو مسجد نبوی میں سفروش مین ہر ہر مصلے بقدر دو ہات کے عرض اور  
 تین ہات طویل مین سب سے پیشی رنگ سرخ و سبز و زر دین کے پشم ان کے  
 بقدر دو تین انگشت کے نہایت نرم اور مچلی ہے کہ اسپر بٹھنے سے نہایت آرام  
 اور راحت حاصل ہوتی ہے اور رنگ ان کا بہت شوخ اور عمدہ ہے کہ دیکھنے  
 سے آنکھوں کو زینت اور تازگی حاصل ہوتی ہے اس قسم کے مصلے استبول میں  
 تیار ہوتے مین لیکن ایسا نرم عمدہ رنگ پشم کا قالین ملک ہند میں دیکھنے میں  
 نہیں آیا البتہ اس قسم کے مصلے استبول سے کہ معطر مین اگر یک یک مصلے پندرہ  
 پندرہ بیس بیس معویہ چھ مین تھکتے مین تعداد کل مصلوں کی تین ہزار دو سو اٹھانوہ  
 ہے یہ مصلے موسم سرما مسجد مبارک مین چھتے مین اور موسم گرما مین اٹھ جاتے مین

امواصلے کہ شہمی فرش گرم ہوتا ہے موسم سرما میں اس سے آرام ہوتا ہے اور  
 موسم گرما میں گرمی زاید ہوتی ہے سابق میں مسجد مبارک میں موسم گرما حفظ فرش  
 حصیر رہتا تھا چند سال سے وحدانہ مین کہ وہ خدمت گزار حرمین شریفین  
 میں نہایت کمر بستہ ہی سلطان روم سے اجازت لیکر جانا زہائے شہر نجی کا  
 فرش گزارنا ہیہ اہام گرما مسجد نبوی میں وہی مصلیٰ کھتے ہیں۔ منارہ اذان مسجد  
 شریف میں پانچ ہیں ایک منارہ رئیس کہ جائے اذان حضرت بلال  
 رضی اللہ عنہ ہے رئیس المودن میں اس منارہ پر اذان کہتے ہیں فقط یہ منارہ  
 سلطان عبد المجید خان کے وقت میں تجدید ہوا بلکہ منارہ قدیم رہا اور باقی  
 منارہ اذان تجدید ہوئے اور یہ منارہ بہ نسبت سب مناروں کے رؤ  
 اطہر سے قریب تر ہے اور جانب شرقی دیوار قبلہ سے متصل ہے بلکہ منہ گوشہ  
 شہر دیوار قبلہ ہی یہ منارہ سب مناروں سے بلند ہے اور اس کے تین درجے  
 ہیں بلندی اس کی قریب دوسو ہاتھ کے دو درجے منارہ باب السلام ہے منارہ  
 محاذی اور مقابل منارہ رئیسہ کے گوشہ غربی میں دیوار قبلہ کے واقع ہے اس کے  
 قریب میں منارہ باب الرحمہ ہی یہ دو منارہ دو درجے ہیں بلندی قریب سو ہاتھ  
 کے ہیں وضع انکی بھی قدیم معلوم ہوتی ہے واللہ اعلم اور دو منارہ دو گوشہ  
 جواب مسجد شریف میں واقع ہیں نام یک منارہ کاسکلیہ دوسرا سلیمانیہ ہے یہ  
 دو منارے بوضع جدید استولی نہایت صفائی اور راستگی سے تیار ہوئے  
 ہیں ان دونوں مناروں کے تین تین درجے ہیں اور ہر درجہ اس کا  
 سنگھائے سقش ہی نہایت نازک ہی اور سر پر ہر درجہ کے طلع طلائی ہے اور

اور بلندی دونوں مناروں کی قریب ڈیر سو ہاتھ کے ہی حیرم کے شیرف کے باہر  
 قریب میں کئی احاطہ بنے ہوئے ہیں اس میں طہارت خانہ سنگ بستہ متحد ہیں  
 اور وہ نہایت پاکیزہ رہتے ہیں اس کی شست و شودن بہرین کئی بار ہوتی ہے  
 ہر ہر طہارت خانہ میں پانی کی ٹوٹی لگی ہے کہ اس سے ہر آدمی بآسانی  
 طہارت کر سکتا ہے اور لوگوں کو اس سے نہایت آسائش و آرام ہے  
 جانتا چاہئے کہ مسجد نبوی نہایت عمدہ اور کمال پر تکلف ہے اور اس میں قسم  
 قسم کے صنایعی ہی یک تو یہ کہ مسجد موصوف باوجودیکہ سراسر سنگ بستہ ہے  
 مگر اس کی بنائیں ایسی نزاکت کا رنگری ہے کہ جیسا کوئی تازیہ کاغذ یا پارچہ  
 کمال صنایعی اور نزاکت سے ہندوستان میں تیار کرتے ہیں اور نقش اس کا ایسا  
 عمدہ اور نفیس کیا ہوا ہے کہ جیسا کاغذ عمدہ منقش ولایت سے آتا ہے اور التزام اس  
 بنائے مسجد میں یہ ہے کہ جہاں جہاں ستون مسجد حضرت کے وقت میں تھے اسی  
 مقام پر بناء حال میں قائم رہیں تا برکات بنائے زمانہ نبوی باقی رہے اور حضرت  
 کے وقت مبارک میں ستون مسجد نبوی درخت خرما سے اور مقف اس کا شاخہا  
 خرما سے تھاپیں قرینہ عمارت اس وقت کہان ملحوظ بانیہمہ بنائے حال کی قرینہ عمارت  
 میں کچھ بھی فرق نہ کیا اور باقی رہنا قرینہ عمارت سابقہ کمال عجیب بلکہ معجزہ نبوی ہے  
 صلی اللہ علیہ وسلم ناظم صاحب المعجزات پس یہ عمارت رقیع الشان مصفا مع  
 پروہاے رزین اور شیشہ آلات گران بھاسے مملو ہے اور اس قدر منحت  
 عمارت میں سب جائے پر فرش عمدہ مخملی مفروش ہے اور طلا سجائے ایسا بکمال  
 ہے کہ جیسا چھوڑو دیوار پر اور ہر ہر ستون مسجد پر یہاں تک منارہ ہاے اد

باوجود اس کلائی اور طبری کے سب مٹلا اور مذہب میں اور سب پر طبع طلائی ہو  
 اٹلس و حریر کا اس میں اتنا فرق ہے کہ کمانی پردہ روضہ منورہ کے توتو ہاتھ کے  
 مکسر میں سب اٹلسی ہیں اور ہر ہر پردیکے اطراف میں چار شش انگشتی طلائی  
 کلاتیوں کے اور چار انگشتی تور طلائی معہ جواب دو انگشتی لگی ہوئی ایسے بھی پردہ بکتر  
 ہیں سوائے اس کے پردہ ہائے اٹلسی شکل مربع مستطیل باحاشیہ یکدستی  
 کا رچکن کلاتیوں ہر ہر محراب اور دروازہ ہا مسجد مبارک کے واسطے اور ہر پردہ  
 پیمائش میں چالیس چالیس کچاں کچاں ہاتھ مکسر ہے یہ بھی بکتر ہیں سامان  
 طلائی روضہ منورہ کا مثل طوغہا موم بتی اور قنادیل اور دخت طلائی روشنی کے  
 اور عود سوہن میں کہ مرضعہ الماس و یاقوت و زمرد گران بھاسقف پر آویزان ہو  
 اور تختیان جو اہر و الماس و یاقوت و زمرد بیش بہا کے اور خوشہ ہا ہر مرد  
 گران بہا جو اپنے موضع اور موقع پر لگے ہیں ماورا اس کے صرف نقرہ کا تو کچھ  
 حساب بھی نہیں کہ قنادیل جو نفس مسجد نبوی میں بکتر ہیں برنجین سب کے  
 نفروں میں اور بڑے بڑے طوغین موم بتی کے دہرے ہیں اس سے دو چند  
 سامان طلائی نفروں روضہ منورہ اور مسجد نبوی کا کوٹھے میں کوئل رکھا ہوا ہے  
 اس کے استعمال کی نوبت نہیں پہنچتی پس حرم نبوی تہاٹ بارگاہ شاہنشاہی کا  
 معلوم ہوتا ہے حاضرین نماز پنجگانہ اور زائرین جو بکتر کمال آداب سے بھرپور  
 حرم نبوی میں حاضر رہتے ہیں کوی دست تضرع اور دعا روضہ منورہ کی طرف  
 دراز کرتے ہیں کوی دست بستہ کہڑے ہو کر متوجہ روضہ شریف سلام عرض کرتے  
 ہیں کوی کمال شوق اشک آنکھوں سے بہاتے ہیں کوی بحال ادب بیٹھے ہو



ورو دشریف عرض کرتے ہیں کوئی بنائیت اضطراب جالی شریف روضہ انور کو  
 بلک جاتے ہیں کوئی خشوع و خضوع سے اس عتبہ عالیہ پر چہرہ سائی کرتے  
 ہیں ہر چہ کہ بعض لوگ اس امر سے انکو منع کرتے ہیں مگر وہ اپنے فعل سے باز  
 نہیں آتے اور اغوات بالباس فاخرہ مکرستہ گردوش روضہ مقدمہ اہتمام  
 میں سرگرم ہیں اور ہر خدام حرم بالباس پاکیزہ اپنے خدمات پر معمور اور بکار  
 خود مشغول ہیں اس سے صاف و صریح یا جاتا ہے کہ شہنشاہ عالمی مقام دربار عام  
 میں برآمد اور جلوس فرمایا ہے سرفراری کا اس شہنشاہ کے کچھ حال مجھ سے  
 مت پوچھو کہ جس کے دل میں یک ذرہ اور محبت اس ذات مکرّم سے حاصل ہو  
 اس پر صاف و صریح یہ امر مکشوف ہوتا ہے کہ اس روضہ منورہ میں یک شہنشاہ  
 برآمد ہے کہ نظر رحمت اور غنایات سے اپنے ہر ہر حاضرین کو سرفراز فرماتا ہے  
 اور ہر شخص بقدر حوصلہ اور ظرف اپنے مقبوس انوار غنایات اور احرام شہنشاہ  
 اور جذبہ غنایات حضرت کا ہر ہر حاضرین کے دل پر ایسا ہوتا ہے کہ الطاف  
 صدوالدین اس پر تصدق و تثار ہے اس حال سے عقدہ حل ہوتا ہے کہ صبا  
 کرام رضی اللہ عنہم بوقت اپنے مخاطب ہونے کے قداک بابائنا و امہاتنا  
 یعنی ہمارے مان یا پ فدا ہوں آپ پر عرض کرتے اور تصدیق مضمون  
 حدیث نبوی بھی بمرتبہ حق الیقین پونچتا ہے کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ  
 جن کو ذرہ بھی ایمان حاصل ہے وہ لوگ میری شفاعت سے مستفید ہیں اس واسطے  
 کہ جو لوگ یک ذرہ ایمان رکھ کر حضرت کے روضہ مبارک کے پاس حاضر ہو جاویں  
 غنایات اور رحمت سے حضرت کے محروم نہیں پس روز محشر تو روز خاص رحمت

اور مکرمست اور شفاعت ہر اس روز وہ لوگ کیونکر حضرت کی شفاعت سے  
محروم رہیں گے اور معنی حدیث من ذار قبلی وجبت لہ شفاعتی کی  
بھی صاف حاضرین کو دیکھ جاتے ہیں ترجمہ حدیث حضرت کا ارشاد ہے جو  
شخص میری قبر کی زیارت کرے اوس کے واسطے میری شفاعت واجب ہے اور  
توجہات حضرت کے قلب حاضرین پر شہود ہونا نتیجہ شفاعت حقیقہ کے پاس  
ہے کہ واسطے کہ توجہات حضرت عین توجہات حق ہے پس کہل گیا سر اس  
آیہ کریمہ کا کہ تہ آن من وارہو و لو انہم اذ ظلموا انفسہم جاؤک  
فاستغفر اللہ واستغفر لہم الرسول لوجلہ اللہ تو ابا رحیم یعنی اگر لوگ  
اپنی ذاتوں پر ظلم کرے اور گنہگار ہو کر حضرت کے پاس حاضر ہوں اور حضرت  
انکی مغفرت خدا سے چاہیں تو انپر حق تعالیٰ بھت متوجہ ہوتا ہے اور رحم فرماتا ہے  
پس شفاعت حضرت کی نہ مخصوص اور محصور روز قیامت ہی بلکہ حاضرین کو شفاعت  
سے حضرت کی داین میں فیض یاب ہوتے ہیں اور حاضرین کے واسطے بھر چھوٹ  
بلا وقفہ شفاعت سرفراز ہے اور یہ عنایت اور توجہات نبویہ عام حاضرین پر  
مبذول ہیں پہر جو لوگ کہ اخص الخاص یعنی اولیا اور ابدال اور اقطاب  
امت مرحومہ میں حال عنایت نبویہ انپر اور ہے کہ وہ ہمہ بیان نہیں ہو سکتا  
اور صدوائے اور ہزار افسوس ہے حال پر آن لوگوں کے کہ اپنے تئیں امت  
مرحومہ میں شمار کرتے ہیں اور شفاعت سے حضرت کے انکار اور درباب  
زیارت کی توجہات رکھ کر تاویلات و اہمیہ کرتے ہیں ہذا اہم اللہ  
وایانا سوا الطریق یہ وہ بارگاہ شاہنشاہی ہے کہ سلاطین اور بادشاہان

جہان جس کے حضور کی تمنا ہی میں مر گئے سلاطین ظاہری تو کیا پھر ہے جملہ انبیاء  
 و مرسلین صلوٰۃ اللہ علی نبینا وعلیہم السلام یہاں کے انتساب کی تمنا رکھتے ہیں  
 اسی باعث سے شب معراج مسجد اقصیٰ بیت المقدس میں سب انبیاء اور  
 مرسلین اپنی اقتدا سے غمزدہ ہوئے اور عیسیٰ علیہ السلام تمنا آپ کی امت مرحومہ  
 میں داخل ہون گے اور زیر سایہ مزار اطہر آپ کے دفن ہون گے جناب  
 محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ اپنے جد امجد کی شان مبارک میں ارشاد فرماتے ہیں  
 انزلت شمس الاولین وشمسنا ابد اعلیٰ فذلک العلی لا تقرب یحییٰ  
 سب آفتاب نبوت انبیاء و مرسلین کی چمکی اور غروب ہوئی مگر ہمارا آفتاب  
 جو ذات محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے ہمیشہ بلند رہے گا اور کبھی نہ زایل ہوگا  
 اور حضرت کے واسطے انا فانا تا قیام قیامت از دیا دمقامات اور ترقی  
 درجات حق تعالیٰ کے پاس سے عنایت اور سرفراز رہے گی اور کیا خوش  
 نصیبی مساکین اور فقراء امت مرحومہ ہے کہ لکوک بلکہ کروڑہا حضورِ یہ  
 بشرف ہو گئے اور قیامت تک ہوتے جائیں گے نظر خاص اس شہنشاہ کی  
 غرباء کے حال زار پر ہمیشہ مبذول ہے غریب پروری خاصہ اس بارگاہ کا ہے  
 اس واسطے ارشاد ہوا اللہم اجینی مسکینا وامتنی مسکینا واحسنی  
 فی صحۃ المساکین سے فقر تو قبول تھا دربارگاہ خاص تھا تمنا میرے سرکار کا  
 فصل چہارم بیچ بیان خدمت روضہ منورہ کے واسطے خدمت مبارک  
 چالی شریف کے خوبے مقرر ہیں وہ قریب یک سو کے ہیں اور ان کی واسطے  
 ایک ہی طرح کا لباس مختلف اور نفیس مقرر ہے یعنی سر پر مخملی ٹوپی گندہ

گندہ پنہ دار سوئین کا کام کیا ہوا اس پر عامہ بیگوشی صاف چٹہ مدور بندھا  
 ہوا اور جسم میں دو تین لباس اندر اور پہرے کی شلیح بڑی آستین کی  
 اور سروال اور کمر شال کی فریاد جامہ دار سے بندھی ہوئی اور خوجہ کو بیچان  
 کی اصطلاح موافق آغا کہتے ہیں اور جمع ان کی اغوات ہے اور وہ مشعل  
 سرہنگان اور خوجہ بداران بارگاہ عالی نبوی صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی مین  
 اور سب مین بڑے عہدہ دار کو ان کی شیخ الاغوات کہتے ہیں اور  
 جتنا سامان حرم ریفشہ کہ ہزار ہا روپیہ کا ہے سب نہیں کی سپردا  
 بعد نماز عشاء کی ہر شب لوگوں کی درخواست کی جاتی ہے کہ سیکو اندرون  
 حرم شریف رہنے کا حکم نہیں مگر وہ جس کو اجازت دیوے بھانگ کہ  
 بادشاہ حاکم صدر کہ ترک سے وہاں ہو بغیر ان کی اجازت اس وقت کی  
 مین نہیں رہتے اور اندرون جالی مبارک کے روشنی اور مقام  
 حرم کے قندیلوں کی روشنی سوائے روشنی درختوں کے اور  
 حفاظت اور سب خدمت جالی شریف اغوات سے متعلق ہے اور  
 بچوں کو جو بعد انقضای ایام چلہ کی داخلہ کیواسطے حاضر کرتے ہیں یہ بھی  
 متعلق اغوات ہے اور اگر کوئی شخص حرکت نامناسب جیسا مسجد نبوی  
 میں آواز بلند کرے یا ہجوم بیوقوف خلاف تہذیب کرے اس سے باز رکھنا  
 اور تعلیم و ادب کرنا متعلق اغوات سے ہے مسجد نبوی میں کوئی کسی کا نام لیکر  
 پکار نہیں سکتا کیونکہ اس میں آواز بلند ہوتا ہے اگر کسی کو بلا نا مقصود ہو تو  
 اس آواز خفیف سے کہتے ہیں بیوقوف شخص ان لیتا ہے کہ مجھے بلاتا ہے تمام

بلکہ مبارک کے لوگ بباعث خدمت اور قرب شاہنشاهی کی کمال تعلیم  
 اور توقیر اغوات کی کرتے ہیں علی الخصوص جسوقت کی اغوات کسی خدمت  
 لئے اندرون جالی سیفت کی حاضر ہوتی ہیں پہلی ہرنگشی ہے معا کوئی  
 توہات ان کے اپنے ہاتھ اور سر پر رکھ لیتا ہے اور کوئی ان کی  
 جسم پر ہات پھیر کر انہی موضع اور جسم پر مل لیتا ہے اور کوئی ان کی قد و  
 اپنا ہات لگا کر اپنے آنکھوں پر رکھ لیتا ہے غرض ہر قسم کے برکات انکی  
 تعظیم اور توقیر میں حاصل کرتے ہیں اور قاعدہ انہیں یہ ہے کہ جس کو خدمت  
 گذاری میں مدت سات برس سے تجاوز کرے اس کو یک فلی سفید جلیج  
 کہ بھان اقرائے رئیس یعنی والی ملک کن دستار میں طہ منقشی لگاتے ہیں  
 ملتی ہے پس اس کی کمال تعلیم اور توقیرات اغوات پر ہوتی ہے کہ جن کو  
 وہ طہ نہیں ہے اور بعضی ان میں عالم ہی ہیں کہ درس سکتے ہیں اور  
 یہ لوگ سلطان روم کے پاس سے خرید ہو کر بھان خدمت مبارک میں  
 داخل کیا جاتے ہیں اسے نصیب آوران کے واسطے معاش بھی مقرر  
 کیا جاتا ہے اس کا ذکر آگے ہو گا ان لوگوں کے واسطے خاص یہ  
 خدمت مبارک ہو چکا یہ وجہ معلوم ہوئی کہ سلطان روم نے اول ہر  
 فریق سے واسطے اس خدمت مبارک کے مقرر کیا دیکھا کہ کسی سے بجا اور  
 کما حقہ اس خدمت مبارک کی مقرر کیا دیکھا کہ کسی سے بلکہ طیبہ ہیں انہیں سے  
 مقرر کیا بباعث اہل و عیال حاضر باشی ان سے شب دروز نہیں ہوئی بعد  
 اس کے فلام نہ یہ پیشی کہ وہ خوب نہیں تھے ان کو مقرر کیا وہ بھی بباعث

خواہش بشریت بھان کے آداب ادا نہ کئے اور بھان مرد اور عورت  
 ہر کوئی حاضر ہوا کرتے اس واسطے جو جن کو تجویز کیا کہ وہ متبرکذ کوٹ  
 اور انوٹ سے ہین دونو فریق مرد اور عورت کی ہیکلامی کے قابل ہین  
 اگر کوئی شخص اپنے طرف سے واسطے خدمت جالی اقدس کے خوب  
 داخل کرے تو ہو سکتا ہے مگر زکثیر صرف ہوتا ہے یعنی اول تو  
 خود خوب بیش قیمت اور گران بہا ہوتا ہے دوسرا یہ کہ زکثیر شیخ الاغوات  
 اور جو جن کو دنیا پڑتا ہے جب اس کو جماعت اغوات میں واسطے  
 خدمت جالی شریف کے داخل کرتے ہین اور طریقہ اس کے معیشت کا  
 یہ ہوتا ہے کہ شیخ الاغوات کسی ایک خوبے کے اس کی تعویض کر  
 دیتا ہے کہ طعام اور لباس اس کا اسی سے متعلق رہتا ہے اور یکدست  
 نگ اس کو تعلیم آداب اور قواعد خدمت گذاری کرتا ہے بعد اس کے  
 جب وہ سب قوانین اور آداب خدمت گذاری تعلیم پا گیا اور امانت اور  
 دیانت بھی اس کی دیکھ لئی ہو وقت خالی ہونے جائے گی اس کو صاحب  
 مقررہ پر سلطان خوجی کی میسر آتی ہے۔ حرم میں جاروب کشانی  
 اسم ہین جاروب کشی ہر روز قریب پہر روز برآمد ہونے کے وقت  
 ہوتی ہے وقت جاروب کشی جالی شریف کے پہر وہ جو اطلس سبز  
 سبز کے ہین چوڑے ہین تاکہ اندرون جالی شریف گرو وغبار داخل  
 نہ ہو قطع پر وہ چوڑے ہونے کے واسطے یکجا ذمہ علاحدہ قوم ترک سے مقرر  
 ہے مگر اطراف جالی شریف جاروب کشی اغوات کرتے ہین اب جو شیخ

اگر کوئی شخص  
 خدمت روضہ شریف  
 کے لئے خوب  
 کرے تو ہو  
 سکتا ہے  
 مگر زکثیر  
 صرف ہوتا ہے  
 یعنی اول تو  
 خود خوب بیش  
 قیمت اور گران  
 بہا ہوتا ہے  
 دوسرا یہ کہ  
 زکثیر شیخ  
 الاغوات اور  
 جو جن کو دنیا  
 پڑتا ہے جب  
 اس کو جماعت  
 اغوات میں  
 واسطے

بجائے انصار  
 جاروب کشان  
 حرم میں جاروب  
 کشی ہر روز  
 قریب پہر روز  
 برآمد ہونے  
 کے وقت

ہین نام ان کا مستسلم ہے نہایت امانت و دیانت دار ہین اور بڑی خوش  
 اخلاق جالی شریف کے اندر جو لکھار و پیہ کا سامان ہی تفصیل اس کی اپنے  
 موقع پر ہے حفاظت اس کی انہین کی ذمہ میں ہے چنانچہ قبل چند مدت  
 کسی نے سلطان سے خیانت اخوات بیان کیا پس نظر اس کے سلطان نے  
 واسطے تحقیقات کی ایک شخص کو مدینہ طیبہ میں بھیجا وہ حاضر ہو کر از رو کے  
 دفتر کے سب داخلہ دیکھا تو سامان چار چند زیادہ پایا آغا مستسلم سے  
 زیادتی سامان کا استفسار کیا آغا صاحب نے فرمایا کہ مجھ اہل الخیر نے گذرانا  
 ہے جب امانت اور دیانت آغا صاحب سے سلطان نے واقف ہوا تو انکو  
 لئے تمغا اور نشان پہچا پس کثرت اوقات آغا صاحب کی حضوری حرم شریف میں  
 گذرتے ہین کئی دفعہ سلطان حال واسطے سپرد کرنے عہدہ سترگ کے اپنے  
 پاس طلب کیا مگر نہیں جاتے اور عذر اپنے مزاج کا اور بیماری کا کرتے  
 ہین مکان ان کا اور سب عہدہ داروں کا اور خوراک کی سرکار کے طرف سے  
 مقرر ہے آغا صاحب کو سلطان سے یک گنے روزانہ مقرر ہے اور انکی  
 یک نائب ہین ان کو نصف گنی اور آغا صاحب کی بالادست خزانہ دار ہین  
 کہ نیمچہائی جالی شریف انہین کے تفویض ہے ماہوار ان کی تین ہزار  
 قرش ہین یک روز پیہ کپنی کے پندرہ قرش ہوتے ہین ہر چہ کہ خزانہ دار  
 اب بنام ہین اور کلید ہائے جالی شریف متعلق باغا مستسلم ہے اور خزانہ دار  
 کے بالادست نائب الحرمین یہ دو نو بھی خوب ہین ماہوار ان کی چار ہزار  
 قرش ہین اور ان کے بالادست شیخ الحرمین کہ وہ ترک کی ہین ان کو باقی

بیان معاش و تنہا  
 اور عہدہ داروں کا  
 اور اسامی  
 وزارت ان کے

کہتے ہیں ماہوار ان کی پندرہ ہزار قرش ہے کل اغوات چار جماعت ہیں  
 جماعت اولیٰ کو کلید بردار کہتے ہیں تنخواہ انکی ساٹھ سو پچاس قرش جماعت  
 ثانیہ کو خبری کہتے ہیں تنخواہ ان کی پانسو قرش جماعت ثالثہ کو ابطالین  
 کہتے ہیں کہ مشہور مطالبین ہیں تنخواہ ان کی یکسو اسی قرش تاگ ہے جماعت  
 رابعہ کو ردیف کہتے ہیں تنخواہ ان کی اسی قرش بعضے بے تنخواہ بھی ہیں  
 اور ترقی اغوات حسب استحقاق خدمت گذاری اور امانت و دیانت ان کی  
 موافق قاعدہ عدالت اور نصفت کی درجہ بدرجہ ہوتی ہے سوائے ان  
 اغوات کے اور خدمت بعد از چھ سو کے ہیں ان میں اہل بلدہ اور ترک  
 بھی اور بعض ہندی ہیں کہ پچیس آدمی یکہفتہ تک خدمت کرتے ہیں اور ڈیر  
 مجیدی حق خدمت گذاری پاتے ہیں من بعد دوسری جماعت آتی ہے سیلج  
 بر جماعت اولیٰ کی باری بعد چھ مہینہ کے آتی ہے اور کام ان کا شرکت  
 اور تائید خدمت اغوات میں ہے۔ بوقت دو گھنٹہ خام دن برآمد ہوئی تھام  
 قندیلوں میں حرم کی روغن زیتون گذراستے ہیں اسطور پر کہ خوبہ چہ بہائے  
 شاخدار سے کہ ہر ہر کی بات میں کیجوب رہتی ہے قندیل کو اتارتی ہیں وہ  
 خادمین سے ایک کے ہاتھ میں آفتاب روغن زیتون کا رہتا ہے اس کے ٹوٹی  
 سے گلاس میں تیل ڈالتے ہیں اور پک کے ہاتھ میں قبیلہ لینے بتیان روٹی  
 کی نیار رہتی ہیں وہ گلاس میں لگا دیتے ہیں اور قبل مغرب بھی یہ لوگ روشنی  
 قندیلوں میں کر دیتے ہیں اور اغوات محض قبیلہ لینے اتارتی ہیں اور علی الصبح  
 بعد نماز صبحی فجر کی دروازہ جالی مبارک روشن ہوتا ہے پس یہ خدمت کے چھین

بیان خادانہ میں  
 حین صبحی کا اور  
 اور ان کے غرض کا  
 اور غرض متعلقہ  
 ۱۲۶



ایک کشتی تیل کی ہوتی ہے کہ اس کو بطور کھان کے علاقہ لگا ہوا اور اس کے  
 اندر گہرے گلاسوں کے بنو ہوئے اس میں گلاسین مع تیل دہتی کے رکھی ہوئے  
 ہوتے ہیں پر اغوات کے ہمراہ جالی مبارک کے اندر حاضر ہوتے ہیں یہ  
 گلاسین اندرون جالی شریف کے قندیلوں میں رکھ دیتے ہیں اور وہ  
 گلاسین جو شب میں روشن تھے اسی کشتی میں رکھ کر باہر لاتے ہیں اور  
 تمام حرم شریف کے جارب کشتی اور درختوں کی روشنی وغیرہ تمام متعلق  
 انہیں خدمہ سے ہے سو اس کے بعد نماز عشاء روشنی درختوں کی گل  
 کرنا اور بعد ازاں فجر قبل نماز پہر روشن کرنا اور روشنی موم تہی ہائے  
 کلان کی بھی متعلق انہیں خدمہ سے ہے اور بعد عشاء جب روشنی درختوں  
 گل کی جاتی ہے پانچ فانوس آہنی اغوات روشن کر کے اولاً تمام مسجد  
 مبارک کے تلاشی لیتے ہیں تاکہ اگر ہوا کسی مصلیٰ کی کوئی چیز چڑی ہو تو اس کو  
 اٹھا لیتے ہیں اور بوقت طلب اس کو دے دیتے ہیں اور پھر فانوس مثل  
 ہند کے ہیں جیسا کہ زمانہ قدیم میں لوگ پردا سٹے حفاظت ہو اسکے فانوس  
 آہنی اس پر سرخ کپڑے کا غلاف پہنا کر رکھتے ہیں خادین مافوق الذکر کا ایک  
 شیخ ہوا ہوا زمین تین ہزار قرش پاتا ہے اور کام روغن زیتون قنادیل  
 انہیں سے متعلق ہے چند خادوین اسے حفاظت قرآن اور دلائل الخیر  
 وقف مسجد نبوی کے ہیں قرآن و دلائل شریفہ دو قطار دہرے رہتے ہیں  
 یک یمن غیر منیف دوسرے یسار منبر شریف کے سب مظاہر مذہب خوشخط ہیں  
 پس خدمت ان کی یہ ہے کہ قرآن ہر قطار میں قریب دو تین سو کے ہونگے

ان کو قرآن کے رو برو رکھنا اور شب کو یکہ موم تہی کی ان کے سامنے رکھنا  
 بعد قرأت پہر ان کو اپنے جاسے پر برابر رکھ دینا۔ کلید بردار حرم شریف  
 چوڑا ہین اور پیش دست ان کے بیس ہین ہر شب دو کلید بردار حرم  
 معہ چند پیش دست اپنے حرم شریف میں رہتے ہین جو وقت پہلی رات کو  
 رئیس موزین باب نسا سر حاضر ہو کر باوازل بند تکبیر کہتا ہے پیش دست کلید  
 بردار سنتی ہی کلید بردار سے اجازت لیکر دروازہ مبارک کہول دیتا ہے  
 جماعت اغوات کے دو وقتہ گنتی ہوتی ہے یک بعد عصر و سہرا بعد نماز صبح  
 خفی کی حرم شریف میں جالی مبارک کے قریب باب نسا کی طرف جو اغوات  
 کی حاضر رہنے کی جاتے ہے ہر شب ہین رہتے ہین اور تبدیل ان کا بعد نماز  
 اشراق ہوتا ہے اکثر کا بھی حال ہے اور بعض اپنے دورہ موافق اپنے گہرین  
 رہتے ہین اور شب ہاشمی اون کی والاں شرق مسجد نبوی میں رو برو محراب  
 مجیدی کے ہوتی ہے اور قبل وقت نماز عشاء خادہین ہتھری ان کے حرم میں  
 لاتا ہے اور بعد نماز صبح کے پہر مکانوں کو ان کے لیجاتے ہین اور بجانب  
 شمال جالی مبارک یک چوتھو بطور چکینا دے کے واقع ہے اس کو دکنہ الابرین  
 کہتے ہین وہ جاتے اصحاب صفہ ہے اس پر تمام روز عشاء تک اور برخواست  
 تک اور اغوات حاضر رہتے ہین حجاج اور زائرین میں سے اگر کوئی چاہے  
 تبرک روضہ شریف مثل خاک پاک جالی شریف اور آب غسل جالی شریف اور  
 خاشاک باروب جالی مبارک اور صندوق جو پردہ مبارک کے اطراف اندر جالی  
 شریف کے رکھتا ہے اور پارچہ پردہ مبارک حجۃ شریفہ اور موم تہی حرم

تقدیر امام اور  
مؤذنین مسجد نبوی  
اور اذان کی مشق  
مکمل بیان

اندرونِ بالی اقدس اس کو دستے میں لیکن ان کو بطور شکرانہ کچھ یک زر نقد  
نذر کرنا بھی ضرور ہے اور بچان کے اغوات نہایت نرم دل اور ذی اخلاق  
ہیں بخلاف جرمِ کعبۃ اللہ کے کہ ان کی مزاجوں میں غصہ اور حلالِ غالب ہوتا  
کل خادم مسجد نبویہ کی اور ساتھ چوبندینہ طیبہ میں ہیں ان کی ائمہ اور مؤذنین  
قریب یکہزار کے ہیں ان کو بھی وظیفہ حرم شریف کے علاقہ سے ملتا ہے اور  
شیخ الحرم کے بچان سے تقسیم ہوتا ہے نقد اور خطبہ اور بکیرین اور ائمہ اور  
مؤذنین حرم میں سو ساٹھ ہے مہوار امام اور خطیب کی پانچ عیدیں ہر عید پر  
تنگ مہوار مؤذن اور بکیر کی تین عیدیں چار تنگ عیدیں دو روپیہ کپڑی کی  
ہوتی ہے مہوار اور ہر ہر خدمت کی الگ الگ ہے اور شیخ بھی ہر یک کا  
علیحدہ مگر بعض اوقات میں سے ایک شخص دو عہدہ رکھتا ہے جیسا کہ ایک شخص مؤذن  
بھی ہے اور بکیر کا عہدہ بھی رکھتا ہے مہوار دو دنوں عہدہ کی دیتا ہے  
علیٰ ہذا القیاس خطیب اور امام اور جو کچھ کہ یک عہدہ رکھتا ہے فقط مؤذن یا خطیب  
امام مہوار یک عہدہ پاتا ہے یہ تو تنخواہ یا بھین سوائے ان کے ہیں  
اسم علیحدہ ہیں ان کو تنخواہ نہیں ملتی مگر اوقاتِ سلطانی سے حصہ ملتا ہے وہ بھی  
مؤذن مسجد نبوی میں کیا کرتے ہیں جمعہ کے روز بکیر اولیٰ میں دو چار شخص  
رو برو منبر نبوی کے حاضر رہتے ہیں حسبِ موقع وقت خطبہ درود اور رضی اللہ  
عنه اور اذان وغیرہ کہتے ہیں اس کو جلسہ روسا کہتے ہیں تنخواہ ان کی الگ مقرر  
ہے بیان اس کا فصلِ ادائی نماز روزینہ میں مذکور ہے ہمیں المؤمنین فرقہ  
مؤذنین میں کوئی مقرر نہیں جو کوئی منارہ حضرت بلالؓ پر جس کو منارہ کہتے ہیں

چڑھے پس وہ رئیس ہے ان ہر فرقہ کا ایک ایک شیخ و چچان سب شیخ  
 ایک صدر شیخ ہے اگر کسی امر میں ان لوگوں سے اذان امامت وغیرہ میں  
 تفرقہ ہو شیخ الحرم باز پرس اس صدر شیخ سے کرتے ہیں اور وہ فرقہ خاص کی  
 شیخ سے اور وہ اس شخص سے جو اپنے فرقہ اور باری میں تفرقہ کیا مگر یہ نہایت  
 شاذ و نادر ہو ورنہ عیان جو دستورات کہ مقرر ہیں اس میں کبھی فرق نہیں ہوتا  
 شیخ الحرم جو با شاعر آغا مسلم سے اجازت لیکر پچھلی شب سحرم میں حاضر رہتے  
 ہیں اور بعد نماز فجر اپنے مکان کو جاتے ہیں نماز پنجگانہ بلا ناغہ بلکہ اکثر اوقات انکی  
 حرم شریف کی خصوصی میں مصروف ہو یا سچون دروازہ پر ایک ایک بواب اہل  
 سے مقرر ہے خوش نصیبی اہل ہند ہے کہ بواب حرم رسول شہر میں ماہوار ان کی  
 نوذود قرش ہے مسجد شریف میں متعاد و رتین بھلور صراحی کے لیکر بعضی کچھ اجرو  
 لیکر سبیل کرتے ہیں اور بعضے نذر بھی پلاتے ہیں ان کا بھی ایک شیخ ہر کہ وقف  
 سلطان مسعود طیف پاتا ہر حرم شریف کے ادواب میں یہ قاعدہ مقرر ہے کہ خوجی اور  
 بواب بغیر عبادت کے تصدق کی کسی کو کچھ بوجہ لیکر حرم میں آنے نہیں دیتے  
 کیوں سطلے کہ راستہ بعض جا کا حرم کی اندر سے قریب ہو تو جانتے ہیں کہ یہ رگبدر  
 کیوں سطلے داخل حرم شریف ہوتا ہے ایسا ہی کوئی اگر سین کہانی کی یا زنبیل خالی  
 لیکر داخل ہو مگر معلوم ہو وے کہ یہ طعام متکفین یا نذر مسجد کیوں سطلے یا زنبیل  
 واسطے خریدی خزار مجلس لود کی ہو تو قابل نہیں ہوتی اور کسی کو بڑی لاعطی  
 لیکر بھی داخل مسجد ہونے نہیں دیتی ہاں اگر چوٹی لکڑی دستی تو مضائقہ نہیں  
 اور کوئی چیز بد بو مثل روغن گیس وغیرہ بھی لانے نہیں دیتے اور جو کوئی حرم

میں اگر خلاف اطوار زائرین کی کرے شلادرو دیوار خوب دیکھے تو وہاں شہنشاہ  
 لوگوں کو ہوتا ہے کہ یہ شاید بد مذہب ہے تماشا بینی یا فحشہ کے واسطے  
 یحسان حاضر ہوا ہے چنانچہ یہ خاکسار واسطے علیہ نویسی کے درو دیوار مسجد  
 شریف بخوبی دیکھا ایک شخص عربی میں فرمائے کہ تم اسماعیلے ہو میں نے کہا  
 اسماعیلے نہیں جانتا خفی ہوں پہر فرمایا کہ تم مسلمان ہو تو التحیات پڑ و پس  
 التحیات پڑ کر سنا گیا کہ تو ان کو اطمینان ہو اور دوسرے بار یہ اتفاق ہوا کہ سید  
 شاہ حماد صاحب چھوٹے صاحبزادے بھی رو برو جالی مبارک کچھ سرسے قلم ہو  
 لکھ رہے تھے ایک شخص غوات کو اطلاع دیا کہ یہ مختبر ہے انہیں سے ایک شخص  
 آکر دیکھ کر کہا کہ یہ کاغذ میں دعا ہے پس یہ سرفرازی رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم کے تھے الحمد للہ اور آگے جو دس بارہ سال کی حاضر ہونا ہوا تھا  
 تو اس وقت بوقت مسجد شریف کو یہ حکم تھا کہ جس کو کوئی شیعہ سے حرم میں حاضر ہو  
 اور ابو ن کو ایسی شناخت تھی کہ صورت دیکھتی ہی جان لیتی تھی کہ شیعہ ہے  
 ہر چند کہ پہلے سے کچھ بھی تعارف نہ ہوا اور جب جماعت نماز کے پڑے ہو ان کو  
 جبراً حرم سے نکال دیتی تھی سبب اس کا پوچھا گیا تو یہ معلوم ہوا کہ نماز کی وقت  
 لوگ اپنی نماز میں مشغول ہوتے ہیں اہل تشیع اپنی قابو کا وقت پا کر جالی شریف  
 نزدیک حاضر ہو کر ہر دو صحابی کبار جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کے پاس حاضر ہیں ان کی خدمت کی بی ادبی کی ارادہ سے کوئی شے  
 ناقابل جالی شریف کے اندر ڈالتے ہیں خصوصاً بوقت صلوۃ عصر کہ تاریکی  
 بھی شروع ہوتی ہے اس واسطے ایسے وقتوں میں ان کو حاضر رہتے نہیں

دیتے لیکن اب وہ تاکید نہیں کرتا ہم اب بھی عادت اغوات یہ جاری رہے کہ بجز  
ادای صلوٰۃ فرض کی کوئی ایک شخص ان میں سے جا کر اطراف جالی مبارک کے  
پھر کر دیکھ لیتے ہیں بعد اس کے سنت ادا کرتے ہیں اور تمام روز میں بھی  
یہی معاملہ جاری رہے کہ تھوڑی تھوڑے عرصہ کے بعد کوئی ایک شخص غوث کے  
اطراف جالی مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ و صحبہ وسلم کی گردش کر کے  
دریافت کرتے رہتے ہیں بطور پھر کے ۔

### فصل چہم

بیان میں کیفیت اذان اور صلوٰۃ پنجگانہ اور جمعہ وغیرہ کے صبح کی اذان سے  
پھلے جب دو نیم ساعت باقی رہی رئیس الموزنین باب نسا پر حاضر ہو کر باطل  
بلند لا الہ الا اللہ کہتا ہے کلید بردار جو حرم شریف میں حاضر رہتے ہیں  
اون کی آواز سن کر دروازہ شریف کھول دیتے ہیں رئیس مذکور حرم شریف  
میں حاضر ہو کر ریاض الجنۃ میں چند دو گانہ ادا کرتے ہیں وہاں سے پھر منارہ  
رئیسہ پر درود شریف آہستہ پڑھتا ہوا چلتا ہے اور منارہ پر بھی چڑھ کر  
چند دو گانہ ادا کرتا ہے اور پھر عید تہنیکہ شروع کرتا ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم  
ان فی خلق السموات والارض واختلاف الليل والنهار لآیات لا الہ الا  
لہ الذین یدعون اللہ قیاماً وقعوداً وعلیٰ جنوبہم ویفکون  
فی خلق السموات والارض ربنا ما خلقت هذا باطلا سبحانک فقینا  
هذا النار ربنا انک من تدخل النار فقد اخرجتہ وما لظالمین  
من انصار ربنا انما سمعنا منادیاً یأیدی لا یمان ان امنوا ربکم فامنا ربنا

فاعفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَقَّعْ مِنَّا يَا اَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا  
 وَعَدَتْنَا عَلَىٰ مَسَلَّتْ وَلَا تَخُنْ نِيَّامُومَ الْقِيَمَةِ اِنَّكَ لَا تَخْلِفُ الْمِيْعَا  
 رَبَّنَا لَا تَوَاخِذْنَا اِنْ نَسِينَا اَوْ اَخْطَا نَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اَصْرًا  
 كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ  
 عَنَّا وَاعْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ رَبَّنَا  
 اَتَيْنَاكَ الدِّينَ بِحَسَنَةٍ وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ آدَبَ النَّارَ رَبَّنَا  
 اٰمَنَّا بِمَا اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ رَبِّ اجْعَلْنِي  
 مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَائِي رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدِي  
 وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ  
 تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ رَبَّنَا عَلَيْنَاكَ تَوَكَّلْنَا وَاَلَيْكَ اِيْنِسْنَا  
 وَاَلَيْكَ الْمَصِيْرُ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاعْفِرْ لَنَا  
 رَبَّنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفِيْلُ الْحَكِيْمُ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاٰخِيَائِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْا  
 بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِى قُلُوْبِنَا غِلًا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ  
 رَبَّنَا اَتِمِّمْ لَنَا فُرْسَانَنَا وَاعْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ  
 لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الَّذِيْنَ  
 اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللهِ اَلَا بِذِكْرِ اللهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ الَّذِيْنَ  
 اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ طُوبٰى لِّهٖمْ وَحَسَنَ مَا بَ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَقْلَمُوْا  
 اللهُ وَقُولُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَمَا بِكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنَ اللهِ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ  
 خَيْرٍ يَعْلَمُهُ اللهُ وَمَا تَقْدُمُوْا مِنْ اَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَقْبَلُهُ اللهُ عِنْدَ اللهِ هُوَ

او اعظم اجرا و استغفر الله ان الله عفو رحيم افلح من ذكر الله  
 وقال لا اله الا الله وخاب وخسر من لم يقل لا اله الا الله الجنة نصيبها  
 لمن قال لا اله الا الله والنار وحجبه لمن لم يقل لا اله الا الله يا سعاد  
 لمن قام من مقامه ولذا يذا حكمه وذكر الله العظيم المولى الكريم بقلبه  
 ولسانه وقال لا اله الا الله لا اله الا الله قبل كل شئ لا اله الا الله  
 بعد كل شئ لا اله الا الله يبقى ربنا ويفي كل شئ لا اله الا الله قائما  
 في الجنان خلافا لله وعن اليزان البعد الله وعلى الامم اجمع الله  
 ومن السندس الاخضر كسا الله ومن الرقيق المختوم سقا الله ومن  
 الحور العين زوجة الله كل ذلك ببركة لا اله الا الله يا رب عفو  
 ومتعطف وجود او رحمة ورضا منك يا مولائي وحسن خاتمة بلا محنة  
 ختامها لا اله الا الله ما احلم الله لا اله الا الله ما اكلم الله لا اله  
 الا الله لا اله الا الله ما اعظم الله لا اله الا الله عدد ما خلق الله  
 لا اله الا الله عدد ما سرق الله لا اله الا الله عدد ما هو  
 سرق لا اله الا الله عدد انفس الخلايق لا اله الا الله عدد اهل  
 والحى والدقايق لا اله الا الله عدد امواج البحار والدفق لا اله  
 الا الله عدد دماهب النسيم الملاق لا اله الا الله عدد مطاف البيت  
 العتيق طائف لا اله الا الله عدد ما وقف بعرفات الخيرواقف لا اله  
 الا الله عدد ملاذ ليل الجناب الرفيع آمن وخائف لا اله الا الله عدد  
 ما شتاق الى قبر هذا الحبيب شائق لا اله الا الله عدد كل راع وحشا



لا اله الا الله عدد كل تايم وقاعد لا اله الا الله عدد ما كان وما  
 يكون وعدد ما هو كما نفي علم الله لا اله الا الله وحده لا شريك له  
 له الملك وله الحمد يحيي ويميت وهو حي دائم لا يموت بئلا الخبير والله  
 المصير وهو على كل شئ قدير واسأله اللطيف الخبير فيما جرت به المقادير  
 هو ربى هو حسبي حسبي الله لا اله الا هو عليه توكلت وهو رب العرش  
 العظيم وكفى بالله شهيدا لا اله الا الله محمد رسول الله النبي الصادق  
 الفاتح الخاتم وسيلتنا الى الله وملاذنا وذخرنا وملجأنا عند الله يوم  
 العرض على الله على هذا الشهادتنا نحي وعليها نموت وبها نبعث امتنا  
 الله من الامنين الفرخين المطهين المستبشرين القانين بعفو الله  
 وكرمه ما شاء الله كان وما لم يشاء لم يزلنا العظم لم يكن ولا حول  
 ولا قوة الا بالله العظيم استغفر الله العظيم من كل ذنب واسئله الله المولى  
 الكريم من كل خير واسئله بمنه وكرمه وعفوه وجوده ان يتوب على ابن  
 يعقوب ولوالدي ولوالدي ولوالديم ولن احسن اليانا ولن اسقى  
 خلبنا ولن ارج الخير فينا والمشايعتنا ولن اوصانا واوصينا بالادعاء  
 ونخاصتنا ولما تحمنا والاحياء نا ولا مواتنا ولن فيك اجنا والجميع المسلمين  
 والمسلمات والمؤمنين والمؤمنات الاحياء منهم والاموات انك يا  
 مولانا سميع قريب مجيب الدعوات يا مقبل التوبة عن عبادة ويعفو  
 بكرمه عن السيئات القابل تعالى في محكم الايات البينات على لسان  
 سيد السادات ان الحسنيات يذهب السيئات من بعد استذكرى

اشہار حمد و نعت وغیرہ کو پڑ کر اس آیت پر تذکیر کو ختم کرتے ہیں لا الہ الا اللہ  
 تبارک اللہ رب العالمین ہوا لای لا الہ الا ہو قاعدہ فخلصین لا الہ الا اللہ  
 رب العالمین اور یہ تذکیر رئیس اور ایک فقیر و سراموذن منارہ سلیمانہ پر  
 پڑھتے ہیں اور طریقہ اس کے پڑھنے کا یہ ہے کہ ایک فقرہ رئیس پڑھ کر  
 چپ ہوتا ہے بعد سکوت رئیس وہی فقرہ موذن منارہ سلیمانہ کہتا ہے  
 اس طرح سے ہر دو اس تذکیر کو تمام کرتے ہیں اور یہ تذکیر ہفتہ میں مختلف  
 نہیں ہوتے مدام یک ہے طور پر پڑھا جاتی ہے بعد اس کے تہلیل  
 کہتے ہیں اور تہلیل ہفتہ میں ہر اک دن الگ الگ ہے اور تہلیل کو  
 پانچ دن منارہ کی موزنین ایک بعد ایک کے تاکہ معلوم تمام لوگوں کو ہو وہ  
 کہ وقت اذان تہجد قریب ہے۔ تہلیل شب شبہ یہ ہے لا الہ الا اللہ  
 الملک الوہاب لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم التواب۔ لا الہ الا اللہ سبب الاستجابہ  
 و فاتح متعلق الابواب لا الہ الا اللہ فاتح الباب لکل عبد منیب ادا اب و منجی من  
 تاب من العذاب لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم الذی یبس علی باب جودہ و کریمہ  
 حاجب و الابواب و لا علی خزائن فضلہ کتاب لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم الذی  
 اذا سئل اعطى و اذا دعی اجاب لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم الذی یقبل التوبہ  
 عن عبادہ و یعفو کبرہ عن من تاب لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم الذی یقطر من بکار  
 کریمہ علایر السحاب و لطرقة بعین خبائیہ کشف خفا العذاب لا الہ الا اللہ القابیل  
 تعالیٰ فی حکم الکتاب علی لسان سید الاحیاء رب اجعلنی متقیم الصلوٰۃ و من ذوقی  
 رزاقہ و تقبل دعای ربنا و مضی و لوالدی و للوٰثقین یوم یقوم الحساب لا الہ الا اللہ

محمد رسول الله سيد الاجاب المنزل عليه الكتاب الهادي الى طرق الصواب  
المفضل بالسحاب افضل من شئ على الشرب الذي له خير آل واصحابه خير اصحاب  
الداعي الى فتنه الجلود والمآب تنفيج المذنبين من العذاب صلى الله عليه وآله  
وصحبه وسلم صلوة دائمة باقية الى يوم المرح والمآب -

تهليل شب كيث بنه بيه سي لا اله الا الله الذي ارتفعت بقدرته السموات  
لا اله الا الله الذي زينها بالجود الزاهرات لا اله الا الله مبيت الاحبار  
وحجى الاموات لا اله الا الله قاضى الحاجات ومجيب الدعوات وكاشف  
الكربات لا اله الا الله الحليم الكريم الذي اذا سئل اعطى وعاد بالامنيات  
لا اله الا الله الحليم الكريم الذي يقتل التوبة عن عباده ويعفو كبره عن سيئات  
لا اله الا الله الحليم الكريم الذي قطرة من بجا ركبه تملأ الطرقات ونظرة  
بعين عنائته تدبب الحسرت لا اله الا الله القابل تعالى في حكم الآيات  
البنيات على لسان سيد السادات ان الحسنات يذهبن السيئات لا اله  
الا الله محمد الرسول الله سيد السادات المبعوث بالآيات البنيات  
الى كائنه البريات الويد بالمعجزات الباهرات الداعي الى روضات الجنات  
تنفيج المذنبين من الهلكات صلى الله عليه وآله وصحبه وسلم صلوة دائمة  
باقية بالليل والنهار تملأ الارض والسموات -

تهليل شب ووشنيه بيه سي لا اله الا الله الملك القهار لا اله الا الله  
الحليم الكريم التار لا اله الا الله كبر النهار على الليل وكبير الليل على النهار  
لا اله الا الله الحليم الكريم الذي اذا سئل اعطى واذا استجير اجار لا اله الا الله

الحليم الكريم الذي يقبل التوبة عن عباده ويعفو بكم عن الآثام  
لا اله الا الله الحليم الكريم الذي قطرة من بحار كرمه تلاءم الاقطار  
نظرة بعين عنايته تذهب عنا الأكلال اله الا الله القائل تعالى في  
حكم الايات والذكا على لسان نبه المصطفى المختار وديك عبق  
سابعاء ويختار لا اله الا الله محمد رسول الله النبي العربي المنسار  
المعبوث بالهدى والانوار الموند بالملكه الابراس علم الحاجر والارسل  
الذي اله خير ال وامهارة خير اصهار الداعي الى جنة الخلد دار القرار  
شفيع المذنبين من عذاب النار صلى الله عليه وعلى آله وصحبه وسلم  
صلاة دائمة باقية ليس لها كحد ولا انحصار تليق بشيئ من  
لا اله الا الله حقاً حقاً لا اله الا الله ايماناً صدقاً تقيده المن لا نوراً  
لا اله الا الله تقني الخلايق وربنا عز وجل حي بقي - لا اله الا الله  
المجود في سائر الافاق جنوباً وشمالاً وغرباً وشرقاً لا اله الا الله  
قائلها لا يزال في درج المعالي رقا ومن كل خير لبقاء ومن كل شر ما  
لا اله الا الله الحليم الكريم الذي اذا سئل اعطى وكان وعداً حقاً لا اله  
الا الله الحليم الكريم الذي قطرة من بحار كرمه تلاءم الاكوان وزقا ونظر بعين  
عنايته تصلح الانسان حقاً لا اله الا الله الغافل في حكم اياته تعالى لسان  
نبه صدقا واسراراً هلك به مطر عليها لا تشك منها طاه صا  
انزلنا عليك القرآن تشقى لا اله الا الله محمد رسول الله المعبوث بالرسالة  
حقاً المنزل عليه القرآن صدقاً أكمل الخلايق خلقاً واحسنهم خلقاً وافصح النعم

مقالته ونطقا دابر العالمين وداقنى صلى الله عليه وعلى اله وصحبه صلاة دائمة  
 باقية تدوم وتبقى تبليغ شب يا ريشنه يبر في لا اله الا الله الملك الدين  
 لا اله الا الله العظيم سلطان لا اله الا الله ربنا الرحمن وبه التعان لا اله  
 الا الله الحليم الكريم الذى اذا سئل اعطى واذا استعين اعان لا اله الا الله  
 الحليم الكريم الذى يقبل التوبة عن عباده ويعفو بكمه عن العصيان لا اله الا  
 الحليم الكريم الذى قطرة من بحار كرمه تلا الاكوان ونظرة بعين غنايته تدب  
 من الاموات لا اله الا الله القائل تعالى فى محكم القرآن على لسان سيد ولد  
 العدتان اى الله يا مبرا بالعدل والاحسان ومن خاف مقام ربه جنتان  
 لا اله الا الله محمد رسول المختار من آل عدنان المنزل عليه القرآن الذى  
 فزاد الله بوجوده الاكوان المبعوث بالهدى والبيان الى الثقلين الانس  
 والجان الداعى الى نعيم الجنان شفيع المذنبين من عذاب النيران صلى  
 عليه وعلى اله وصحبه وسلم صلاة دائمة باقية فى كل حين والى -  
 تبليغ شب خشنه يبر - لا اله الا الله ولا نعبد الا اياه - لا اله الا الله  
 ولا نعبد الا على الله لا اله الا الله نعم الرب ونعم الاله طوبى  
 لبيته مولا لا اله الا الله الحليم الكريم الذى قطرة من بحار كرمه تلا  
 ارضه وسما - ونظرة بعين غنايته تقرب العبد الى مولا لا اله  
 الا الله الحليم الكريم الذى يقبل التوبة عن عباده ويعفو بكمه عن  
 عصا لا اله الا الله الحليم الكريم القائل تعالى جل ثناؤه وقد سمع  
 اسماؤه على لسان نبيه ومصطفاه واصبر وما صبر لست الا بالله

برقی بین اور یہ صلوة نصف ساعت بخمیس میں ادا ہوتی ہے بعد اذان تہجد کو صلوة مذکورہ ہو کر پہلی ہو جاتی ہے  
 لا الہ الا اللہ سبحانہ خالق الاصباح لا الہ الا اللہ سبحانہ منشئ الراح  
 لا الہ الا اللہ سبحانہ خالق الاشباح والارواح لا الہ الا اللہ سبحانہ من  
 بعلم الليل اين راح لا الہ الا اللہ سبحانہ هارم الليل بضياء الصباح لا الہ  
 الا اللہ سبحانہ مطير الجناح لا الہ الا اللہ سبحانہ الكريم الفناح لا الہ الا  
 اللہ سبحانہ اللہ الواحد القهار یہ یہ تہذیب کر کے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم  
 ان اللہ فانی یحب والیہ والنوی یخرج الخی من البیت ویمخرج البیت من الخی فانی  
 اللہ فانی یفکون فانی الاصباح وجعل الليل سکنا والشمس والقمر حسابنا  
 ذالک تقدیر الغریز العظیم وهو الذی جعل لکم النجوم لتهیدوا بها فی ظلمات البس  
 والجمرد فصلنا القوم بعقولهم وهو الذی انشا کرم نفسی فاحد قستقر  
 و مستوح قد فصلنا الایات لقوم یفقهون وقل الحمد لله الذی لم یفقد  
 ولدا ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الدنل وکبره نکیر  
 بعد اس کے صبح کی اذان محض رئیس الموزنین دیتا ہے بعد اذان کے  
 جوڑے عرصہ کے بعد منارہ پر سے اوتر جاتا ہے پیر اقامت جانت  
 شاخیر کے ہوتی ہے جمعہ کے روز اگی اذان کے یہ تکریم کہتے ہیں  
 یومئذ یسأل السماوات وما فی الارض وان یندر علی صدقہا وحفوة یحاسب  
 بها اللہ فیخیر من یشاء ویعذب من یشاء واللہ علی کل شیء قدیر  
 عن الرسول بما انزل الیہ من ربہ واللہ یفعل کل شیء  
 ویکتب فیہ سلا لا یفرق بین احد من رسلہ وقالوا سمعنا واطعنا

غفرانك ربنا واليك العير لا يكلف الله نفسا الا وسعها لها ما كسبت وعليها  
 ما اكتسبت ربنا لا تولدنا ان نسبنا او لخطانا ربنا ولا تحمل علينا اصرا كما  
 حملته على الذين من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقة لنا به واعف عنا واغفر  
 لنا وارحمنا انت مولانا فانصرنا مع القوم الكافرين ما كان محمد ابدا  
 من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين وكان الله بكل شيء عليما  
 يا ايها الذين امنوا اذكروا الله ذكرا كثيرا وسبحوه بكرة واصيلا هو الذي  
 يصلي عليكم وملائكته ليخبركم من الطلوت الى النور وكان بالمؤمنين رحيما  
 تحبهم يوم يلقونه سلام واعد لهم اجرا كبيرا يا ايها النبي ان ارسلناك  
 شاهدا ومبشرا ونذيرا وداعيا الى الله باذنه وسراجا منيرا ونبذنا من  
 بان لهم من الله فضلا كبيرا ولا تطع الكافرين والمنافقين ودع اذنهم  
 وتوكل على الله وكفى بالله وكيلا يا ايها الذين امنوا اذا نودي للصلاة  
 من يوم الجمعة فاسعوا الى ذكر الله وذروا البيع ذلكم خير لكم ان كنتم  
 تعلمون فاذا قضيت الصلاة فانتشروا في الارض وابتغوا من فضل الله  
 واذكروا الله كثير العلمكم يفعلون واذا رאו تجارة او غوا نفصوا اليها  
 وتركوا قايما قل ما عند الله خير من اللهم ومن التجارة والله خير الراغبين  
 ان الله وملائكته يصلون على النبي يا ايها الذين امنوا صلوا عليه وسلموا  
 تسليما اللهم صل وسلم وزد وبارك على اشرف عبادك ونبين  
 عبادك سيدنا ومولانا محمدا وعلى اله وصحبه وسلم وزده بار ربنا  
 وكرما ومهابة ورفعة وعزا ومجدا وفخرا وتعظيما بادروا الى طاعة الله

والی طاہر رسولہ والی الصلوٰۃ کان فی امان اللہ تمام ہو ہی تذکیر  
 بعد اس کے وہ صلوٰۃ ہوتی ہے جو بعد اذان تہجد کے ہوتی ہے  
 بس کا ذکر اوپر ہوا پیر اذان جمعہ کی ہوتی ہے بعد اذان سو دن  
 سارہ پڑھتا ہے ماہ رمضان میں بجائے تذکیر کے یہ تسمیہ  
 کہتے ہیں تسعرواھنکم اللہ پہلے عرس الموزنین کہتا ہے پیر  
 موزنین کے بعد دیگرے کہتے ہیں عرس کہتا ہے تسعرواھنکم  
 اللہ من بعد سب موزنین کہتے ہیں عرس کہتا ہے تسعرواھنکم اللہ علیہ  
 وعلیکم قبلکم اللہ پیر موزنین بھی کہتے ہیں پیر عرس کہتا ہے تسعروا  
 وعظموا ومجدوا واعتصموا شہر الصیام شہر التہجد والقیام والایمان  
 شہر غفران الا نام یا امتخیر الانام ہنا مکم اللہ اہل سار ایک ایک  
 ہی کہتے ہیں پیر عرس کہتا ہے تسعروا وعظموا ومجدوا واعتصموا شہر  
 رمضان شہر التہجد والقرآن شہر الفضل والاحسان شہر نفع فیہ  
 ابواب الجنات وفتح فیہ ابواب النیرات وبعث فیہ کل مارک  
 وشیطن یا امۃ سید ولد عدنان ہناکم اللہ اہل سارہ ایک ایک  
 کہتے ہیں تسعروا وعظموا ومجدوا واعتصموا ہذا اللیل والایام  
 واكثر فیہا من تلاوة والقیام تدخلوا بحجۃ بسلام یا امۃ النبی  
 علیہ الصلوٰۃ والسلام ہناکم تسعروا وعظموا ومجدوا واعتصموا  
 شہر البرکات شہر التہجد والقراءة شہر الفضل والחסنات  
 وقتال ریبہ الغفرات وتحوایہ السیات وغفر فیہ الزلات ونسک



فيه الغيرات وترفع فيه الدرجات يا امة سيد السادات هياكم الله  
 سب زین ایکے بد ایکے بن کس کتابے تشر و اہناکم اللہ تشر و ا  
 ضیعکم اللہ تشر و تاب اللہ علینا وعلیکم قبلکم اللہ تشر و اعظموا  
 و مجدوا و اغتصموا شہرکم هذا شہر عظیم القدر یا اهل التناکم  
 من عتیق فیہ ربہ اعتفا فیہ الجنان تعلیہ و الثار فیہ تغلق فیہ  
 البرکات تنزلت و الخیر فیہ حقاً ہنیالکم یا صائمین فامثروا موزین  
 ایکے بد ایکے بن کس کتابے عیاد الرحمن تشر و فانی فی المصور برکت  
 سنتہ بینکم و لد عدنان فانہ قال صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم  
 للصائم فرحان فرحہ عند فطار و فرحہ عند افطار یہ کلوا  
 و شربوا ہناکم اللہ کلوا و اشربوا لا ضیعکم اللہ کلوا و اشربوا فان  
 اللہ علینا وعلیکم قبلکم اللہ اہل منارہ اسکے ایکے بد کس کتابے  
 کلوا و شربوا و عظموا و مجدوا و اغتصموا و احفظوا سر ما نت  
 من لکم الذی خلقکم هذاکم و المدی رمزکم فاولکم و یوم ہذا  
 الشہر الشریف ہناکم و مجوار نبی محمد صلی اللہ علیہ و سلم حیاکم  
 و رعاکم و لتکملوا العدة و لتکبروا اللہ علی ما ہذاکم قبلنا اللہ  
 و یا کم موزین ایکے بد ایکے بن کس کتابے کلوا مما فی رزق  
 حلالاً طیباً و اعلموا صالحا اصلحکم کلوا من رزق ربکم و اشکروا  
 بلذہ طیبہ و رب غفور کلوا و اشربوا و صلوا علی نذیکم خیر الا ما  
 علیہ من اللہ افضل الصلوٰۃ و السلام پر یہ اسکے قابل

جو آگے گزری پہر بعد اوس پہاڑس اور آٹا، اور دوسرا س منارہ پہاڑ تسمیر کہتا ہے  
 قرب الاذان و حان وقت الاذان رحمہ اللہ من بتقظ و لصومہ و تحفظ  
 وعن الغيبة والنهيمة اعرض كلوا واشربوا فقد قرب الصباح  
 و اکثرول من السلاوة في الساء والصباح يا امة اسعد الللاح هناك  
 اللہ اور بھی الفاظ تسمیر جو خیال میں آدے کہتا ہے اور توسل بنیاب سے کہیں  
 صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کہیں اور اشارہ بھی دھانسے عزیزین اہل منارہ جیسا کہ سرس کہہ سکتے ہیں  
 کلوا ما فی الارض حلالاً طیباً و اعلموا صالحا اصلحکم اللہ  
 سبب زمین اہل منارہ جیسا کہ سرس کہہ سکتے ہیں کہ کلوا من رزق ربکم واشکروا  
 اللہ بلفظ طیبہ و رب غفور کلوا واشربوا وصلوا علی نبیکم خیر الامم  
 علیہ من اللہ افضل الصلوٰۃ و انزل فی السلام ما بقی من اللیل ۱۸  
 لیل واشربوا لماء مع التجهیل سبحان اللہ العظیم ادر لیل و اقبل  
 النهار بقدر الغریب الحیار کل ذلک نقص من الاعمار و اعندوا بالو  
 الابصار للذلک اللہ الواحد القہار بعد اسکے بعد اذان تہجد کہتے ہیں  
 بعد اذان تہجد کے تہلیل و تسبیح روزمرہ جسا ذکر او پر ہوا کہتے ہیں بعد اذان  
 کے اذان میں کی کہتے ہیں فصل ششم بیان میں روشنی روزمرہ  
 اور مسجد نبوی کے حال روشنی روزمرہ کا جب گیارہ گھنٹہ بتقریب ۱۱ بجے  
 دن کے گزرنے سے ایک شخص عرب اہل بلوہ سے سفید جیہ میں کہتا ہے کہ  
 انوات کے حجرہ سے کیفہ اچاندی ادر پیش کی ادر چوڑے پہنچتے  
 حرم سنی واسطے روشنی روزمرہ اور مسجد نبوی کے لاکر گیا روین

درجہ میں مسجد مبارک کے قریب جالی شریف متصل اوس دروازہ  
 جالی شریف کے جو رو برو اغوات کے جو تڑہ کے ہے بیٹہ جاتے  
 مین اور جو لوگ کے نماز کے واسطے حاضر ہوتے مین اون مین بچے اور  
 بڑے آن کر ایک ایک شخص اون کیفون اور موم بتی مین سے ایک  
 ایک کیفہ اور موم بتی لیکر اون کے طرف بیٹہ جاتے ہیں جب گیارہ  
 گھنٹہ پر چالیس دقیقہ دن کے ہوئے ایک اور شخص اوسی طریق سے  
 سفید شاپہن کر کر بانڈ کھر و بر و کھرہ تاشیہ کے سودپ آن کر بیٹہ  
 جاتے ہیں جب گیارہ گھنٹہ بیالیس دقیقہ ہوئے وہ شخص کچھ کے  
 پاس سے اٹھ کر بسم اللہ کہتے ہیں پس بچہ داؤن کے بسم اللہ  
 کہنے کی سب خوبہ بڑے اور چھوٹے جماعت کے اپنے مقام  
 سے اٹھ کر باب جبریل کے قریب جالی مبارک کے طرف موعد  
 کر کے صف بانڈ کھر دست بستہ کھڑے رہتے ہیں اور کھید بردار  
 خوبہ کو خمی جالی مبارک کے دروازہ کی لاکر دروازہ مبارک روشن کرتا  
 ہے کو خمیان اور قفل دروازہ جالی مبارک کے تمامی چاندی کے مین  
 اور سب کو خمیان ایک ہی چاندی کے زنجیر مین ہیں وہ زنجیر اس قدر  
 موٹی اور دھار ہے کہ خوبہ کھید بردار اس زنجیر کو اپنے گلے مین  
 ڈال کر اغوات کے حجرہ سے باہر نکلتا ہے جب دروازہ مبارک  
 جالی شریف کا روشن ہوا وہ خوبہ وہی حجرہ مین سے دو سونے کے  
 کچے بڑے بڑے اوس مین موم بتی قریب دیوار کے طول ہیں روشن

کر کے باہر لا کر بڑے خوجون کے ماتھ میں دیتے ہیں وہ خوب سے ادوں  
 کیونکہ اپنے ماتھ میں لئے ہوئے جالی مبارک کے اندر حاضر ہوتے  
 ہیں اور پیچھے دو اور خوب سے ادوں کی جماعت کے جالی شریف کو اندر  
 جاتے ہیں پیچھے خوجون کے اور عرب اہل بلد سے ایک ماتھ میں چائے  
 کا کیفہ دوسرے ماتھ میں چھوٹے موسم بتی روشن کر کے واسطے روشنی  
 فتادیل اندرون جالی شریف کے حاضر ہوتے ہیں جن کو اس سعادت عظمیٰ  
 مشرف ہونا منظور رہو تو خوجون کو نذرانہ دیکر بھی وقت میں اس خدمت شریف  
 سے مشرف ہوتے ہیں دوسرے خوب سے جو باب جبریل کے پاس صفت  
 باندھے ہوئے کھڑے ہوتے ہیں ایک ایک چوب جس کے سر پر دو شاخ  
 لہے کے لگے ہوئے رہتے ہیں واسطے روشنی فتادیل مسجد مبارک کے  
 جاتے ہیں نمازی لوگ جب چلے سے اپنے ماتھوں میں کیفہ اور موسم بتی  
 لئے ہوئے صف باندھ کر واسطے خدمت گزاری روشنی مسجد مبارک  
 حاضر اور مستعد رہتے ہیں موسم بتی کو روشن کر کے ادنیٰ کیفوں میں  
 رکھتے ہیں تاکہ فرش مسجد مبارک کا موسم بتی کے آنسو سے خواب نہ  
 پیچھے ادوں خوجون کے ردائے ہوتے ہیں جب خوجو فتدیل مسجد مبارک کو  
 بعد زنجیر اوس چوپ سے لگال کھڑا ہو جاتا ہے وہ شخص جو اپنے  
 ماتھ میں موسم بتی روشن کئے ہوئے کھڑا ہوتا ہے۔

**فائدہ** معنہ ہر ابو (۲۹۴) ہے اس کے بعد معنہ (۳۲۱) ہے بعد میں  
 دو معنوں ہندسات کے سہو آچوٹ گئے ہیں معنوں برابر تھا ہے

اُس موم بتی سے جی قندیل کی روشن کر دیتا ہے پھر اُس قندیل کو خواجہ اور  
 دوشاخہ میں اُس کے لٹکا دیتا ہے اسی طرح سے روشنی تمام قنادیل مسجد شریف کی  
 ہوتی ہے جب سب روشنی ہو گئی سب لوگ جو کیفہ لینگے تھے اور موم بتیان  
 بجی ہوئی لاکر انھیں صاحب کے نزدیک کھدیتے ہیں اور وہ صاحب وہ سب  
 کیفہ جمع ہوئے بعد اُسی حجرہ میں اعوات کے رکھ دیتے ہیں اور وہ جو چھوٹی  
 جماعت میں کے زور و جوت رہے کے ہاتھ باندھے ہوئے کھڑے رہتے  
 ہیں جب سب خواجہ روشنی سے فراغت پا کر آدین انگلی ہاتھ سے سر جو لوگو  
 روشنی کی لیکر پھر اُسی حجرہ میں رکھ دیتے ہیں اور جمعہ کی اور سیر کی رات کو وہ  
 سر یکہ سونے کے ایک شیخ المحرم اپنے ہاتھ میں اور ایک سرانامہ شیخ المحرم  
 جو خواجہ نہیں ہے میں اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے جالی شریف کے اندر حاضر  
 ہوتے ہیں اور قاضی اپنے ہاتھ میں جمعہ کی رات کو بخوردان لیکر حاضر ہوتے ہیں  
 اور سر شب میں بخور کی خدمت ایک شخص علیحدہ کو مقرر ہے اور عادت یہ ہے  
 کہ خواہ شیخ المحرم یا قاضی یا اور اہل خدمات جب اندر جالی شریف کے حاضر  
 ہوں تو سفید شاہ پہنکر اور سفید پٹکے سے کمرون کو باندھ کر عطر اور گلاب اور  
 خوشبو اپنی جسم پر لکھ کر جالی شریف کے اندر داخل ہوتے ہیں اور جالی مبارک  
 کے اندر حاضر ہو نیکانامہ داخل مشہور ہے اور پھر یا اگر اسکو اتار دیتے  
 ہیں جالی مبارک میں حجرہ نبوی کے اطراف اور حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا  
 کے روضہ مبارک کے اطراف ملکہ پختہ بانڈی کا بچ کی بازنجیر ملائی کہ زنجیر ایک  
 ایک کی تھمنا و زنی اشی تولہ کی ہوگی آویزان ہے اور سوا ہے اس کے

ایک چھیکہ گلاسوں کا بنی کا بازخیر طلائی آویزان ہے اور دو جہاز طلائی چہار شاخی  
بے کنول وزنی تخمیناً اسی تار کے ہونگی اور ماوراء اس کے عود دانی انگلیٹھیاں یعنی  
اتشدان اور لستر اور ہانڈی اور قنادیل سراسر سوئے کی بنی ہوئی کہ تعداد میں پتیس ہیں  
مواہ شریف اور بالین شریف کے رخ پر آویزان ہے اور ایک جوڑی درخت  
نقروی چہار کنولی کا بنی قبہ خاتون جنت میں لگی ہوئی ہیں اور دو جنت یکہ کلان  
سراسر سوئے کے اور ایک جوڑا نین کی مرصع الماس سے ارتفاع میں  
دو ہاتھ کے اور نیچے اُس کے دو بڑی تہالیا سوئے کی معدستہ ہاے طلائی  
چوکیوں پر دھرے ہیں اور اُس کے اندر الماس بہت حسن سے جڑا ہوا ہے  
وزنی تخمیناً اسی تار کے ہونگی اور نیچے اُس کے گردہ چرمی کہ اُن پر گل و برگ  
نقروی جڑے ہوئے ہیں بچھا جاتے ہیں اور دوسرے جوڑے ہاتھ کے  
ارتفاع میں وزنی تخمیناً ایک سو تار کی مواہ شریف اندر رکھی ہوئی ہیں اور ایک فردیکہ نقروی  
وزن میں دس تار تخمیناً ڈیڑھ ہاتھ کے ارتفاع میں روضہ شریف میں حضرت خاتون  
رضی اللہ عنہا کے دہری ہوئی ہے مسجد نبوی کی تمام ہانڈیاں اور جالی مبارک  
کے اور یہ یکہ اور جہازوں میں ہر شب روشنی ہوا کرتی ہے اور سو اُس کے  
یکہ نقروی پانچ سات ہیں کہ وہ جالی شریف کے اندر رمضان شریف میں روشن  
ہوا کرتی ہیں معلوم کیا جاوے کہ یہ جو سامان مسجد نبوی کا اور جالی شریف کا لکھا گیا یہ  
وہ سامان ہے کہ عادت اسکی برتاوہ کی اور رواج اس کے استعمال کا جاری  
ہے ورنہ اس سامان اور اسباب وہ چند زیادہ سامان نقروی اور طلائی اور کانچ  
کا لکھا کہ روپیہ کا حرم شریف کی کوٹھی میں پڑا ہوا ہے کہ اس کے استعمال کی طرف

خدام اور حکام کو التفات نہیں سے مثلاً بڑے بڑے کیتے طوعین اور چاندی کے  
 بھی وزنی تخمیناً چالیس اٹار اور پچاس اٹار کے جوڑیاں بیشمار ہیں کہ بعضے بعضے آئین  
 سے بسبب قدامت کے شکستہ بھی ہو گئی ہیں اور زنجیر قنادیل کی جو ایکسچو ستر  
 نقروی ہیں اور اتنی ہی کوتل موجود ہیں اور طلائی زنجیریں اس سے چہاچند موجود  
 ہیں بسبب سرقہ ہونیکے نہیں گزرا تے ہیں اب باقی سامان جو جالی شریف میں  
 سوائے روشنی کے موجود ہے جو کچھ کہ معلوم ہوا ہے وہ عرض کرنے میں  
 آتا ہے حجرہ شریف کہ طول میں بیس ہاتھ اور عرض میں پندرہ ہاتھ سراسر پوشیدہ  
 پردہ مبارک سے ہر اطراف اسکے مرورید گلان و عمدہ حسب موقعہ لگے ہوئے  
 ہیں اور مواجہ شریف کی طرف ایک تختی الماس کی مقدار میں ایک کف دست کے  
 موافق ہوگی نہایت تابان و درخشان ہے اور لا قیمت ہے سونے کے حلقہ  
 میں جڑی ہوئی پردہ مبارک میں آویزان ہے اور یہ سب جو اسرات سے جو  
 وہاں موجود ہے مستثنیٰ ہے اور سوائے اسکے تختیاں جو اس کی مثل زرد  
 و یاقوت وغیرہ کی بطور خوشہ ریشم میں گھٹی ہوئی کہ عدد میں دو تین سو ہوگی جاچھا  
 پردہ شریف میں آویزان ہے مگر پردہ شریف میں پوشیدہ ہونیکے سبب باہر  
 باہر سے نمایاں نہیں ہے یہ فقط جو اسرات قیمتی لکھو گہار و سیکا ہے کہ اہل اخلاص  
 نے شمار اقدام اوس صاحب لواک کے کہے ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ و اوصیاء  
 و ازواجہ وسلم اکثر جو اسرات گزرا تے ہوئے اقربا سلطان روم کی عورتوں  
 میں سے ہے راوی کہتے ہیں کہ خسوقت داخلہ جو اسرات کا لیا گیا تین روز کا کل  
 فقط اسی میں صرف ہوئے سوائے اسکے قریب سو کے بلکہ اس سے

زائد کلام اسد عجیب عجیب جالی مبارک کے اندر کتابخانہ میں رکھی ہوئے  
 ہیں کہ بیان اسکا کما حقہ غیر ممکن ہے تھوڑا سا علیہ انکا بطور نمونہ کے عرض  
 کیا جاتا ہے قرآن شریف کے اوراق پر طلا اس قبیل کا دیا ہوا ہے کہ بالکل پتھر  
 سونیکا معلوم ہوتا ہے کاغذ پنا اس کا بالکل تمیز نہیں ہوتا اور تحریر حروف روپہ کی  
 اس قبیل سے کہ جیسا کوئی تیرجا دیا ہے ویسا ہی کاغذ نقروی اور حروف طلائی  
 اسے چھ شطہ کہ ہر حرف اس کے مثل جو اس کے قابل دید ہے اور باقی اوصاف  
 ان کے دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں لکھنے میں نہیں آتے یہ قرآن گزرا نے  
 ہوئے سلطان کے اور حضرت کے عاشقوں نے گزرا نے ہیں اور بسبب  
 معروضہ انکی جالی شریف کے اندر رہتے ہیں باہر نہیں نکلتے حرم شریف میں  
 درمیان مسجد نبوی صلی اسد علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے اڑتالیس درخت روشنی میں  
 ہر چند کہ چند درخت ان سے ایسے بزرگ اور عظیم الشان ہیں کہ بڑے بڑے  
 مکانوں کی زینت کے واسطے ایک دو آئین سے کافی اور بس ہے تاہم مسجد نبوی  
 ایسی وسیع و بزرگ ہے کہ اگر اسکی دو چند بلکہ چار چند بھی آویزان ہو تو گنجائش  
 ہے واسطے ایضاح کے علیہ اور مقام ہر ہر درخت کا بیان کئے جاتا ہے ایک  
 درخت کا بیج کا بزرگ سفید استی کنول کا پیتی شاخوں کا چار حلقے بلند ہیں ڈیڑھ  
 قد آدم کے موافق محاذی گوشہ جالی بالین شریف کے پانچویں چشمہ میں مسجد مبارک  
 کے آویزان ہے اور گزرا نا ہوا سلطان کا ہے کہ آئین روشنی ہر روز ہوا کرتی  
 ہے اور ایک جوڑی سیخ درخت کی چالیس کنول کا بیج کے طلائی کام کے طور  
 پیتی شاخوں کے دو حلقہ موافق قد آدم کے بلند ہیں محاذی جالی بالین شریف کی

بیان روشنی  
 نبوی صلی  
 اللہ علیہ وسلم



کہ ایک اُن کا چہرہ چشمین اور دوسرا بارہویں چشمہ پہنچ مسجد نبوی کریم اور ان  
 سے یہ دونوں نہایت عمدہ اور کم یاب ہیں یہ جوڑی گزرائی ہوئی پیمین کی ہے  
 جب تک وہ زندہ رہا ہزار روپیہ سالانہ اوسکی روشنی ہر روزہ کیواسے گزرتا  
 رہا بعد انتقال اوسکے فرزند اُس کے آنسوین دیکھی روشنی کا رخ گزراتے رہے  
 اب قافلہ کو وقت آسمین روشنی کیجاتی ہے اور ایک جوڑی سفید درخت  
 بارہ کنولی پیتی شاخوں کی کہ ایک اُسے محاذی جالی خلف مبارک کے اول  
 چشمہ مسجد میں آویزاں ہے اور دوسرا محاذی پہلے چشمہ جالی پائین شریف کے  
 پہلے درجہ مسجد میں آویزاں ہے اور ایک درخت چوبیس کنول کا پیتی  
 شاخ کا دو حلقے بزرگ سفید محاذی پہلے چشمہ جالی پائین شریف کے  
 آویزاں ہے اور ایک درخت چہرہ کنول کا طلائی کہ شاخ اُسکی سفید کانچ کی  
 ہے کہ نہایت عمدہ ہے روبرو دروازہ جالی مبارک حضرتہ خاتون جنت علیہا السلام  
 عنہا کی آویزاں ہے اور ایک درخت اسی کنول کا پیتی شاخ محاذی گوشہ جالی  
 مواجہ شریف کے آویزاں ہے ان سب میں ہر روز روشنی ہوا کرتی ہے  
 اور ایک جوڑی درخت چہار کنولی کانچ کے کہ رخ اور شاخ اوسکی نقروی نقشی  
 ڈھلی ہوئی وزن میں تھینا لکھنؤ میں آثار مقابل جالی مواجہ شریف کے آویزاں  
 ہے اور لکھنؤ ایسی ہی نقروی پنخ و شاخ و بے کنول کانچ محاذی اسی کے  
 آویزاں ہے اور ایک درخت اٹھارہ کنول کا دو حلقے کہ رخ اور شاخ اُسکی نقروی  
 ڈھلی ہوئی وزن میں بست آثار تھینا مقابل جالی مواجہ شریف کے آویزاں ہے  
 اور دو عمدہ مہتابی طلائی بے آویزہ کانچ روبرو جالی مواجہ شریف کے آویزاں

ہے اور انہیں ہر شب روشنی ہوا کرتی ہے اور ایک درخت کا بیج کاتیس کنولی  
 طبع نفردی بیج و شاخ محراب عثمانیہ کی روبرو آویزان ہے اور روشنی اُس میں ہر  
 کو ہوتی ہے اور دو عدد حلقہ گلاسوں کے چھیکہ کے طور پر روبرو جالی مواہجہ  
 کے آویزان ہے اور اُس میں روشنی ہر شب ہوا کرتی ہے اور گوشہ جالی مواہجہ  
 شریف سے باب السلام تک آٹھ درخت ہیں کہ بعض انہیں سے آٹھ کنول و بعض  
 چھ کنول کے اور بعض نوین روشنی زیتون کے تیل کی اور بعض میں موم بتی کی  
 ہر شب ہوتی ہے اور سوائے اسکے اخیر درجہ مسجد میں درمیان باب السلام  
 اور باب الرحمتہ اور مقابل اس کے نو درخت ہیں کہ بعض انہیں سے آٹھ کنولی  
 اور بعض چھ کنولی ہیں اور ہر شب انہیں تیل زیتون کی روشنی ہوا کرتی ہے اور  
 ایک درخت نفردی بلا کنول بطرز قدیم وزن میں تخمیناً پندرہ تار کا مقابل جالی بالین  
 شریف کے چھ چشمہ میں مسجد کے آویزان ہے اور ایک درخت کا بیج کا گیارہ  
 کنولی دو حلقہ مقابل جالی بالین شریف کے کہ شاخ اور بیج اُسکی بھی کا بیج کی جالی شریف  
 سے پہلے چشمہ مسجد میں آویزان ہے اور روشنی اُس میں پیر کی رات اور  
 اور جمعہ کی رات ہوا کرتی ہے اور ایک درخت کا بیج کا پچیس کنول کا بطرز جدید  
 نایاب کہ شاخ اور بیج اُس کی طبع طلائی روبرو سے محراب نبوی صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم درجہ سوم میں مسجد کے آویختہ ہے اور سید ہی طرف منبر مبارک  
 کے روبرو سے محراب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جوڑی درخت کا بیج  
 آٹھ کنول کی کہ شاخ اور بیج اُسکی پتلی ہے آویزان ہے اور اُس میں روشنی  
 ہر شب ہوا کرتی ہے اور بائیں طرف منبر مبارک کے روبرو محراب سلیمانی

کے تین درخت آٹھ کنولی کہ شاخ اور بیج اُن کی کاٹچ کی نقشی نہایت عمدہ  
 لنگے ہوئے ہیں اور اس میں روشنی ہر شب ہوا کرتی ہے اور تین درخت نورانی  
 بلندی میں ڈیڑھ قد آدم کی موافق کہ شاخ اور بیج اُسکی کاٹچ کی نقشی اور اُس کے  
 سر پر ایک طرہ کاٹچ کا نہایت عمدہ تیس کنولی محاذی جالی بالین شریف چڑکی  
 پر مسجد شریف میں دہری ہوئی ہیں اور سوائے اس کے تین درخت پانچ کنولی  
 کہ شاخ اور بیج انکی برجی یعنی پتیلی شیشم کے سہ پاؤں پر دہری ہوئی ہیں اور  
 ان میں روشنی ہر شب ہوا کرتی ہے اور ایک جوڑ بڑی طوقی موم بتی کی کہ وزن  
 میں تخمیناً دو من کے ہوگی چاندی کے یکے میں کہ وہ بھی تخمیناً ساٹھ تار کے وزن  
 میں ہوگی اور ایک چھوٹی جوڑ طوقی کہ وزن میں تخمیناً پانچ تار کے ہوگی جو سٹے  
 یکے میں نصب ہے دونوں جانب محراب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دہرے  
 ہوئے ہیں اور ایسا ہی دو جوڑ چھوٹے بڑے طوقی پتیلی کیو میں دونوں جانب  
 سلیمانی کے اور ایسا ہی ایک جوڑ چھوٹی بڑی پتیلی کیو میں دونوں جانب محراب  
 عثمانی کے دہرے ہوئے ہیں لیکن جو محراب عثمانی کی بڑی طوقین میں ان  
 دو محراب کے طوقوں سے کچھ کم ہیں اور روشنی ان سب بڑے طوقوں کی  
 باعث بلندی کے سیڑی پر چڑھ کر کرتے ہیں چنانچہ محراب النبی صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم اور محراب سلیمانی کی دو جانبوں میں واسطے روشنی کے  
 پتیلی سیڑی نصب کی گئی ہے اور محراب عثمانی کے طوقی روشنی سیڑی لکڑی  
 پر چڑھ کر کرتے ہیں اور ان طوقوں میں روشنی جسوقت کہ ایام نماز کو کھڑے  
 ہوتا ہے کرتے ہیں اور بعد اختتام نماز کے خاموش کر دیتے ہیں اور

پتلی کیے کہ ارتفاع میں تین ہاتھ اور تعداد میں آٹھ ہین جالی شریف سے سراسر  
 پتلی کتیری کی رکھی ہوئی ہین اور شکل اسکی یہ ہے کہ جسمین بتی لگاتے ہین  
 ایک ہاتھ بلند بشکل قندیل کے ہین اور نیچے اس کے دو ہاتھ کا دستہ تھالی  
 پر جما ہوا ہے اس میں بھی وقت نماز کے روشنی کرتے ہین اور دن کو سبز  
 غلاف اور پیر پناہ دیتے ہین اور سواے اس کے چھوٹے یکے ایک ایک  
 ہاتھ کی بلند کہ وقت قرآن خوانی کے روشن کرتے ہین اور نفس مسجد میں پتلی  
 ہانڈی کلچ کی بازخیر اسے نفرو کی ساتھ تولہ وزن میں تھمینا زخیر ایک ایک  
 ہانڈی کی ہونگی اور سواے اس کے ایکستوجہتر ہانڈی بیوتات میں یعنی دالان  
 ہر دو جانب مسجد شریف کے اور دروازوں پر اور جواب میں بازخیر پتلی آویزان  
 ہے آگے کل حرم شریف کے ہانڈیاں بازخیر نفرو تھی اب بسبب سرقہ  
 ہونیکے جواب اور بیوتات میں سے زخیر نفرو کمال لیکر زخیر پتلی لگائی ہین  
 اور اس میں روشنی ہر شب ہوا کرتی ہے اور روبرو چوترا لغوات کے  
 ایک ہانڈی سراسر نفرو ہے اور محاذی اس کے دو مہتابی طلائی  
 کلچ کے آویزون کی سرخ آویزان ہے اور روبرو محراب سلیمانی کے  
 دو لستر کلچ کے بلند ہین ڈیرہ ہاتھ کے ہونگے اور ایک لستر نقش عہدہ  
 کلچ کا درمیان میں ان دو کے آویزان ہے اور ایک قندیل کلچ کی نایاب  
 نقش روبرو سے منبر شریف کے آویزان ہے اور مولود شریف کی راتین  
 اور معراج شریف کی شب پانچون مناروں پر روشنی قنادیل کی تھ حلقہ اور  
 دروازہ حرم شریف پر بھی زیادہ ہوتی ہے اور ماہ محرم میں وقت آنے حاجتوں کے

ہین روشنی کے  
 ہین شریف کے

بہی ایسا ہی ہوتی ہے اور ایسا ہی شب برات اور شب اول جمعہ ماہ ربیع الثانی  
شب لیلۃ القدر اور دولہ مصر اور شام کو جو ہمراہ محل مصری اور شامی کے حاضر  
ہوتا ہے آگے مراجعت اپنی صحن مسجد شریف میں گیارہ طوق بڑی موسم تہی کی  
روشنی کر کر مولود شریف پڑھا جاتا ہے اور روشنی دختون میں اور ہاتھوں  
میں آگے نماز مغرب کے کرتے ہیں اور بعد نماز عشا کے خاموش کر دیتے ہیں  
اور پھر بعد اذان نماز صبح کے روشن کرتے ہیں اور بعد نماز صبح فجر کے  
خاموش کر دیتے ہیں جانتا چاہئے کہ فرمان سلطانی اغوات پر اس طور سے  
ہے کہ اگر کوئی شخص حرم شریف کے یا جالی مبارک کے نام سے کچھ شے  
گزرانے اور اغوات کا حق سوائے اس کے دیکر اُنکواراضی کر لیا ہے  
تو وہ بیشک حسب معروضہ اس کے گزرانی جاتی ہے اور دخل و تصرف اس پر  
کسی کا نہیں ہوتا ہے اگر حق اُنکا نہ ہو تو وہ اشیاء خود اُنکا حق ہے وہ  
لے لیتے ہیں ہاتھ دیاں اندرون جالی شریف کے مہینہ میں ایک بار دہونی جاتی  
ہیں جس روز کہ دھونے کا دن ہوتا ہے وقت نماز اشراق کے شیخ الحرم  
اور نائب الحرم اور خزانہ دار اور مدیر اور شیخ الاغوات وغیرہ دروہ جالی  
عورتوں کے رو قبیلہ متوجہ جالی شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کے صف باندھ کر بیٹھتے ہیں اور سب اغوات صف باندھ کر دھونے کے  
رستے اور وہاں ایک حصیر بچھا کر اوپر اس کے سفید جاندنی کی پٹ بچھائی  
جاتی ہیں بعد اس کے کتاب اسماء اغوات کی نکال کر ایک ایک کا نام لیکر  
پکارتے ہیں جب سب اغوات جواب دے اور معلوم ہوا کہ سب حاضر ہیں

تو ان کو حکم دیتے ہیں کہ اندر سے ہانڈیاں لاوین پس سب اغوات اندر سے  
 ہانڈیاں لیکر رو برو آنکے رکھ دیتے ہیں بعد اس کے حکم دیتے ہیں پس اغوات  
 دو دو تین تین ہانڈیاں جس قدر کہ نام سے آنکے کتاب میں لکھا ہوا ہے اٹھا لیکر  
 اپنے اپنے مکانون میں لیجاتے ہیں اور مکانین اغوات کے عورتین انکی معرفت  
 کی اپنے اشتیاق سے حاضر رہتی ہیں اغوات واسطے دھونیکے انکو سپرد  
 کرتے ہیں اور ہر ہر ہانڈی کی واسطے ایک ایک ٹشت تانبے کا قلعی کیا ہوا  
 ہے اور ایک ایک صابون کی بھی اور ایک کپڑا سفید پہلے ہوسہی سے دھوتے  
 ہیں اور صابون لگا کر صوف سے دھوتے ہیں کپڑے کو پہلے سے دھو لیکر  
 شکلاتے ہیں پھر وہی کپڑے سے ہانڈیوں کو پوچھتے ہیں بعد اسکے پھر دیتے  
 ہیں اور زنجیریں بھی اسی طرح دھوتے ہیں پہلے زنجیریں حرم شریف میں  
 لگا کر اس چاندنی پاٹ پر جو رو برو شیخ الحرم وغیرہ کے بچھائے تھے پھر رکھ دیتے  
 ہیں اور سب اہل خدمات جو وہاں حاضر رہتے ہیں سب زنجیروں کو ایک  
 ایک آدمی دیکھتے ہیں شاید کہ کسی نوع کا تفرقہ نہوا ہو وے اتنے میں  
 یہ ہانڈیاں بھی دھوئی ہوئی وہاں لا کر رکھتے ہیں پھر سب زنجیروں کو دیکھ لئے بعد  
 زنجیریں دیکر ہانڈیاں اپنے رو برو منگو کر اپنے ہاتھ سے زنجیریں اس میں  
 لگاتے ہیں اور اغوات ان ہانڈیوں کو اٹھا لیکر باب شاہی جالی مبارک  
 کے پاس لیجا کر حاضر رہتے ہیں شیخ الحرم وغیرہ بھی اٹھ کر کھڑے ہوتے  
 ہیں ایک شخص ان کے رو برو آنکر کھڑے ہو کر فاتحہ عرض کرتا ہے  
 اور دعا بھی کرتا ہے پھر اغوات ہانڈیاں لیجا کر جالی شریف میں گزرا دیتی ہیں

سرجمہ کو بعد نماز صبح کے شیخ الحرم بڑی چندی کیون کو جو اندر گزارا ہے ہوتا  
 ہیں دہوتے ہیں اور اس پانی کے متبرک لوگ مشرف ہوتے ہیں حرم شریف کے  
 ہانڈیاں ہر روز تھوڑی تھوڑی دہوتی جاتی ہیں یہاں تک کہ ہفتہ میں انکا اختتام ہوتا  
 ہے پھر ابتداء ہفتہ سے یہ کام شروع ہوتا ہے مثلاً آج ہانڈیاں دہوتی گئی  
 پھر آج کے آٹھویں روز انکے دہونے کی باری آتی ہے حرم شریف کی صفائی کے  
 لئے بڑی بڑی جاروب کھجور کی شاخ برگ سے بنی ہوئی بانس کے نیزوں  
 میں بندھی ہوئی ہیں اس سے گل حرم شریف کی صفائی ہوتی ہے یہ صفائی اندرون  
 حرم اغوات اور خادین حرم شریف سے متعلق ہے ایسے ہی جاروب میں بیرون  
 حرم شریف اطراف کیلئے مقرر ہیں جنہے صفائی اطراف حرم شریف اور روبرو  
 دروازہ ہائے شریف کے ہوتی ہے یہ صفائی بواہان حرم شریف سے متعلق ہے  
 چند زنبیلین بھی کچر اٹھانکی لئے متعلق اسی صفائی کے مقرر ہیں یہ کترین محلہ اور  
 اس سعادت عظمیٰ سے مشرف ہوا اپنے ہاتھوں سے سعادت جاروب  
 کشتی حاصل کیا اور کچر ابھی اُس بارگاہ پاک کا اٹھایا اور خدمت بابرکت روشنی  
 اندرون روضہ منورہ اور مسجد نبوی سے شرف سعادت حاصل کیا ہر چند  
 کہ اس سعادت عظمیٰ کی قابلیت نہیں رکھتا تھا مگر عموم رحمت اللعالمین اور  
 شمول کرمیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُمید قوی ہے کہ محض انہی کی  
 فضل و کرم سے اس ناچیز اور کترین کی اس بضاعہ مزجاء کو قبول فرمائیں  
 اور حق تعالیٰ انہی فضل و کرم سے عفو گناہان اس گناہگار کے فرمائے اور  
 سرفرازی اور عنایت سے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس کترین

بندگان پر دارین میں شامل اور سرفراز رکھے این یارب العالمین شہرِ محبت  
 کہ با مکان تحریر آزاد کنند بندہ پیرِ پدای بار خدائے عالم آرائی پدہ بر بندہ پیرِ خود بخشنا  
 حرمِ نبوی میں بہت کچھ سامانِ معافی اور روشنی وغیرہ متعلق خدمتِ گزاری حرمِ  
 شریف کی مقرر اور مہیا ہے منجملہ اُن سامان کے پیتلی ابریقین اور طشت اور آلات  
 آہنی مثل سیخ اور بصورتِ گلگیر طعامِ بخش کے حجرہ اغوات میں رکھے رہتے  
 ہیں اور اغوات وغیرہ خدمتگارانِ حرمِ شریف ہر روز ہر وقت محتجب سے اور متفحص  
 جا بجا حرمِ شریف میں پھرتے ہیں اگر کسی جاؤ پتہ وغیرہ فرشِ سنگ مرمر وغیرہ  
 حرمِ شریف میں آ جاوے اُس آلاتِ آہنی سے گلکور کے ابر مردہ کو پانی میں  
 تر کر کے اُس کو پونچھ دیتے ہیں یا مقامِ حضوری حورِ قون کے ہیں جو بچے اُنکے  
 ہمراہ رہتے ہیں کوئی بچہ بول و براز کیا ہو اسی وقت اُسکو پاک اور صاف کر دیتے  
 ہیں ایک ابریق اور طشت پیتلی طیب پانی سے اور ایک گلگیر اندرونِ روضہ منورہ  
 کے لئے جالی مبارک کے اندر قریب میں طلائی کیون کے ہمیشہ رکھی ہوتی ہے  
 ہے اس واسطے کہ اگر اُن کی موم بتی بجل جائے تو اسکو سے قطع  
 کر کے طشت کے پانی میں ڈالتے ہیں تاکہ گل کی بدبو سے روضہ منورہ میں  
 منتشر نہ ہوے پھر دیکھتے ہیں کہ طشت کے پانی میں چند گل موم بتی کے گوبے بعد  
 نوعی بدبو پیدا ہو جائے اُس طشت کو روضہ منورہ سے باہر لانے کے وہ پانی  
 خالی کر کے بعدِ تطہیر دوسرا پانی اُس میں ڈالتے ہیں اور پھر وہ طشت کو روضہ  
 منورہ کے اندر رکھتے ہیں اُسکو دیکھ کر زائرین میں میٹھ ہو رہے ہیں کہ یہ طشت  
 و ابریق حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو کے واسطے ہی اور حضرت



اس سے وضو فرماتے ہیں اور پھر یہ اب وضو حضرت کا تبرکاً سلطان کے پاس جاتا ہے ہر چند اگر یہ امر بھی ہو تو کچھ بعید نہیں بلکہ ممکن ہے اس لئے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبر اطہر میں بحسب شریف زندہ تشریف فرما ہیں بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بعض خلفائے نبی امیہ کے وقت جنہوں نے بہت اہل مدینہ کو ظلماً قتل کئے اور مسجد نبوی بے باغ و صلوٰۃ رہی حضرت کی قبر اطہر سے آواز وضو کرنے کی اور اذان کی سنتے تھے مگر اس حالت میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عالم برزخ میں تشریف فرما ہیں اور کئی ہزار فرشتہ روزانہ حضرت کی خدمت گزاری کیلئے حق تعالیٰ نے مقرر فرمایا ہے اور طبقات رحمت الہی حضرت کی قبر اطہر پر نازل ہوتے ہیں اس عالم کے پانی سے اس عالم میں تشریف فرما ہو کر حضرت وضو فرمانا خامہ اُس وقت کا تھا جبکہ حضرت اس عالم میں تشریف فرما تھے اور اس عالم کا پانی حضرت کی خدمت گزاری سے مشرف تھا انہار جنت اور اور آب کو تر حضرت کی خدمت گزاری سے محروم تھے اب حالت یہ ہے کہ اگر ایسی خدمت گزاری کی ضرورت ہو تو حصہ حضرت کی خدمت کا انہار اور آب کو تر کو ملے۔ **فصل ہفتم** ادائے تقریبات سالانہ متعلق مسجد نبوی اور روضہ مطہرہ کی مولود شریف کے مہینہ میں گیارہویں تاریخ غسل حجرہ مبارک کا ہوتا ہے ہند نماز صبح کے گیارہویں تاریخ دروازہ شریف جالی کا جو واقع خلف مبارک و دیروے چبوترہ اغوات ہے کہلتا ہے اسکو باب شامی کہتے ہیں خوشی بڑی جماعت کے اور شیخ الحرم اور نائب الحرم اور قاضی اسی دروازہ سے اندرون جالی شریف حاضر ہو کر بخور گزارتے ہیں اور نہایت آداب سے صلوٰۃ و سلام

عرض کر کر سامان اندر کایکے وغیرہ باہر لا کر چوتھے اغوات پر لا کر رکھتے ہیں  
 اور فرش دروازہ کے روبرو سے درجہ باب النساءگ اٹھا لیتے ہیں من بعد اغوات  
 ہاتھوین آلہ آہنی مثل کفگیر کے لئے ہوئے تختیوں کو سنگ مرمر کی جو حجرہ شریف  
 میں بچھے ہوئے ہیں لگرتی ہیں تاکہ جو کچھ گرد و غبار اس پر آگیا ہے کھجائے جب  
 تمام تختیان صاف ہو جاوین جا روب دیتے ہیں اور روبرو دروازہ شریف کے  
 ایک بڑا طرف رکھا جاتا ہے اس میں سقا مشکون سے آب شیرین بھرتے  
 ہیں اغوات قطعات ابر مردہ اس پانی میں بہا کر تمام حجرہ شریف کو دھوتے ہیں  
 اور دوسرے خوبے اسپر پانی چھڑکتی ہیں جب غسل تمام حجرہ شریف کا ہو جاوے پھر  
 دوسرے ابر کے ٹکڑوں سے سب سنگ مرمر کی تختیان پونچھتے ہیں اور مندل  
 ابر چھڑکتے ہیں یہ غسل شریف ہوئے تک چوٹی جماعت کے خوبے دور  
 دروازہ شریف کے صف باندھے ہوئے دست بستہ کھڑے رہتے ہیں  
 اور کسی شخص کو روبرو سے دروازہ شریف جانے نہیں دیتے اور پیچھے  
 ان خوبون کے بہت سے اہل مدینہ کھڑے رہتے ہیں تاکہ غسل شریف  
 تمام ہوتے ہی پانی کو لیون کوئی اپنے ہاتھ میں ابرقی لیا ہوا اور کوئی کوزہ کوئی  
 مغراف ایسا ہی کوئی کچھ طرف لیا ہوا اور کوئی کچھ لیا ہوا کھڑے رہتا ہے اور  
 قاضی اور مفتی اور والی اور شیخ الحرم اور تمام اعزہ اور شرفاء مدینہ منورہ کے  
 علاقہ کے آدمی اپنے اپنے ہاتھ میں باض لیکر واسطے اخذ تبرک کے حاضر  
 رہتے جب غسل شریف ہو جاوے دو خوب اس پانی کو تقسیم کرتے ہیں  
 پہلے شیخ الحرم اور والی وغیرہ کے واسطے باسین بھر دیتے ہیں پھر اغوات

اپنی خواہش موافق کوزہ اور دو رقیں پہر لیتے ہیں من بعد تمام حاضرین کو بھر کر  
 عنایت فرماتے ہیں پہلے سب حاضرین مسیح شریف میں اس پانی کو پنی لیتے  
 ہیں اور منہ کو اور سر و سینہ کو مل لیتے ہیں بعد جو باقی رہ جائے اپنے اہل و عیال  
 کیواسطے مکانوں میں لیجاتے وقت تقسیم هجوم اور کثرت ایسی ہوتی ہے کہ  
 نئی خوبے استقام کیواسطے کھڑے ہوتے ہیں پھر بھی اہتمام مشکل ہوتا ہے  
 لیکن تمام حاضرین حسب خواہش مشرف اور سرفراز ہوتے ہیں اور کوئی محروم  
 نہیں ہوتا اور جو خوبے اٹھا رکھتے ہیں جب حجاج اور زائرین حاضر ہوں سال بھر  
 تک اس میں سے انکو تبرک دیتے ہیں اور وہ لوگ باحتیاط تمام اپنے ملک و مین  
 لیجاتے ہیں غربا اور مساکین کو روز غسل شریف شربت بھی تقسیم ہوتا ہے  
 بارہویں تاریخ ماہ ربیع الاول کی مولود شریف ہوتا ہے کیفیت اُسکی یہ ہے  
 کہ گیارہویں تاریخ ماہ مذکور میں قریب جالی عورتوں کے کہ جہان خوبہ سرائیکہ کثر  
 بیٹھا کرتے ہیں اور یہ خوبے خاص محل سراے سلطانی میں بنیت ہجرت  
 استقبال سے پروانگی لے اگر یہاں حاضرین انکو حرم شریف کے کاروبار میں  
 کچھ مداخلت نہیں اور اکثر انہیں ذی مقدور ہیں متصل جالی سے عورتوں کی  
 قریب باب النساء جو ایک مقام ہے وہیں نماز بھی پڑھتے ہیں اُس جا ایک  
 سرائردہ لگایا جاتا ہے اور شربت انار کی تیاری ایک مکان مخصوص میں کہ  
 وہ خاص انہیں ابواب متعلقہ حرم شریف کے واسطے ہی ہوتی ہے اور سب  
 سبیل کر نیوالے پانی کے اسی روز اپنی اپنی دورقان اور کوزہ حکم سرکار  
 سے لیجا کر اس مکان میں رکھتے ہیں اور بوقت نماز صبح بارہویں کو وہ شربت کہ

مصری سفید پر کر نہایت عمدہ اور بہتر چوتیا ہوتا ہے اس سرپردہ میں لاکر رکھ دیتے ہیں اور صحن مسجد شریف میں جو چار ستون چھوٹے سنگ مرمر کے نصب ہیں ایک جانب باب النساء و سرطرف باب الرحمتہ کے تیسرے باب مجیدی کی طرف چوتھا منارہ اذان کی جانب جانب باب النساء قریب باغ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی جو ستون ہے اسکے متصل ایک منبر رکھا جاتا ہے اور اس پر سفید کٹر کاغذ اور اندر زینوں پر بات سنج کافرش رہتا ہے اور جالی سے باغ مذکور کی لگا کر سر اسر تکیہ اور گدی بچھاتے ہیں اور اطراف منبر خالی فرش رہتا ہے یہ سب کاروبار نماز فجر سے اشراق تک ہو جاتا ہے بعد نماز اشراق ان فرش کے گدی مذکور پر شیخ الحرم اور نائب انکی اور قاضی اور مفتی اور والی کو تو ال محتسب ایسے ہی سب اہل خدمات اگر بیٹھتے ہیں اور فرش اطراف منبر پر سب اہل عسکر حاضر رہتے ہیں اور پیچھے اُنکے سب اہل مدینہ منورہ بیٹھتے ہیں خیب سینب لوگ اپنے اپنے مقام پر بیٹھ گئے چار شخص خطباء جمعہ سے بڑی بڑی دستار اسی طریق پر باندھے ہوئے اور چادرین اوڑھے ہوئے اگر بازو سے شیخ الحرم اور مفتی وغیرہ کے بیٹھتے ہیں اُنکے پیچھے دو شخص سرور پہ کشتیاں اس میں بڑی بڑی کی عود بقیان روشن کئے ہوئے لاکر روبرو منبر کے رکھ دیتے ہیں اور چار بخود ان منبر شریف کی ہر دو جانب رکھتے ہیں ہر ایک خطیب اس خطباء مذکور سے اس منبر شریف پر اگر دست بستہ کھڑے ہو کر مجازی روضہ مبارک سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ و التحیات کے سلام کہہ کر متوجہ جالی شریف مودب دست بستہ دوزانو منبر شریف پر بیٹھ کر عبارت مولود شریف جعفر زرنجی

۱۰  
یہ فاطمہ حضرت خاتون  
جنت رضی اللہ عنہا  
کی پوتی ہیں

کی پڑھتے ہیں اور عبارت اول میں اس مولود شریف کی جو احادیث صحیحہ بخاری  
 اور مسلم فضائل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مروی ہیں کہ مولف موصوفہ  
 بعد حمد و صلوة کے انکو ذکر کرتے ہیں پڑھتے ہیں بعد اس کے اے اہل اکرام الفاظ  
 دعائیہ مولود شکور کو پڑھتے ہیں اور سب حاضرین آمین آمین کہتے ہیں جب دعا  
 ہو چکی پھر منبر پر کھڑے ہو کر تمام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں  
 عرض کر کر اتر جاتے ہیں اور دوسرے خطیب ویسا ہی اس منبر شریف پر چڑھ کر  
 مقابل جالی شریف پہلے سلام عرض کرتا ہے من بعد مودب بیٹھکر بعد حمد  
 و صلوة کے وہی عبارت مولود شریف کی متمن حال ولادت باسعادت  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھتے ہیں جب عبارت ولادت شریف کی  
 آجی خطیب منبر پر کھڑے ہو کر متوجہ جالی شریف ہاتھ بندھے ہوئے تین بار  
 صلی اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتا ہے اور سب حاضرین بھی قیام کر رہی  
 عرض کرتے ہیں پھر خطیب منبر پر بیٹھکر حالی تولد شریف تمام و کمال بیان کر کر  
 خطیب سابق دعا مانگتے ہیں اور مضمون اسکا فتح و نصرت سلطان اور امن امان  
 عامہ بلاد اہل اسلام اور مغفرت اور رحمت جمیع مومنین و مومنات اور تمام  
 حاضرین بھی ہاتھ اٹھائے ہوئے آمین کہتے ہیں جب دعا ہو چکی پھر سلام عرض  
 کر کے اترتے ہیں تیسرا شخص ویسا ہی پھر سلام عرض کر کر منبر پر چڑھتا اور بعد حمد  
 و صلوة کے عبارت مولود شریف جس میں حال رضاعت اور حال سفر شام بعثت  
 مبارک تک عرض کر کر ویسا ہی دعا کر کر اور سلام عرض کر کے اترتا ہے چوتھا  
 شخص پھر اسی طریق پر سلام عرض کر کے منبر پر چڑھتا ہے اور عبارت مولود متمن

جبین حال اخلاق و شامل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پُرکرم دعا مانگتے ہیں اور حاضرین  
 آمین کہتے ہیں اور جب دوسرا خطیب منبر پر چال و لادت با سعادت کھڑے ہو کر عرض  
 کرتا ہے پھر صلی اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہہ کر بیٹھ جاتا ہے اور سب حاضرین بھی بیٹھ جاتے  
 ہیں بہت سے لوگ اس سراپردہ سے جو آگے مذکور ہوا ہے نکلے ہیں کہ ہاتھوں  
 میں آنکے کانچ کے گلاس اس میں شربت اور ایک ایک رو مال سفید لاکڑن صاحبوں کو  
 جو گدی تکبہ سے بیٹھتے ہیں پلاتے ہیں وہ لوگ اول شربت پی کر اس رو مال سے  
 منہ کو صاف کرتے ہیں جب سب ان لوگوں کو شربت پلا چکے بڑی بڑی مشکوین  
 بھر کر ہاتھوں میں پیالہ سونے کا طبع کیا ہوا لیکر سب حاضرین کو اس شربت سے مشرف  
 کرتے ہیں حق تعالیٰ جمیع امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس مجلس  
 مبارک اور شربت مطہر سے مشرف کراوے کہ ایسا باذائقہ وہ شربت ہوتا ہے  
 کہ کسی نعمت دنیوی میں وہ ذائقہ نہیں حاصل ہے اور جو بیل کر نیوالے یعنی سقہ  
 ایک روز آگے سے اپنی دورقان اور کوزے لیجا کر کہتے ہیں اور پھر شربت جبر  
 گئے بعد اپنی اپنی قارف والوں میں ایک ایک کوزہ شربت کا پہونچاتے ہیں اور  
 یہ شربت سب حاضرین مجلس خطیب چہارم کے دعا مانگے تک مشرف ہو جاتے  
 ہیں پھر یہ چوتھا خطیب بھی بعد اتمام دعا ویسا ہی سلام عرض کر کے منبر شریف سے  
 اتر جاتے ہیں اور سب حاضرین مجلس برخاست کر کر اپنے اپنے مقاموں پر  
 روانہ ہوتے ہیں اور جب کے مہینہ میں ستائیسویں تاریخ اسی طریق کا مولود  
 ہوتا ہے اور اسکا نام رجبی منسوب ہے لیکن شہر رجب میں اور ربیع الاول شریف  
 میں تین امر کا فرق ہے ایک تو مقام کا کہ شہر ربیع الاول میں قریب باغ مذکور

کے منبر شریف رکھا جاتا ہے اور جب میں منبر شریف صحن مسجد میں متصل اس  
ستون کے جو منارہ اذان کی جانب واقع ہے رکھتے ہیں اور اطراف میں فرش  
و سیاہی شیخ الحرم وغیرہ کیواسطے ہوتا ہے اور اسی طور پر معراج شریف کی حد  
خطبہ نوبت بہ نوبت پڑھتے ہیں اور تقسیم شربت وغیرہ بھی ایسا ہی ہوتا ہے اور  
دوسرا فرق وقت کا ہے کہ شہر ربیع الاول میں بعد نماز اشراق جلسہ مولود شریف  
ہوتا ہے اور شہر رجب المرجب میں بعد نماز عصر کے اور تیسرا فرق یہ ہے کہ  
مولود شریف ربیع الاول میں فقط اہل مدینہ منورہ اور عساکر وہاب کے حاضر ہوتے  
ہیں اور شہر رجب میں اطراف اور اکناف سے قافلہ ہر ابتدا ہر ماہ جب سے  
بکثرت آتے ہیں اور مولود شریف ربیع الاول میں اگر امن طریق ہو تو فقط اہل مکہ منظر  
آتے ہیں اور یوں تو کوئی مہینہ خالی نہیں ہے کہ مدینہ طیبہ میں واسطے زیارت  
شریف کے لوگ نہ آتے ہوں مگر سب الین تین قافلہ بہت بڑے آتے ہیں  
ایک شہر رجب میں اسی جہی کیواسطے کہ ایک مہینہ آگے تمام اطراف اور  
اکناف سے لوگ آتے ہیں کہ تمام شہر مبارک مملو ہو جاتا ہے دوسرا حج  
کے بعد اور تیسرا حج کے قبل اور ہر شب جمعہ اور پیر میں بچوں کی داخلی جالی شریف  
کے اندر ہوا کرتی ہے اس طریق سے کہ جو بچہ شہر مدینہ منورہ میں پیدا ہو  
ہیں بعد انقضایام چہلہ اُس کو حرم شریف میں داخلی کیواسطے جمعہ کی رات  
میں پاپیر کی شب میں لڑکا ہوا لڑکی حاضر کرتے ہیں اور سینہ پر بچوں کے  
روٹی یا کھجور یا پیول رکھ کر لاتے ہیں بعد نماز مغرب کے ہر بچہ کو ایک ایک خیر  
لیکر جالی شریف کے اندر بجانب مواجہ شریف کے لیجا کر بیٹھ جاتے ہیں

اور ایک لفظ بچہ کو اندر غلاف مبارک کے جو اندرون جالی مبارک پر گزارا ہوا ہے کر دیتے ہیں اور مشہور یہ ہے کہ جب بچہ کو غلاف شریف کے اندر کریں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دست اطہر کو اس بچہ کے منہ اور چہاتی پر پھیرتے ہیں جیسا کہ عادت شریف حضرت کی اس وقت میں تھی کہ حضرت اس عالم فانی میں رونق افروز تھے اور بچوں کو کمال سرفرازی اور رحمت سے اپنی گود میں لیتے تھے اور دست مبارک اُن کے منہ اور سینہ پر پھیرتے تھے اسلئے سینہ بچوں کے کچھ اور غیرہ رکھ لاتے ہیں تاکہ وہ اسٹیا رجو سینہ بچوں کے ہیں وہ بھی مشرف ہو جائے پھر ایک لفظ کے بعد ان بچوں کو باہر جالی شریف کے لاتے ہیں سب حاضرین انکو نہایت اہتمام سے پیار کرتے ہیں کہ اُن کے منہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دست مبارک پہرے اور وہ شہداء جو ہمراہ اُن کے رکھی تھی تبرکاً آپس میں تقسیم کرتے ہیں اور ہر شب جمعہ کو محراب عثمانیہ میں چار خطبہ بھیج کر مولود شریف پڑھتے ہیں اور علیحدہ روشنی اُن کے لئے ہوتی ہے۔

**فصل ششم** بیانین کیفیت بلدہ مبارکہ مدینہ طیبہ کے جذب الطوبہ میں کیفیت ابتدائی آبادی اس بلدہ مبارکہ کی ایسے لکھتے ہیں کہ علمائے سیر و تواریخ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آدمی بعد نجات طوفان کے کشتی نوح علیہ السلام سے جو نکلی وہ ایتنے آدمی تھے وہ لوگ اطراف میں بابل کے دس روز کے راستہ اور بارہ فرسنگ کے میدان میں اترے اور آپس میں تو والد اور تناسل سے ایک جماعت کثیر ہو گئی عمروا بن کثعان انہام انکباد شاہ ہوا پھر جبکہ انہیں نزاع ہوا اختلاف اور طغی گئی آپس میں پیدا ہوئی ہر ایک

فصل ششم  
تاریخ مدینہ شریف  
جمعین مسجد نبوی  
میں تو ہے  
حال ابتدائیں  
ہو گا



جماعت ایک ایک گوشہ اہل ایک ایک کنارہ زمین کا اختیار کئے اور انہیں بہتر زبان  
ہوئے ایک جماعت کہ وہ اولاد میں سام بن نوح علیہ السلام کے تھے زبان عربی  
الہام حق تعالیٰ سے وضع کئے اور زمین مدینہ طیبہ پر سکونت اختیار کئے اول جو  
زمین پر زراعت اور درخت خرما نصب کئے وہی لوگ تھے انکو عمالقہ اور عمالق  
کہتے ہیں اس واسطے کہ وہ لوگ علق بن ارفش بن سام بن نوح علیہ السلام کی  
اولاد سے ہیں پہر عمالقہ کو ایک مدت کے بعد بسط عظیم اموال اور املاک اور  
ولایات میں حاصل ہوا اور بامین بحرین عمان اور حجاز شام اور مصر تک انکے  
دست تصرف میں آیا ملک شام کے بادشاہان جابرین اور فرعونین جو ملک  
مصر میں ہوئے انہیں کی اولاد سے ہیں اور ملک حجاز میں ارقم ابن ابی الارقم  
بادشاہ انکے قوم سے ہوا اور عمرین انکی بہت دراز ہوئیں یہاں تک کہ چار سو  
برس تک صورت جنازہ انہیں نہین دیکھتے اور نو سو سموع نہین ہوتے بعد  
قوم عمالقہ کی قوم یہود اس سرزمین پر نزول کئے سبب نزول یہود سرزمین مدینہ  
طیبہ پر علماء تاریخ کے نزدیک مختلف ہے خلاصہ ان سب کا یہ ہے کہ جبوقت  
موسیٰ علی نبیاد علیہ السلام واسطے ادائے مناسک حج کے مکہ معظمہ میں آئے  
جماعت کثیر بنی اسرائیل کی انکو ہمراہ تھے بوقت مراجعت عبور انکا سرزمین  
مدینہ طیبہ پر ہوا جبکہ انہوں نے اس سرزمین کو بصف بلدہ نبی آخر الزمان کے  
پائی اُس علامت سے کہ توریت میں پڑھی تھی ایک جماعت بنی اسرائیل سے  
مشورت کر کے ترک صحبت موسیٰ علیہ السلام کئے اور اُسی سرزمین پر اقامت  
کے سپہر ایک جماعت اعراب کی جو ناجی حجازین ساکن تھے انکے ساتھ ہوا

کئے پس اس قول پر پہلے اس سرزمین میں یہود اقامت کئے لاکن راج قول  
 اول ہے یعنی پہلے یہود کی عمالۃ اُس زمین پر اقامت کئے واعداء علم پر موسیٰ علی  
 بنیاء علیہ السلام لشکر بنی اسرائیلیہ سے قلع اور قمع قوم عمالۃ کا کئے یہ تقریب نزول  
 یہود کا زمین مدینہ طیبہ پر بنا بر روایت ثانیہ ہے بعد اُنکے قوم انصار زمین مدینہ طیبہ  
 پر پہنچے کہ وہ لوگ اولاد سے یعرب ابن قحطان کے ہیں اور یعرب ابن قحطان  
 بقول اکثر مورخین کے فرزند شالخ ابن ارنخشد بن عام بن نوح علیہ السلام ہیں  
 انھیں کی اولاد سے قبیلہ اوس اور خزرج ہے کہ زمانہ بنو میں سعادت اسلام سے  
 مشرف بہ لقب انصار ہوئے لکن انی جذب القلوب لخصاص جو اخر ثمنہ میں مرقوم  
 ہے کہ زمانہ قدیم میں حصار مدینہ طیبہ کو نہیں تھا پہلے حصار مدینہ طیبہ کا حصار الدولہ  
 نے بعد طایع ابن مطیع خلیفہ عباسی ۳۶۶ھ ہجری میں بنا کیا اور دوسری روایت  
 میں آیا ہے کہ اسحاق بن محمد الجحدلی نے ۳۶۳ھ ہجری میں حصار مدینہ طیبہ بنایا  
 اور چار دروازے اُس کے مقرر کیا پھر ۳۵۸ھ ہجری زمانہ سلطان نور الدین شہید  
 میں حصار مدینہ طیبہ بنا ہوا اور سلطان نور الدین شہید وہی شخص ہے جو حسب  
 حضرت کے مدینہ طیبہ میں حاضر ہو کر دو شخص نصاریٰ کو جو بارادہ بے ادبی حرم  
 نبوی میں سکونت اختیار کئے تھے سزا دی پھر سلطان سلیمان ابن سلطان سلیم  
 رومی نے بنیا قدیم پر حصار مدینہ طیبہ تیار کئے ابتدا بنائے ۱۳۹ھ اور اختتام  
 اُسکا ۱۴۶ھ ہے مدت بنا اسکی سات برس کے عرصہ میں ہوئی چنانچہ بنا راج  
 سلطان کی ہی باقی ہے اور باب مصری مدینہ پر آیت قرآنی کندہ ہے انہ میں سلیمان  
 وانبیاء بسم اللہ الرحمن الرحیم ان لا تغلو علی واثونی مسلمین مصارف حصار کا

ف  
 حصار مدینہ  
 حصار مدینہ  
 حصار مدینہ

ف  
 حصار مدینہ  
 حصار مدینہ  
 حصار مدینہ

ایک لاکھ دینار سرخ ہے دورہ حصار کا دراع معماری سے تین ہزار ہشت دراع ہے اور برج وغیرہ مل کر چار ہزار دراع ہیں ابتدا حنفی کے بعد شہنشاہی ہے خلاصہ فضائل مدینہ طیبہ جو علامہ نقشبندی سے ہے اس میں یہ تحریر ہے کہ زمانہ نبوت میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے گھر میں جو کہ اُس جانب ستون مسجد نبوی جانب قبلہ واقع تھا ستون مذکور پر چڑھ کر اذان لکھا کرتے تھے اور ابو داؤد اور بیہقی سے روایت ہے کہ ایک عورت بنی النجار سے کہی کہ میرا مکان بلند ہے اور اطراف میں مسجد نبوی کے واقع ہیں اسوا بلال رضی اللہ عنہ اُس عورت کے مکان پر صبح کی اذان فرماتے کتاب تعریف میں مذکور ہے کہ جو نہر اب مدینہ طیبہ میں جاری ہے مروان ابن حکم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حکم سے جاری کیا اصل نہر کی مقام قبا جاہ کبیر سے ہے کتاب درمنصود میں لکھا ہے کہ جو عادت موزنین کی حرمین شریفین میں اس باب میں جاری ہوئے کہ صلوٰۃ و سلام بعد اذان ظہر و عصر و عشا اور قبل اذان صبح و جمعہ کے حضرت پر عرض کرتے ہیں اور مغرب میں بیاعت تنگی وقت کے نہیں عرض کرتے اسکو سلطان صلاح الدین ابن یوسف ابن ایوب نے جاری کیا اور بعض مورخین نے لکھا ہے کہ ابتداء اسکا مصر اور قاهرہ مصر میں ۹۱۷ھ ہجری میں ہوا کہ بعض عاشقین نبوی نے خواب میں اسکا اشاہ پائے اور یہ روایت روایت ماقبل کے مخالف نہیں اس باعث سے کہ ممکن ہے بعد سلطان صلاح الدین کے اس تاریخ تک یہ عادت موقوف ہوئی پھر سنوئی مصر میں اس عادت کی ابتداء ہوئی ہوئی یا سلطان صلاح الدین شہنشاہ

۱۰۰

۱۰۱

۱۰۲

۱۰۳

۱۰۴

۱۰۵

۱۰۶

۱۰۷

۱۰۸

۱۰۹

۱۱۰

۱۱۱

۱۱۲

۱۱۳

۱۱۴

۱۱۵

۱۱۶

۱۱۷

میں خاص حکم دیا ہوئے محرر اور اق عرض کرتا ہے کہ عہد سلطان صلاح الدین  
 کا قبل اس کے ہی اس واسطے صاحب کتاب نے توفیق و تطبیق در میان ہر دور و احوال  
 کے بیان کی ہر کتاب درمنصود میں یہ لکھا کہ صلوٰۃ و سلام حضرت ہر قبل اذان  
 کے عرض کرنا بدعت حسنہ ہے کہ اُسکو متاخرین صواب جانا ہے کرنے والا  
 اُسکا اپنی نیک نیتی سے ماجر ہو گیا انتہی اب یہاں سے وہ احوال شریف  
 مدینہ طیبہ کا بیان کیا جاتا ہے جو محرر نے بحشم خود دیکھا یا وہاں کے ساکنین  
 سے سنا اس بلدہ مبارک کے اندر کی فصیل میں دروازے ہیں ایک بجانب  
 شرق ہے اُسکو باب الجمعہ کہتے ہیں اور اُس دروازے کے باہر جنت البقیع  
 ہے دوسرا باب المجیدی بجانب شمال ہے اُسکے باہر قریب میں باغ تواس  
 ہے کہ شمس الامراء امیر کبیر حیدر آباد کن نے خرید کر کے سکونت زائرین اور  
 اور حجاج کیواسطے اُس کو وقف کئے بجانب غروب دو دروازے ہیں  
 ایک باب مصری دوسرا باب صغیران دو دروازوں کے روبرو جو میدان  
 ہے اُسکو مناخہ کہتے ہیں اور مغنی مناخہ کے نشست گاہ شتر ہے حجاج کے  
 اونٹ یہاں ہی بیٹھتے ہیں اور حجاج یہاں اترتے ہیں اسواسطے کہ اندرون  
 باب کوئی حاجی داخل سواری شتر سے نہیں ہو سکتا یہ چار دروازے جس  
 حصار میں ہیں وہ حصار سنگ بست پختہ ہے فقط باب مصری اور باب صغیر  
 کی جانب باہر میں حصار دوم ہے کہ بنا اُس حصار کی گلی ہے اور اس حصار  
 کے اندر قافلہ حجاج مع سواری شتر داخل ہوتے ہیں اس حصار میں پانچ  
 دروازے ہیں ایک باب شامی دوسرا باب کوفہ تیسرا باب العوالی چوتھا

ف  
 ذکر تعداد دروازے  
 مدینہ طیبہ کا  
 بیان اسکا

باب ثبایا پنچوان باب عنبری باب عنبری سے قافلہ حجاج داخل ہوتا ہے اور اسی سے ہی رخصت ہوتا ہے ان دو حصار و زمین قریب پچاس ساٹھ ہزار لوگ رستے ہیں اللہ عز و بارک فی ائمہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو ارہ محلی اس بلدہ طیبہ کے قریب ایک سو کے محلے ہیں اور طریقہ محلوں کا اس طور پر ہے کہ ایک بڑا محلہ ہو اسکے ضمن میں کئی محلے چھوٹے چھوٹے ہیں تبرکات تین نام کے محلوں کا لکھا جاتا ہے کہ ایک محلہ مارت الاغوات ہے کہ اس میں اغوات لوگ رستے ہیں اور یہ محلہ باب الجعہ اور باب مجیدی بلدہ اور باب نسا اور باب جبریل حرم نبوی سے اقرب ہے مگر کو راق بھی اسی محلے میں سکونت پذیر تھا دو سرا محلہ دروان تیسرا محلہ اوراق الشعر یہ چوتھا محلہ معقنبی حسین پنچوان محلہ رفاق الطوال چھٹا محلہ رفاق سیدنا مالک رضی اللہ عنہ ساٹواں محلہ شقیقہ الشیخی آٹھواں محلہ حش باشاوان محلہ حش بُری دسواں محلہ حش تکارمہ گیارہواں محلہ حزنہ دار بارہواں خوش الحمان باب مصری بلدہ سے باب السلام مسجد نبوی تک ایک سیدھا راستہ ہے دور قبعہ برابر دو کائناتیں ہیں اس بازار میں ہر قسم کا پارچہ میسر آتا ہے عمدہ باناٹ استنبولی کہ اسکو وہاں جوق کہتے ہیں تین ریال کو اندازہ ملے پے ریال سواریہ کپنی سے کچھ کم ہوتا ہے اسواسطے کہ روپیہ کپنی وہاں پندرہ قرش کو اور ریال تیس قرش کو مرقانی ہوتا ہے ریال سکے فرانس ہے سکے سلطان مجیدی وہ تیس قرش کو صرف ہوتا ہے پس دو دو کپنی معاول ایک مجیدی کے ہوتے ہیں گنتی انگریزی ایک سو پاس قرش کو صرف ہوتی ہے کہ اس کے بارہ روپیہ پانچ قرش ہوتے ہیں مگر صرف لوگ اپنا

فردینان مسکین  
در کتب مطبوعه  
۱۳۰۶

فردینان مسکین  
در کتب مطبوعه  
۱۳۰۶

فن  
 در کتب و اوراق  
 مینویسند  
 فن  
 در کتب و اوراق  
 مینویسند  
 فن  
 در کتب و اوراق  
 مینویسند  
 فن  
 در کتب و اوراق  
 مینویسند

حق مرانی اسمین سے ایک قرش بغضے ایک قرش سے زائد لیتے ہیں قرش کے چارم حصہ کو اہل ہند پیسے کہتے ہیں اور عرب میں عشرہ دیوانی کہتے ہیں سو کے قرش کے چالیس دیوانی ہوتے ہیں زمانہ قدیم میں دیوانی چلتے تھے مگر اب اسکا رواج بالکل مفقود ہو گیا فقط نام ہی باقی ہے قرش دو قسم ہوتے ہیں ایک تو فقط نقروی ہوتے ہیں دوسرے قسم یہ کہ تانبے کے ہو کر او سپر طبع نقروی ہوتا ہے ایک قسم کے قرش سراسر تانبے کے ہی تھے مگر اب اسکا رواج مفقود ہو قرش طبع کے ایک قطع چمہ قرش کا بھی ہوتا ہے اور قرش نقروی تین قرش سے زیادہ اور پون قرش سے کم مصروف نہیں ہوتا اسکو ثلاثین دیوانی کہتے ہیں اور قرش طبع کم آدہ قرش سے سکے نہیں ہوتا اتنی ربع قرش جسکو عشرہ دیوانی کہتے ہیں وہ طبع کا ہوتا ہے اور خمسہ دیوانی نصف اسکا وہ طبع کا اور خالص تانبے کا بھی ہوتا ہے اب رواج میں جو سکے پون قرش کا تھا او سپر آدہ پیسہ زائد ہو گیا یعنی ثلاثین دیوانی خمسہ و ثلاثین کو چلتی ہے خرید فروخت میں روپیہ کہتی برابر پونہ قرش کو چلتا ہے اگر اسکو مرانی کرنا چاہیں تو صورتیں رواج مختلف ہیں مثلاً اگر روپیہ کے قطعات پون پون قرش کے لیون تو صرف اپنا حق مرانی ڈیڑھ قرش لیکر ساڑھے تیرہ قرش دیتے ہیں اگر روپیہ کے قطعات ڈیڑھ ڈیڑھ قرش کے لینا چاہیں تو حق مرانی آدہ قرش لیکر ساڑھے چودہ قرش دیتے ہیں اگر روپیہ کے قطعات پاؤ پاؤ قرش کے لینا چاہیں تو صرف لوگ حق مرانی اپنا سو اقرش لیکر پونے چودہ قرش دیتے ہیں اگر عشرہ دیوانی یعنی آدہ قرش کے قطعات لینا چاہیں تو حق مرانی دو قرش جا کر تیرہ قرش روپیہ کے حاصل ہوتے ہیں

بیع و شری بیہان اکثر قرش کے حساب سے ہوتی ہے وقت آنے حجاج اور زائرین  
 کی دوکانین صرافوں کی بہت ہوتی ہیں لیکن ہمیشہ دو تین دوکانین صرافوں کی اندرون  
 و بیرون باب مصری کے رہتی ہیں اور گہنی فرانسیسی ہی ہوتی ہے کہ وہاں اُسکو  
 بنتو کہتے ہیں اور بیع و شری میں ایک سو چالیس قرش کو چلتے ہے اور صراف دو  
 قرش اپنا حق لیکر ایک سو اڑتیس قرش دیتا ہے حسبہ بمنزلہ پیسوں کے ہوتے ہیں  
 پیسوں کو ملک ہند میں پیسے کہتے ہیں اور وہاں تفاریق کہتے ہیں جیسا کہ ملک  
 ہند میں خردہ بلا وقت دستیاب ہوتا ہے ویسا وہاں نہیں اسی باعث سے  
 معاملہ بیع و شری میں قرش زیادہ آتے ہیں اور صرافے میں کم آتے ہیں جیسا  
 کہ تشریح اُنکی اوپر ذکر ہو چکی حرمین شریفین میں سب قسم کا پارچہ انداز سے ماپے  
 جاتا ہے اور اندازہ پون وار بھی کا ہوتا ہے حرمین شریفین میں انواع اقسام  
 کے کپڑے کہتے ہیں کہ ملک ہند میں ویسے کپڑے میسر نہیں آتے چنانچہ  
 چھینٹ انواع اقسام کی خوش رنگ عمدہ استنبولی وہاں آتی ہے کہ ملک ہند  
 میں ویسی چھینٹ میسر نہیں آتی اور چھینٹ کو وہاں بسمہ کہتے ہیں عمدہ چھینٹ  
 استنبولی چہار قرش کو اندازہ ملتی ہے اور اونی قسم کی دو قرش اندازہ تک  
 ہی ہوتی ہے اور گون ہی اقسام اقسام کی ملتی ہیں اور دیندہ ہی بہت عمدہ وہاں  
 ہوتی ہیں مکہ معظمہ میں عمدہ دیندہ تیرہ چودہ قرش کو اور مدینہ طیبہ میں بیس قرش  
 تک ملتا ہے اجمال ہر طرح کا اور ہر قسم کا مال بیہان اگر فروخت ہوتا ہی صورت  
 اور بھی اور استنبول اور مصر اور شام سب جائے کا بیہان مال آتا ہے مدینہ  
 طیبہ میں ایک بازار علیحدہ درزیوں کا ہے کہ اُس میں اکثر عرب اور بعض ہندی ہی

درزی ہین مزدوری شاہانہ کی ایک مجیدی سے ایک ریاں تک بھی لیتے  
ہین ریشم ڈوری سب انہین کے ذمہ ہوتی ہے تنگ سازوں کی دوکانین  
بھی بکثرت ہین اُسین قندیلین انواع اقسام کے اور ظروف تنگ رستے ہین بکرا  
کی بھی دوکانین متعدد ہین کہ اُسین سب قسم کا کرانہ دستیاب ہوتا ہے عفران  
چم قرش کو مثال اور الہی خمسہ و ثلاثین کو درہم ملتی ہے مثال ساڑے چار  
اور درہم ساڑے تین ہوتا ہے اور شکر سفید جی ہوئی پوڑوں میں بندھی  
ہوئی مصر سے آتی ہے اُسکو شکر مصری کہتے ہین اور مصری کو نبات کہتے ہین یہ  
دو نوں بارہ قرش کو حقہ ملتا ہے اور گڑ کو قند کہتے ہین یہ نو قرش کو حقہ ملتا ہے  
حقہ ڈھائی رطل کا ہوتا ہے اور رطل مدینہ طیبہ کا ادھ سیر سے کچھ زائد ہوتا ہے  
باب السلام کے روبرو قریب مین دوکانین دلاؤں کی ہین اُسین الشکر کپڑے اور  
بہت سامان ہراج کا ہوتا ہے بعد نماز ظہر اور عصر کے ہراج ہوتا ہے اکثر لوگ  
جو حرم شریف سے باہر نکلتے ہین وہ لوگ شریک ہراج رستے ہین اور صبح کو بعد  
نماز اشراق کے اور بعد نماز عصر کے مغرب تک باہر باب مصری کے بھی اور یہاں  
سامان بنسبت اور دوکانوں کے ارزان ملتا ہے مگر بیان ہراج موافق قواعد  
شرعی کے ہے یعنی اگر خریدار قیمت مین کچھ زیادہ کرے اور اسپر کوئی شخص  
زیادہ کرے تو صاحب ہراج پر جبر نہیں کہ خواہ مخواہ اُس چیز کو خریدار کو دے گی  
دیوے جیسا کہ ملک ہند مین یہ قاعدہ جاری ہے کہ یہ جبر خلاف شرع شریف کے  
ہے بلکہ صاحب ہراج کو اس وقت مین اختیار ہے کہ چاہے دیوے چاہے  
ندیوے اور روبرو باب السلام کے قریب مین ایک شفا خانہ سلطانی

ف  
شفا خانہ  
سلطانی



عمدہ مصفا بنا ہوا ہے اور اطباء اور خدام بمشاورہ ہمیشہ قرار اس میں ملازم ہیں بیمار اس میں  
 اگر جادے علاج سرکار کی طرف سے ہوتا ہے اگر کوئی اس میں رہنا چاہے ایک پلنگ  
 آٹے با فرش نرم اور طعام اُس کو ملتا ہے اور ایک شفا خانہ مناسبت کے باہر بنا ہوا  
 ہے خاص فوج پادشاہی کیوا سطے مگر جس صورت میں سوا اہل فوج کے اور بیمار و جوان  
 تو ہی وہاں کے اطباء علاج کرتے ہیں لیکن وہاں سے دوا نہیں دیتے بلکہ فقط نسخہ لکھتے  
 ہیں اور مریض کو کہتے ہیں کہ دوا خانہ باب السلام سے دوا لے لو اور باب مجیدی کے  
 قریب ایک بڑا مکان بنا ہے اُس کو ششوار کہتے ہیں بنا اُس مکان کی حضرت سیدنا  
 عثمان رضی اللہ عنہ کے وقت سے ہی اس مکان میں سامان تجنیز و تکفین اور تالیفیت  
 اور محال سرکار کی طرف سے رہتے ہیں اگر کوئی مسکین یا لاوارث مر جاوے خواہ اہل  
 مدینہ سے ہو یا غیر ملک سے اُس مکان میں اطلاع کرتے ہیں پھر سامان تجنیز و تکفین  
 اور محالین اُس مکان سے آکر تجنیز و تکفین اُسکی کرتے ہیں اور صرف اُسکا سرکار کی طرف  
 سے ہوتا ہے اگر میت لاوارث صاحب مال ہو بعد صرف تجنیز و تکفین کے بقیہ مال  
 داخل بیت المال ہو کر صرف لنگر خانہ فقرا ہوتا ہے نہ کہ ایک قوم بدو میں وہ سبب  
 شیعہ ہیں اپنی اموات کو حرم شریف میں نہیں لاتے بلکہ باہر باہر اپنی اموات کو لا کر ایک  
 دروازہ قبة المہبت کرام کا انکی اموات کے لانے مقرر ہے کہ وقت اموات لانے  
 کے کہلتا ہے پس وہ لوگ وہاں سے اموات اپنی لا کر قبة شریف کے پاس دفن  
 کرتے ہیں اس بلدہ طیبہ کے لوگ نہایت خوش بامروت و تحمل مزاج صاف  
 طبیعت نیک طبیعت رحم دل ہیں کہ اوصاف اُنکے بیان سے خارج ہیں جنید  
 کہ آدمی اجنبی اور مسافر ہوئے اُن سے ایسے اخلاق سے پیش آتے ہیں کہ

فاضل  
 برکت  
 اسات مدنیہ  
 حلیہ

فاضل  
 برکت  
 اسات مدنیہ  
 حلیہ

فاضل  
 برکت  
 اسات مدنیہ  
 حلیہ

جیسا اپنے دوست قدیم سے اگر کوئی شخص واسطے خریداری کے بازار میں  
 جاوے اور اُس کے پاس اُس قدر قیمت نہوے ہر چند کہ وہ چیز بیش قیمت ہو  
 اُسکو بلا تامل وہ چیز خواہ کر دیتے ہیں چنانچہ محرر لوراق ایک روز بازار میں کسی  
 چیز کی خریدی کو گیا لیکن جس قدر خریدنا منظور تھا اُس قدر قیمت موجود نہیں تھی  
 اہل دوکان نے موافق مقصود کے وہ شے دیا سرخند فقیر نے اصرار کیا اور  
 کہا کہ قیمت موجود سے زائد نہ لو گھا اس واسطے کہ زندگی کا اعتبار نہیں پر تقایا  
 لاسکتا ہوں یا نہیں انہوں نے جواب دے کہ اگر تم زندہ رہو تو دو اگر مر جاؤ تو مٹا  
 ہے یہاں کے لوگوں کے مبروش کر کا یہ حال ہے کہ باوجود فقر و فاقہ و عدم  
 لباسی کے کسی سے سوال نہیں کرتے اگر کوئی شخص از خود کیسی ہی قلیل چیز کو  
 اُسکو بکشا دہ پیشانی قبول کرتے ہیں اور اُس کے حقین و عادی تہی ہین دوکانداروں  
 کے وہاں یہ اخلاق ہیں کہ اگر کوئی چیز یا اسباب خریداری سے گران ہو  
 کہ خریدار اُسکے تحمل کی طاقت نہ رکھے دوکاندار اپنے غلام کو ہمراہ خریدار کے  
 مکان تک کر کے سامان بآرام تمام پہنچاتے ہیں امانت اور دیانت اہل دکان  
 کا یہ حال ہے کہ اگر کوئی لڑکا بے شعور صغیر سن ہی بازار جاوے تو سامان  
 خریداری اُسکو وہی دیتے ہیں جو کہ آدمی ہوشیار کو دیتے ہیں سب و شتم اور  
 سخت گوئی اُنکے گوارہ نہیں جاتی اگر کوئی شخص غصہ میں آوے اور شور و غلب  
 کرے اُسکو صل علی محمد کہتے ہیں یعنی حضرت پر درود شریف عرض کرو اس واسطے  
 کہ جب آدمی درود شریف عرض کرے گا تو ضرور ہے کہ شور و غلب سے باز رہے  
 ایک صاحب اجاب سے اس فقیر سے بیان کرتے تھے کہ مجھے اکثر ایسا اتفاق ہوا

فہرست  
 بیان امانت و دیانت  
 اہل دکان

کہ میں تخم خرماسا ملین کو زمین سے اُٹھا کر دیا ہوں انہوں نے کہا مال خوشنودی اُسکو  
 قبول کر کے بہت کچھ وعادے اُطّاق کر یا نہ اور صبر اور شکر اور مروت اور حیا  
 اس سر زمین کی خاصیت اور تاثیر ہے اگر کوئی غیر ملکی بھی یہاں اُنکر اقامت پزیر  
 ہوئے اُسین بھی یہ باتیں پیدا ہوتی ہیں پس جو کہ یہاں کی پیدائش ہوا میں  
 یہ باتیں کیوں نہ ہو یہاں کے خاص ساکنین کا اعتقاد نہایت صحیح اور درست ہے  
 اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اُنکو محبت بہ کمالیت حاصل ہے چنانچہ  
 غلام امام شہید جو سندوستان میں مولیٰ خوانی میں شہرہ افاق تھے اور آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے اُنکو ایک تعلق نام تھا جبکہ وہ مدینہ باسکینہ میں حاضر  
 ہوئے اور اہل مدینہ کو اُن کے یہ حال سے اطلاع ہوئی اکثر اہل مدینہ کی  
 دعوت کئے اور اُنکی زبان سے مولود خوانی کروائی اور قصائد ہندی اور فارسی  
 باوجود نہ جانتے زبان کے اُن سے سنئے اور شوق و ذوق پیدا کئے اور  
 حالت وجد میں آئے ناقل بحشم خود دیکھے ہیں کہ بعضے اہل مدینہ قریب  
 حرم شریف کے جب حاضر ہوئے اور یکایک نگاہ اُنکے گنبد پر پڑ گئی مغرب  
 سے صبح تک نگاہ اپنی گنبد شریف پر جمائے رہے اور ملک بھی نہیں ماری با  
 اُنکے خلوص و محبت کے عنایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُنپر خاص ہے کہ  
 جب کوئی وقت مشکل اُنپر آتا ہے وہ لوگ جالی شریف کو پکار کر اپنا مطلب عرض  
 کرتے ہیں انا جارج یا رسول اللہ یعنی ہم لوگ آپ کے زیر سایہ ہیں کہتے ہیں ہر  
 یہ عرض اُنکی اجابت دعا میں نیز ہدف سے فی الفور اُنکے قلب پر اجابت دعا  
 کا اطمینان اور تسکین حاصل ہوتی ہے اور مقصود اُنکا معاً حاصل ہوتا ہے

بیان عقائد  
 مدینہ  
 بیان محبت  
 حرم شریف  
 بیان استجاب  
 دعا میں  
 تسکین

حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو شخص اہل مدینہ کو ڈراوے تو وہ شخص مجھ کو ڈیالائی  
واردات ہوئے کہ ڈرانے والے اہل مدینہ کے سر سبز اور سرخرو نہیں ہوئے  
بلکہ خسرالدنیا والاخرۃ ہوئے تفصیل اُن سب واردات کی جذب القلوب میں مذکور  
ہے ایک وقت میں خالد بادشاہ نے غلہ اہل مدینہ کا بند کر دیا پھر اہل مدینہ کو  
غلہ از غیب پہنچا قصہ اُس کا بہ تفصیل فصل معجزات میں آدیکا انشاء اللہ تعالیٰ پر ہوگا  
جمع اولیاء اللہ اور ائمہ مجتہدین سے محبت تامہ رکھتے ہیں سرچند ایک مجتہد کے  
مقلد ہووین لیکن سب مجتہدین سے محبت اُن کو برابر ہے اور ایک ولی کے طریقہ  
میں داخل ہوئیں مگر سب اولیاء اللہ سے خلوص اور عقیدت اُن کو برابر حاصل ہے  
جن جن بزرگوں کے یہاں مزارات ہیں اعراس اُن سب کئے ہوتے ہیں لیکن اکثر  
بزرگوں کے اعراس اُن کے مزاروں پر ہوتے ہیں اور بعضو کا عرس حرم شریف  
میں بھی ہوتا ہے چنانچہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا عرس حرم شریف میں ہی  
ہوتا ہے اور بعضے اولیاء اللہ سرچند کہ مدفون نہیں ہیں مگر اُن کا عرس حرم شریف  
میں ہوتا ہے چنانچہ سلیمان خبر ولی رحمۃ اللہ علیہ صاحب دلائل کہ مدینہ طیبہ میں  
مدفون نہیں مگر اُن کا عرس مدینہ طیبہ میں حرم شریف میں ادا ہوتا ہے طریقہ اعراس  
حرم نبوی میں ہونے کا یہ ہے کہ پہلے صاحب عرس کے نام پر قرآن خوانی  
ہوتی ہے اور بعد مناقب اُن کی مجلس میں پڑھے جاتے ہیں اور بوقت مناقب  
پڑھنے کے بنجور اور خوشبو مجلس میں جلاستے ہیں اور اہل مجلس پر گلاب  
پاشی کرتے ہیں بعد سب حاضرین مجلس میں خرم تقسیم ہوتے ہیں اہل مدینہ کو  
حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ سے خلوص و محبت سب اولیاء اللہ متوزا ہے

بیان اولیاء اللہ  
اولیاء اللہ کا  
مدینہ طیبہ میں

بیان حبیب خاص  
رکنا اہل مدینہ  
محض محبوب  
سبحانی رضی اللہ عنہ  
۱۲

اکثر عورتوں اور بعض مردوں کی وہاں کے یہ عادت جاری ہے کہ جب نام مبارک حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کا آجاوے سر کو اپنے جہک کے دستور کہتے ہیں مگر دستور کا اُنکے محاورے میں تعظیم کی واسطے مروج ہے یہ امر خاص حضرت کے نام مبارک کے ذکر کی واسطے ہے اور جو طریقے اولیاء اللہ کے مدینہ طیبہ میں ہیں اور انہیں ذکر اور شغل ہو اگر تا سے اکثر انہیں کئی تو شعبے طریقہ قادر یہ عالیہ کے اور بعضوں کو نسبت خاص حضرت کی ذات مبارک سے ہے جہاں تک کہ اس فقیر کو علم ہے نام طریقہ کا بیان کیا جاتا ہے ایک طریقہ سماویہ جو حلقہ ذکر اس طریقہ کا عورتوں کی جالی کے پاس مغرب سے عشتا تک اور بعد نماز صبح شافعی کی اشراق تک حرم شریف میں ہر روز ہوتا ہے دوسرا طریقہ سمانیہ جو با حرم شریف کے روبرو باب نسار کے حلقہ ذکر اُسکا دن میں بعد نماز جمعہ اور شب میں آخر شب ہر روز شیخ کے مکان میں ہوتا ہے اور اہل حلقہ کو بوقت ذکر حالت وجد کی نمود ہونی ہے اور انہیں شیخ کے مکان زاویہ حضرت غوث الاعظم کا کہ جس کو یہاں کی اصطلاح میں چلہ کہتے ہیں اور مکان سیدنا ابابکر الصدیق رضی اللہ عنہ کا واقع ہے زاویہ اور چلہ مقصود اس جائے سے ہے کہ بوقت حضور مدینہ طیبہ کے حضرت وہاں تشریف فرما تھے اس مقام کو شیخ باعزاز و اکرام رکھے ہیں اور گیارہویں شب ربیع الثانی کی شیخ طریقہ کے مکان میں عرس شریف حضرت کا بہ تکلف تمام ہوتا ہے یعنی بڑی بڑی شمع بتیان اور چراغیں بکثرت روشن ہوتی ہیں اور لوگ بکثرت جمع ہوتے ہیں بعد ختم قرآن مجید کہ حضرت کے مناقب اور کرامات بعبارت عزیزی خوش الحانی سے پڑھی جاتی ہیں

بہارِ شریف  
در ذیلِ حضرت غوث  
کا بیان ہے کہ

اور خرم اہل مجلس میں تقسیم ہوتے ہیں اسی شب میں زوایہ حضرت غوث الاعظم  
 رضی اللہ عنہ کا اور مکان حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ کا زیارت کیا واسطے  
 لہذا ہے لوگ اس مقام پر حاضر ہو کر تین تا تیر گانہ صلوٰۃ ادا کرتے ہیں یہ فقیر  
 عرس شریف میں حضرت کے حاضر ہوا اور دو گانہ نماز بھی ادا کیا اور اکیس تالی  
 اسکو قبول فرمائے تیسرا طریقہ شاذلیہ ہے کہ حلقہ ذکر اس طریقے کا جواب میں مسجد  
 نبوی کے قریب باب مجیدی اندرون حرم شریف ہوتا تھا اب شیخ کے ہی مکان  
 میں وہ حلقہ مقرر پایا اور یہ امر یعنی فقر حلقہ ذکر مکان میں شیخ طریقہ کے وقت حضور  
 اس فقیر کے ہوا وجہ اسکا یہ مسموع ہوا کہ اس طریقہ میں ذکر جہری قیاماً ہو اگر تاتھا  
 اور اشارتاً ذکر میں اہل حلقہ ہر حالت وجد ہو کر زمین سے ایک ایک بالٹ بلند ہوتا  
 تھے اسواسطے شیخ المحرم نے شیخ طریقہ سے کہے کہ ہر چند کہ یہ ذکر الہی ہے مگر  
 اس قسم کی حالت جو اہل حلقہ پر وجد میں نمودار ہوتے ہیں اور حرم نبوی مقام  
 حضور عالی سے مکان میں ہے ذکر اس طریقہ کا مناسب ہے جیسے حلقہ  
 ذکر اس طریقہ کا مکان میں شیخ طریقہ کے مقرر ہوا چوتھا طریقہ دفعیہ یا پانچواں  
 طریقہ مرغیہ ہے ذکر خاص اس طریقہ کا مولود مصنف صاحب طریقہ جو مسعود ہمارے  
 ربانی سے حلقہ اسکا روز جمعہ بعد ادا سے نماز کے قریب جالی بالین شریف روضہ  
 منورہ کے مسجد نبوی میں ہوتا ہے وجہ خصوصیت ذکر و شغل مولود شریف ہونا  
 اس طریقہ میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ خصوصیت سرفرازی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی صاحب طریقہ پر در باب مولود کے ہوئے یعنی ارشاد نبوی صاحب طریقہ  
 پر ہوا کہ تم ہمارا مولود تصنیف کرو کہ ایک قافیہ اسکا ہا اور دوسرا قافیہ اسکا ذی کہو

فہرست  
 باب اول  
 فی بیان فضائل

جبکہ تم مولود ہمارا قرارت کرو گے ہم اُس جائے میں تشریف لا دین گے  
 ہر چند کہ قرارت ہر مولود کی خواہ کوئی مولود ہو مقبول ہے اور تشریف فرمائی  
 حضرت کی بوقت قرارت مولود شریف اکثر اہل نظر کو مشاہدہ ہوئی ہے اس واسطے  
 حضرت کی امت مرحومہ سے ہزار ہا لوگ تصنیف مولود شریف کے کئے ہیں  
 مگر فرمایش اور ارشاد حضرت کا در باب تصنیف مولود کے ہونا اور حضرت وعدہ  
 تشریف فرمائی کا بوقت قرارت مولود شریف فرمانا سرفرازی خاص صاحب طریقہ  
 مرغنیہ پر ہے پس ایسا مولود جو حضرت کے ارشاد مبارک سے تصنیف کیا جائے  
 اور حضرت وعدہ تشریف فرمائی کا بوقت قرارت اس کی فرمادین اور وہ مولود کھنوی  
 روز منہ منورہ کے پڑھا جاوے حال اس کی قبولیت کا اور فوائد اور تاثیرات اس کی  
 کیا بیان ہو سکتی یہ کیف ایک بار جو اُس حلقہ میں حاضر ہوا فوائد اور برکات  
 مستزاید اسمین پایا بجد اللہ و حسن توفیقہ تا مراجعت حضوری اس حلقہ کے ناغہ نہیں  
 کیا اور عہد مراجعت کا جب قریب ہوا اجازت اس مولود کی شیخ طریقہ سے  
 حاصل کیا بجد اللہ آج تک روز جمعہ قرارت اُس مولود کے ناغہ نہیں ہوئے  
 اور قرارت میں اُس کی فوائد عجیبہ دیکھا آخر اس تعجبات و عابوقت قرارت اس مولود  
 بارہا دیکھا گیا اور تجربہ میں آیا کہتے ہیں کہ صاحب طریقہ مقام قطبیت رکھتے تھے  
 ماہ ربیع الاول میں یہ قریب عرس شریف جناب سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ  
 کے مولود بکثرت ہوتے ہیں بعضے لوگ اپنے مکانون میں حضرت کے معجزات  
 اور فضائل بیان کرتے ہیں اور اکثر لوگ اس ایام مبارک میں اندرون حرم  
 نبوی کے قرارت مولود شریف کو کے خیر تقسیم کرتے ہیں ویسا ہی ماہ ربیع الثانی

یہ مولود حضرت  
 سید المرسلین صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے معجزات  
 میں سے ہے

مین بہ تقریب عرس مبارک حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کے اندرون حرم مولود بکثرت ہوتے ہیں اور لوگ اپنے مکانون مین بھی حضرت کا عرس شریف بہ تکلف روشنی کر کے ادا کرتے ہیں کہ ایسی کثرت سے ادا ہونا عرس کا سوا حضرت کے کسی اور اولیاء اللہ کا وہاں دیکھنے مین نہیں آیا چند رباطین یعنی مسافر خانہ حضرت کے نامزد ہیں اور نامزد ہونا رباط کا حضرت کے اسم مبارک کے ساتھ ہی خصوصیت حضرت کے ہے ایک رباط قریب حمام کے بنائے ہوئے ایک عرب اہل مدینہ کے ہے اسمین سوائے عورتوں کے مردوں کو رہنے کا حکم نہیں ہے اس رباط مین عورتوں کی گزر اوقات کیواسطے چکبان اور ظروف مسی وقف ہیں عورتیں اکثر چکی میسر اُس کی مزدوری سے قوت بسری اپنی کرتی ہیں اور ظروف مسی اپنے استعمال مین لاتے ہیں اس رباط مین ایک والاں بنا ہوا ہے اُسکو زاویر شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اسمین سبز بیرخین رکھی رہتی ہیں اور اسجا براہ ادب کوئی سکونت بھی نہیں کرتا اور وہاں تمام شب روشنی کرتے ہیں اُس ہائے مین کرامات غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے بکثرت ظاہر ہوتے ہیں یعنی کوئی وہاں کے ساکنین وغیرہ سے کسی کسی مرض یا مصیبت مین مبتلا ہووے روز اُس بیرخ کو اپنا منہ لگا کے اپنی حل مشکلات کیواسطے حضرت کے جناب مین ملتی ہووے معاً اُسکی حل مشکلات ہوتی ہے دوسری رباط جو حضرت کے نامزد ہے وہ بیرون حصار مدینہ واقع ہے اُس مین عوتیں اور مردین بہت رہتے ہیں اور اُس رباط مین بھی حضرت کے اسم مبارک سے زاویر نامزد ہے درمیان باب السلام اور باب الرحمتہ کے

منہ ہوا ہے  
بہت کثرت  
غاون کثرت  
سجانی  
عورتیں  
اسم مبارک  
نہا

منہ ہوا ہے  
کوئی رباط  
سجانی  
عورتیں  
غوث الاعظم  
اسم مبارک  
منہ ہوا ہے

منہ ہوا ہے  
در حاکم  
عورتیں  
خطت  
سجانی



ایک ستون مسجد نبوی مین واقع سے حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ بوقت حضور  
مدینہ طیبہ کے اُس جائے پشت اُس ستون کی جانب کر کے تشریف رکھتے  
تھے اکثر زائرین اور اہل مدینہ جو اس امر سے مطلع اور واقف ہیں وہاں حاضر  
ہو کر تبرکاً دو گانہ ادا کرتے ہیں اور اس ستون پر علامت کیواسطے حضرت  
کا اسم مبارک قدیم الایام سے تحریر تھا حال میں بعض متعصبین اتر آئے  
اوپر روغن ملدئے ہیں تاہم علامت تحریر کی باقی ہے جیسا کہ مسجد الحرام  
مکہ میں ایک ستون قریب باب قطبی کے حضرت کے نام مبارک سے نامزد  
ہے اور مشہور ہے کہ حضرت وہاں تشریف رکھا کرتے تھے کیا ذات مبارک  
حضرت خوشیہ ہے کہ تمام جان میں آپ کا شہرہ اور غلغلہ ہے اور اہل حرمین  
شرفین وغیرہم سب آپ کے مدح خوان اور فدائے اسم مبارک ہیں و نعم  
قال الشاعر وہ کون ہے کہ دل سے تیرا مبتلا نہیں کسکی زبان پر یا تیرا  
تذکرہ نہیں کیا حال ہے اُن لوگوں کا کہ جو حضرت کا مرتبہ نہیں جانتے اسرار  
مشائخین مدینہ طیبہ جنکے پاس حلقہ ذکر کا ہوتا ہے وہ یہ ہیں شیخ محمد سمان  
شیخ محمد مصطفیٰ شاذلی شیخ مرغنی شیخ جعفر علی سمان شیخ عبدالغنی سمان  
ساکین اس بلدہ شریفہ کے ہر چند کہ اہل دکانیں بھی ہوں سب اہل علم ہیں  
موقوف کثیف ایک بار واسطے تیاری نیاز مبارک کے اشیاء خرید کرنے  
کو بازار میں گیا بوقت خریدی اشیاء کے ایک دوکانہ سے کچھ گفتگو پیش  
ہوئی انہوں نے اپنے حسن ظن سے کچھ کلمات تعریف بہ نسبت اس  
کثیف کے ادا فرمائی کثیف نے اُس کے جواب میں کہا فلا ترکوا انفسکم اُن

علامت پشت  
ستون کی  
سجائے اسم مبارک

مشائخین  
مدینہ

دوکاندار نے اس کے مابعد کی آئین مع تفسیر کدے پیشہ تجارت بلکہ کل پیشہ  
جو کہ سنتِ مہنیہ انبیاء علیہم السلام میں اس بلکہ طیبہ میں دلیل نہیں بلکہ معززین  
اور علماء بھی اُسکو اختیار فرمائے ہیں ہر چند کہ علماء اس بلکہ مبارکین بکثرت  
ہیں اور دستورات بھی یہاں کی عالم اور حافظ قرآن ہیں لیکن جو علماء کہ مشہور  
اور نامور ہیں اُنکے اسماء تحریر کئے جاتے ہیں شیخ عبدالقادر شیخ علی زاهد شیخ  
مصطفیٰ شیخ محمد وسوئی شیخ خلیل قبری شیخ خلیل خرتیکے شیخ احمد خبری  
شیخ امیر احمد شیخ حسین جبرتی شیخ مامون شیخ محمد سعید مغربی اس بلکہ  
مبارک میں ایک مفتی اور ایک قاضی اور ایک کووال ہے کووال کو یہاں  
محتسب کہتے ہیں صدر انکا باشا محافظ بلکہ ہے اور صدر باشا محافظ بلکہ  
کا باشا شیخ الحرم ہے محض مفتی اور محتسب یہاں کے اہل بلکہ سے ہیں  
باقی سب اہل خدمات ترک ہیں ماہوار باشا شیخ الحرم کے پندرہ ہزار قرش  
اور ماہوار باشا محافظ بلکہ کے پانچ ہزار قرش اور ماہوار محتسب کی ہجرت  
قرش میں ہر سال استنبول سے قاضی نیا آتا ہے اور بعد معاودت کے  
اُسکی ماہوار استنبول میں ملتی ہے اور یہ ہی امر مسموع ہوا کہ جسوقت  
قاضی حرمین شریفین میں آتا ہے اس سال اپنا حج قرض ادا کرتا ہے  
اور جس سال معاودت کرتا ہے تو سلطان کی جانب سے حج کر کے معاودت  
کرتا ہے واعداء علم سب اہل خدمات موافق اپنے اقدار کے استغاثہ  
سنتے ہیں اور حکام کیواسطے مکان محکمہ سرکاری مقرر ہے وقت کچری  
کا اشراق سے عصر تک ہے اور ایک ہفتہ میں منگل اور جمعہ کی تعطیل ہوتی ہے

فہرست  
ذات علماء و مشائخ

فہرست  
ذات اہل خدمات  
معدودہ و مشائخ  
کچری

فہرست  
ذات اہل خدمات  
کچری

مگر محتسب یا نائب محتسب ہر وقت شب و روز محکمہ میں حاضر رہتے ہیں اگر کوئی قلیل  
 نہیں ترتیب اقتدارات حکام یہ ہیں کہ ماتحت سب حکام کے محتسب کے  
 بالادست محتسب کا بھی باشاہ ہے جو سرگروہ ہزار فوج کا ہے اور بالادست اسکا  
 باشا محافظ بلد ہے اور بالادست اسکا باشا شیخ الحرم ہیں اگر کوئی شخص محتسب کے  
 فیصلہ پر ناراض ہووے محتسب خود اسکو بین باشا کے بھیج دیتے ہیں اگر  
 اس کے فیصلہ پر کوئی ناراض ہوں تو میں باشا اسکو باشا محافظ بلدہ کے پاس  
 بھیج دیتا ہے اگر کوئی شخص باشا محافظ بلدہ کے ہی فیصلہ پر ناراض ہووے  
 تو وہ اس شخص کو قاضی کے پاس بھیج دیتا ہے ہر اگر کوئی شخص قاضی کا مرافعہ  
 شیخ الحرم کے پاس کرنا چاہے تو شیخ الحرم انکو قہمائش کرتے ہیں کہ حاکم  
 شرع نے جو فیصلہ کئے ہیں ہم اس میں دست اندازی نہیں کر سکتے مگر مرافعہ  
 قاضی مدینہ طیبہ بلکہ شیخ الحرم مدینہ طیبہ کا حاکم مکہ معظمہ سنتے ہیں اور مرافعہ  
 حاکم مکہ معظمہ کا استنبول میں مسموع ہوتا ہے اگر کوئی شخص شیخ الحرم مدینہ  
 طیبہ کو عرضی ابتداء مقدمہ کی دیوے تو وہ ابیدار اسکا دعویٰ نہیں سنتے بلکہ  
 عرضی اسکی محتسب یا قاضی یا محافظ بلدہ جیسا انکو مناسب معلوم ہوئے دہان  
 بھیج دیتے ہیں مدینہ طیبہ میں ایک شیخ السادات ہیں کہ وہ ہی سید ہوتے  
 ہیں سلطان برعایت آداب مساوات شیخ السادات کو مقرر کیا کام انکا یہ  
 ہے کہ ان کے دفتر میں جن جن کے نام لکھے ہیں ان کے جس اور تفریر کے  
 باب میں حاکم بالکل دخل نہیں دیتے بلکہ ایسے امورات کو شیخ السادات  
 کے تفویض کر دیتے ہیں اور دوسرا یہ امر انکی تفویض ہے کہ جو کچھ وظایف

محتسب یا نائب محتسب  
 بالادست محتسب کا بھی  
 باشا محافظ بلدہ ہے  
 اور بالادست اسکا  
 باشا شیخ الحرم ہیں

محتسب یا نائب محتسب  
 بالادست محتسب کا بھی  
 باشا محافظ بلدہ ہے  
 اور بالادست اسکا  
 باشا شیخ الحرم ہیں

اوقاف سلطانی طرف سے سادات کو مقررین شیخ السادات کی جانب سے  
 تقسیم ہوتے ہیں چند سال کے عرصہ سے کاغذ اسٹامپ عزمین شریفین میں جاری  
 ہوا مگر نہ استغدرگران کہ ہندوستان میں ہے بلکہ نہایت آسان اور ارزان کہ  
 لینا اسکا کسی پردھوار اور گرین نہیں تحریر قبالجات اور وصیت نامجات اور جو  
 عرائض کہ باشا محافظہ بلدہ کے پاس پیش کیا جاوے صرف اس کاغذ کا ہوتا ہے  
 اور جو عرائض کہ شیخ الحرم یا قاضی یا محتسب کے پاس پیش ہو دین وہ کاغذ سادہ پر  
 پیش ہوتے ہیں محکمات قضات وغیرہ میں تشریف نہیں کہ جو کوئی دعویٰ پیش  
 کرے خواہی تخواہی بذریعہ وکلا کرے جیسا کہ ہندوستان میں حکام نے بندوبست  
 کر رکھا ہے بلکہ اکثر اہل مقدمات بذات خود دعویٰ پیش کرتے ہیں فقط مخدرات  
 یا وہ لوگ کہ جنکو طریقہ عدالت کا معلوم نہ ہوے یا جو لوگ محکمہ میں جاتے ہیں  
 عار رکھتے ہو دین بذریعہ وکلا دعویٰ پیش کرتے ہیں اس واسطے وکلا لوگ بیان  
 بہت کم ہیں یعنی محکمہ قضات میں فقط چار پانچ وکیل ہیں فقیر یہ سمجھتا ہے کہ  
 قلت وکلا میں علامت دادرسی حاکم ہے جسقدر جہان وکلا زائد عذر زائد ہے  
 ماسوائے اسکے فیصلوں کو بھی بیان چند ان امتداد اور تامل نہیں ہوتا بلکہ  
 انفصال مقدمات بہت جلد ہوتا ہے محتسب کے پاس دعویٰ پیش کرنے میں  
 کچھ عرضی کی ضرورت نہیں بلکہ زبانی دعویٰ کافی ہے اور بمجرد دعویٰ پیش کرنے  
 فوراً طلبی مدعی علیہ کی ہوتی ہے اور جو آدمی طلب مدعی علیہ کیواسطے جاتا ہے  
 اسکو وہاں مرسل کہتے ہیں ہر چند کہ باشا شیخ الحرم باشا محافظہ بلدہ کے  
 بالادست ہیں مگر نہ من کل الوجہ بلکہ سلطان کا یہ حکم ہے کہ باشا محافظہ بلدہ صلاح

ف  
 کاغذ اسٹامپ

ف  
 کاغذ اسٹامپ

و مشورت پادشاہ شیخ الحرم کے کام کریں تو بہتر ہے خزانہ سرکاری مدینہ طیبہ میں  
 دوہین ایک وہ خزانہ ہے کہ جسمین مصارف حرم شریف اور محاصل اوقات تعلق  
 حقوق اہل مدینہ طیبہ مثل سادات و مشائخین وغیرہ کا اُس خزانہ میں داخل ہوتا  
 ہے اور وہاں سے تقسیم اور خرچ ہوتا ہے اُسکو خزانہ جلیلہ کہتے ہیں دوسرا  
 وہ خزانہ ہے کہ جسمین مصارف فوج داخل ہوتا ہے اُسکو خزانہ بزرانی کہتے ہیں  
 اور ناظم دونوں خزانوں کا ایک ہی شخص ہوتا ہے وہاں لشکر کے دو قسم  
 ہیں ایک لشکر نظام ہے دوسرا لشکر ضبطیہ ہے لشکر نظام وہ ہے کہ جو  
 استنبول سے حفاظت مدینہ طیبہ کیواسطے آتا ہے یہ لشکر محض بوقت ضرورت  
 اور پیش ہونے امر سرگرم کام آتا ہے اس لشکر کی ماسوا پر چند پیش  
 قرار ہوتی ہے مگر مدینہ طیبہ میں محض ڈیڑھ مجیدی کہ اُس کے تین روپیہ  
 کھدازہ ہوتے ہیں مابانہ ملتے ہیں صرف گاڑ اور طاقی اور طعام اور لباس سرکار  
 کی جانب سے ملتا ہے مادر اُسکے ہے لشکر ضبطیہ وہ ہے کہ حاکم ساکنین بلد کو  
 قواعد تسلیم کر کے اُنکو اپنی نظر میں رکھتا ہے بوقت ضرورت بقدر ضرورت اُنکو  
 نوکر رکھتا ہے اور اُن سے محض کار و روزمرہ مثل پیرہ دروازوں شہر کا اور  
 نگہداشت سامان محکمہ جات لیا جاتا ہے یہ لوگ تا وقت ضرورت نوکر اور بعد  
 برطرف ہوتے ہیں اور خود اُنکو ہی اختیار ہے کہ جب چاہیں جب ترک ملازمت  
 کریں بخلاف نظام کے کہ اُنکو ترک ملازمت کے باب میں اندرون مدت مقروہ  
 اُنکی اختیار حاصل نہیں اکثر اسیلے اور اہل ولایت جو مدینہ طیبہ میں سکونت  
 اختیار کئے ہیں بخوشی و خواہش فوج ضبطیہ میں داخل ہوتے جیسا کہ فوج

لشکر بزرانی  
 مدینہ طیبہ میں

لشکر نظام  
 مدینہ طیبہ میں



سلطان کی ملاقات کو جاتا خواہ ادنیٰ ہو یا اعلیٰ اُس سے بیوقت بھی تعظیم سرور  
 ملاقات کرتے اور اُنکو اپنے پاس بے تکلف آنے دیتے بعد اُسکے جبکہ زمانہ  
 کا الخطاط ہوا چند لوگ اہل حریم شریفین میں سے واسطے تعظیم کے مخصوص  
 ہوئے اور ویسے لوگوں کی ملاقات بھی بیوقت مقرر پائے کہ سلطان کسی حالت  
 میں بھی اُسے ملاقات کرتے تھے لیکن حال میں یہ امر مسموع ہوا کہ وزیر اُسے  
 سلطنت روم نے آپس میں مشورت کر کے حکام اتراک حاضریں مدینہ طیبہ کو  
 لکھنے بھیجے ہیں کہ اگر کوئی اہل مدینہ طیبہ سے استنبول میں جانیکا ارادہ کریں  
 اُنکو حتی الامکان بغمایش روک دیں وجہ اُسکی یہ مسموع ہوئی کہ شاید وہ  
 لوگ کسی امر میں سلطان سے اپنی شکایت نکرین اس واسطے کہ اہل حریم شریفین  
 سے سلطان کمال عقیدت اور خلوص ملاقات کرتے ہیں اور وزیر اسے  
 اس قدر خدمت گزار می حریم شریفین کی ادائیں ہو سکتی جیسا کہ دفتر سلطنت  
 میں تفصیل اُسکی تحریر سے ایک تہوڑا حال عقیدت سلطان کا عرض کیا  
 جاتا ہے معلوم کیا جائے کہ اُس طرف ممالک میں دستور اہل ملک و وزیر  
 اور امراء اپنا اپنا ایک وکیل واسطے دعا کے مقرر کرتے ہیں چنانچہ  
 باشا مصر اور باشا شام اور سلطان روم اور اُنکے وزیر اور امراء کی جانب  
 سے ایک ایک وکیل مدینہ طیبہ میں دعا کیواسطے مقرر ہے موکلین اپنے  
 اپنے وکیلوں کو حسبِ قدرت بہت کچھ سلوک کرتے ہیں ایسے  
 وکیل کو یہاں کی اصطلاح میں وکیل فرانشہ کہتے ہیں سپہ اسعد سلطان  
 کے وکیل مدینہ طیبہ میں تھے سلطان نے اُنکو طلب اپنے یہاں کر لئے

سلطان اس قدر  
 وزیر اسے  
 وکیل فرانشہ  
 کہتے ہیں  
 سپہ اسعد سلطان

ابن وہ نہایت مقرب سلطانی ہیں اور سلطان اول کی بہت سخن شنوی کرتے  
 ہیں اس واسطے مدینہ طیبہ میں اب دو فریق ہو رہے ہیں ایک وہ فریق ہیں جو  
 سید اسعد سے تعلق رکھتے ہیں انکا نام فریق اسعدی مشہور ہو رہا ہے اور دوسرا فریق  
 وہ ہے کہ جو وزیر سلطانی کے ساتھ تعلق اور توسل رکھتے ہیں انکو فریق عثمانیہ  
 کہتے ہیں اس واسطے کہ سلطنت روم سلطنت عثمانیہ کہلاتی ہے حال میں ایک  
 امر واقع ہوا کہ باشا شیخ الحرم کہہ کہ اسکو والی جدہ کہتے ہیں یا لا دست حکام  
 مدینہ سے اسکو در باب تغیر و تبدل حکام اہل مدینہ کے اختیار اور اقتدار نام  
 حاصل ہے حسب قواعد و ضوابط مملکیہ کے حکام مدینہ طیبہ کو تغیر و تبدل کا حکم  
 لکھا چونکہ انکو تغیر و تبدل اپنی مدینہ طیبہ سے منظور نہ تھی انہوں نے بتوسل  
 سید اسعد در باب منسوخ ہونے کے حکم تغیر و تبدل کے سلطان کے پاس عرضی  
 پیش کئے مگر عرضی پیش ہونے کے حکم تغیر و تبدل کا منسوخ ہوا اور  
 وہ لوگ اپنے اپنے عہدہ اور خدمت پر قائم اور بحال مدینہ طیبہ میں رہے  
 اور حکم بحالی خلاف قاعدہ بلا توسل و زراہ سلطنت مدینہ طیبہ میں سلطان  
 کے یہاں سے آیا پھر والی جدہ اور وزیر سلطنت نے سرچند دست و پازنی کئے  
 کچھ مفید نہوا اور اس کے اگر اہل مدینہ باشا محافظہ یا باشا شیخ الحرم  
 کے حکم سے ناراض ہو وین عرضی ناراضی اور شکایت حکام بذریعہ سید اسعد  
 کے سلطان کے پاس پیش کرتے ہیں مگر پیش ہونے عرضی کے موافق  
 مقصد اہل مدینہ کے سلطان کی جانب سے کارروائی ہوتی ہے چنانچہ قبل  
 ایک دو سال کے ایک ہی امر کی شکایت میں دو تین باشا شیخ الحرم کا مدینہ منورہ

نہایت مقرب سلطانی  
 ہیں اس واسطے  
 مدینہ طیبہ میں  
 اب دو فریق ہو رہے  
 ہیں ایک وہ فریق  
 ہیں جو سید اسعد  
 سے تعلق رکھتے  
 ہیں انکا نام  
 فریق اسعدی  
 مشہور ہو رہا ہے  
 اور دوسرا فریق  
 وہ ہے کہ جو وزیر  
 سلطانی کے ساتھ  
 تعلق اور توسل  
 رکھتے ہیں انکو  
 فریق عثمانیہ  
 کہتے ہیں

نہایت مقرب سلطانی  
 ہیں اس واسطے  
 مدینہ طیبہ میں  
 اب دو فریق ہو رہے  
 ہیں ایک وہ فریق  
 ہیں جو سید اسعد  
 سے تعلق رکھتے  
 ہیں انکا نام  
 فریق اسعدی  
 مشہور ہو رہا ہے  
 اور دوسرا فریق  
 وہ ہے کہ جو وزیر  
 سلطانی کے ساتھ  
 تعلق اور توسل  
 رکھتے ہیں انکو  
 فریق عثمانیہ  
 کہتے ہیں



تبدیل ہوا وہ یہ ہے کہ اہتمام سے باشا شیخ الحرم کے مرمت شکست و سخت  
حرم نبوی کی ہوتی ہے جبکہ چونکہ اور کچھ مرمت حرم کی واسطے تیار ہوا کئے لوگ  
اہل مدینہ سے شیخ الحرم سے درخواست کئے کہ سامان مرمت حرم میں سے  
ہمارے مکانات کی بھی مرمت کیا جائے ایک شیخ الحرم نے جواب دیا  
دے کہ یہ تباری حرم کا سامان ہے اس میں سے ہم تمہیں نہ دینگے انکی  
شکایت اہل مدینہ کی جانب سے سلطان کے پاس پیش ہوئی سلطان نے  
کہے کہ اگر مرمت مکانات اہل مدینہ کی ہوتی تو بھی عین خدمت گزاری حضرت  
کی نھی خزانہ سلطنت میں موجب برکت تھا اچھا اگر اہل مدینہ شیخ الحرم  
سے ناراض ہوں تو انکی تبدیل کیا جائے پھر دوسرے باشا شیخ الحرم  
سے ہی ہی معاملہ واقع ہوا کہ بوقت مرمت حرم شریف کے کئی لوگ  
اہل مدینہ سے اپنے مکانات کی مرمت کی درخواست کئے شیخ الحرم اپنا  
انجام کار کا خیال رکھ کر اہل مدینہ کو کہے کہ اچھا تم لوگ ایک ایک درخواست  
مرمت مکان لکھ کر داخل کرو بعد انصرام مرمت حرم شریف کے تمہارے  
مکانات کی مرمت کی جاوے گی اس پر بھی اہل مدینہ شیخ الحرم کی شکایت سلطان  
کے پاس کئے سلطان نے اس شیخ الحرم کی تبدیل کیانی احوال بخارہ  
جنگ اوس کے بعد ممالک محروسہ سلطنت عثمانیہ میں تحقیقات جاری  
ہوئی مگر حکم سلطان کا ہے کہ حرمین شریفین کے مصارف میں کسی طرح  
تخفیف نہ دے پڑے پڑے لوگ اہل حرمین سے جنگی رسائی  
سلطان تک نہی انکی معاش میں کسی طرح سے تخفیف نہیں ہوئی مگر تہوی

اس کا جواب سلطان  
نے دیا کہ یہ  
مکانات کی مرمت  
کے لئے ہے  
اس لئے کہ  
ان کے پاس  
مکانات کی مرمت  
کے لئے ہے  
اس لئے کہ  
ان کے پاس

معاش والے جنگی رسائی سلطان تک نہیں تھی اہل سلطنت نے انکی معاش  
 تخفیف کئے پھر انہوں نے بھی اپنا وسیلہ پیدا کر کے اپنی جو منی سلطان  
 تک پہنچائی سلطان کا حکم ارباب سلطنت کو ہوا کہ انکی معاش پوری کر دیو  
 اہل سلطنت نے سلطان سے عذر کئے کہ سلطنت میں خسارہ سے  
 اور کل ممالک محروسہ میں تختیاں جاری ہے اگر ایک ملک کے لوگ اس  
 مستثنیٰ ہو دیں تو قوانین اور قواعد ملکی میں فتور واقع ہوتا ہے سلطان یہ  
 سنکر کہے کہ اگر ملک میں خسارہ آتا ہے تو میرا گھبراہٹ انکی معاش پوری کرو  
 اس واسطے کہ میں اگر انکی معاش میں قصور کرونگا تو خدا کو اور رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کو کیا اپنا منہ بتاؤنگا حکام مدینہ طیبہ جو اہل ترک ہیں انکی نسبت  
 اگر اہل مدینہ کی جانب سے کسی طرح کی زیادتی سرزد ہووے اور حکام  
 کیسی ہی شکایت سلطان کو انکی جانب سے لکھیں مگر سلطان اس طرف متوجہ  
 نہیں ہوتے بلکہ جواب میں شکایت کے حکام کو بھی لکھتے ہیں کہ تم خادم  
 حرم میں شریفین ہیں ہلکو چاہئے کہ ہر طرح رعایت اہل حرم میں کی کرین تم بھی  
 انکو بھامیش اپنے سے راضی رکھو سابق میں عہد سلطان عبد المجید خان  
 تک یہ دستور تھا کہ مدینہ طیبہ میں وہ باشا مقرر ہوتا جو کہ تمام ممالک عثمانیہ میں  
 بہ ترقیات دورہ کیا ہوئے تاکہ وہ نہایت رحم دل ہووے اور ہر طرح ادا  
 اہل مدینہ کی رعایت کرے اور کسی وجہ سے اہل مدینہ کو تکلیف اور اذیت  
 نہ پہنچے مگر فی الحال وہ بات باقی نہیں ہے تاہم اب بھی جو باشا مدینہ طیبہ  
 میں آتا ہے دیرینہ سال دور و تقویٰ ہوتا ہے حکام ترک جو مدینہ طیبہ

فلاح  
 مدینہ طیبہ  
 سلطان  
 کے  
 حکام

حاضر رہتے ہیں اہل مدینہ کا نہایت اعزاز اور احترام اور انکی بہت کچھ ادب  
 مرجی رکھتے ہیں اگر حکام مذکورین خلاف رویہ اور قانون اہل مدینہ کے حکم  
 کریں اہل مدینہ انکے حکم کو بالکل نہیں مانتے اور قوم ترک باشا سے سپاہی  
 لا دنی تک بھی اہل مدینہ سے سخت گوئی نہیں کرتے ایک روز فقیر خریدی  
 کا غذا کیواسطے بازار میں گیا اور ایک دوکان پر کھڑا ہوا ایک جماعت کثیر  
 فوج ترکی بھی کسی شے کی خریدی کو اسی دوکان پر لگ کر کھڑی ہوئی صاحب  
 دوکان نے کسی چیز کی قیمت انکو بیان کئے ایک سپاہی ترکی نے اس جماعت  
 سے اہل دوکان کو کہا کہ پہلے اسکی قیمت تم کم بتلائے تھے پس یہ کلمہ سپاہی  
 ترکی کا سنتے ہی صاحب دوکان ترکی پر نہایت غضب میں آئے اور جو کچھ  
 دل میں آیا کہے کہ تو بہت جھوٹا ہے ایسا ہے اور ویسا ہی اور بہت عرصہ  
 تک صاحب دوکان ترکی کی قضیحت کئے سب کے سب خاموش نہایت زور  
 بعد انقطاع کلام سب کے سب جماعت خاموش دعا دیکر واپس ہوئے اس  
 سے زیادہ ایک امر مسموع ہوا کہ رادی بچشم خود دیدہ بیان کرتے ہیں کہ  
 فیما بین ایک اہل دوکان مدینہ طیبہ اور ایک سپاہی ترکی کے ایک وقت  
 بحث اور تکرار ہوئی دوکاندار اہل مدینہ نے سپاہی ترکی کو ترانو کی دہائی  
 اپنے سے سر پر ماری کہ اوسکی ضرب سے سپاہی سر شق ہو کر خون بکثرت  
 جاری ہوا دوکاندار نے یہ حال دیکر خوف سے اپنے گھر چلے گئے حکام  
 ترک نے دوکاندار کی تلاشی کا حکم دئے اور سپاہی کو شفا خانہ بھیج دیا  
 اس روز سالم اپنے گھر میں رہے دوسرے روز اپنی دوکان میں آنکری بیٹھے

حکایت صاحب  
 دوکان مدینہ طیبہ  
 سے باوجود غصہ نہ  
 رہا دوکان کے

حکایت صاحب  
 دوکان ترکی  
 سے باوجود غصہ نہ  
 رہا دوکان کے

کسی نے بھی اُنکو نہ پوچھا قطع رعایت آداب مدینہ طیبہ کے اسلام کی برکت  
 سے حق تعالیٰ نے ترکون کی طبیعت میں صلاحیت ذاتی پیدا کیا ہے  
 خیال کیا جاسے ترکون کی ماسوار نہایت قلیل ہوتی ہے وہ بھی ماہ بہ ماہ برابر  
 نہیں ملتی بلکہ کسی سال چھ مہینے اور کسی میں چار مہینے اُنکو میسر آتے ہیں اور  
 جرائم میں بھی اُنکو سزا سخت نہیں ملتی یا نہ ہو وہ لوگ نہایت حلم اور وقار اور  
 صبر اور قناعت سے گزر اوقات اپنی کرتے ہیں اکثر جو جو سپاہانِ مکر  
 کی کوچہ و بازار اور حرم شریف اور روضہ منورہ کے پاس دیکھنے میں آئے  
 مگر کبھی یہ نہیں دیکھا گیا کہ یہ لوگ کسی پر جبر و زیادتی کرتے ہو وین بلکہ یہ دیکھا  
 کہ طواف کعبہ اللہ اور زیارت روضہ منورہ میں لوگوں کی کثرت ہوتی ہے اُس  
 کثرت میں ترکون کو لوگ دیکھ دیتے ہیں مگر یہ لوگ دیکھ کر اپنا بازو دبا  
 ہوئے الگ اور کنارہ ہو جاتے ہیں اور بوقت جنگ کے بے شک شجاعت  
 و جوانمردی میں فوقیت اور سبقت ان فریق پر لیجاتے ہیں کہ جو لوگ شکر سے  
 شجاعت کرتے ہیں اہل مدینہ پر پناہ مبارک حضرت کی ظاہر میں ایسی سرفراز  
 سے کہ اگر کوئی شخص مجرم کہ جس کی نسبت گرفتاری کا حکم جاری ہوا ہو  
 اور وہ شخص روضہ منورہ کے پاس آکر جالی منورہ پکڑ لیسے اور پناہ جالی  
 شریف سے چاہے تو کسی حاکم کی قدرت نہیں کہ جب تک وہ شخص جالی شریف  
 کے پاس حاضر ہے اُسکو گرفتار کرے چند روز کے قبل ایک واقعہ پیش  
 ہوا کہ ایک مرد عجیب کہ وہ عیائے انگریز سے تھا مدینہ طیبہ میں کچھ مدت اقامت  
 کیا اور وہ عجیب اپنے غلام کو نہایت اذیت اور تکلیف پہونچاتا تھا اور روز

مدینہ طیبہ  
 شجاعت و جوانمردی

مدینہ طیبہ  
 شجاعت و جوانمردی  
 واقعہ ایک

سے اُس کو پیش آتا تھا بوقت مراجعت اُس عجیبی کے غلام اُسکا کسی اہل مدینہ کے پاس روپوش ہوا اُس مرد عجیبی نے انگریز ساکن جدہ کو عرضی دیا انگریز فی والی جدہ کو والی جدہ ہاشما محافظہ مدینہ طیبہ کو لکھا حاکم مدینہ طیبہ نے ملاشی اور سراغ رسانی کی درپے ہوا یکایک غلام نے ظاہر ہو کر جالی روضہ منورہ سے پناہ لیا سر جبکہ اُس غلام کے طلب کیلئے بہت کچھ انگریزی سے تشدد اور کارروائی ہوئی مگر حاکم ترکی نے ہی جواب لکھا کہ وہ غلام جالی مبارک کی پناہ میں آگیا ہے جسے کچھ نہیں ہو سکتا ہی آخر الام ایک اخوات میں سے کسی قدر روپیہ غلام کے معاوضہ میں اُس مرد عجیبی کو دیا سابق میں شیخ الحرم مدینہ طیبہ میں اخوات سے ہوا کرتے تھے جب تک کہ اخوات لوگ شیخ الحرم ہوا کئے عہد میں اُن کے یہ اہتمام رہا کہ کسی قدرت نہیں تھی کہ اندرون حصار مدینہ طیبہ کے سواری پر بیٹھے اور جو لوگ حرم میں حاضر ہو دین اُنکو لٹٹنے اور سونے کی بھی مانعت تھی اور جو حرم شریف میں حاضر ہو دین اُنکو تاکید تھی کہ وہ بغیر ادائے وہ گائے تحیۃ المسجد باہر نہ نکلیں فقیر جبکہ ۱۲۷۹ھ ہجری میں مدینہ طیبہ کی زیارت کو حاضر ہوا اسوقت تک بھی سواری میں بیٹھنے کا حکم اندرون حصار بلکہ طیبہ کے نہیں تھا اور گاڑی خچروں کی بھی نہیں جاری ہوئی تھی پھر جبکہ ثانیاً ۱۲۸۹ھ میں حاضر ہوا اسوقت میں خچروں کی گاڑی رواج پا گئی تھی اُسکو وہاں غریبہ کہتے ہیں لیکن راستوں کی صفائی اور روشنی کا بندوبست اسوقت بھی نہ تھا پھر حق تعالیٰ نے اپنی فضل و کرم سے جبکہ سہ بارہ ۱۳۰۲ھ

ہجری میں زیارت نبویہ سے مشرف فرمایا تو دیکھا کہ صفائی راہ اور روشنی  
 بلکہ طیبہ کا بندوبست ہوا یعنی صفائی راستوں کی واسطے گاڑیاں دراز  
 گوش کے مقرر ہوئی کہ آسمین راستوں کا کچرا اٹھاتے ہیں اور خالی دراز گوش  
 بھی مقرر ہیں کہ جو کوچے کہ گاڑیاں وہاں نہیں جاسکتی دراز گوش کی پشت پر  
 وہاں کچرا لاتے ہیں اور چالیس پچاس قدم کے فاصلہ پر سر کوچہ و بازار ہیں  
 قنادیل روشنی کے نصب ہیں اس میں وہاں روشنی ہوتی ہے خیر روشنی  
 اور صفائی کا نہایت آسانی اور سہولیت سے نکالے ہیں کہ جنہیں کسی جگہ  
 سے وقت اہل بلکہ اور اہل دکانیں پر نہیں ہی ایک تو یہ کہ سرائیل دوکانے  
 فی ہفتہ ایک پیسہ خرچ روشنی اور ایک پیسہ خرچ صفائی راہ لیا جاتا ہے دوسرا  
 یہ کہ جب قافلہ زائرین کا آتا ہے شہد ف اور شہری ان کو میدان نہایت  
 رکھی جاتی ہے کرایہ زمین کافی شہد تین قرش اور فی شہری دو قرش  
 آنے لیا جاتا ہے پس یہ دو مصرف روشنی اور صفائی کے وہاں مقرر ہیں اور  
 مکانداروں سے ایک حصہ نہیں لیا جاتا دو سال سے ٹیپ بھی یہاں جاری ہوا  
 ہے ہینہ میں دوبار آتا اور جاتا ہے اس بلکہ مبارک کا پانی جو نہر سے جاری  
 ہے نہایت شیریں اور موسم گرما میں بھی سرور رہتا ہے اور ابتداء اس نہر  
 کی تواریخ سے عنوان فصل میں لکھی گئی اور اس نہر کو انتفاع عام کے لئے  
 بلکہ میں کئی مقاموں پر کھول دئے ہیں کہ اس کو وہاں منہل کہتے ہیں اور  
 جن جن مقاموں پر نہر کھول دیں وہ مقام عمیق ہیں وہاں سیڑیاں پتھر  
 کی بنا دئے ہیں کوئی شخص بے تکلف اتر کے آب نہر کے پاس جاوے اور

نور صفائی اور روشنی  
 طیبہ

بیان مسافرت  
 صفائی اور روشنی  
 راستوں کا

بیان مسافرت  
 طیبہ

بیان مسافرت  
 طیبہ

پانی کی جائے پر کسی جا پر ٹوٹیاں لگا دے ہیں کہ نہر کا پانی اُن ٹوٹیوں سے گرتا ہی اس واسطے کہ اگر نہر کشادہ رہے اُنہیں اشیاء مستعملہ لوگ ڈالتے ہیں اُس باعث سے پانی میں فوجی تکرر پیدا ہوتا ہی اور ٹوٹیوں سے پانی نہایت ستر گرتا ہی سقا لوگ بھی اپنی مشکوں کا منہ ٹوٹیوں سے لگا کر بے تکلف اپنی مشکوں میں پانی بھر لیتے ہیں اور اس جا پتھر کا ایک کنڈالہ اور ایک خانی کار واتی چشمہ بھی بنا ہوا ہی اُس کنڈالے میں لوگ کپڑے دھوئے ہیں اور اُس خانہ رواتی میں غسل کرتے ہیں بعضے بعض مقاموں پر سوائے اُن کنڈالوں کے بالابھی دو کنڈالے دہرے رہتی ہیں جس میں لوگ اپنے جانوروں کو پانی پلاتے ہیں مقام قبادو نھر جاری ہیں ایک نہر آب شیرین کی جو شہر میں آئی اور ایک نہر آب شور کی یہ دونوں نہر ایک باولی میں گرتی ہیں اور دونوں باہم باولی میں مختلط ہو جاتے ہیں پھر جبکہ یہ دونوں نہر باولی سے نکل جاتی ہیں تو آب شیرین کی نہر الگ ہو جاتی ہے اور آب شور کی نہر الگ ہو جاتی ہے یہ اظہار معجزہ ہو یہ وہاں ہوتا ہی حرین شریفین میں ہر اہل حرفہ کے ایک شیخ مقرر ہیں جیسا کہ سقاؤں کی شیخ ہیں اور تنک ساروں کے ایک شیخ الگ علی ہذا القیاس حرین شریفین میں بارش کا موسم ملک بہن اکثر بارش موسم سرما میں ہوتی اور موسم گرما میں بھی بارش کہی کہی ہوتی مگر مدینہ طیبہ میں یہ نسبت مکہ معظمہ کے بارش زیادہ ہوتی ہے اور مدینہ طیبہ میں گیہوں کی زراعت بھی ہوتی ہے مگر مکہ معظمہ میں بالکل غلہ کی زراعت نہیں ہوتی مگر وہاں باغات میں ترکاری سبزی ایک تہی اور ایام بارش

یہ نہر آب شیرین کی ہے جو شہر میں آئی اور ایک نہر آب شور کی یہ دونوں نہر ایک باولی میں گرتی ہیں اور دونوں باہم باولی میں مختلط ہو جاتے ہیں پھر جبکہ یہ دونوں نہر باولی سے نکل جاتی ہیں تو آب شیرین کی نہر الگ ہو جاتی ہے اور آب شور کی نہر الگ ہو جاتی ہے

یہ اظہار معجزہ ہو یہ وہاں ہوتا ہی حرین شریفین میں ہر اہل حرفہ کے ایک شیخ مقرر ہیں جیسا کہ سقاؤں کی شیخ ہیں اور تنک ساروں کے ایک شیخ الگ علی ہذا القیاس





وہاں کی برکت سی سامان معیشت موافق مراد انکی ہم پہنچاتا ہے و انکا ادنیٰ شخص حال جو تمام روز خالی ہیزم وغیرہ کر کے اپنی قوت بسر کر کے ہین مکان انکا ایسا مصفا اور آراستہ رہتا ہے کہ بیان کے اہل قدرت ایسا ہین رکھتے مکانوں میں انکے فرش قالین عمدہ استنبولی رہتا ہے اور اطراف میں اسکے تکیے مصفا لگے رہتے ہین اور سامان چائے اور قہوہ ایک طرف میں سلیقے سے دہرا ہوا رہتا ہے اور مکانوں میں انکے دو وقتہ صفائی ہوتی ہے انکی مکانوں کو دیکھنے سے دل بستگی حاصل ہوتی ہے جو لوگ کہ ان سے زیادہ قدرت رکھتے ہین انکے مکانات میں بڑے بڑے آئینے اور اطلسی تکیے لگے رہتے ہین اور چھروان عمدہ عمدہ اور سامان چائے اور قہوہ طلائی قرینے سے دہرا ہوتی ہین اولتر ہانڈی مہتابی بعضے جا درخت بلوری روشنی کے لگے رہتی ہین اور سامان ابدال خانے کا ایسا صفائی اور زینت اور تکلف سے انکے مکانوں میں رہتا ہے کہ خواہی نحو اہی پانی پینے کو دل چاہتا ہے اور ایک طرف قطار الماری شیشمی آئینہ دار مصفا رہتی ہے آئین کتابین اور سامان سے ایک آراستگی معلوم ہوتی ہے اور انکو نہایت التزام اور اہتمام اس امر کا ہوتا کہ کہین دہبہ بھی اس اپنے مکان میں نہ آوے اس باعث سے وہ لوگ جو اپنے مکانوں میں پخت و پز کرتے ہین مطلقاً لکڑی ہین جلاتے بلکہ سانچے کو سون پر پخت و پز کرتے ہین اور ہر روز اپنے مکانوں میں تمام مکان میں بخور اور خوشبوئے جلاتے ہین جو اعلیٰ مقام کے لوگ ہین مثل باشا اور شریف وغیرہ کے انکی معیشت کا حال بیان کیا جاو کہ ہند کے امراء اور عالی قدرت ہر چند انکو قدرت حاصل ہے مگر وہ سلیقہ

اور صفائی انہیں پہنچائی جاتی اور وہ نفاقت اُنکو حاصل نہیں وہاں یہ امر مشہور ہے کہ عدم نفاقت سے مکان میں بے برکتی پیدا ہوتی ہے اور ہر مکان میں جنات رہتی ہیں وہاں کے جنات سب مسلمان ہیں عدم نفاقت اُن کو مانگا اور ہوتی ہے اور وہ لوگ صاحب مکان کے در پی ایذا اور تکلیف سبائی ہوتے ہیں <sup>۱۲</sup> چہرے میں جبکہ فقیر سفر حج کیا حضرت برادر صاحبِ رگ مرحوم بھی اُس سفر میں ہمراہ تھے وہ یہ فرماتے تھے کہ معظمہ میں قریب عہد سفر مدینہ طیبہ کے میں ایک بار حجرے میں سو رہا تھا کہ یکایک دو شخص نہایت بلند قامت و مجہم پر نمودار ہوئے جو میں دیکھنے سے معلوم کیا کہ یہ لوگ جن میں پھر وہ لوگ میرے پاس آکر سلام علیک اور مصافحہ کئے اور عبارت عربی کہے کہ اتر روح المدینہ یعنی کیا تم مدینہ طیبہ کو جاؤ کہ معظمہ میں یہ بات بھی سموع ہوئی کہ مقام منے میں خالی ایام میں جنات بکثرت رہتے ہیں اور ایام حج میں وہاں سے نکلتا تھا کہ اگر کوئی شخص خالی ایام میں وہاں جاوے تو روز روشن اُس پر نمودار ہوتے ہیں چنانچہ اس باب میں ایک حال مسطور ہوا کہ ایک شخص دن کے وقت سوار ہو کر منے میں سوئے ایام حج کے گیا جبکہ وہ مقام منے میں پہنچا اُسکو وہاں انواع و اقسام کے باجون کی اور گانے کی آواز آتا شروع ہوئی مگر گانے اور بجانے والے کوئی نظر نہیں پڑے اس عرصے میں یکایک ایک شخص اُنکے روبرو پیدا ہوا اور اُنکی سواری سے اور اُنسے لعب اور شہزاد بازی شروع کیا انہوں نے حقیقت حال سمجھ کر خوف کئے اور کہ معظمہ کو واپس ہوا اہل مدینہ میں نسبت

نکلتے ہیں  
سما مقام منے

اہل مکہ کے طہارت اور نظافت اور بھی زائد سے یعنی اہل مدینہ صحن مکان کو بھی تطیف اور پاک رکھتے ہیں اور صحن مکان کے بھی نشئت و شوہر روزگار ہیں اور جو تہ صحن تک بھی نہیں آنے دیتے جو لوگ کہ اتنی مقدرت نہیں کرتے فرش صحن مکان انکا سنگ سادہ ہی رہتا ہے اور جو لوگ کہ صاحب مقدور ہیں فرش صحن مکان انکا سنگ مرمر سے ہوتا ہے ہر چند کہ مکہ معظمہ میں اغذیہ بامزہ پر ذائقہ بابرکت ہوتے ہیں مگر مدینہ طیبہ میں برکت اور ذائقہ اغذیہ کا مکہ معظمہ سے زائد ہے یہ اثر دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی کہ حضرت فرمایا ہے کہ اے حق تعالیٰ مکہ معظمہ سے دو چند مدینہ میں برکت عنایت فرما خصوصاً جو لوگ اہل صلاح و تقویٰ ہیں انکے مکانوں میں برکت اور مزہ طعاموں اور بھی زائد معلوم ہوتا ہے فقیر واسطے حصول سند حدیث کے مدینہ طیبہ میں ایک بار مکان میں شیخ عرب کے کہ وہ وہاں علماء کبار سے صاحب ورع و تقویٰ تھے حاضر ہوا کہ وہ وقت اُن کی کہانیاں تھا اور حسب دعوت اُنکی کہانی میں شریک ہوا ہر چند کہ طعام ماحضر انکا بے تکلف تھا مگر عجیب مزہ اور برکت آسمین پایا کہ وہ مزہ اور برکت کسی کہانے میں نہ آیا ہو یا حرمین شریفین کے مزین بحسن ظاہر اور محلی جلیہ ورع و تقویٰ ہیں لیکن بویان اہل مدینہ کی بجمال ظاہری اور حسن خلق میں اہل مکہ سے زائد ہیں اور حسب شرع شریف کے اطاعت جو زوج کی اُنکے ذمہ پر ہے آسمین ایک ذرہ بھی فرو گذاشت نہیں کرتے ہاں وہ امور کہ جنکی اطاعت میں شرعاً پُر جبر نہیں البتہ وہ امور نہیں سننے لیکن اُنکو خوش لباسی اور خوش طعامی سے بہت شوق ہے

فرش صحن مکان  
انکا سنگ مرمر سے ہوتا ہے

آسمین پایا کہ وہ مزہ اور برکت کسی کہانے میں نہ آیا ہو یا حرمین شریفین کے مزین بحسن ظاہر اور محلی جلیہ ورع و تقویٰ ہیں لیکن بویان اہل مدینہ کی بجمال ظاہری اور حسن خلق میں اہل مکہ سے زائد ہیں اور حسب شرع شریف کے اطاعت جو زوج کی اُنکے ذمہ پر ہے آسمین ایک ذرہ بھی فرو گذاشت نہیں کرتے ہاں وہ امور کہ جنکی اطاعت میں شرعاً پُر جبر نہیں البتہ وہ امور نہیں سننے لیکن اُنکو خوش لباسی اور خوش طعامی سے بہت شوق ہے

اگر شوہر کی جانب سے لباس اور طعام انکی حسب دلخواہ ملے پھر اگر شوہر چار  
 بیویاں بھی کرے تو شوہر سے ناراض نہیں ہوتی بلکہ بہر حال شوہر سے خوش  
 رہتے اور جو حال کہ اکثر مسموع ہوتا کہ عورتیں قاضی کے پاس آدا حقوق  
 و وجبت کے ابواب میں استغاثہ کرتے ہیں تو یہ حال شرفا میں مطلقاً نہیں اور اگر  
 ارازل میں بھی ہے تو ناذ و نادری اور وہاں کے اراذل یہاں کے شریفوں سے  
 خوف خدا اور ورع تقویٰ میں بہترین اس واسطے کہ منشا بران مالشون اور استغاثوں  
 کا خوف خدا ہوتا ہے اور یہ آنکھوں کو خطر رہتا ہے کہ خدا نخواستہ وہ حرکات ہم سے  
 نہ سرزد ہوں کہ حسین نامرضیات حق تعالیٰ ہو اس واسطے غایت اس قسم کے  
 مالشون اور استغاثوں کا حفاظت عصمت و عفت ہی مرچند کہ بظاہر لوگوں میں  
 مانگاوار ہوں اور ہند کی بیویاں شرفا کا حال برعکس ہی اکثر بیویوں کو سوائے  
 علم اور حفظ قرآن مجید کے دستکاری اور ضاعی خیاطی میں بھی کمال رہتا ہے  
 کہ اس سے اجرت حاصل کرتی ہیں اور اپنے خورو پوش میں اسکو صرف کرتی  
 ہیں نظر عموماً اہل عرب اور خصوصاً اہل حرمین شریفین کی نسبت میں عورات  
 اجنبیہ کو نہایت پاک و صاف ہی اجنبات عورتوں کو اپنی مان بہن کی نگہ سے  
 دیکھتے ہیں اور بیویوں کا یہی وہاں ہی حال ہے کہ غیر مرد کو باب بہائی کی  
 نگہ سے دیکھتی ہیں اکثر بیویاں بربقہ شرعی بذات خود بازار وغیرہ میں خرید و  
 فروخت کرتی ہیں کہ اہل دوکان کو بیویاں اخوی ابو ی یعنی اے میرا باپ  
 اور اے میرا بہائی کہتے ہیں اور بیویوں کو اہل دوکان یا امی یا اختی یعنی  
 اے مان ابہن کہتے ہیں اہل حرمین شریفین غذاؤں میں تین وقت کھاتے ہیں

ایک علی الصبح کہ اوسکو بھانناشتہ اور فطور کہتے ہیں صاحب مقدور اسوقت میں  
 پڑھائے دینی تے ہوئے کہ اوس کے شکم میں انڈے او پیسے رہتے ہیں کہ اوسکو ہا  
 مطبخ کہتے ہیں کھاتے ہیں اور جو کم مقدور ہیں نان خمیری اور غیر اور نمک باقلا کی دال  
 جس کو فعل کہتے ہیں یا گلگلے شیرے دار اور شہد کھاتے ہیں دوسرے بار دوپہر کو  
 کھاتے ہیں اوسکو غلہ کہتے ہیں اسوقت میں صاحب مقدور عمدہ قسم کی ترکاری اور  
 سالن اور سنہوسے اور کوفتے تیار کرتے ہیں اور اپنے مکان سے خمیری روٹی بنا کر  
 نان پرکے پاس پکاتے ہیں اور فیروز شیر برنج اور شہد اور اقسام اقسام کی شیرینی  
 اون کے دسترخوان پر رہتی ہے اور اون سے جو کم مقدور ہیں نان خمیری اور سالن  
 جو بازار میں ہر وقت تیار رہتے ہیں خرید کرتے ہیں تیسرا وقت اون کا بعد عصر ہے  
 اوسکو خواہتے ہیں پلاؤ تیار کرتے ہیں اور شیرینی جو حاضر ہووے وہ بھی موجود  
 رہتی ہے اعلیٰ مقدور اپنے موافق مقدور اور کم مقدور اپنے موافق قدرت تیار کرتے  
 ہیں عربین شریفین کے یہ برکات ہیں کہ حج اور زیارت کے لئے ہزار ہا لوگ حاضر ہوتے  
 ہیں اور یہ بلدیں مبارک ہیں ہر چند اسقدر بظاہر وسیع نہیں ہے مگر ہزار ہا آدمی حج  
 و زیارت کی واسطے اولیٰ میں داخل ہوتے ہیں مگر وہ بلاد طیبہ اونکو کافی ہوتے ہیں  
 اور اون سب کی اوسین گنجائش ہوتی ہے لہذا گرانی نرخ غلہ اور شیا کی نوبت نہیں  
 پہنچتی باز ثالث جو مدینہ طیبہ میں حاضر ہونے کا اتفاق ہوا تھا یہ امر سمعی ہوا کہ قبل  
 آنے قافلہ کے روغن زرد گرد ان تھا یعنی تو قمر کو رطل تھا اس سے لوگوں پر خیال  
 پیدا ہوا کہ جب قافلہ داخل ہوئے رکھی گرائی کا کیا حال ہو رہا ہے جبکہ قافلہ داخل ہوا  
 کچھ گرائی اوس کے رخ کو نہیں رہے بلکہ دو قمر میں اور کم ہوئے یعنی سات قمر میں

اور ان کے  
 اور ان کے  
 اور ان کے

بازار خوشبوی

فصل نوین

مکتب خانہ

رطل ہوا مدینہ طیبہ کے ہر کوچہ و بازار اور ہر جائے میں ایک طرح کی خوشبو آتی ہے  
کہ اوس خوشبوی کی نظیر اور مثال اور کسی خوشبوی سے بیان نہیں کئے جاتی چنانچہ  
شیخ عبدالحق دہلوی نے یہی کتاب جذب القلوب میں کتب تواریخ سے اس امر کو نقل  
کر کے فرماتے ہیں کہ یہ بوئے خوش شامہ یعنی فقرا میں پہنچی ہوئی شیخ سنیہ  
قصر سے مراد اپنی ذات لئے میں اور کیون نہ ہو کہ حدیث میں وارد ہے کہ انحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کی پسینہ مبارک کی بوسب عطریات پر غالب تھی کہ لوگ اوس کو دھونکی خوشبو  
کے واسطے رکھتے اور حضرت جس کو کوچہ و بازار میں گذر فرماتے وہاں سے تشریف لے گئے  
بعد بھی حضرت کے بدن مبارک کی خوشبو جھکار رہی لوگ اس سے جان لیتے کہ حضرت  
یہاں سے گذر فرمائے ہیں پس جس جگہ کہ مرقد انور انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رونق افروز  
ہووے اور جس جائے میں کہ کہ وہ بد کامل اسودہ ہووے اس جائے اور اس  
زمین کی خوشبوی کا کیا حال بیان کیا جاوے ولنعلم ما قال الشاعر بیت  
جدہ کو رونق افزا ہو یا خلد یزدان ہو یا تمامی کوچہ و بازار نگہت سے کشمستان  
**فصل نوین** بیان میں مصارف مدینہ طیبہ کے جو سلاطین وغیرہ کے طرف سے  
ہے ہر چند کہ فصل سوم میں باب اول کے مصارف حرمین شیرین جو سلاطین اسلام کے  
زمانہ صحابہ سے سلاطین رومیہ تک چلے آئے ہیں از روئے کتب تواریخ کے بیان  
کیا گیا اب اس فصل میں ماسوا اس کے جو مصارف مدینہ طیبہ کے سماعت میں اور  
معائنہ میں آئے ہیں تحریر کیا جاتا ہے مدینہ طیبہ میں ہر چند کہ امراء استیلول وغیرہ کے  
طرف سے بہت کتب خانہ اور مدارس بنا کئے ہیں اس میں کتابیں وقف ہیں مگر  
نامدار کتب خانہ تین ہیں ایک کتب خانہ شیخ الاسلام استیبول کا قریب باب حیرل کے

بڑا عالیشان بنا کایا ہے اور اس میں سو اچھے کے تعطیل خیمیں اور کتابیں ہر قسم کے  
 علم کی کہ نہایت نایاب اور مصنفین کے ہاتھ کی بھی لکھی ہوئی اوس میں بہت نسخے  
 موجود ہیں اور اکثر توشہ مطلق اور مذہب اور خوش خط اور صحیح ہیں اور ایک قبہ  
 عظیم ارشاد انیس بنا کیا ہوا ہے کہ جس میں گلکاری نقاشی کی اور آئینہ بندی  
 دروازوں کی بہت نفاست سے ہی اور اندر اوس کے الماریاں آئینوں کی بہت  
 مصفا اطراف رکھے ہوئے ہیں اور فرش قالین کا عمدہ اس میں کیا ہوا ہے اور  
 اطراف میں نشست گاہ مطالعہ کرتی والوں کے واسطے ہے کہ سراسر ہی بڑی نرم گدی  
 اور اوس پر قالین محفل نرم فرش کیا ہوا ہے اور پشت کے جانب نرم چمکیہ عمدہ  
 خلافت کے لگے ہوئے ہیں اور بربر و کرسیاں واسطے کتابیں رکھنے کے دوسری ہوئی  
 ہیں اور بازو میں اس کے مکان واسطے ابدار خانہ اور حویج کے بہت مصفا  
 ہوئے ہیں ابدار خانوں میں ہر احوال گلیے پر اوس کے خلاف سفید نہایت  
 نفاست سے رکھا ہوا اور یہ عام سب حاضرین اس جا کی واسطے ہی اور حفظ  
 پانی کے کہ اوس میں پانی تو تیار پانی کے ہے حاضرین کتب خانہ کے واسطے  
 ہر روز پہرے جاتے ہیں اور سب حویج ضروریہ آدمی کی وہاں بہت آرام سے  
 ادا ہو سکتی ہیں کہ ہر فقیر اس میں جا کر امیرانہ معیشت کرتا ہے اور خدمت گذاری  
 کے واسطے کئی علماء مشاہیر ہمیشہ قرار مقر رہیں کہ جو شخص طلب کار جس کتاب کا ہو  
 وہ کتاب بلا تکلف نکال دیتے ہیں اور یہ کتاب خانہ صبح کے آٹھ ساعت کو  
 کھلتا ہے اور چار بجے مسدود ہوتا ہے اور وہاں کے خادموں جو بڑے  
 عمدہ دار ہیں ان کے واسطے مکان سکونت کے وہیں بنے ہوئے ہیں اور ہر روز

دو وقت تمام صحن میں آب شاری ہوا کرتی تھے اور اس کل مصارف کے واسطے شہر اسلام  
 نے ایک بڑی جائیداد بجاصل پیش قرار وقف کیا ہے اور شیخ الاسلام عہدہ وزارت  
 سلطانی کا نام ہے کہ صدر سب قاضی اور مفتی اور علماء استنبول کا ہر اور اس کتب خانہ  
 میں اور کتب خانوں سے کتب بہت زیادہ ہیں جو کتب میں ہر علم کی اس میں موجود  
 میں فہرست اور اسکی بطریق اجمال تحریر میں آتی ہے کتب احادیث سات سو چالیس جلد  
 کتب اصول حدیث پینیس جلد کتب اسانید و الاساماء والعلل تین سو ستر جلد  
 کتب فقہ حنفی چار سو چوبیس جلد کتب اصول فقہ حنفی پچتر جلد کتب فقہ شافعی  
 چھاسٹ جلد کتب اصول فقہ شافعی چودہ جلد کتب فقہ مالکی چتریس جلد فقہ  
 کتب فقہ متفق انہی جلد کتب مناسک حج سات جلد کتب فرائض ترا لیس جلد  
 کتب عقاید جنسلی پندرہ جلد کتب الفقہ الحرمیہ لابن الحرم بارہ جلد کتب قنوی  
 چار سو چاس جلد کتب عقاید و سو چالیس جلد کتب معانی و بیان شہرہ جلد  
 کتب نحو و سو جلد جلد کتب حرف انیاسی جلد کتب تصوف تین سو جلد  
 کتب وظائف یک سو چھہ پن جلد کتب تواریخ و سیر و سو ایکس جلد کتب  
 تعبر نامہ نو جلد کتب لغت پچاسی جلد کتب ادب و منطق یک سو چودہ جلد کتب  
 حساب و عروض و غیر تین سو تیس جلد کتب قصاید و دیوان یک سو اشاد و جلد  
 کتب طب السنٹ جلد کتب فارسی و انشایک سو چھہ جلد کتب حکمت و ہیئت  
 ایکتیس جلد کتب مجموعات و سو جلد کتب تجوید یک سو چھیس جلد کتب متعلقہ  
 تفاسیر الثانیس جلد کتب تفاسیر تین سو انچاس جلد صحایف قرآن بخطوط عمدہ  
 طلای وغیرہ ایک سنٹ جلد اجزائے قرآن مختلف بائیس جلد جلد میزان اسکی

کتب خانہ  
 برقیہ  
 اسلام  
 شہر



پانچ لاکھ سو اسی ہزار جلدیں اور مجموعیوں کا شمار ہر ایک کتاب اول میں سے اگر علیحدہ  
 گنی جاوے بہت زیادہ ہوں گے۔ دوسرا کتب خانہ محمودیہ ہے بنا کیا ہوا سلطان  
 محمود خان کا والد سلطان عبدالحمید خان کہ بانی حال مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم  
 جد بلا واسطہ سلطان عبدالحمید خان سلطان حال کہ اس میں کتب مثل کتب خانہ  
 شیخ الاسلام ہیں اور یہ مدرسہ میں واقع ہے اس میں درخت خرما وغیرہ واسطے  
 سرسبزی کے نصب ہیں اور شاگردوں اور استادوں کے رہنی کی جائے بھی اسپین  
 مقرر ہے اور معاش شاگردوں کے واسطے بھی مقرر ہے اور یہ متصل مسجد نبوی کے  
 ہے کہ یک جانب کی دیوار عین دیوار مسجد نبوی ہے جو دیوار مسجد نبوی کہ باب الحرمہ  
 اور بالسلام کے درمیان ہے اور اسی دیوار میں دروازے آئینہ بندی کے  
 نصب ہے کہ اسکو اگر کھول دیا جاوے تو مدرسہ بھی داخل مسجد نبوی ہوتا ہے  
 اور مدرسہ کے لوگ جماعت میں شریک ہوتے ہیں تیسرا کتب خانہ مدرسہ حمیدیہ  
 کا بنا کیا ہوا سلطان عبدالحمید خان سابق کا کہ کتب اس میں بھی بھت ہیں مگر وہ  
 مدرسہ مذکور سے کم ہیں اور یک کوئی بیوی نے اقربا سلطان سے بھی قریب  
 باب حمیدی کے یک کتب خانہ بنا کی ہے مگر کتابیں اس میں بہت قلیل  
 ہیں کل مدرسہ مدینہ طیبہ میں قریب ساٹھ کے ہیں اس میں مدرسہ ہاسلانیہ  
 جو مشہور ہیں ان کا ذکر ہوا اور مدرسہ امرا سلطان کے طرز کے جو باقی ہیں  
 ایک مدرسہ شیرآقا دوسرا مدرسہ آباس صغیر تیسرا مدرسہ کرباس کبیر چوتھا  
 مدرسہ حسن آغا پانچواں مدرسہ عثمان افندی ان سب مدرسوں میں شاگردوں کے  
 واسطے اردب گھوٹ کے مقرر ہیں کسی کے واسطے سال میں دو اور کسی کو واسطے

در کتب خانہ

مدرسہ کا

در کتب خانہ

سلطان عبدالحمید خان

باب حمیدیہ

مدرسہ

مدرسہ

مدرسہ

مدرسہ

مدرسہ

مدرسہ

مدرسہ

مدرسہ

مدرسہ

مدرسہ

مدرسہ

مدرسہ

مدرسہ

مدرسہ

سال میں دو اور کسی کے واسطے سال میں چار بعضے شاگردوں کے واسطے سوا  
 اڑھائی کے ماہوار بھی مقرر ہے سب سے زیادہ ماہوار شاگردوں اور استادوں کی مدرسہ  
 محمودیہ میں ہے کہ استادوں کی ماہوار پانچہزار قرص اور شاگردوں کے ماہوار ساٹھ سو  
 قرص تاکہ جو معلم کہ بموجب پانچہزار قرص کے ہے وہ خاص استنبول سے  
 آتا ہے اور اس سے جو لوگ راہ و رسم پیدا کرتے ہیں ماہوار پیشہ قرار سلطان  
 مقرر کر کے شاگردان مدرسہ میں داخل کرتا ہے اگر معلم مرادین اپنا مال و سبب  
 بصورت ملاوٹی شاگردوں کو وصیت کرتے ہیں استقبول کو نہیں پہنچتے اس  
 سبب سے اکثر لوگ مدرسہ محمودیہ میں داخل ہونے کی خواہش نہ کرتے ہیں مدرسہ  
 میں پچاس پچاس ساٹھ ساٹھ شاگرد لگائے ہیں مگر اوستا وادہ تہمان مدرسہ جس قسم کے  
 ہیں اپنی قوم کے سوا اس مدرسہ میں دوسروں کو داخل ہونے نہیں دیتے ہر چند کہ  
 نیت سلطان اور بانی مدرسہ کی نفع عام ہے لیکن مدرسہ میں داخل ہو گیا اس  
 ایک قید ہے کہ عیال دار آدمی کو نہیں داخل کرتے اور جو داخل مدرسہ ہو کر  
 عیال داری کیا اس کو بھی مدرسہ خارج کر دیتے ہیں سوا اس کے مدرسہ میں داخل  
 ہونے کے واسطے عمر کا قید نہیں ہے اور تعطیل ان مدرسوں مشکل اور جمعہ کو  
 ہوتی ہے وقت افتتاح مدرسوں کا وقت اشراق ہے اور وقت بند ہونے کا  
 وقت عصر ہے اور ایک مدرسہ سلطان عبد المجید خان کی تیاری کا داخل مسجد نوئی  
 اور اس میں دس مدرسہ ہیں اور یہ محض بچوں کی تعلیم کے واسطے تیار ہوا ہے کہ اسکا  
 حال مفصل افضل نمازین بیان کیا گیا مسافر خانہ ہاجو اصطلاح میں حرمین شیرین  
 میں رباط کہتے ہیں بکشتہ میں اکثر ہاجرین جو اطراف کے ملکوں سے پیر و طلبہ میں

مدرسہ محمودیہ میں شاگردوں کی تعداد

وقت افتتاح مدرسہ

حاضر ہو کر اقامت کرتے ہیں اپنا مکان واسطے سکونت مسافریں کے وقف کرتے  
 ہیں بعد ان کے اگر کوئی وارث ان کا رہے اس میں مساکین رہتے ہیں اور  
 وارثین کو بھی فقط حق سکونت رہتا ہے اس کو بیع نہیں کر سکتے اور سماعت میں آیا  
 کہ رباط قریب تین سو ساٹھ کسے ہیں مگر جن رباطوں کا اہتمام سرکار کے طرف سے  
 ہے اس میں سب مساکین ہی رہتے ہیں اور جکا اہتمام سرکار کی جانب سے نہیں اور  
 غیر اہل مدینہ مثل افغان یا بستک وغیرہ اسکے مہتمم میں اس میں حسب ادخواہ اپنا  
 عمل کرتے ہیں بعض مساکین کو رکھتے ہیں اور بعضوں سے کرایہ وصول کرتے ہیں  
 اور قیدی لوگ مدینہ طیبہ کے ہیں ان سب کو سلطان روم کے جانب سے کچھ نہ کچھ  
 ملتا ہے مگر بعد تقرر معاش سلطانی کے جو لوگ کہ اطراف سے وارد ہو کر مدینہ طیبہ  
 میں اقامت کئے ہیں البتہ ان کو معاش نہیں تاہم جو کہ مدینہ طیبہ میں مقبول  
 جہا جہ ہو کر آتے ہیں ہمراہ اپنی معاش سلطانی لاتے ہیں مدینہ طیبہ میں ہر ملک کے  
 ہر طرف کے لوگ حاضر ہیں بڑی جماعت ان کی ترکوں کی ہے ان کے اہل مغارب  
 اور بخارا اور افغانی ان کو خرمین میں سیکھا رکھتے ہیں اور اہل سوڈان یعنی قوم  
 جیش اور ہندوستانی سب قوم میں آپس میں اتفاق ہے مگر اہل ہند کہ انوں  
 میں کمال نا اتفاقی ہے اس واسطے رباطہا اور باغہا جو ہر قوم نے وقف کئے ہیں  
 انہیں کی اختیار میں رہتے ہیں مگر اہل ہندوستان کہ اس قوم کے وقفی املاک میں  
 قوم کے ہاتھ میں چلے گئے اور باعث اس کا یہ ہے کہ ہر قوم اپنی وطنی املاک میں  
 اپنی قوم کے سوا غیر کو دخل نہیں دیتے مگر اہل ہند کہ یہ غیر کو دخل دیتے ہیں اور  
 اپنی قوم کو دیر کرتے ہیں انجام اس کا یہ ہوتا ہے کہ یہ لوگ اپنی قوم کے اوقات سے

بجائے نا اتفاقی  
 میں ہندوستان  
 میں ہندوستان

نفی حاصل کرتے ہیں محروم رہتے ہیں علماء ہند سے جن کا حال سلطان تک اطلاع ہو  
 اور کو بھی معاش مقرر ہو جاتی ہے چنانچہ مولوی عبدالغیر صاحب اور مولوی عبدالغنی  
 اور مولوی منظر کے واسطے جانب سلطان سے معاش پیش قرار مقرر ہے اور سلطان  
 کے طرف سے کتوں اور بیون اور کوترن کی واسطے بھی معاش مقرر ہے مگر سبب غلب  
 و تصرف اہل کاروں کے برابر نہیں پہنچتا ہے یہاں اہل معاش تین قسم پر ہیں اوقافی  
 اور واجبی اور خسف اوقافی وہ لوگ ہیں جو خادین حرم لیں اور مابعد تعلقہ مدینہ  
 طیبہ میں ذکر اہل کا تفصیل فصل خدمت میں ہو گیا اور فرقہ واجبی وہ ہے کہ ہمارے  
 محاورہ میں انگودا گو کہتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو ہاجرین استبول کے اور اہل  
 مدینہ طیبہ کے ماسوا خادین حرم کے ہیں ان کو بطور دعا گوئی معاش مقرر ہے اور  
 اور معاش ان کی نسبت خادین حرم شریف کے پیش قرار ہے یعنی دواہر تین ہزار  
 قرص تک بھی ماہانہ پاتے ہیں اور یہ لوگ عدد میں بھی بہت ہیں یعنی ہزار ہا ہیں۔  
 اور فرقہ خسف ایجا کیا ہوا حال سلطان حمید الحمید خان خلد اسد ملکہ کا ہے اور ایک  
 سال سے جاری ہوا ہے اوسمیں ہزار بار اسو آدمی ہیں اور ان کا کام یہ ہے  
 کہ ایک جماعت قرآن خوانی کے لئے مقرر ہے اور ایک خاص واسطے قرات  
 سورہ انعام کے اور ایک واسطے قرات بخاری شریف کے اور ایک جماعت  
 واسطے قرآن خوانی کے مقرر ہیں تین قسم کے اور آدھے اوسمیں قاضی اور مفتی وغیرہ انرا  
 بل بھی داخل ہیں اس جماعت کی ماہوار دو حمیدی سے کم نہیں اور دس حمیدی  
 اور اس سے زیادہ بھی ہوتے جانتا چاہئے کہ یہ کتاب دینہ طیبہ میں  
 کبھی گئی پس جس جاکہ لفظ یہاں کا آوے مراد اس سے مدینہ طیبہ سے مسیح ہو گا کہ

میان قریب معاش  
 سلطان کا واسطے  
 مدینہ طیبہ سے  
 میان قریب معاش  
 سلطان کا واسطے  
 خدوان مدینہ  
 طیبہ کے  
 میان قریب معاش  
 سلطان کا واسطے  
 مدینہ طیبہ سے  
 میان قریب معاش  
 سلطان کا واسطے  
 خدوان مدینہ  
 طیبہ کے



وسیع ہوتا ہے کہ ہر گونہ یہاں کے خادین پر بدل نثار و فدا رہتے ہیں اور ہر قسم  
خواہ نقد ہو یا لباس یا صحائف قرانی یا اجناس خادین کو گذر سکتے ہیں اسی باعث  
اجناس اور قسم لباس وغیرہ اور صحائف قرآن اور کتب وغیرہ عمدہ خوشخط و مطلا بہیہ  
ارزان میسر آتے ہیں جو کہ مکہ معظمہ میں ایسے ارزان نہیں ملتے چنانچہ حجر اور اوقیہ کجالی  
قرانی کہ نہایت کم حجم اور بھت چھوٹی قطع کا قابل حیب میں رکھنے کے نہایت  
کم ہدیہ میں لیا کہ شاید ہمارے ملک میں اس کے دس حصے ہدیہ میں بھی میسر نہ آتا  
اور جب کوئی حرم شریف میں فقرہ کو تقسیم عام کرتے جو بے لوگ اس کا بھت ہتہام  
کرتے ہیں تاکہ شور و غوغا برپا نہ ہو وے اگر اس پر بھی شور و غوغا ہو وے تقسیم ملتوی  
کر دیتے ہیں اور تقسیم کرنے والے کو سچتے ہیں کہ حرم کے باہر جا کر تقسیم کرو۔

**فصل دہم** بیان میں ہجرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بد و ظہور سے بلکہ اوس وقت سے کہ آپ عالم نور میں تشریف  
فرماتے تھے آج تک بلکہ تا قیام قیامت اس قدر ظہور میں آئے ہیں اور آئیں گے  
کہ طاقت بشریہ اوس کے عدد احصا سے عاجز ہے اور احصا اوس کا ممکن  
انسان کے نہیں علماء اس امت مرحومہ کے واسطے حصول سعادت اپنی اور  
ہدایت اس امت کے تحریر معجزات نبویہ سے دفتر میں ملو گئے اور بڑی بڑی کتابیں تصنیف  
کئے اس عاجز سراپا تقصیر کی کیا ہمت اور قدرت کہ تحریر معجزات نبویہ میں دم مار  
اور قلم اوٹھا وے تاہم نفجوائے وَاَمَّا بِنِعْمَتِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ جذبہ غایات  
نبویہ نے کھشان کھشان اس امر پر لایا کہ جو کچھ محبت اور غایات نبویہ اس فقیر پر  
ہوئے وہ عرض کرے اور جن پر غایات نبویہ ہوئے ہیں بخشم خود معجزات دیکھے ہیں

اور اس فقیر سے بیان کئے ہیں وہ بھی کالمعائنہ میں اس کو تحریر کرے لہذا رجاء  
 للقبول و ہدایت الامت رسول المقبول صلی اللہ علیہ وسلم چند معجزے اوس میں سے  
 عرض کرتا ہے اس فقیر بے نوال خاکسار سیدہ نگار خاک پائے امت مرحومہ کو حضرت  
 حبیب رب العالمین شفیع المذنبین سید المرسلین باعث کون و مکان بادشاہ ہر دو جہاں  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہداء ہجری بارہ سے اسی ہجری میں اپنے اقدام بڑے  
 کے نزدیک طلب فرمائے اس سفر مبارک میں جو کچھ اس غریب پر عنایات رحمۃ اللعالمین  
 کے شامل رہے عرض کرتا ہے کہ پہلے سب یہ عنایات ہوئی کہ یہ غریب محض مشغول  
 تعلم ظاہر مذاق اولیاء اللہ سے بالکل بے بہرہ تھا اس سفر میں کچھ تناسلی مذاق  
 اولیاء اللہ سے پیدا ہوئے دوسرا یہ اس وقت جہاز دغائی بہت کم تھے اتفاقاً  
 جہاز شرا بیچے پردہ پر سواری کا اتفاق ہوا جہاز کو کئی طوفان راہ میں لاحق  
 ہوئے یہاں تک مسطول جہاز کا شکستہ ہوا اور جہاز بے راہ چلنے لگا پانی جو  
 جہاز میں پینے کے واسطے لیا کرتے ہیں آخر ہوا ناخدا جہاز کا کھانبری سے یاؤں  
 پہر اکبیل کی پریشانی اور بے ہراسی کا کیا عالم اور کیا حال بیان کروں سب  
 لوگ حضرت سے استغاثہ کے طرف مشغول اور مصروف ہوئے اور موبود خوانے  
 بکثرت شروع کئے پس عنایات حضرت رحمۃ اللعالمین اس بلا سے عظیم سے  
 نجات پائے اور یکایک ایک ہوا بھی کہ جہاز بندر حدیدہ کو دو مہینہ کے عرصہ میں  
 جا کر لاحق ہوا اگر باد درست ہو تو بہت سی حدیدہ پندرہ دن کا راہ ہے تیسرا  
 امر ہوا کہ جب یہ فقیر میرا در صاحب بزرگ کے حدیدہ میں اترتا ہوا تپ محرقہ سخت  
 اس فقیر کو لاحق ہوئی کہ بظاہر اوس سے بھی جانبری دشوار معلوم ہوتی تھی اور

مذاق اولیاء اللہ سے پیدا ہونے کا بیان  
 جہاز شرا بیچے پردہ پر سواری کا اتفاق ہونا  
 جہاز کا شکستہ ہونا اور جہاز بے راہ چلنے لگانا  
 جہاز میں پینے کے واسطے لیا کرتے ہیں آخر ہوا ناخدا جہاز کا کھانبری سے یاؤں  
 پہر اکبیل کی پریشانی اور بے ہراسی کا کیا عالم اور کیا حال بیان کروں سب  
 لوگ حضرت سے استغاثہ کے طرف مشغول اور مصروف ہوئے اور موبود خوانے  
 بکثرت شروع کئے پس عنایات حضرت رحمۃ اللعالمین اس بلا سے عظیم سے  
 نجات پائے اور یکایک ایک ہوا بھی کہ جہاز بندر حدیدہ کو دو مہینہ کے عرصہ میں  
 جا کر لاحق ہوا اگر باد درست ہو تو بہت سی حدیدہ پندرہ دن کا راہ ہے تیسرا  
 امر ہوا کہ جب یہ فقیر میرا در صاحب بزرگ کے حدیدہ میں اترتا ہوا تپ محرقہ سخت  
 اس فقیر کو لاحق ہوئی کہ بظاہر اوس سے بھی جانبری دشوار معلوم ہوتی تھی اور

بسبب فوت ہونے نومحرم کے اکثر لوگ اپنے وطن کو واپس ہوئے بہائی صاحب  
 موصوف براہ شفقت اور مرحمت اپنے فرمائے کہ تو بھی اگر اپنے وطن کو واپس ہو  
 مناسب ہے کہ ہو اس ملک کی گرم ہے شاید کہ بخار کو نقصان کرے اس فقیر نے  
 کہا کہ یز حضرت کے قدموں کے طرف متوجہ ہوا پھر اپنے وطن کا کہی ارادہ نہ کر دل گا  
 اگر زندگی باقی ہے تو حضرت اپنے قدموں کے طلب فرما دیں گے ورنہ یہ بھی ملک عرب  
 حضرت کے زیر سایہ میں رہوں گا بعد تھوڑے ایام کے بہائی صاحب بھی چند عوارض  
 سخت یعنی اسہال اور ورم اور تپ میں مبتلا ہوئے مگر تباہی و اعانت حضرت کے  
 ہم دونوں کو اس مہلکہ سے نجات ملی جو تھا یہ امر ہو کہ بعد سخت حاصل ہونے کے  
 ایک کشتی چوٹی پر ہم سوار ہوئے اور ہمارے ساتھ بہت سے ہندی اور چند عرب  
 ہو اموافق بہین ملی وہ بھی قریب تھی کہ مبتلا سے طوفان ہوئی مگر کسی کو اس بات پر  
 اطلاع نہ تھی ناخدا اس فقیر سے کہا کہ ہم تمکو اطلاع کر دیتے ہیں کہ اس کشتی پر بلائے  
 عظیم آتی والی ہے تم دوسری کشتی پر چل جاؤ چنانچہ دوسری کشتی راہ میں ہی تجویز  
 ہو گئی مگر جہہ شرقیہ میں اترنا نہیں ہوا بہر حال لیٹ بندر پر اترے اور بلائے  
 غرق سے نجات پاسے لیٹ بندر سے مکہ منظم پہنچ روز کاراہ ہے مگر قافلہ طریق  
 سفر عرب میں ضروری ہے مگر یہاں مولے عنایات رب العالمین اور توجہات  
 سید المرسلین کے قافلہ کا نشان بھی نہ تھا جو تھی تو تم ہے تھے ایسے حال سے یہ خط  
 بندر سے روانہ مکہ منظم ہوئے بدون کامیاب حال رہا کہ ہر منزل پر عہداً بدو اترتے  
 اور اطراف میں ہمارے حلقہ باندھے بیٹھے بوقت رخصت بندی پھر وہ چلے  
 جاتے مگر بعد ازاں کسی طرح کی تکلیف ان سے نہیں پہنچی پس نجات بلائے غرق کشتی

نجات  
 موت کو  
 پہنچنے  
 پہنچیں



سے اور حفاظت راہ کی بہرہ دونو بھی حضرت کے عنایت اور مرحمت سے ہوئے  
 اور ہم باسانی تو ہم مکہ معظمہ میں داخل ہوئے اور جب ۱۲<sup>۸۱</sup> ہجری بارہ سے اکیسائی  
 ہجری میں بعد حج و زیارت اپنے وطن کو مراجعت حاصل ہوئی حضرت کے جناب میں  
 یہ التماس رہی کہ سفر اول واسطے حج فرض کے ہوا اب سفر ثانی خالص آپ کی  
 زیارت کے واسطے نصیب ہو پھر حضرت کے عنایات و کرم سے ۱۲<sup>۸۲</sup> ہجری بارہ سے ۱۲<sup>۸۳</sup>  
 ہجری میں اسباب سفر مہیا ہوا اس سن میں فقیر مع اہل و عیال حضرت کے قدموں سے  
 مشرف ہوا اس سفر مبارک میں جو جو حضرت کے عنایات اس فقیر پر سرفراز رہے  
 وہ عرض کرتا ہے پہلے یہ عنایت حضرت کی ہوئی کہ تیاری سفر کی یکایک پانچ سات  
 روز میں گئی باوجودیکہ واسطے سامان سفر مع اہل و عیال کے مصارف مقدر فرود  
 ہے دوسری عنایت حضرت کی ہوئی کہ جس وقت اتفاق سفر مدینہ طیبہ کا مکہ معظمہ  
 ہوا اثنار راہ میں دبا بشت ہوئی کہ مبتدایان و بابیان سے خارج ہے مسموع  
 ایسا ہوا کہ ایک روز میں پانسوا آدمی تک بھی انتقال کئے اور جب مدینہ طیبہ میں  
 پہنچے شدت و باعلیٰ حالت تھی اسی ایام میں مردم مکان اس فقیر کے و بایں مبتلا  
 ہوئے اور ایسی شدت و باادنی ہوئی کہ جس و حرکت موقوف ہوئی اور تمام آشنا  
 رویہ و ادنیہ خود ہوئے یعنی ہوا اطراف اور نیلگوئی ناخن اور بے ہوشی اور تھکن میں  
 جانا آنکھوں کا آخر میں شکل غرغہ کے بند ہی حضرت کی خدمت مبارک میں  
 یہی التجا اور التماس رہا کہ اگر اپنی کنیز اپنے جوار مبارک میں علی الدوام رکھے  
 تو عنایت اور مکرمت ہے یا اگر مع انحر و العافینہ اس غلام کے ہمراہ فرما لیں تو  
 فصل و مرحمت ہے اسی عرصہ میں ایک اہل مدینہ اثنار طریق میں ملاقات فرما کر

سفر و مصنف  
 نقیض زیارت  
 انحضرت رضی اللہ  
 علیہ و آلہ وسلم

سخت با احوال  
 مکان موقوف  
 صدقہ شہید  
 و بایں زیارت  
 حضرت

ایک پرچہ کا غنایت فرمائے جب دیکھا تو اس میں یہ درود لکھا ہوا تھا اللھم  
صل وسلم وبارک علی سیدنا محمد وعلی ال سیدنا محمد صلوٰۃ  
تملک خیرا ین اللہ نوراً ویکون کنا و للمؤمنین فرجا و فرحاً و سروراً  
وعلی الہ وصحبہ وسلم پس یہ درود شریف دیکھتے ہی فقیر کو بشارت  
صحت کی حاصل ہوئی چنانچہ پرچہ اس درود کا تبرکاً و تیمناً کتاب دلائل خیرات  
میں اس فقیر کے اہلک رکھا ہوا ہے یہ اوہنیں ایام میں آنا صحت کے شروع  
ہوئے بعد اس کے ایک معجزہ ظاہرہ و باہرہ حضرت کا یہ ظہور میں آیا کہ ایسا  
مریض کہ جس کو حرکت نہایت کی طاقت نہ تھی پانچ چار روز کے ہی عرصہ میں  
اس قدر طاقت حاصل ہوئی کہ بسواری شتر راہی مکہ معظمہ ہوا و الحمد للہ  
علیٰ ذلک اور اس سفر مبارک اکثر دعا بطلب شیخ کامل رہے بعد ختم سفر  
تھوڑے ہی عرصہ میں حق تعالیٰ نے خدمت میں شیخ کامل کے حضرت  
رحمت للعالین کی عنایت اور شفاعت سے پہنچایا و الحمد للہ علیٰ ذلک  
اور اس سفر میں بوقت مراجعت اتفاق سوار ہونے کا جہاز دھانی پر ہوا  
انہا طریق میں خزانہ انگشت دھانی میں آتش زدگی ہوئی کہ کوسہ بہرک اٹھا  
سب لوگوں کو نہایت پریشانی ہوئی کہ صورت مایوسی اون کے نظر میں  
پڑی مسلمان ظاہراً و باطناً حضرت کے طرف ملتجی اور مستغیث ہوئے بس  
شان رحمت حضرت رحمت للعالین کا یہ ظہور ہوا کہ اظفار اس آتش  
عظیم کا ہوا اسی سفر میں سید احمد نامی رفیق تھے کہ بوقت تیاری قافلہ  
مرض گھنٹی میں مبتلا تھے اور یہ مرض نہایت سخت ہے کہ پاؤں اس سے

حصول شیخ  
کامل رہا

نجات از شکر  
جہاز دھانی

صحت پانا  
رفیق ہوا  
کامیابی  
کے بغیر

شل ہو جاتے ہیں اور صحت اس سے بہت شاذ ہے اور ان کا یہ حال ہوا کہ حرکت  
 کے ساتھ ایک میچہ اور آواز کرتی اور جائے ضرور بھی بیٹھے ادا کرتے بوقت  
 طیارہ قافلہ کے اور کو بھی شوق زیارت ہوا چونکہ بظاہر ان سے سفر محال  
 الوقوع تھا لوگوں نے ہر چند منع کیا انہوں نے آخر ان کو دو چار شخصوں نے  
 پکڑ کر سوار کیا روز دوم سے ہی افاقہ شروع ہوا مدینہ طیبہ تک صحت تام حاصل  
 ہوئی الحمد للہ علیٰ ذلک بعد اتمام اس سفر مبارک کے یہ فقیر خدمت میں  
 شیخ کامل کے حضرت کی سرفرازی مبارک سے پہنچا اور دس سال خدمت میں  
 شیخ کے رہا پہنچتا تیرہ سے بھری میں بہر اہی خدمت شیخ کے بارہ سو  
 جذبہ عنایات حضرت رحمۃ للعالمین سے اتفاق سفر حرمین شریفین کا ہوا  
 اور اس سفر مبارک میں جو عنایات اور مراحم حضرت کے شامل حال اس  
 فقیر کے رہی وہ عرض کرتا ہے جس ایام میں کہ قافلہ مدینہ طیبہ کا طیار ہونا  
 شروع ہوا کہ میں اب پانچ روز میں ہی نکلنا ہے سید شاہ حماد صاحب صاحبزادہ  
 خرد حضرت کے بشکایت تپ محرقہ شدت بیمار ہوئے اور برص صام نہایت سخت  
 کہ طبیب وغیرہ سب پریشان ہوئے اور بظاہر صورت سفر مدینہ طیبہ کی دشوار  
 نظر آئی اور سب کے سب حضرت کی جناب میں ملتی ہوئے کہ ہم حضرت کی خدمت میں  
 حاضر ہونے مضطرب ہیں اب یہ صورت بند ہی ہے کہ حضرت کی عنایت خاص کے  
 حاضر ہونا حضرت کے قدموں کے پاس دشوار نظر آتا ہے پس یہ وقت حضرت کی  
 عنایات خاص کا ہے حضرت کی توجہات سے اس مرض میں نوعی افاقہ ہوا  
 پہر اسی حالت میں سفر مدینہ کی طرف ہمت فرمائے بحمد اللہ مدینہ طیبہ کے

صحت یاب  
 صاحبزادہ  
 شہزادہ  
 بیاضی  
 سفر مدینہ  
 بیت اہل

پہنچنے تک صحت تامہ صاحب زادہ صاحب کو حاصل ہوئی فقیر قبل سفر مدینہ طیبہ کے  
 چھ مہینے کے عرصہ سے بیمار تھا جو وقت کہ رح بجانب مدینہ طیبہ ہوا اسی روز صحت تامہ  
 حضرت کی عنایت سے حاصل ہوئی اور اثنائے طریق میں بہت سے مفات بخار مثل انگور  
 و ماہی استعمال میں آئی مگر کچھ مفز نہیں ہوئی بنسی یعنی لڑکی دختر کی اس فقیر کے بھی ہمراہ  
 تھی چند ماہ سے بیمار تھی اور ضعف جثہ اور طوالت مرض کے باعث سے نہایت نفاست  
 لاحق حال اوس کے ہوئی تھی اثنائے راہ مدینہ طیبہ میں اور بعد پہنچنے کے بھی بیمار  
 رہی یہ ایک وقت روضہ منورہ کے پاس حاضر کر کے کہا کہ تم اپنی صحت مزاج  
 کے واسطے عرض حضرت کی خدمت میں کر دو وہ صغیرے موافق تعلیم کے اپنی صحت  
 مزاج کے واسطے عرض کی دوسرے روز سے اوسکو صحت کاملہ سرفراز ہوئی الحمد  
 للہ علی ذالک وقت حاضر باشی اس فقیر کے مدینہ طیبہ میں اولاً وطن سے خط  
 متضمن بشکایت سخت مزاج آیا پھر بعد ایک مدت کے ایک خط آیا کہ اوس  
 شکایت مزاج فقیر زادہ اور اون کے کچھ کوئی معلوم ہوئی پس یہ فقیر یہ سب کی  
 عنایت اور صحت کے واسطے حضرت کی خدمت شریف میں عرض کیا حضرت کی توجہ سے  
 سب کو صحت حاصل ہوئی اور مع انجیر و العافیہ ملاقات ہوئی روضہ منورہ کے  
 داخلے کا ایسا طریق ہے جو لوگ جالی شریف کے اندر داخل ہونا چاہیں تو چو  
 خوجن کو کچھ نذر گزارتے ہیں پس وہ جالی شریف میں لیجا کو شرف کر داتے  
 ہیں اور چوٹے خوجن پر ایک بڑا خوب ہوتا ہے اور اوپر ایک اور بڑا خوب افسر  
 ہوتا ہے کہ وہ لیکر یہ صاحب معاش اور عزت ہوتا ہے اوس کو خزانہ دار کہتے ہیں  
 اور وہ ایسے امورات جزئیہ کے طرف متوجہ اور ملتفت نہیں ہوتا نشست اوسکی

صحت یانا  
 بنسی مولف کا

صحت یانا  
 عیال و الخصال  
 مولف کا۔

طابری مولف کی  
 واسطے دانستے  
 روضہ منورہ  
 کے علاوہ  
 مولف کے

اکثر چوترہ اغوات پر رہا کرتی ہے حضرت شاہ غلام محمد قادری و سید شاہ حماد قادری  
 مدظلہما ہر دو صاحبزادے پیرو مشرب کے اکثر ان سے جانب روضہ شریف کے  
 پاس حاضر رہا کرتے مگر ان سے بھی ملاقات نہیں فرماتے جب وقت رخصت کا  
 مدینہ طیب سے قریب پہنچا وہ افسر خواجگان صاحبزادوں سے از خود فرمایا کہ تمہارا  
 وقت روانگی کا قریب آیا ہم تمکو داخلے روضہ شریف سے مشرف کروائیں گے صاحبزادگان  
 موصوف اس فقر سے ذکر فرماتے کہ ہمکو خزانہ دار داخلے روضہ منورہ کے واسطے  
 کہتے ہیں اگر تیرا بھی ارادہ ہو تو مناسب فقیر نے ان سے عرض کیا کہ یہ سرفرازی  
 حضرت کی آپ ہی کے واسطے خاص ہے مجھکو کیا لیاقت کہ ایسے امر شرک میں  
 جرات کروں اور ہر چند کہ حجاج نذر گذران کر درخواست کے داخلے سے فشر  
 ہوتے ہیں مگر یہ فقیر باوجودیکہ مدت معتد تک حاضر رہا مگر اس امر میں جرات اور  
 درخواست نہیں کیا کہ ہم باوجود عدم لیاقت اپنے سے درخواست اور جرات  
 کرتا خلاف ادب سمجھا بعد تصور یہی عرصہ کے بعد نماز ظہر خزانہ دار نے صاحبزادگان  
 موصوف سے کھلے کہ آج کے روز بعد نماز عصر غسل کر کے حاضر ہو داخلے سے مشرف ہونگے  
 پہراہ الطاف صاحبزادگان نے فرماتے کہ آج کے روز بعد نماز عصر کے مکمل داخلے کا ہوا  
 تو بھی اگر ہمراہ حاضر رہے تو مناسب ہے یہ فقیر جواب میں عرض کیا کہ حق تعالیٰ یہ  
 سرفرازی خاص آپ ہی کے واسطے فیئانی یہ بہترین اس امر کی کہان لیاقت رکھتا  
 ہے جبکہ وقت نماز عصر قریب ہو صاحبزادگان موصوفین غسل اور تبدیل لباس  
 فرما کر مسجد نبوی میں حاضر ہوئے یہ فقیر بھی بحال خود نماز عصر کے واسطے حاضر مسجد نبوی  
 ہوا اور اپنی معمولی جائے پر بیٹھا اور نشست گا میں فقیر کی مسجد نبوی میں نشست گا

صاحبزادگوان سے اور خزانہ دار سے بعید تھی تھی کہ خزانہ دار اپنی جائے پر بیٹھے تو  
 اوس طرف نظر انکی واقع ہووے پہر جبکہ صاحبزادوں کو ملاقات خزانہ دار سے ہوئی  
 تہوڑے عرصے کے بعد فقیر کے طرف دور سے اشارہ کر کے فرمائے کہ وہ ہندی کو بھی تم  
 اپنے ساتھ رکھو پس صاحبزادہ صاحب نے فرمائے کہ اب ابو خود محکو حکم ہو اسبند صاحب  
 مکان میں نسل اور تبدیل لباس کر کے حاضر ہو یہ فقیر حضرت کی غیایات اور غیبتیں  
 کمال شنیں اور سرفراز ہوا اور مکان میں جا کر بعد غسل اور تبدیل لباس کے حاضر ہوا  
 بنوی ہوا بعد اذ آنما زعمہ کے خزانہ دار بکمال الطاف فرمائے کہ اب داخلے کا وقت ہے  
 تم موم بتی روشنی کے واسطے بنیں لائے چونکہ زائرین کی عادت موم بتی ہمراہ اپنے  
 رکھنے کی ہوتی ہے اور ہم عادت سے واقف نہ تھے خزانہ دار صاحب نے اپنا  
 نقد دی کیفہ اور موم بتی دیکر صاحبزادوں کو اور اس فقیر کو اپنے سامنے رکھ کر ہمراہ  
 جالی شریف کے اندر لے گئے اور ہاتھ پکڑ کے وہاں کے ادا ب تعلیم کئے اور حضور  
 جالی شریف کے مشرف فرمائے والحمد للہ علی منہ و احسانہ فی الحقیقت  
 جس وقت آدمی جالی شریف کے اندر حاضر ہوتا ہے اوس کے قلب پر کمال عجب  
 و ہیبت شاہنشاہی پیدا ہوتی ہے اور دل میں اوس کے ایک طرح کا لذت اور  
 ذائقہ اور کیفیت خاص حاصل ہوتی ہے کہ وہ تحریر میں نہیں آتے ویسا ہی  
 حال وقت حضوری مسجد نبوی کا ہے اور یہ حال عام مومنین کے واسطے غایت سے  
 اور خاص لوگوں کے واسطے احوال خاص ہے سمیع ہوا ہے کہ اب جو خزانہ دار ہیں  
 یہ نہایت اہل طبیعت ہیں انہ غیبت خاص حضرت کی سرفراز ہے اس واسطے  
 اوس کی اقامت مدت مدید سے مدینہ طیبہ میں ہے ورنہ بعد تین سال کے خزانہ دار

استنبول سے نئے آئے ہیں اور اون کا تبدیل ہوتا ہے دوسرے روز داخلے کے اس  
 فقیر نے روضہ شریف میں عرضی اپنی خزانہ دار کو دیا وہ دن اور وہ شب اوس عرضی کو روضہ  
 مبارک میں گذران کے دوسرے روز اوس عرضی کو اپنے دونوں آنکھوں سے لگا کر  
 عنایت فرمائے اور موم بتی بھی تبرک روضہ منورہ کا صاحب زادوں کو اور اس فقیر کو  
 عنایت ہوا واللہ علیٰ ذلک مولود شریف برزنجی اکثر مسجد نبوی میں اہل مدینہ  
 اور سلطان کے طرف سے خاص شب دو شنبہ میں قرارت ہوا کرتا ہے اور حضوری  
 اس فقیر کو مجالس مولود میں اکثر رہی اور عموماً یہ امر ہے کہ جس جا ذکر شریف حضرت کا  
 خصوصاً ذکر مبارک مولود حضرت کا ہووے پہر کسی جا اور کسی ملک میں ہووے آج  
 پر توجہ خاص حضرت کی سرفراز رہتی ہے پہر ایسے موضع متبرک میں کہ عین حضوری حضرت کی  
 ہے کیون نہ ہووے مگر بعد نماز جمعہ مسجد نبوی میں ایک حلقہ شیخ مرغنی کا ہوتا ہے  
 کہ اوس میں مولود تصنیف شیخ عثمان مرغنی پڑھا جاتا ہے جب اوس حلقہ میں  
 خاص پائے گئی کہ وہ مجالس مولود سے زیادہ تھی اوس کا بیان تحریر میں نہیں آتا  
 وجہ اوس کا مقبولیت جناب رسالت صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہے کہ شیخ عثمان مرغنی  
 رضی اللہ عنہ کو ارشاد حضرت کا ہوا کہ تم ہمارا مولود تصنیف کرو اور قافیہ فقرہ اولے  
 ہا اور فقرہ ثانی نون رکھو اور جب یہ مولود قرارت کیا جائے گا اور جب اوں مجلس  
 ہم آویں گے شیخ عثمان مرغنی اولیا کامل سے ہیں کہ مرتبہ قطبیت کا اون کو حاصل ہے  
 اور طریقہ مرغنی انہیں سے ایسا ہے اور یہ طریقہ فرع طریقہ عالیہ قادریہ کا ہے  
 رضی اللہ عن صاحب الطریقہ وجعلنا محمد نعالہ فی الدارین الحمد  
 للہ والمنہ جب سے کہ اتفاق حضوری اس فقیر کا اوس حلقہ شریف میں ہوا

تک بھی ناغہ نہ ہوا پھر جب کہ ایام مراجعت قریب آئے خیال ہوا کہ اس مولود شریف کی  
 نقل اور اجازت شیخ سے لیا جائے تاکہ علی الدوام قرارت اس مولود کی بروز جمعہ  
 جاری ہے اور یہ مولود نہایت شاذ اور کمیاب ہے بخلاف اور مولودوں کے کہ وہ  
 مطہر عین اور اذن کاملنا آسان ہے مگر باعث قریب ہونے ایام سفر کے اتنی  
 فرصت نہ ہوئی کہ نقل مولود شریف کی جاوے اوس میں خاطر نہایت متردد رہی  
 پھر حضرت کی عنایت ہوئی کہ وہ مولود شریف نہایت آسانی سے یقین حاصل ہوا  
 اور اجازت اوس کی شیخ نے عنایت فرمائی بوقت اجازت دینے کے شیخ نے نام  
 اس فقیر کا استفسار فرمائے یہ فقیر نام اپنا شیخ سے بیان کیا پھر جب کہ کاخ اجازت کا  
 شیخ سے عنایت ہوا اوس میں بجائے نام اس فقیر کے بدر الدین تحریر تھا اس سے  
 بھی تعاول اپنے مقصود کا کیا کہ عنایت کاملہ اوس بدر کامل یعنی ذات پاک سید المرسلین  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شامل حال ہے انشاء اللہ تعالیٰ پھر شب و دو شب نہ کو اوس  
 مولود کی قرارت رد ورجالی شریف کے کیا اور روز و دو شب نہ سفر مدینہ طیبہ سے ہوا  
 الحمد للہ حضرت کی عنایت سے اب تک بروز جمعہ قرارت مولود شریف کی ناغہ نہیں ہوئی اور  
 اوس میں عجایب اور غرائب فواید اور برکات حاصل ہوئے سہ دل میں داند و من انعم  
 و داند دل میں والحمد للہ علی ذلک سید محمد رضوان اہل مدینہ سے ہیں اور  
 مسجد نبوی میں اجازت دلائل بخیرات کی دیکھ کر تے ہیں اور اذن کو اجازت قصیدہ  
 بردہ کی بھی حاصل ہے سفر شہ ہجری میں اجازت دلائل لفشہ کی بھی یہ فقیر نے  
 اذن سے حاصل کیا اس سفر میں اذن سے عرض کیا کہ اجازت قصیدہ بردہ کی بھی  
 بعد قرارت اوس کے عنایت ہوئی شیخ موصوف تامل فرما کر ارشاد فرمائے کہ تو عربی

دستاویز ہوا  
 مولود اسرار  
 ربانی کا بحجت  
 باوجود غفلت  
 اذن و درجہ ہونے  
 اس کے

از غرض و توجہ ہوا  
 شیخ الامین کا دیکھنا  
 اجازت قصیدہ  
 بردہ کے بعد  
 اعراض اذن کے  
 جانب موصوف



جانتا ہے تبھکو قرارت کی کچھ ضرورت نہیں تھی بلا قرارت اجازت قصیدہ بردہ کی  
 دیا اس فقیر کو کمال شوق قرارت قصیدہ بردہ کا رد برو شیخ موصوف کے تھا افسردہ طبع  
 ہوا اور حضرت کی جالی شریف کے رد برد حاضر ہو کر عرض کرتا رہا کہ قرارت قصیدہ  
 بردہ کی رد برو شیخ کے نصیب ہو تو کیا خوب ہے پھر چند روز کے بعد خود شیخ نے اس فقر کے  
 پاس تشریف لا کر فرمائے کہ تو قرارت قصیدہ بردہ کی میرے رد برد چاہتا ہے اب اگر  
 قرارت کر پھر فقیر نے لفظاً لفظاً قصیدہ بردہ شیخ کو سنا کر اجازت قصیدہ بردہ کی شیخ سے  
 حاصل کیا انحمد للہ علی ذلک عرس صاحب الدلائل بتاریخ وفات اون کے  
 شیخ الدلائل کیا کرتے ہیں اور مدینہ میں طریقہ عرس کا ایسا جاری ہے کہ اول ختم قرآن  
 کرتے ہیں بعد مناقب صاحب عرس قرارت کر کے خرم تقسیم کرتے ہیں ایام عرس میں  
 یہ فقیر مدینہ طیبہ میں حاضر تھا اور شیخ الدلائل اس مجلس میں حضوری کی دعوت فرما  
 فقیر حسب دعوت شیخ کے مجلس میں عرس صاحب دلائل کے حاضر رہا جب کہ نوبت  
 تقسیم خرم کی آئی بسبب ازدحام خلایق کے قاسم خرم نے اس فقیر کو بخین دیکھے اور  
 تبرکے یہ فقیر محروم رہا دل میں یہ خیال آیا کہ افسوس تو تبرکے محروم رہا پھر جب کہ  
 مجلس درخواست ہوئی اور فقیر بھی درخواست کیا تو کیا دیکھا کہ زانو کے نیچے خرمائے  
 تبرک موجود ہیں پس یہ کرامت صاحب دلائل کی اور معجزہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
 کا جاناکرامات اولیا اس امت کے مرحومہ عین معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں  
 سید عبدالمومن یواب جواب بابرین بختے ہیں کہ میں مواجہ شریف میں جالی تشریف کے  
 پاس ہر روز قرآن شریف پڑھتا تھا کہ وہ قرآن شریف نہایت مٹلی اور خوش خط تھا  
 ایک روز وہ قرآن شریف پڑھ رہے تھے اور پڑھتے پڑھتے ایک طرف متوجہ ہوئے

مستجاب ہوا  
 خرم تقسیم عرس  
 صاحب دلائل کا  
 معجزہ  
 جاناکرامات  
 سید عبدالمومن  
 کا

قرآن شریف کو نپائے وہ کہتے ہیں کہ ایک بھائی میرے تھے کہ وہ مجھ سے بڑے تھے  
 اور میں اون سے بہت ڈرتا تھا اوس وقت مجھ کو اون کا خیال آیا کہ اب مجھ کو بڑے  
 بھائی میرے کیا کہیں گے میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں عرض کیا کہ یا  
 رسول اللہ جب تک آپ میرا قرآن شریف مجھے نہ دلوادین گے میں یہاں سے  
 نہ اٹھوں گا اور عرض کر کر کتنی دیر تک وہیں حاضر رہا جب بڑے بھائی میرے  
 مجھ کو گھر میں نپائے وہیں وہ بھی اگر مجھ کو کہنے لگے کہ چلو میں نے کہا نہیں آنا اٹھو  
 کہے کہ جو چیز کو تنہا کہو دے تھے مجھ کو مل گئی اب اٹھو اؤ میں یہ خیال کیا کہ شاید چپ  
 میرے آنے کے واسطے وہ ایسا کہتے ہیں پھر آخر وہ قرآن اپنے لڑکے کے ہاتھ سے  
 منگو کر مجھے بتلائے اللہم صل علی سیدنا محمد وعلیٰ ال سیدنا محمد و  
 بادک وسلم را وی کہتے ہیں کہ میں نے خیال اس بات کے کہ یہ اسرار نبوی ہے  
 وہ افشا کرتے ہیں یا نہیں اور مجھے اون سے خوف اور ادب تھا نہیں پوچھا کہ آپ کو  
 کس طور معلوم ہوا کہ قرآن گیا اور آپ کے پاس یہ قرآن کیسا آیا راوی موصوف  
 کہتے ہیں کہ میں نے چشم خود معائنہ کیا کہ ایک بار ایک شتر ضعیف و نحیف در ماندہ  
 باب سلام مسجد نبوی کے طرف متوجہ ہوا ہر چند کہ لوگ اوس کو ممانعت کئے مگر وہ باز  
 آخر باب سلام کے روبرو آکر روز الموبیہ گیا جو لوگ اوس کے نزدیک آنے کا  
 ارادہ رکھتے اون کو کانٹا آخر لوگ اوس کے خوف سے نزدیک نہ آتے جب کہ  
 باشا شیخ الحرم آیا اوس کے طرف تواضع سے متوجہ ہوا باشا نے دریافت کیا کہ  
 یہ شتر کہاں کا ہے معلوم ہوا کہ یہ شتر سرکاری کارخانہ سلطان کا ہے باشا  
 شتر بان کو بلا یا معلوم ہوا کہ شتر بان ادھر کنو خوراک بہت کم دیتا ہے اس واسطے

سنائی ہوا  
 شتر کا  
 خدائی  
 باب مسجد نبوی

وہ نہایت ضعیف اور لاغر ہو گیا اور آنحضرت کی خدمت مبارک میں استغاثہ  
 کیا بادشاہ نے اس وقت اوس کو جلس کا حکم دیا جب کہ عسا کر سلطانی شتریان کو جلس  
 کے واسطے لے چلے شتر خود بخود اٹھ اوس کے پیچھے روانہ ہوا باشلے اوسکی خوراک کا  
 بندوبست بخوبی کیا پھر وہ چند روز ہی میں مر گیا بادشاہ نے اوس کے دفن کا حکم دیا  
 سبحان اللہ حال اس شتر کا مصداق قول شیخ سعدی علیہ الرحمۃ ہوا شتر را  
 کہ شور و طرب و نہر است اگر آدمی را نباشد خراست را وی موصوف کہتے ہیں  
 کہ ایک روز میں باب نسا پر اپنے عہدہ بوابی بارگاہ نبوی پر مامور بیٹھا تھا ایک  
 بکری سر اسر مروج خون اوسکی جراحت سے جاری ہے اوس باب نسا سے  
 مسجد نبوی میں داخل ہونے کا قصد کی میں اوس بکری کو دخل مسجد نبوی سے مانعت  
 کیا مگر وہ دخل مسجد شریف سے باز نہیں آئی آخر اوس پر چند ضرب چوب دستی سے کیا اور  
 بھینٹ ہی اور داخل ہوئی میں باز نہیں آئی جب کہ یہاں تک نوبت پہنچی کہ میں اوسکی  
 دم پکڑ کر کہینچا پھر بھی وہ نہ مانی بلکہ ایسا زور کی کہ وہ داخل مسجد شریف ہو گئی اور میں  
 بھی اوس کے ساتھ داخل مسجد شریف ہو گیا اور اوس کشکس میں میر المباس بھی  
 اوس بکری کے خون سے بہ گیا بادشاہ شیخ الحرم اوس وقت مسجد نبوی میں بیٹھے تھے  
 یہ حال کشکس کا دیکھ کر فرماے کہ تم ہی اپنے کام پر مامور ہے اور وہ بھی اپنے کام  
 مامور ہے اب تم اپنے عہدہ کا حق ادا کر چکے اوس کو اپنے حال پر چوڑ دور راوی  
 کہتے ہیں کہ جب میں اوسکو چوڑ دیا وہ سیدھی جالی شریف کے نزدیک حاضر ہو کر  
 دہلیز پر بادشاہی کے سر رکھ دی اور دیر تک ویسا ہی سر رکھے رہی بعد دیر کے  
 سر اٹھا اٹھا کر جس طرف سے کہ آئی تھی اوسی طرف سید چلے گئی مگر معلوم نہوا

حاضر ہونا  
 سب سے موجود ہے

کہ وہ کہان سے آئی تھی اور کہان گئی اور کیا اوس میں سر تھا ینبوع ایک شہر  
 مدینہ طیبہ سے پانچ منزل کنارہ دریا پر واقع ہے جہاز اور کشتیوں میں غلہ اور جہاز  
 ینبوع پر آتا ہے اور وہاں سے مدینہ طیبہ میں داخل ہوتا ہے چونکہ ینبوع سے  
 مدینہ طیبہ تک کوہستان ہے اور مسکن بدویان ہے اس باعث سے بادشاہ کا  
 اہتمام و انتظام تائید اور اعانت عسکری سے سامان و غلہ لاتے اور لیجاتے ہیں  
 راوی موصوف کہتے ہیں کہ خالد بادشاہ کے عہد میں ایک روز ایسا اتفاق ہوا  
 کہ ایک مجلس ہوئی کہ خالد بادشاہ اور اہل مدینہ مجتمع تھے کسی تذکرہ پر بادشاہ  
 نے اہل مدینہ سے مخاطب ہو کر کہا کہ اگر ہم لوگ نہ ہوتے تو مدینہ طیبہ میں غلہ نہ آتا اور  
 اہل مدینہ فاقون سے مر جاتے ایک دو اہل مدینہ سے جو نزد یک بادشاہ موصوف کے  
 بیٹھے تھے فی الفور اوس کا جواب بادشاہ کو دے کہ تم جھوٹ بولتے ہو اگر تم لوگ  
 نہ ہو حق تعالیٰ اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے ہکو طعام اسما  
 بیسے گا ہم حق تعالیٰ کے حبیب کے جوار اور ہمسایہ ہیں بادشاہ کو یہ بات انکی سخت  
 معلوم ہوئی اور غلہ کا اہتمام اور انتظام اوس نے بالکل موقوف کیا بخیاں اس امر کے  
 کہ وہ اپنے کلام کی عذر خواہی کریں جب کہ اوس پر انہوں نے عذر خواہی نہیں  
 کی عسا کر کو حکم دیا کہ شہر کے دروازہ بند کر دو اور بند و بست اس امر کا رکھو  
 نہ اندر سے کوئی باہر جاوے اور نہ باہر سے کوئی اندر آوے پس غلہ کی  
 آمد و رفت کا کیا پتہ ہے موافق حکم بادشاہ کے انتظام اس امر کا بخوبی کیا گیا  
 اس عرصہ میں غلہ اور اشیاء از قسم کرانہ وغیرہ کا نرخ تیز ہوا اور ایک ہفتہ تک  
 تیز تر نرخ میں پہنچی دو برس ہفتہ میں ایک ایک نرخ جمیع اشیاء کا نہایت ارزاں

ہوا کہ پہلے سے بھی مضاعف باشا کو اس امر کی اخبار پہنچی اور اس امر کا تجسس ہوا  
 معلوم ہوا کہ آج کے روز صبح کو اونٹ غلہ اور کرانہ اور ہر قسم کے اشیاء کی بکثرت  
 مدینہ طیبہ میں داخل ہوئی کہ سب بازار مدینہ طیبہ کے اس سے ملو ہو گئے باشا نے  
 جو عسا کر کہ دروازوں کی بندوبست کے واسطے مقرر تھے اونپر نہایت غضبناک ہوا  
 اور کہا کہ تم قابل سزاے سخت ہو باوجود مخالفت کے یہ اسباب اور سامان کثیر  
 دروازوں سے کیونکر آنے دئے انہوں نے کہے کہ دیکھو دروازے بند ہیں  
 اور اس کے قریب میں جو ساکنین ہیں اون سے دریافت کر لو اور ہمارے دروازے  
 اگر سامان اور غلہ کا آثار ثابت ہووے جو سزا ہمارے حق میں تجویز فرمادیں  
 سزاوار ہیں باشا نے ہر چند شخص اور تلاش کیا پتہ نہ ملا کہ یہ اونٹ کہاں  
 آئے تھے اور کہاں گئے پھر باشا اپنے فعل پر نہایت پشیمان ہوا ایک روز  
 دعوت اہل مدینہ کی کیا اور سب کے قدموں پر اپنا سر رکھا اور کہا کہ تم جو کچھ کہو  
 سزاوار ہے مجھے جو قصور ہوا معاف کرو یہ فقرہ سنا ہجری میں حاضر مدینہ طیبہ  
 ہوا تھا خالد باشا کو دیکھا اور اون سے ملاقات ہوئی باشا موصوف نہایت  
 دلی خلق اور انصاف پرست تھے اور اہل مدینہ کی خدمت گذاری معروف تھے  
 جو کہ اکثر اہل مدینہ کو سلطان سے معاش مقرر کئے چنانچہ شاہ عبد المعنی صاحب  
 و رشاہ عبد العقی صاحب جو ہندوستان سے جہا جہوئے تھے ان کی تقریر  
 معاش میں وہ بیعت سی کئے راوی موصوف کہتے ہیں کہ یک وقت میں مدینہ  
 منورہ میں غلہ نہایت گران ہوا ایک اہل مدینہ جو غلہ فروشی کیا کرتے تھے اور غلام  
 اون کا دوکان پر تھا اوس دوکان میں جا کر غلہ کا بیخ دریافت کیا اونہوں نے

بیخ  
 از رانی علی  
 بنیاد سب

جو نرخ گران اوس وقت میں غلہ کا تھا بیان کئے میں نے سنکر کہا کہ اللہ اکبر  
 غلہ بہت گران ہے پس وہ غلام نے یہ بات میری سنکر واسطے پانچہ کے ہات  
 ٹھاکر کچے کہ تم مدینہ میں رہ کر ایسی بے صبری کی بات کہتے ہو اوس وقت مجھے اونکی  
 نصیحت نہایت پسند آئی اور جب سے میں اکثر انہیں کی دوکان پر غلہ خرید کرنے  
 کے واسطے جایا کرتا یا یک دور روز کے بعد صبح کو میں نے اونکی دوکان پر غلہ  
 خرید کرنے کے واسطے گیا غلہ کا وہی نرخ تھا جب کہ بعد ظہر کے گیا غلہ کو نہایت  
 ارزان پایا حالانکہ کوئی آمدنی ہوئے معلوم نہیں ہوئی میں غلام سے پوچھا کہ آج  
 لکھا ایک نرخ غلہ ارزان ہوا یا کسی طرف سے آمدنی آئی یا حاکم وقت کے طرف سے اوسکا  
 بندوبست ہوا غلام نے کہا کہ نہ آمدنی غلہ کی آئی نہ حاکم وقت نے بندوبست فرمایا  
 اس کی مت کرو تم کو کیا کام ہے پہر میں نے کہا کہ مجھ کو تم ضرور معلوم کرو کہ یکایک  
 ارزانی غلہ کا کیا سبب ہے پہر انہوں نے بہت خفا ہو کر جب ٹرڈے اور کہے تم امرار  
 مت کرو اور اوسکو مجھے مت پوچھو میں اوتکے غصہ کو تحمل کر گیا اور اپنے امرار سے  
 باز نہ آیا پہر میں نے جب بہت امرار کیا تو انہوں نے کہے کہ سرنبوئی ہے تم کو  
 کہتا ہوں کہ آج کے روز ظہر کے وقت ٹھگ گوئی غلہ کی بازار میں انکو گری پہر ہر ایک  
 اہل دوکان جو اوس گوئی کو دیکھتا تھا اپنی دوکان میں جا کر نرخ غلہ ارزان کرتا تھا  
 یہاں تک کہ تمام بازار میں غلہ ارزان ہو گیا مگر معلوم نہیں ہوا کہ وہ گوئی کہاں سے  
 آئی اور دوکان داروں کے ذہن میں محض ایک گوئی کو دیکھ کر کیا خیال ہوا  
 کہ غلہ ارزان کرنے لگے راوی موصوف کہتے ہیں کہ یک وقت مجھے مجروری سے  
 نہایت تکلیف ہوئی اور میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت خاتونِ جنت

میں انہوں نے  
 لکھا کہ آج  
 عجیب بات  
 اسٹارٹ  
 حضرت نے

رضی اللہ عنہا کی جالی مبارک کے پاس اپنے نکاح کے واسطے عرض کیا کرتا چند روز  
 کے بعد یکایک روز میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جالی مبارک کے پاس حاضر  
 ہوں اور یک بیوی حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا کی جالی میں بیٹھ گئی ہیں  
 حاضر ہیں اور حضرت سے عرض کرتے ہیں کہ میں تمہارے عبدالمؤمن اپنی لڑکی  
 دوی پر میں نے خواب کے خواب سے بیدار ہوا اپنے حصول مقصود سے خوش  
 ہوا لیکن اس بات کا تردد رہا کہ وہ کون بیوی ہیں کہ اپنی لڑکی بیچ رہی ہے  
 میں پھر تھوڑے ہی ایام میں ایک بیوی کہ نجیب الطرفین اور سادات  
 میں اپنی لڑکی کا پیام مجھ سے از خود کہے اور اسباب نکاح باوجود ہر سال  
 از غیب ظہور میں آیا اور نکاح میں مجھ کو برکت اولاد ہوئی اور میں بہت  
 خوش رہا ایک صاحب اطباء ہند سے کہ اس فقیر سے نہایت محبت ہے  
 میں حال میں بنیت ہجرت مدینہ منورہ میں انہوں نے ملازمت سلطان کی  
 اطباء عسکر میں اختیار فرمائے ہیں مگر سوائے ان صاحب کے بہت سے اور  
 اطباء ہیں کہ حاجہ اہل بلد اور حاجہ عسکر کے واسطے ملازم ہیں مگر سب ترک ہیں  
 ہندی اور غیر قوم ہی میں ہیں ایک شخص کو اپنی ہم قوم کی اعانت رہتی ہے  
 اس باعث سے سب اطباء ترک اتفاق کر کے چاہے کہ ان کا تبدیل مدینہ  
 منورہ سے کریں اور ان کی جائے پر کوئی طبیب ترک کی قائم کریں اس واسطے  
 کہ ہر کوئی چاہتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں رہیں شاید کوئی طبیب ترک کی  
 مدینہ منورہ کی اقامت چاہا ہوگا اس واسطے انہوں نے پہلے تجویز کے حکم صبا  
 موصوف کی یہ غایت ہے کہ دن میں دو تین بار وضو منورہ کے

منہ تبدیل ہو گیا  
 عدم تبدیل ہو گیا  
 حسیب نہیں  
 خدمت کا مدینہ  
 حسیب ہے

روبرو حاضر رہتے ہیں اور جو کچھ اپنی عرض ہے حضرت کی خدمت میں کیا  
 کرتے ہیں چونکہ اون کو مدینہ منورہ سے تبدیل گوارہ نہیں بلکہ اون کا مقولہ  
 یہ ہے کہ اگر برطانی ہی ہو جاوے مگر میں اس مقام مبارک سے تبدیل منظور  
 نہ کروں گا اس واسطے مطروکہ مسعودۃ ہمیشہ حضرت کی خدمت میں رہا کرتا ہے  
 کہ حضرت مجھ کو ہمیشہ اپنے صہبی مبارک میں رکھیں چنانچہ اس فقیر کو یہی فرما  
 کہ تو بھی اس بارہ میں خدمت میں حضرت کی عرض کر کا حاصل سب اطباء ایک  
 تجویز یہی اپنے نزدیک قرار دے اور چاہے کہ قریب ہیں اون کا تبدیل ظہور میں  
 آوے یا ایک کچھ مجبورہ سامان ظہور میں آیا کہ جو لوگ اس تجویز میں شریک  
 تھے اکثر جس ہو گئے اور اون کا تبدیل مدینہ منورہ سے ہو چنانچہ اب تک  
 بھی وہ ہر چند کہ دست و پازنی اون کی تبدیل میں کرتے ہیں مگر کچھ اون سے  
 بنی نہیں آتی یک صاحب اہل حیدر آباد سے تھے تیرہ سے دو ہجری میں  
 زیارت مدینہ منورہ سے مشرف ہووے قبل سفر مدینہ منورہ کے اون کا  
 پیرورم اس طور پر کیا کہ سوائے رہنے کے نشست اون سے دشوار تھی  
 اور قیام پر تو بالکل اون کو قدرت نہ تھی اور سفر مدینہ منورہ قریب پہونچا  
 کسی کے شان و گمان میں بھی یہ بات تھی کہ او ان سے یہ سفر مبارک ہوگا  
 اس واسطے کہ جب نشست دشوار ہو تو اونٹ پر چڑھنا اور اونٹ سے اترنا  
 اور کئی قسم کے امور سفر عرب میں لائق ہوتے ہیں کیونکر ادائی اوسکی  
 اون نے ممکن ہو مگر انہوں نے خفیہ تیاری سفر کی کرنا شروع کئے کہ سوائے  
 اون کے خاص اہل مجلس کے کسی کو اس کا علم نہ تھا جب کہ وقت دعا تھی

محنت ناما ایک  
 زار مدینہ منورہ  
 میں صاحب  
 جودار ادہ بنیاد  
 اون کے ۱۲



قافلہ گامیا اور اونٹ اون کا تیار ہو کر اون کے رو برو پہونچا تو لوگوں کو نہایت  
 تعجب ہوا کہ اونے سفر کیونکر ہوگا اور ایسے حال میں ارادہ سفر اون کا  
 بے عقلی پر محمول ہوا جب اونٹ سواری کا رو برو پہونچا اپنے رفقا سے کہے  
 مجھے کسی طور اونٹ کے نزدیک لے چلو پھر دو چار شخص اون کو چار پائی پر دیا  
 اونٹ کے پاس لے گئے وہ کہتے ہیں کہ میں جب اونٹ کے نزدیک پہونچا  
 میرے دل میں خیال آیا کہ اونٹ پر سیڑھی سے چڑا کر نئے میں اور سیڑھی پر  
 چڑھنے کے واسطے پاؤں کی صحت اور قوت ضرور ہے اس حالت سے  
 سیڑھی پر چڑھا جاوے وہ کہتے ہیں یکایک میرے دل میں آیا کہ تو سیڑھی  
 نشست کی جانب سے دونوں ہات پر قوت رکھ کر اونٹ پر سوار ہو بس میں  
 ایسا ہی کیا نہایت سہل اونٹ پر سوار ہوا کہ کچھ دشواری معلوم نہیں  
 ہوئی جب کہ روانہ ہوا روز بروز صورت افاقہ نظر آئی یہاں تک مدینہ منورہ  
 میں جس وقت اور تراجعت کاملہ زیارت سے مشرف ہوا والحمد للہ علی  
 ذلک ایلت اور صاحب اعزاز حیدر آباد ذکر فرمائے کہ وہ بھی اویس میں  
 زیارت شریف سے مشرف ہوئے کہ جس روز کہ مدینہ منورہ میں داخل ہو اویس  
 روز میرے فرزند کو شدت بخارا یا کہ بخار سے بیہوشی عارض ہوئی اور لوگوں کی  
 تجویز میں یہ بات آئی کہ بہت تپ محرقہ ایسے قسم کی تپ شدید جہلک  
 ہوتی ہے اونہوں نے کہے کہ میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں  
 میں علاج نہ کروں گا عنایت حضرت کی ہمارے واسطے کافی ہے پھر  
 انہوں نے اپنے فرزند کے حال کے طرف متوجہ نہ ہوئے اور سب زیارات سے

صحت یابا کیلئے  
 زبردست دیکھیں  
 سنا جھلک  
 بلا علاج ظاہری

فلج ہوئے آہستہ روزانہ کی حاضر باشی رہی آٹھ دن بجا ایک ہی حال پر رہا جبکہ  
 نوان روز رخصت کا آیا بلا علاج اون کے فرزند کو صحت حاصل ہوئی اور میٹھے  
 کہا کہ مجھے کسی طور غسل کرا کے حضرت کی خدمت میں لیچلو طاقٹ اونکی بالکل سلب  
 ہو گئی تھی پھر دو چار آدمیوں نے اونکو روضہ منورہ کے روبرو لائے اور وہ  
 حضرت کے رخصت ہو کر اپنے وطن کو بصحت و عافیت روانہ ہوئے پھر جبکہ وہ مکہ  
 معظمہ میں پہنچے فقیر اوس وقت مکہ معظمہ میں حاضر تھا اون کو دیکھا بسبب شدت  
 مخافت کہ میٹ کذابہ اور شکل اونکی تبدیل پا گئی تھی کہ ملاقات اولیٰ میں اونکی  
 شناخت نہیں ہوئی ایک جہا جرن ہندی سے اس فقیر سے ذکر کئے کہ قریب  
 زمانہ میں ایک مجوسی نے ایک کتاب تصنیف کیا اوس میں بہت بے ادبی حضرت کی  
 جناب میں کیا تھا چاہا کہ وہ مطبوعہ ہووے ہر جہد کہ بے ادب نے طبع زر کثیر تیا لگ  
 اہل مطبع اوس کے طبع سے انکار کرتے رہے ایک اہل مطبع نے طبع زر کثیر کے  
 اوس کے طبع کو راضی ہوا و طبع کرنا اوس کتاب کا شروع کیا جب نوبت طبع  
 اوس ورق کے پہنچی کہ جس پر بے ادبی تحریر تھی اور سنگ کا پی پر وہ ورق رکھا گیا  
 لیک ایک سنگ کا پی سے آوا آئی اور وہ سنگ ٹٹن ہوا اوس وقت مشہور ہوا  
 کہ حضرت کے وقت مبارک مجرہ شق القمر اب مجرہ شق الحج ہوا یدیتہ منورہ میں مسموع  
 ہوا کہ چند مدت کے قبل شیخ الحرم نے حکم کئے کہ چوٹی کی جنکو بول و بارز کا تفسیر نہیں انکو  
 ہمراہ حرم میں نہ لاوین اور اس حکم پر عمل بھی شروع ہوا کہ چوٹے چون کو حرم شریف میں  
 داخل ہونے کی ممانعت ہوئی تہوڑے روز کے بشیخ الحرم یا شیخ الاغوات حضرت کے  
 خواب میں فرشتہ ہوئے اور حضرت کا ارشاد ہوا اون کو کہ بچے ہمارے پاس

مجرہ شق  
 القمر

ارشاد نبوی ہونا  
 وہاں داخل  
 کرنے چاہئے  
 مسجد نبویہ  
 پہنچے نہایت  
 حکم و تشدد سے

حاضر ہونے سے کیوں محروم ہیں حکم عام ہووے کہ سب بچے ہماری خدمت میں  
حاضر ہو دیں اوس کے صبح کو ہی خوبے ہر ہر ساکنین مدینہ منورہ کے مکان پر  
حضرت کا ارشاد مبارک اونکو پہنچائے جب کے کسی کی قدرت نہیں کہ بچوں کو  
مسجد نبوی میں داخل ہونے سے منع کریں باوجودیکہ طہارت اور لطافت مسجد شریف کے  
دن میں کئی بار ہوتی ہے اور فرش مخملی عمدہ وہاں مفروش رہتا ہے اگر ایک گاڑی بھی  
گرے اوسکو اٹھا کر پھینک دیتے ہیں اور خوبے اور دوسرے خادین ہمیشہ طہارت  
مسجد مبارک کے واسطے نگران رہتے ہیں بایں ہمہ بچے اپنی ماؤں کے ہمراہ مسجد  
مبارک میں حاضر ہوتے ہیں اور اوس فرش مخملی اور مکان لطیف پر بول و براز کرتے  
ہیں خوبے اور خادین مسجد مبارک کی قدرت نہیں کہ اونکو توہین یا منع کریں بلکہ  
وہ خود بچی کی خدمت گذاری کرتے ہیں اور خوبے اور خادین کے جسم میں کیسا  
عمدہ لطیف لباس ہوتا مگر کچھ اوس پر خیال نہیں کرتے بلکہ ابرق اور طشت لاکڑی  
ہات سے اون کا بول و براز دہوتے ہیں یہ سب باعث اور غنایات رحمتہ للعالمین  
ہے اور یک ماہرا اس سے زیادہ فقیر نے بخشیم خود دیکھا کہ ایک شخص کہ لباس بھی  
اون کا میلداور کہنہ اور ہوندا تھا اور وہ عارضہ شکم میں شدت مبتلا تھے کہ اسہال  
اور دست اون کا رک نہیں سکتا تھا بلکہ شکم اون کا جاری تھا اور وہ ایسی حالت میں  
مسجد نبوی میں داخل ہونا چاہے بوا بنے اونکی اس حالت کو دیکھ کہ داخل ہوئے سے  
ممانعت کئے مگر وہ بواب کی ممانعت سے نہ رکے بلکہ داخل ہونا چاہے پہر بواب نے شدت  
واصرار ممانعت کئے اس پر بھی وہ نہ مانے بلکہ شور و غوغا شروع کئے پھر آواز منورہ  
کلاس کر خوبے پہنچے اور اون کو نرمی امد گئی سے فحاشی کئے مگر ادھون سننے

مرحمت  
کے  
بڑی  
پہچان

خوجون کی بھی نمائے بلکہ خوجون کے سات بھی انہوں نے شور و غوغا اور کش  
کشی کئے جب کہ خوجے پہر حال دیکھے کہ اون کے دل میں شوق حضور صلی اللہ علیہ  
پیدا ہے کہ وہ ہر حال مانتے نہیں اور عاشقین کو آداب اس بارگاہ عالی سے  
معاف ہے اگر زیادہ اس سے مخالفت کریں شاید اپنے حق میں عتاب ہووے  
بنا چاری دو خوجے اون کے طرف ہو گئے اور اون کا ہات پکڑ کر داخل مسجد نبوی  
میں اونکو کئے جب کہ وہ داخل مسجد نبوی میں ہوئے اون کے شکم سے ثقا طر  
اسہال کا جاری تھا اور مسجد نبوی اون کے اسہال سے ملوث ہوئی پھر دوسرے  
دو خوجے اون کے پیچھے ہو گئے کہ ایک کے ہاتھ میں ظرف پانی کا اور دوسرے کے  
ہات میں ابر مردہ تھا جو ثقا طر کہ اون کے شکم سے جاری ہوتا ایک خوجہ ابر مردہ کو  
پانی میں بہگا کے اوس کو صاف کر دیا پھر انھوں نے مسجد نبوی میں ایسی حالت سے  
داخل ہوئے اور نماز ادا کر کے باہر رخصت ہوئے اور اون کے باہر کو تک  
خوجون نے ویسا ہی خدمت گزاری کئے یہ بھی مدینہ منورہ میں مسعود ہوا کہ ایک  
وقت قافلہ حجاج مدینہ طیبہ میں داخل ہوا اوس وقت شدت و باتھی حاکم نے حکم دیا  
کہ جلد قافلہ مدینہ منورہ سے روانہ ہووے کہ اسیوں کی کثرت سے شدت و باکا  
خیال ہے سب اہل قافلہ پر حکم پہنچا کہ جلد مدینہ منورہ سے روانہ ہووین اہل قافلہ  
بنا چاری سفر کی تیاری میں مصروف ہوئے مگر جن لوگوں کے دلوں میں تمنائے  
حضور تھی وہ کمال اندرہ خاطر تھے یکایک یک شب خواب میں حاکم وقت  
حضرت سے مشرف ہوا اور حاکم وقت کو حضرت کا ارشاد ہوا کہ یہہ حجاج تمہارے  
جہان ہیں یا ہمارے تم اون کو کس واسطے جلد مدینہ سے نکالتے ہو حاکم نے

ارشاد حضرت  
در باب عدم  
تعرضت خدمت  
زائرین

اپنے دل میں پشیمان ہوا اور اہل قافلہ کو کہا جب تک تم چاہو رہو ہمارے طرف سے  
 تنگو مخالفت نہیں ہے سید عبدالمومن صاحب بواب باب اپنی سامعی بات  
 بیان کرتے ہیں کہ ایک بدو اپنے وطن سے حضرت کی زیارت کے واسطے سفر کیا  
 اور دوسرا بدو بھی اپنی کسی غرض کے واسطے سفر مدینہ منورہ کیا اور اوس کے ہمراہ  
 ہوا جب کہ یہ دونوں مدینہ منورہ میں داخل ہوئے پس جو بارادہ زیارت حاضر  
 ہوا تھا حضرت کی زیارت میں مشغول و مصروف ہوا بعد زیارت کے دوسرا جو اس کا  
 رفیق تھا اوس سے پوچھا کہ تو حضرت کی زیارت سے کیا فائدہ حاصل کیا اتفاقاً  
 بدوی جو زیارت تھا اوس کے ہاتھ میں یک کاغذ سادہ تھا اوس کاغذ کو اپنے  
 رفیق کو تباکر لطیف نقول اور خوش عقیدتی کے کہا کہ دیکھ یہ بہ کاغذ برائے دوزخ کا  
 ہے مجھے حضرت کے پاس سے ملا پس اوس کے یہہ ہاتھ سے ہی خواہش اور ولولہ  
 پیدا ہوا اور کہا کہ میں بھی حضرت کے روضہ منورہ کے نزدیک حاضر ہوتا ہوں اور  
 حضرت کے کاغذ برات کا چاہتا ہوں اسی وقت وہ بدوی حضرت کے روضہ منورہ کے  
 پاس حاضر ہو کر عرض کیا کہ حضرت ہم دو رفیق اپنے وطن سے آپ کی خدمت میں  
 حاضر ہوئے اور اپنے کاغذ برات رفیق کو سرفراز فرمائے اب میں آپ کی خدمت میں  
 حاضر ہوں جیسا کہ مجھ کو کاغذ برات عنایت نہ فرماویں گے میں آپ کی حاجت سیر کے  
 نہیں ہوں گا کہتے تین دن تک اکل و شرب اپنا ترک کیا اور جالی لفٹہ کو بلگا رہا  
 تیسرے روز مسقف مسجد کے طرف سے ایک کاغذ آتا ہوا دیکھا پھر لکھا کہ وہ کاغذ  
 پاس پہنچا دیکھا کہ اوس میں اوس کا نام لکھا ہوا ہے اور بجا برات غریبی یہ مضمون تحریر ہے  
 کہ اوس شخص کو تلاش جہنم سے برات اور خلاصی ہے پس وہ بدوی نے خوشی

کاغذ برات  
 عن ایک بدو  
 زیارت کو روضہ  
 منورہ گئے

کا غذیہ کا اپنے مقام پر کیا یہ فقیر ابتدا اس فصل کے ان مجزوں سے کیا تھا کہ جو عنایت خیرگی  
 اپنے حال پر ہوئی اب انتہا فصل میں بھی چند حال حضرت کی سرفراز کیا بیان کر کے  
 اختتام اس فصل کی کرتا ہوں بامید اس بات کے کہ خاتمہ اس کثیرین امتی کا حاضر تہی  
 عنایت سے بخیر ہووے اور حضرت اپنے فرزند ارجمند و لبند یعنی جناب محبوب پاک رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ کے نعلین مبارک کے قرب داین میں عنایت اور سرفراز زمین آمین  
 یا اللہ امین یہ فقیر مرتبہ سوئے زیارت مبارک سے سرفراز ہوا مدت سات مہینہ تک  
 حضرت کی حضوری عنایت ہوئی اکثر حاضر باشی مسجد نبوی میں اس فقیر کے رہی بعضے  
 لوگ اس فقیر سے آکر استفسار مسائل کا بھی کرتے پس اکثر صاحب اہل ہند سے  
 استدراک اس امر کا شروع کئے کہ بعضے نوخیزان ہند و اہل کابل وغیرہ اس مسئلہ کو تیار  
 کئے ہیں کہ دہشت تہ ہو کر سلام عرض کرنا بدعت ہے آپ سے کیا کہتے ہو فقیر نے  
 جو کچھ کہہ مذہب صحیح تھا اس کو بیان کیا اور رسالہ بھی تحریر کیا جبکہ ان کو خبر پہونچی  
 کہ وہ شخص ہمارے درپے رد و قیاس ہے اس فریق میں ایک بڑا اول کا سرگروہ  
 تھا کہا کہ ہم پانسور و میلونے اس فقیر سے متعرض ہوں گے اور باز پرس کریں گے  
 جب اس فقیر کو حال افواشی و شوش کا معلوم ہوا اعلان کیا کہ حضرت پر سے میری جان بچے  
 تصدیق ہے لیکن تو جو مذہب صحیح اس باب میں ہے کہا ہوں اور آئندہ بھی یہی کہوں گا  
 اور اگر حضرت کو میرا عقیدہ مقبول ہے فیرق ثانی سے کچھ ہوگا اس واسطے کہ حضرت اکی انما  
 اور تائید مجھے پر سرفراز رہے گی انشاء اللہ تعالیٰ بعد اس امر کے ایک مدت ممتد حضور کا  
 اتفاق رہا مگر کوئی شخص نہ پوچھا کہ تمہارا کیا نام والدین مرحومین کا جب انتقال ہوا  
 بسبب تنہائی کے اس فقیر کو خیال خانہ آبادی کا ہوا ایک کایک ذہن میں تھا کہ تو بتوس

من  
 زین  
 زین  
 زین  
 زین

من  
 زین  
 زین  
 زین  
 زین

درود شریف کے حق تعالیٰ کی جناب میں دعا کر یہ عادت رکھا کہ ایک ایک ہزار بار  
 درود شریف اول و آخر پڑھے اپنے مقصود کے واسطے حق تعالیٰ کی جناب میں دعا  
 کرتا اور خود بخود کچھ خیال دل میں پیدا ہوا کہ وقت درود کے عرض کرنے کے حضور  
 روضہ منورہ کا تصور کرتا حالانکہ اس وقت تک حاضر روضہ منورہ نہیں ہوا اور نہ کسی  
 کتاب وغیرہ سے یہ حال معلوم تھا کہ وقت درود شریف کے تصور رکھنا چاہئے  
 تھوڑے ایام گزرے کہ صورت خانہ آبادی کی نظر میں آئی اور حق تعالیٰ بوسیہ  
 حضرت برکت اوس میں سرفراز فرمایا اور کتاب جذب القلوب میں بھی دیکھا کہ  
 بوقت درود شریف عرض کرنے کے تصور روضہ منورہ نہجہ آداب ہے قبل کثرت کے  
 چند سال تک فقیر یہ عادت جاری رکھا کہ پچھلے جمعہ کو ہر ماہ کے مولود مرحوم  
 اس دیار کو جماعت سے پڑوایا اوس میں عجب کیفیات اور حالات مشہود ہوتے  
 اور معجزات حضرت سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور میں آتے چنانچہ چند بار  
 بلا سختی سے اس فقیر کو نجات حاصل ہوئی اوس میں سے ایک امر عرض کیا جاتا تھا  
 مردم مکان اس فقیر کے دق اور سل سے مبتلا تھے اور مال اون کا غنیمت پہونچا  
 جئے کہ اطبا کو صورت پاس پیدا ہوئی اوہ اسی ایام میں جمعہ اول بھی آیا فقیر نے  
 حسب عادت اپنے مولود شریف پڑھایا اور بعد بیان تولد آنحضرت کے جو سلام  
 عرض کیا حال ہے وقت سلام واسطے شفاے مردم مکان کے عرض کیا کہ دوسرے  
 ہی روز سے افاقہ ہوا اور برکت سے مولود شریف کے از دیار رزق بھی سرفراز  
 ہوا والحمد للہ علی ذلک یہہ جو چندے مجرب حضرت کے اپنے حال سے متعلق  
 سرفرازی حضرت کی رہی بطور تبرک اور بھی کے عرض کئے گئے ورنہ حضرت کے

خط نامہ  
 مسیحی  
 حضرت

غیاثات کا حد و احصاء نہیں کہ اس کا کل ذکر ممکن ہو کہ وجود بخشی اس فقیر کے  
حقیقتہً اور ظاہرِ احقرت کے وجود مبارک سے ہے لیکن حقیقتہً اس سبب سے  
کہ تمام عالمِ حضرت کے ہی نور مبارک سے ظاہر ہے اور وجود ظاہری بھی اس فقیرِ عالم  
کمترین کا حضرت کے وجود مبارک سے موجود ہوا پس ہر حال میں اور ہر طور میں حضرت  
اس نابود کو صورتِ بود غیاثیت فرمائے اور اس معدوم کو شکلِ موجودِ ظاہر  
فرمائے یہ سب غیاثات اور الطاف اس وجود پر مرتب ہیں اس سے  
زیادہ اور طافتِ عرض کرنے کی کہاں ہے اور مجالِ بیانِ قلم کو کہاں ہے  
چنانچہ حضرت پیدل علیہ الرحمہ فرمائے ہیں سے زلفِ حمد و لغت  
اولے است بر خاک ادب خفتن بہ جوئے میتوان کردن در دو میتوان گفتن  
اللہم صل علی سیدنا محمد و علی سیدنا محمد بعد و تجلیات ذلک  
و تعلقات صفاتک واصحابہ وسلم صل علی ماہواہلہ سیماعلی و آلہ  
الشریف غوث الاعظم و باریک وسلم

الجزء الثالث من فلاح الکونین فی احوال الحی من الشریفین خدام اللہ شرفاً  
فصل یازدہم احوال میں بغداد شریف اور روضہ منورہ جناب محبوب سجانے  
رضی اللہ عنہ کے شیخ اہلال الدین سیوطی تاریخ خلفاء میں لکھتے ہیں کہ شہر بغداد  
بنایا ہوا منصور ابو جعفر عبداللہ خلیفہ عباسی کا ہے کہ خلیفہ موصوف نے بنایا بغداد  
۳۶۲ھ کیسویا چالیس ہجری میں شروع کیا اور کیسویا چالیس ہجری میں تمام کیا ذیل  
سیرۃ مجتبیہ میں روایت ہے کہ یک روز منصور شکار کے واسطے نکلا اور چلا  
پہاں تک کہ مقام وجا اور جاے بغداد تک پہنچا اور اس جاے کو ہی شہر

فصل یازدہم  
در بیان احوال  
شہر بغداد شریف  
و مقام شکار  
و مقام وجا



اور مکان نہ تھا سو ایسے ایک دیر راہب کے منصور نے راہب کو طلب کیا اور اُس کا نام  
 اور اُس میں کا پوچھا راہب نے کھا کہ میرا نام باغ اور اُس دیر کا نام داد ہے منصور نے  
 اُسجائے کو راہب سے خرید کیا۔ اور اُس کا نام بغداد رکھا چھ نام اُس راہب اور اُسجائے کے  
 نام سے مرکب ہے اور نقشہ شہر کا اولاد اک سے بنایا چھ حصہ شہر کا دو بنایا پھر اُس کے  
 درمیان میں مکان شاہی بنایا۔ اور چہار سال کے عرصے میں اُس بنا کوسل <sup>۸۸</sup> ایک سو اڑتالیس  
 ہجری میں تمام کیا اگرچہ شیخ سیوطی کی تحریر سے مدت بنانو سال پائے جاتی ہے مگر ممکن ہے کہ شیخ  
 کل مدت بنائے حصہ اور قصر شاہی لکھیں ہوں اور راوی روایت کتاب ذیل محض دست  
 بنائے قصر شاہی لکھا ہو فواج مسکینہ میں لکھا ہے کہ دس ابن یونس نے بیان کیا کہ منصور کو  
 بنائے بغداد شریفین <sup>۶۸۸</sup> اڑت گزراشی ملک وہم صرف ہوئے اور اس کیفیت کو  
 چھ لہر مسوع ہوا تھا کہ شہر بغداد بنایا ہوا نوشتہ روان کسرے کا ہے کہ عدل و داد  
 مشہور تھا اب تک بھی اُس کا عدل زبان روخلاق ہے۔ اس واسطے اُس شہر کا نام باغ و داد رکھا  
 بعد سماعت اس امر کے جبکہ بغداد شریف میں حاضر ہوئے اور کتب و اربعہ میں دیکھا گیا  
 کہ شہر بغداد بنایا ہوا منصور کا ہے اور بغداد شریف میں دیکھا گیا کہ وہاں دو بغداد ہیں  
 ایک بغداد قدیم و دوسرا بغداد جدید شہور ہے یہ بات ذہن میں آئی کہ شاید بغداد  
 قدیم بنایا ہوا نوشتہ روان کسرے کا ہوگا اور بغداد جدید منصور خلیفہ عباسیہ کا مگر ہم  
 تو اربعہ میں سماعت نہیں ہوا بلکہ روایت کتاب ذیل اس امر کا انکار کرتی ہے  
 اس واسطے کہ کتاب مذکور میں درج ہے کہ وقت بنائے منصور کسی آبادی کا  
 وہاں نشان نہ تھا اور بغداد نام آٹھا دیا ہوا منصور کا ہے جیسا کہ اوپر بیان تاہم شہر کسرے  
 قریب بغداد بلا شک و شبہ اس واسطے کہ اٹھارہاں میں قریب بغداد شریف کے ایک مکان

بعد از شریف

بعد از شریف

نشان قیصر کسر لے دیکھنے میں آئی ہے اس کے ہم پائیا جاتا ہے کہ شہر کسرے بھی بلا شک  
 اس کے قریب میں واقع تھا جناب محبوب جانی غوث الہی میران محی الدین سید  
 عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا والد شریف سید محمد بار سوا کہتر ہجری میں ہوا اور  
 کتب تاریخ سے پایا جاتا ہے کہ زمانہ پندرہ خلیفہ عباسی کا تھا اور حسن مبارک  
 آپ کا ایک سو سال کا بوا پھر حلتہ آوردصال شریف آپ کا سترہ پانسو تریست ہجری میں  
 ہوا جیسا کہ کہیں لکھا ہے یہ سینسٹری کامل و عاشق تولد ہوا وصالش دان رنعتشوق الہی  
 اور یہ امام خلافت مستجد باللہ کے تھی چنانچہ شیخ سیطوی تاریخ خلفا میں اس امر کی تصریح  
 کئے ہیں اور درمیان مقتدی بامر اللہ کے جو زمانہ ولادت باسعادت محبوبہ کو پایا  
 اور مستجد باللہ کے جو زمانہ وصال شریف تک آپ سے مشرف ہوا چارہ خلفائے  
 عباسیہ گزرے ایک مظہر باللہ ابو العباس دوسرا مستجد باللہ ابو منصور تیسرا مستجد باللہ  
 ابو جعفر چوتھا امیر اللہ ابو عبد اللہ پس یہ چہ خلیفہ حضرت کے زمانے مشرف چنانچہ حضرت کے  
 احوال میں حاضر ہونا مستجد باللہ کا سبب شریفین حضرت کے تجربے پس تولد سے حضرت کے وصال شریف تک  
 آپ کے عہد خلافت عباسیہ ہی کا تھا الطیف حق تعالیٰ کا ارادہ ازلیہ سے نام اس شہر مبارک کا بغداد مقرر  
 ہوا کہ اصل اس کا باغ داد ہے داد کے معنی دو ہوتے ہیں ایک داد یعنی فرماؤ کہ داد فرماؤ  
 محاورہ میں متصل ہے دوسرے داد کے معنی عطا کے کہ داد و پیش کہتے ہیں ترجمہ عربی داد کا  
 جو معنی فرماؤ کے ہے غوثی اور ترجمہ عربی باغ کا جنت ہے پس باعتبار معنی اول کے  
 ترجمہ عربی بغداد کا جنت اللہ اللہ اللہ ہو کہ یہ نام شہر ذات غوث الاعظم ہے اور باعتبار معنی  
 ثانیہ کے جنت العطا ہو کہ یہ بھی منیر حضرت کے ذات مبارک کی طرف ہے کہ جب سے کہ حضرت کی روتی

جانا کہ شہر کسرے بھی بلا شک  
 اس کے قریب میں واقع تھا جناب محبوب جانی غوث الہی میران محی الدین سید  
 عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا والد شریف سید محمد بار سوا کہتر ہجری میں ہوا اور  
 کتب تاریخ سے پایا جاتا ہے کہ زمانہ پندرہ خلیفہ عباسی کا تھا اور حسن مبارک  
 آپ کا ایک سو سال کا بوا پھر حلتہ آوردصال شریف آپ کا سترہ پانسو تریست ہجری میں  
 ہوا جیسا کہ کہیں لکھا ہے یہ سینسٹری کامل و عاشق تولد ہوا وصالش دان رنعتشوق الہی  
 اور یہ امام خلافت مستجد باللہ کے تھی چنانچہ شیخ سیطوی تاریخ خلفا میں اس امر کی تصریح  
 کئے ہیں اور درمیان مقتدی بامر اللہ کے جو زمانہ ولادت باسعادت محبوبہ کو پایا  
 اور مستجد باللہ کے جو زمانہ وصال شریف تک آپ سے مشرف ہوا چارہ خلفائے  
 عباسیہ گزرے ایک مظہر باللہ ابو العباس دوسرا مستجد باللہ ابو منصور تیسرا مستجد باللہ  
 ابو جعفر چوتھا امیر اللہ ابو عبد اللہ پس یہ چہ خلیفہ حضرت کے زمانے مشرف چنانچہ حضرت کے  
 احوال میں حاضر ہونا مستجد باللہ کا سبب شریفین حضرت کے تجربے پس تولد سے حضرت کے وصال شریف تک  
 آپ کے عہد خلافت عباسیہ ہی کا تھا الطیف حق تعالیٰ کا ارادہ ازلیہ سے نام اس شہر مبارک کا بغداد مقرر  
 ہوا کہ اصل اس کا باغ داد ہے داد کے معنی دو ہوتے ہیں ایک داد یعنی فرماؤ کہ داد فرماؤ  
 محاورہ میں متصل ہے دوسرے داد کے معنی عطا کے کہ داد و پیش کہتے ہیں ترجمہ عربی داد کا  
 جو معنی فرماؤ کے ہے غوثی اور ترجمہ عربی باغ کا جنت ہے پس باعتبار معنی اول کے  
 ترجمہ عربی بغداد کا جنت اللہ اللہ اللہ ہو کہ یہ نام شہر ذات غوث الاعظم ہے اور باعتبار معنی  
 ثانیہ کے جنت العطا ہو کہ یہ بھی منیر حضرت کے ذات مبارک کی طرف ہے کہ جب سے کہ حضرت کی روتی

افروزی اس شہر میں ہوئی ہر طرح کے عطا کیا قاہری کیا باطنی کیا دینیوی کیا اخروی  
 اور حقانی حضرت کی بارگاہ سے جاری ہے اور تاقیام قیامت رہیں گے الحاصل  
 یہ کہ تین غلام حضرت بارگاہ اقدس اور شہر مقدس میں سلخ ماہ جب سال پھر میں  
 داخل ہوا دو چار روز صحت کے گزرے پھر جو بیمار ہوا مراجعت تک قوت جسمانی تمام  
 حاصل نہیں ہوئی اس واسطے سوائے کاظمین شریفین اور زیارت امام ابی حنیفہ کو فی الحال  
 کے دوسری جائے زیارت کو حاضر نہیں ہوا اور زیارت نجف اشرف اور کربلا کے معنی  
 بھی مقصر رہا مگر حضرت پیر و مرشد معصومین اداگان وغیرہ زیارت نجف اور کربلا سے  
 اشرف ہوئے چونکہ ناظرین کو بھی اطلاع حال نجف وغیرہ بھی ضرور ہے اس واسطے کہ  
 اکثر لوگ دونوں زیارت سے ایک ہی سفیر میں مشرف ہوتے ہیں اس واسطے مقرر اوراق کو  
 بھی موافق معروضہ کے حضرت شاہ محمد صاحب درباری بڑے فرزند جناب پیر و مرشد  
 قبلہ کے احوال بعد از شریف اور نجف اور کربلا موافق معائنہ اپنے کے اور براہ کمال  
 سیاحت نامہ حضرت مولوی محمد زمان خان شہید کے تحریر فرماتے بعینہ اوس کے  
 بعد دلا گیا بعد اتمام تحریر حضرت صاحبزادہ صاحب کے جو کچھ کے اپنے معائنہ میں آیا سو  
 وہ عرض کرتے ہیں آیت اللہ تعالیٰ بعد از تفسیر کے اطراف فیصل ہے  
 کہ نہ کہ دور اس کا قریب چہا میل کے ہو گا اس میں آبادی ہے سوائے طرف  
 شمال اور شرقی کے کہ ایک ربع اس کا ویران ہے کہ وہاں مقابر ادیبانہ  
 سکانت بھی اسی بعد از جدیدین روضہ اقدس جناب قطب الاقطاب غوث الکواکب  
 امام التوفیق سید العشوقین والمحبوبین نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و سادات  
 محبوب سبحانی محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ

بغداد شریف  
 حضرت مولوی محمد زمان خان شہید کے  
 دستخط

کا دل ہے روضہ مقدسہ کو جس کے کافی شیخ کہتے ہیں خاتماہ شریف یکجا ہے کشارہ  
 اور مرتبہ اوس میں جنوب کی طرف قبہ روضہ مقدسہ کا ہے نقش و نگار قبہ شریف پر  
 روغن چینی بن کر ہے کہ اس بلا دین اسکو کار کا شی کہتے ہیں اندر اس قبہ شریف کے  
 بھی نقش و نگار ہے در میان میں قبہ شریف کے جالی ہے چاندیسی کہ کنگرہ اس کے  
 اسما حسنی کے ساتھ منقوش ہیں اس میں مزار اطہر امام ربانی محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کا ہے  
 مزار اطہر پر حضرت کے صندوق ہے لکڑی کا کہ اس پر خلاف شریف ہمیشہ رہا کرتا ہے  
 اور خلاف مبارک کے اوپر چہار کونے پر صندوق شریف چہار میز فرش چاندی کے رکھے ہیں  
 اور باہر اس قبہ اطہر کے یکجا ہے بطور پیش دلائل کہ اس کے بھی دیواروں پر  
 نقش و نگار ہے روغن چینی سے اور اس میں دروازہ یکے نہایت عمدہ اور نقشی کہ  
 اوس میں اشعار مدح شریف حضرت کے اور نام بالی دروازہ کھو دا ہوا ہے اور اس  
 دروازہ کے دیوار میں آئینہ مندی ہے اگر چہ دروازہ روشن رہے تو جالی اطہر  
 حضرت کی باہر سے نمایاں رہتی ہے اگر بند رہے تو یہ قطعہ عمدہ قبہ شریف سے جو جاتا ہے  
 اس دروازہ شریف پر ہمیشہ پردہ بننا اٹھسکا جو ٹارہٹا ہے اور قلابین عمدہ کا  
 اس میں فرش ہے حضرت کے زمانہ مبارک میں یہ جالے رماط تھے  
 اوز مقابل دروازہ ادنے کے دوسرا دروازہ سے سائبان میں  
 کہ اگر چہ دروازہ بند رہے تو یہ قطعہ سائبان کا مسجد سے جدا گانہ  
 معلوم ہوتا ہے اور چہ دونوں دروازوں پر ہمیشہ قفل رہتا ہے  
 کو نجی ان ہر دو دروازوں کی اور مسجد اور خاتماہ وغیرہ کی اور  
 خدمت روشنی ہر روزہ کے متعلق ہے سید مصطفیٰ صاحب افندی کے

مکتوبہ  
 ختمی  
 شریف

جو اولاد میں حضرت بید عبد الرزاق قادری بن حضرت قطب زبانی کی ہیں اور صاحبزادہ  
خاتیت خوش اخلاق ہیں کہ جو شخص اُسے ملے ہو یا اسے کیس وقت میں بھی زیارت  
شریف کے ارادہ سے حاضر کافی شریف ہیں ہوئے اس وقت بلا تامل ہر دو دروازہ  
گنبد شریف کے روشن فرما دیتے ہیں اور زیارت شریف سے مشرف ہونے کے بعد پھر  
بند کر دیتے ہیں اور پھر صاحبزادہ صاحب کلید برادر کے نام کے سات مشہور ہیں اور متصل دیوار  
خرابی روئے شریف سے قبہ سفید سے مسجد شریف کا نہایت بڑا کہ دورہ قبہ مذکور کا  
زاید درہ سو گز سے ہوں گا اور پھر خاص کراہت سے حضرت کے سے کہ مقف  
اسقدر بڑے قبیلے ستون کے قائم ہے اندون میں درجہ سابان کا روبرو گ  
عمارت مسجد و مزار مبارک کے بنایا گیا ہے درمیان میں اوس کے ستون سنگ مرمر ہیں  
اور کمانوں باہر کے درجے کے سیچھے آہنی سے بند کر کے آئین تین دروازہ درمیان  
یک مقابل مزار نور کے اور دو روبرو مسجد شریف کے کھتے ہیں صاحب الشجاء خواجہ  
سید علی صاحب قادری افندی رحمۃ اللہ علیہ زیادہ یک لک روپیہ محاصل اوقاف سے  
تعمیر میں اُس سابان کے صرف فرمائے ہیں اور مسجد شریف کے ایک دروازا میں  
متصل سابان سے مزار حضرت موصوف کا دارت ہے اونچی دیوار شرقی اور جنوبی سے  
یکچہ ہے کہ آئین صریح حضرت مولانا مید عبد الجبار قادری صاحبزادہ حضرت قطب زبانی  
رضی اللہ عنہ کا ہے وقت مغرب پہلے صاحبزادہ موصوف روشنی گنبد اور مسجد  
شریف میں فرما کر پچان بھی روشنی کے لئے ہر روز دروازہ شریف کھولتے ہیں  
اس وقت میں اکثرین زیارت شریف سے حضرت کے مشرف ہوتے ہیں  
اگر کوئی شخص دوسرے وقت میں بھی ارادہ زیارت کرے تو صاحبزادہ

شریف  
عبد رزاق  
درہ سو گز  
مزار مبارک  
صاحبزادہ  
خاتیت

درہ سو گز  
مزار مبارک  
صاحبزادہ

صاحب موصوف دوسرے وقت میں بھی زیارت سے مشرف کروائے ہیں  
 کافی شریف کے دروازہ ہیں شرقی اور غربی دروازہ شرقی کے جانب سکانات سجادہ صلیب  
 کے پیر نقیب اور ان کے نام سے وہاں شہوہین واقع ہیں اور اس دروازہ  
 کی پیشانی پر ایک شعر عربی لکھا ہوا ہے کہ مصرع اولیٰ اوس کی علیٰ بنا قف  
 عند خیق المناہج ہے اور دروازہ غربی کے پیشانی پر اقلت شمس  
 الاولین و شمسنا اھذا علیٰ قلات علیٰ العرب خط علی  
 لکھا ہوا ہے ان دونوں دروازوں کے اوپر دو منارہ ہیں اذان کے جیسا کہ  
 حرمین شریفین میں اذان کھنکے کے بعد صوم و صلوٰۃ سلام عرض کرتے ہیں یہاں  
 بھی ایسی ہی عادت جاری ہے کہ ہر اذان پچگانہ کے بعد صوم و صلوٰۃ موزن  
 عرض کرتے ہیں صحن مسجد میں چبوترہ ہے موافق طول سائبان کے کہ موسم گرما میں  
 صبح اور مغرب اور عشا کی نماز اس پر ادا ہوتی ہے دو جماعت نماز کی ہر وقت میں  
 ہوتے ہیں اول حنفی بجا شافعی جمعہ کے دن ہر دو مناروں پر اذان کے یکجا  
 آگے صلوٰۃ کھنا شروع ہوتا ہے اور مسجد شریفین اطراف میں رواقوں کے  
 اوپر پکائے ہوئے ہیں کہ اس میں قاری نہایت خوش الحانی سے قراعت قرآن  
 شریف کی کرتے ہیں اذان کھتے تک اور بعد اذان کے خطیب منبر شریف پر  
 کہ مثل حرمین شریفین بڑا اور اونچا کہ وہاں اس کے متعدد مین خطبہ ادا کر کے نماز  
 ادا کرتا ہے اذان ثانی وقت خطبہ کے اور یکم موزن اسی رواقوں کے اوپر کھتے ہیں  
 بعد نماز کے صحن میں خانہ اور زیارت شریف سے صحن کے مشرف ہو کر روانہ ہوتے ہیں  
 قیوہ و ہنر اس کے نمازین حاضر رہتے ہیں اور تمامی اہل خدمات مثل بادشاہ قاضی

مذکور در وقت  
 جماعت و نماز  
 قیوہ

مذکور در وقت  
 روزانہ نماز

مذکور در وقت  
 نمازین کا ہونا  
 و ہنر

و غیرہ کے سبک ہیں اور اکثر عسکری ہر جمعہ میں حاضر ہوتے ہیں ہر روز وقت ہر نماز کے  
 دروازہ شریف گنبد اور کاروشن ہوتا ہے اور بعد ادا ای نماز کے حاضرین زیارت سے  
 مشرف ہوتے کے بعد پھر بند کر دیتے ہیں سوائے نماز مغرب اور عشا کے چونکہ آگے نامہ شریف  
 روشنی گنبد اور سب شریفین کر کے دروازہ سببان پر بھی قفل لگا دیتے ہیں اکثر عورتیں  
 وقت روشنی کر کے حاضر ہوتے ہیں اور کمال شوق ذوق سے جالی اطہر پکڑے ہوئے  
 حضرت کے جناب میں کمال الحاح سے یا ابو صالح افضل کذا یا ابو صالح اغثنی امددنی اور السیاحی  
 زبان عبری سے عرض حاجات کرتے ہیں فی الفور اپنی اقتضائے حاجت کا پائے ہیں  
 مشہور یہ بات ہے کہ جو شخص بیمار ہو اور علاج کرنے سے عاجز آوے ہر روز دروازہ  
 کافی شریف میں بنیت شفا ایک داخل ہوئے اور دوسرے سے باہر نکل آوے  
 بالکل بیمار اوس شخص کا دفع ہو جاتا ہے قدیر بہ کثیر فوج وہ صادق و متصل گنبد اور مشرفین  
 قبلہ کے جانب یک جا ہے وسیع کہ اسکو باغ بھی کہتے ہیں وہ جای مقبرہ  
 کہ جو زائرین سے وہاں انتقال پاویے اور قبستر اقدام محبوب سے ظاہر و باطنا  
 اُن کو مقصود ہو رہے وہاں دفن کرنے کے لئے سجادہ صاحب سے  
 پرواگی فرما دیتی ہے چنانچہ یکدو پہر ہائے ہمارے اُن میں سے  
 حافظ محمد علیم اللہ صاحب جو کہ عاشق صادق جناب محبوب رضی اللہ عنہ  
 کے تھے اور پیر و مرشد جناب سیدنا و مرشدنا حضرت سید شاہ محمد القادر  
 قادری المعروف زرد علی شاہ صاحب قدس سرہ العزیز نمبر ۱۰ کا بیگمین تھے  
 وہ بھی پچھلے جمعہ تھے سولہ تاریخ ماہ رمضان المبارک کے مرض اہمال گندی سے وہاں انتقال گئے

حضور شریفین

روشنی گنبد اور مشرفین

امی و قیام مبارک میں اُن کو دفن کیا گیا سحان اللہ کیا خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو کہ قیام  
 قیامت تک زیر سایہ محبوبہ مدفون ہیں روزِ حشر بھی حضرت کے ہمراہ رکابِ اپنے  
 قبروں سے اٹھ کر حاضر رہیں گے یہ چند اُس روز کے العموم تمام غلامین سایہ لو اے  
 محبوب کے پیچھے ہے حضرت کے ساتھ حاضر رہینگے لیکن یہ فضیلت خاص ہے۔ ذلک  
 فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ اور اطراف میں چوتروں کے تھوڑی سی جائے ہے موافق راتے  
 کے چھوڑ کر ہر جانب ہیں۔ اتنا شرفِ حجبہ پختہ اور ایک دالان کا پیختہ روبرو اُس حجرہ کے  
 تیار کئے گئے قسیر پچاس حجروں کے ہوں گے یعنی اسی میں سے نامزدہ صاحبزادوں  
 کے ہیں کہ بعض اوقات صاحبزادہ اپنے اپنے حجروں میں تشریف رکھا کرتے ہیں  
 ورنہ منقل بستے ہیں اور اکثر حجروں میں سے قیام گاہ زوار اور حجاجدین کے ہے  
 کہ اشخاص متعدد ہر ایک حجرہ میں رہتے ہیں اور متصل دروازہ غمبری کے  
 یکجائے ہے وسیع کہ اُس میں خفہ پانی کے وضو کے واسطے ہے اور اُس میں یکجا دیوار  
 کہ اوسمیں سے پانی کھنچ کر خفہ بھرتے ہیں اور دیرِ ثوٹان اوس خفہ میں قریب  
 پچاس کے نصب ہیں ہر ایک ٹوٹی کے پاس لوگ بیٹھ کر وضو کرتے ہیں اور ایک جانب میں  
 اُس حمام کے ہے کہ جس کو ضرورتِ غسل ہو ادل خفہ پانی سے ہر کر پھر غسل کرتے ہیں  
 اور اسی جانب میں قریب باغ کے حجرہ کے روبرو نہایت سرسبز ہیں کی ہے اور اُس  
 حجر کو باہر سے کافی شریف کے بھی کھول دے ہیں لوگ پانی اُس حجر میں سے باہر لواتے  
 لیا کرتے ہیں اور روبرو اُس حجر کے کافی شریف کے اندر چند درخت  
 خمر کے ہیں۔ اسی طرف اکثر بیچ کے وقت استاد لوگ بچوں کو قوت  
 شیفہ وغیرہ پڑاتے ہیں اور ایک حجرہ نکلے کے بعد مسجد شریف میں

ذکرِ خاتونِ کبریٰ

ابا اعادہ

غمبر



حاضر ہو کر عصر تک سبق ہوتا ہے اور جانب جنوب کے یکجائے ہر وسیع چھبے کافی شریف کے  
کہ وہاں متعدد حوایج خانہ تیار کئے ہیں کسی طریق سے بھی اونے حج زائرین کو  
وہاں نہیں ہو بلکہ سراسر راحت و آرام سے گذرتی ہے رمضان شریف کے  
تمام ماہ مبارک میں اکثر عادت صاحبزادین کی افطار کافی میں فرماتے ہیں ہر یک  
صاحب زادہ صاحبزادہ اپنے اپنے حجرہ کے سقف پر دس پندرہ اسم کے سات  
خاصہ ملاحظہ اور تناول فرماتے ہیں اور اقسام اقسام کے طعام لذیذ ہر روز  
نئے قسم کے تیار ہوتے ہیں اور یہ بھی عادت ہے کہ کسی کو اوس کے مکان پر دعوت  
نہیں ہوتی جو شخص کہ افطار کے وقت حاضر ہو جائے اوسکو دسترخوان پر شریک  
فرماتے ہیں جناب سجادہ صاحب سید میر مصطفیٰ صاحب قادری افندی کے  
مکان میں کہ عادت ہر سجادہ صاحب کے افطار کی وہاں ہے اور وہ مکان گدی کا  
مشہور ہے وہاں اویسی طرح سے افطار فرماتے ہیں اور ہر روز نماز عصر کے بعد  
مسجد شریف میں وغلطیغیہ بیان احکام معلوم و مصلوۃ زبان عربی سے ہوتا ہے  
نماز تراویح کے بھی دو جماعت ہوتے ہیں اول حنفی بعد شافعی اور ہر ایک منارہ پر علاوہ  
اذان کہے جاتی ہے ستائیسویں رات کو ماہ رمضان شریف کے تمام مسجد شریف  
اور گنبد اطہر میں اور باہر واقعوں اور چوتروں پر اور دروازہ میں قریب دو ہزار  
قیدل کے روشنی ہوتی ہے تمام شب مولود شریف اور ذکر اوس رات میں ہوتا ہے  
اور جناب سجادہ صاحب یعنی سید میر مصطفیٰ قادری الما قیدی اسی شب میں واسطے  
زیارت اپنے جد امجد کے گنبد شریف میں جاتے ہیں اور تمام برس میں باہر سے مسجد  
شریف میں ناچنے سے مشغول ہوتے ہیں اور اسی رات میں باشا کی دعوت افطار کی

شرفیت  
ماہ رمضان  
شرفیت کی نسبت  
شرفیت میں

سجاد صاحب کے جانب سے ہوتی ہے ہاشا اور اس کے خواص اور عہدہ دار اور  
 کمال ادا ہے حاضر ہو کر انتظار کرتے ہیں اور وقت افطار کے چوتڑے شریف پر بڑے  
 بڑے کوزہ مٹی کے آب شہین اور تختہ لہر ہوا اور کھانہ مٹی کے رکھتے ہیں ظروف  
 گلی بیان ایسے عمدہ اور بہتر اور باریک تیار ہوتے ہیں کہ کسی بلا عجب و عجم میں ایسے  
 دیکھنے میں نہیں آئے اور عید کے روز یک دن آگے سے انتظام روشنی کا بند  
 شریف میں کیا جاتا ہے کیونکہ اہل بغداد وقت شامی سے صبح کے نماز کے حاضر ہو کر  
 نماز عید ادا ہوئے مکہ مسجد شریف میں حاضر رہتے ہیں اگر کوئی شخص اس وقت نہ آ سکے  
 برکت اور سکون و جلال میں جائے ملتی ہے اس قدر کثرت نمازیوں کی ہوتی ہے بعد ازاں  
 نماز عید کے گیند اطہر میں حضرت کی حاضر ہو کر سب نمازی اپنے اپنے مکانوں میں گئے  
 سب عورتیں بغداد شہر کے ادنیٰ اعلیٰ غریب و امیر سب زیارت شریف کے واسطے  
 کافی شریف میں حاضر ہوتے ہیں قریب یکہزار حصے کے طعام مسافریں اور مساکین ہمشہر کو  
 ہر روز دو وقت ایک وقت دونان فی اسم اور ایک وقت آتش تقیم ہوتی ہے اوقاف  
 استانہ عہدہ دولت عباسیہ جاری تھا لیکن جب حکومت اس مرز بوم کی طرف  
 سلطان ایران کے پہنچی اس اوقاف میں کمی ہو گئی اور حوق ملک عثمانیہ  
 فراردا اس کشور کے ہوئی اس اختصار کو کفایت جانکر دیہات اس کے معاونین  
 مقرر کئے اب بسبب ویرانی دیہات کے سوائے یک لک قرآن کے کہ اس کے  
 پچاس ہزار روپیہ ہوتے ہیں وصول نہیں ہوتا لیکن اہلک ذاتیہ نقیب الماشراق  
 سوائے اس کے ہیں اور یہ بھی قریب اسی کے ہیں صاحبزادگان عالی تبار  
 بہت سے ہیں بزرگ تران صاحبزادوں میں سید سلمان افندی نقیب ہیں

مسکیت  
 تقسیم طعام روزہ  
 کے ساقی اور  
 مسکین روضہ  
 شریف میں  
 اوقاف روضہ منورہ  
 و مسکین و  
 حضرت کا جہول موجود  
 میں ادب بال نصرت  
 سلسلہ کا اوقاف کے

اور عالم ترمید میر عبد الرحمن افندی بہہ دونوں صاحبزادے صاحب سید میر علی  
 افندی علیہ الرحمہ کے ہیں اور تین صاحبزادے دوسرے کنہی علی صاحب افندی کے  
 بھی ہیں اور عارف ترسب صاحبزادوں میں سید میر مصطفیٰ القادری الافندی <sup>طے</sup>  
 فرزند سید میر سلمان افندی کے ہیں اور میر سید علی صاحب اولاد میں حضرت سید محمد عزیز <sup>صاحب</sup>  
 بن حضرت قطب ربانی رضی اللہ عنہ کے اور نقابت سید علی صاحب افندی کو باپ  
 ابداد سے پہنچی ہے اب انتظام کافی کا اور نشست و برخاست وہاں کی ذات اگلی  
 سید علی میر عبد الرحمن صاحب افندی سے متعلق ہے اور کوچی خاص جالی شریف کے  
 دروازہ کی بھی آپ ہی کے علاقہ میں ہے اپ جو شخص کہ غلاف شریف حضرت کپاس  
 گذرانے کا ارادہ کرے تو پہلے حضرت نقیب صاحب کی جناب میں عرض کرے  
 حضرت میر عبد الرحمن افندی سے معروضہ کہ حضرت اپنے بڑے صاحبزادہ  
 سید محمود صاحب افندی کہ بہ خدمت آپ کو سرفراز ہوئی ہے حکم فرماتے ہیں  
 حضرت سید محمود صاحب افندی اور سید میر مصطفیٰ صاحب افندی کلید بردار بہہ دونوں  
 صاحبزادہ مکہ غلاف شریف گذر رہے ہیں اور بھیکہ خانقاہ مبارک اور کافی شریف حضرت  
 تہوڑے فاصلہ پر شہر کے یعنی آبادی کے واقع ہے اور شہر موصوف میں وہاں  
 بڑے بڑے بازار مسقف کہ ہر جانب میں دورخہ دکانیں کھائی پختہ بہت بہتر اور  
 خوش وضع کہ اوس میں انشاری ہر روز ہوا کرتی اور ہر قسم کی اشیاء کی دکانیں  
 علمدہ ہر گلی میں ہیں مثلاً کپڑا ساخت شامی کا یک جانب میں اور ساخت استر  
 یک طرف اور خیاطی اور سوزہ فروش یک جانب اور سوزہ فروش کے یک رخ پر ہر  
 اور علمدہ فروش علمدہ یک جانب ایسا ہی ہر ہر جنس علمدہ گلی میں دکانیں متعدد ہیں

جان سید  
 بزرگ صاحب

فروختے تھے مین اور روٹی اور سالن اور کو اب پکے ہوئے کے دوکانیں ایک جانب  
اور اس اتہار پر اس بازار کے یکجانب میں متصل دجلہ سے مکان کروڑ گیری کا ہے  
کہ وہاں اس کو جمرق اور جمرق کہتے ہیں تمام سامان بلاد عرب و عجم و ہند کا جو جہاز پر  
آتا ہے پھر اس مکان میں اترتا ہے اور بعد محمول لئے کے ہر ایک شخص کا سامان  
اوسکو دیتے ہیں اور اسی جانب ایک مکان میں ہے سپہ خانہ اور تارخانہ کا کہ اوسکو وہاں  
پوستہ خانہ کہتے ہیں واقع ہے بلاد مختلفہ سے سپہ جہاز انگریزی کے علاقہ سے ہر سبقت میں  
لیکھا آتا ہے اور اس ایسا انتظام رکھے ہیں کہ کچھو سپہ آنا موقوف اور ناغہ نہیں ہوتا  
اکثر صرف وہاں یہودی ہیں اور بعض تجارت دوسرے مال کی بھی کرتے ہیں لہذا  
یہودی کا یہاں مشابہ اہل اسلام کے ہوتا ہے اور ہمیشہ زبان عربی میں کلام کرتے ہیں  
بسبب مشابہت زبان کے اور لباس کے اور شکل و شمائل کے ناواقف شخص  
تمیز درمیان میں یہودی اور اہل اسلام کے نہیں کر سکتا اکثر یہودی وہاں مالدار ہیں  
مگر ظاہر ان کی صورت پر افلاس اور سراسر زلت پائے جاتی ہے ہر قسم کا سامان  
ہر بلاد کا مثلاً روم و استنبوم و مصر و ہندوستان وغیرہ آتا ہے مگر استنبول اور مصر کا  
مال زیادہ رہتا ہے اور میوہ ہر قسم کا بھت ارزان اور کچھ ہر قسم کے ارزان فروخت  
ہوتے ہیں کیونکہ بصرہ سے بغداد شریف تک دو راستہ تخلصان جہاز سے نظر آتا  
ہے بلکہ ملکوں پر بھان سے کچھ روزانہ ہوتے ہیں ہر چند ساکنین وہاں کے زبان  
عربی اور فارسی اور ترکی جانتے ہیں مگر بسبب ہونے پاشاہ اور اکثر اہل خدا کا  
ادار کل عسکری ترک کے زبان ترکی زیادہ متعل ہے اور غلہ روغن زرد وغیرہ بھی  
حرمین شیرین سے بہت ارزان ملتا ہے اس بازار کے اتہار پر دجلہ ہی اور دجلہ

بیان قوم یہودی  
کے تین نسل  
نصف کاٹ

کشتیوں کا پل ہمیشہ رہتا ہے وقت و جگہ کے بیچ پل بھی کہو لہذا تیسرے مین اور عبور و جگہ سے  
لوکروں میں بیٹھ کر کرتے ہیں دجلہ کے اوس طرف میں تہوڑے فاصلہ پر بغداد قدیم اور  
اور کاظمین شریف واقع ہے اور بغداد شریف جدید سے سوائے ایک ساعت راہ کے  
ہنیں ہے اب وہاں گاڑی گھوڑوں کی تیار ہو گئی ہے جیسا کہ بمبئی میں گاڑی گھوڑوں کی  
بکرایہ ارزان تمام روز راستوں میں چلتی ہے یہاں بھی صبح سے شام تک گاڑی ہندو  
بکرایہ ارزان بغداد سے کاظمین تک آتی اور جاتی ہے اور کسٹریجی گاڑی کی مشین  
کے لوہے سے تیار کئے ہیں آگے کے زمانے میں عمارت بغداد کی یہاں تک بنی ہوئی تھی  
اب اندون میں کاظمین شریف بمنزلہ ایک چھوٹے شہر کے ہے کہ بغداد سے علیحدہ ہے  
اوس میں ایک بازار ہے جو کچھ کہ چاہئے اسی بازار میں رہتا ہے رہنے والے وہاں  
تھوڑے عرب اور تھوڑے اور زیادہ ایرانی ہیں کہ تمنا ہے جو اراکہ طاہر بن توطن  
اس سرزمین میں اختیار کئے ہیں اور سوائے حکام ترک اور لشکر یاں تمام شیعوں  
اور جناب اصحاب اور حرم رسالت پناہ کے ساتھ بداندیش لیکن بسبب بیست  
ترک کے ہمیشہ اپنی جان پر خالیف رہتے مگر نماز میں ہاتون کا چھوڑنا اور وعظ و تہذیب  
اور سلام و زیارت میں الفاظ مہومہ سے ترک کے جانب سے مخالفت نہیں بہت نقد کر  
کے گستاخی صراحت زبان پر نہادین حرم کاظمی عبارت ہے یک دیوار کلاں سے کہ  
درمیان میں اوس کے دو گنبد ہیں عالیشان بنے ہوئے شاہ اسماعیل صفوی کے ۹۳۶  
نوسے چھ بیش میں کہ اوس وقت یہ مرزیوم ہات میں بادشاہ ایران کے تھے اور  
قیصرہ روم اور آل عثمان کے دست تصرف میں نہیں آئے تھے اور یہ ہر دو گنبد  
باہر سے اینٹ اور گچ سے تیار کر کے سونا مڑ دیا ہے ایسا سمجھ جاتا ہے کہ

دو گنبد عین شریف

ایمن سے سوہنے کے ہے بنائے ہیں اور اندر اوس کے قطعات سبجھل اور  
 آئینے سر اسر آب زر والوان خوش منظر سے قائم کئے ہیں دیکھنے والے نہیں جانتے  
 کہ یہ طرح محمد بن قوادیر اوبدیت من سرخیف اور خوش زمین اوس کا تمام  
 شگ سر خوش رنگ سے ہے در میان اوس کے جالی فولاد کے اندر آرا لگا  
 سلالمہ دین و حضرت امام موسیٰ کاظم با نیر خود حضرت امام محمد علی بن موسیٰ  
 رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ہے بہت سے تختیاں ہے کہ اوس میں سوہنے سے عباد  
 سلام کے کفرہ فیض کے ساتھ لکھے ہوئے آویزاں ہے اور ہر وقت خدا پرانیان  
 اور مژوران جالی شریف کے پاس خود شان رہتے ہیں باہر قبے کے ہر چار طرف دالان  
 میں بلند بنے ہوئے جانب مغرب یکدالان ہے کہ وہ نماز گاہ عورتوں کی ہے اور  
 جنوب رودالان اور باہر اوس کے چوتروہ بلند کی یک ذراع ہے پھر آسمان کے  
 اور شرقی رودالان فلک رسا اور جانب شمال میں مسجد ہے بڑی کہ اوس میں اور  
 جمعہ امام اوچند عسکری کر کے نماز پڑتے ہیں اور صحن شرقی حرم شریف دو گنبد ہے  
 چھوٹے کہ آدام گاہ سیدنا اسمعیل و سیدنا ابراہیم صاحبزادگان حضرت امام موسیٰ  
 کاظم رضی اللہ عنہم اجمعین ہے اور گوشہ حرم میں در میان میں جنوب اور شرق کے  
 یک مکان ہے خوش قطعہ کہ زمین اوس کی باشد تعمیر کیا ہے اوس میں یک چمن  
 اور ایک مسجد ہے اور یک گنبد ہے ادھر مرقد ابی یوسف شاگرد حضرت امام ابی حنفہ  
 رحمۃ اللہ علیہما اوس جائے باشد کے جانب سے کلید بردار سنی ہے اور قبر حضرت  
 سیدنا سید عبدالرزاق قادری رضی اللہ عنہ کی سمت شرقی اور شمالی بلدہ میں واقع ہے  
 مگر اب اوس جائے ویرانی ہے اور بسبب سیل و جلہ کے نشان مزار شریف کا بھی باقی

دکتر مزار امام  
 ابو یوسف رحمۃ اللہ  
 علیہ

دکتر مزار حضرت  
 سیدنا عبد الرزاق  
 قادری رحمۃ اللہ  
 علیہ

نہیں رہا بڑی عجیبی بھی اسی طرف ہے کیونکہ تمام عمارات بغداد خشت سے ہے اور حین  
 اور فصیل اسکی بھی اسی خشت ہے اب سیل دجلہ سے جو بر حین کہہ کر گئے ہیں دیوار فصیل  
 میں نشان اوس کے معلوم ہوتے ہیں اور مقابل اس دیوار فصیل کے نشان دیتے  
 ہیں کہ عبادت کی جائے حضرت جناب محبوب بھائی رضی اللہ عنہ کی ہے کہ سالہا حضرت  
 اسی جائے پر تشریف فرما رہے ہیں اور اسی ویرانہ میں مقابل برج مذکور کے یکجا ہے  
 قبر حضرت امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور سمت شمالی میں اوس کی مسجد ہے اور  
 مکان نو تعمیر ہے اسی جائے میں حضرت شیخ الشیخ شہاب الدین عمر سہروردی کا  
 اور قریب میں اوس کے آبادی میں ایک جائے پر قبر مولای حضرت امیر المومنین سیدنا  
 علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کا ہے کہ کہتے ہیں اور اوس طرف دجلہ کے  
 تھوڑی آبادی ہے کہ موافق یک چوٹے شہر کے ہے باہر اوس کے ایک قبہ صغیر میں  
 قبر شریف حضرت منصور علیہ السلام کی ہے اور قریب اوس کے ایک کبند محروطی میں قبر  
 زبیدہ خاتون کی ہے کہ نہ کہ محض فیض سے ادھنی کے ہے جیسا کہ کہتے ہیں  
 نہ انجیر شد نام ہر میوہ نہ مثل زبیدہ است ہر میوہ زبیدہ نے یک رات میں  
 خواب میں دیکھا کہ انسان اور بہائم اور وحش و طیور ماون سے صحبت کرتے ہیں  
 نہایت شرم سے یک لونڈی کو کہا تو اپنے نام سے تعبیر اس خواب کی محمد ابن سیرین  
 دریافت کر ابن سیرین باندی کہا کہ تو لائق ایسے خواب دیکھنے کی نہیں سمجھ کہ خواب  
 کس نے دیکھا ہے لونڈی نے کہا کہ میری بیوی زبیدہ خاتون یہو خواب دیکھی ہے  
 ابن سیرین نے فرمایا کہ تعبیر اس خواب کی یہ ہے کہ تیری بیوی کے ہاتھ سے  
 کوئی ایک امر ایسا ظہور میں آوے گا کہ تمام مخلوق اوس سے نفع پاوے گی

ذکر برج عجیب کا  
 ذکر قبر امام محمد  
 غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا  
 ذکر قبر حضرت  
 منصور علیہ السلام کا  
 ذکر قبر زبیدہ  
 خاتون کا جب  
 ہر سطر کا منہ

اور نزدیک اوس کے مکان ہے نو تعمیر کمر اوس میں قبر شریف خواجہ معروف کرخی کی  
 ہے اور یک مکان تازہ بنیاد میں مزار اقدس حضرت سری سقلی کا ہے اور یان میں  
 اون کے حضرت جنید بغدادی مدفون ہیں اور یک دوسرے مکان میں کہ یہو اوس کو  
 تعمیر کئے ہیں مزار حضرت یوشع علیہ السلام کا قہ میں واقع ہے اور پہلول دانا اور  
 ذوالنون مصری اور داود طائی اوس جائے آرام فرماتے ہیں اور اندون اوسکی  
 آبادی میں کنارہ دجلہ پر قبر حضرت حبیب عجمی خلیفہ حضرت امام حسن بصری کا ہے  
 اور وہیں رود دجلہ کے طرف صلد و میل پر غرب کے جانب بغداد یک قریہ ہے  
 جو بڑا کہ اوس جاحلقہ یک ہے چوٹا اور اندر اوس کے جامع ہے بزرگ نیچے گبنہ  
 سبز رنگ کی کہ چینی لگا رہے جالی زر اندو دین مزار اطہر حضرت امام عظمیٰ خفیفہ  
 نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا ہے دروازہ اوس قہ کا درمیان میں مسجد کی  
 بازو میں محراب کے ہے اور بعضے باشایان بھی اوس جائے مدفون ہیں اور  
 کہتے ہیں کہ قبر امام محمد بن حسن رضی اللہ عنہما کی بھی اوس جائے ہے اور اطراف  
 میں اوس قلعہ کے یک قریہ ہے چوٹا کہ وہاں حجرے میں قبر شریف بشیر حافی کی ہے  
 کہ پہلو پر اوس مسجد کے واقع ہے اور یا ہر اوس قریہ کے یک جانب پر مزار نور شہلی کا  
 ہے اور دوسرے طرف حسن نوری ہیں اور بساوی چوتھائی میل کے وہاں سے  
 تختان میں یک باغ ہے قبر شریف شیخ حماد باس کے ہے رحمۃ اللہ تعالیٰ  
 عنہم اجمعین اور یہ قبور ثلاثہ اخیرہ اندون میں غاری لکھا ہے سے ظاہر ہے کہ  
 خصوصاً قبر شریف شیخ حماد کی کہ مکان وہاں کا اوس پر سے تو شکستہ اور پران  
 اور نیچے اوس کے حضرت عالی مقام ہیں کہ آرائش ظاہری سے مستغنی ہیں

مزار شریف حضرت  
 معروف کرخی رحمۃ  
 علیہ کا ۱۲

مزار شریف حضرت  
 سری سقلی رحمۃ  
 علیہ کا ۱۳

حضرت جنید بغدادی  
 رحمۃ اللہ علیہ کا -  
 مزار شریف  
 علیہ السلام کا

مزار پہلول دانا  
 مزار ذوالنون مصری  
 مزار داود طائی ۱۴

مزار حبیب عجمی ۱۵

مزار شریف حضرت  
 امام عظمیٰ خفیفہ  
 نعمانی رحمۃ اللہ علیہ کا

مزار امام محمد بن حسن  
 رضی اللہ عنہما کا ۱۶

مزار شریف حضرت  
 بشیر حافی  
 رحمۃ اللہ علیہ کا  
 مزار نور شہلی  
 رحمۃ اللہ علیہ کا  
 مزار شیخ حماد باس  
 رحمۃ اللہ علیہ کا



حاجت مشاطہ نسبت روئے دلدار ام اور اس زمانہ میں بہ نسبت سابق کے  
 کہ اس سالہ یکہزار تین سو یک ہجری میں بغداد اور سایر قلعہ روئے عراق جہاں تھے  
 باشاہ وقت کے نہایت امن اور انتظام کے ساتھ، آپ یہاں سے جو  
 اس کیفیت سے متاثر کیا اور جو معلوم ہوا احوال عرض کرتا ہے حضرت سیدنا و مولانا  
 سید پیر مصطفیٰ القادری ادام اللہ برکاتہ علیہما وقت حضور می خدمت نہایت اور  
 مستقر از انکس اس فقیر کے حال پر فرماتے تھے اور حضرت دلی مادر راہبین ایام مبارک  
 حضرت کے کشف و کرامات ظاہر ہوئے اور حضرت موصوف مجاہدہ درگاہ حضرت  
 محبوب جانی رضی اللہ عنہم کہ آپ کے جدا مجد حضرت سید علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ  
 اپنے روز و وقت باطنی عنایت فرما کر مانشین اپنا فرمایا اور حضرت کو امور دنیوی کا  
 نہایت علیحدگی اور کنارہ کشی ہے اب حال میں محض انبی والدہ حضرت پیر سلمان ہما  
 دام برکاتہ کے اتباع امر سے نظر داشت امور ظاہری کی فرماتے ہیں اور دل کے  
 حضرت کو نہایت امور دینا سے انکار ہے حضرت کے کشف و کرامات بہت  
 اس فقیر پر بھی ظاہر ہوئے مگر بزرگون کو اپنا اظہار عالم حیات میں اکثر منظور  
 نہیں ہوتا شاید کہ حضرت کو اظہار حال شریف اپنا ناگوار ہوا اس واسطے اس  
 اجمال پر ختم کلام کیا یہ فقیر چند اشعار عربی واسطے عرض خدمت حضرت پیر صاحب  
 موصوف کے پیر و مرشد گوگردانا حضرت پیر و مرشد ملاحظہ اول اشعار کے کلمات  
 سر فرازی کے ارشاد فرما کر فرمائے کہ تو بذات خود حضرت کی خدمت شریف میں  
 عرض کر پس ایک وقت کا اتفاق ہوا کہ جناب سید پیر مصطفیٰ صاحب مدوح فرد و گلہ  
 حضرت پیر و مرشد کی تشریف لائے تھے فقیر ہی حاضر تھا اور سوتن وہ کاغذ جن میں

حوالہ سید  
 حضرت سید پیر  
 القادری دام  
 برکاتہ کا۔

قصیدہ حضرت  
 سید پیر صاحب  
 مدوح کا۔

اشعار لکھے تھے حضرت پیر و مرشد کی خدمت میں گزرا نا حضرت پیر و مرشد جناب  
 مدوح کی خدمت شریف میں عرض کئے کہ آپ کا خادم کچھ اشعار آپ کی جناب میں  
 سوغ عرض کیا ہے باسٹماع اس کلام کے حکم پیر صاحب کا اس خام کو پوچھا کہ کیا لکھا ہے  
 سوغ عرض کر پیر حکیم پیر و مرشد نے فرمائے کہ کچھ ہے ہو کر عرض کر فقیر عار ارشاد  
 حضرت پیر و مرشد کے کچھ اہو کی عرض کرنے کا ارادہ کیا من بعد ارشاد حضرت  
 پیر و مرشد اپنے صاحبزادہ اکبر سید غلام محمد قادر کو فرمائے کہ تم عرض کرو اس کی  
 زبان میں لکنت ہے پس صاحبزادہ موصوف نے من اولہ والی آخرہ ان اشعار کو  
 حضرت کی جناب میں عرض کئے پیر صاحب مدوح نے لباعت اس اشعار اس  
 کشف کے درجہ قبولیت سے سرفراز فرمائے اور حضرت پیر صاحب کمال خوشی  
 اور لباشت سے ارشاد فرمائے کہ اسکو علیہ کاغذ پر صاف کر کر گزراں میں  
 اپنے والد شریف کی جناب میں عرض کروں گا موافق حضرت کے ارشاد صاحبزادہ  
 موصوف اپنے ہاتھ سے خطاطی سے لکھ کر حضرت کی جناب میں گزرائے الحمد للہ  
 علی ذالک وہ بیہ اشعار میں ۵۰ لقد جعلناک یا ابن الرسول ۶ فاصح  
 حالنا نور البتول ۶ لنا ذنب و سہو بعد سہو ۶ صرفت العمر فی  
 لعب و لہو ۶ ذنوبی کالرمال و کالجبال ۶ فارجو فضلك فی کل حال  
 بحرمت جدک غوث الوری ۶ تطهر قلبی و ارزقنی شفائی ۶ ملہ من  
 القلب کن انت طیبی ۶ تراب نعالکم مسکی و طیبی ۶ ادم و مر  
 تحت نعال شیخی ۶ اکون داعیاً عجبال شیخی ۶ فاحینی دواہما فی  
 ہواہ ۶ امتنی فی ہواہ و فی رضاء ۶ بکل المحال کن انت قریبی

بک التکلان یاعون العربی وجود الله طیف عین وجودک  
فجزوا نحن من فضلك وجودک انا الہ جان و مسکین من کلامہ

فامددنی والزمنہ بکلامک

حضرت پیر کو زبان فارسی اور عربی اور ترکی بخوبی جانتے تھے اور زبان ہندی بھی  
بخوبی جانتے تھے اور اپنے اختصار حال کا نہایت خیال ہے اور سال میں ایک وقت  
یعنی ستائیسویں تاریخ رمضان شریف میں فقط روضہ مبارک میں اپنے جد امجد کے  
حاضر ہوتے تھے وہ بھی دو چار لمحہ کے لئے حضور ہی رہتی ہے کہ جس وقت کہ آدمی جلد  
جلد سورہ فاتحہ اور اخلاص پڑھ سکے پھر بارہ شریف لاتے ایک وقت انجام دے  
رو بردار شاہ فرماتے کہ ادمیوں کا کیا حال ہے کہ وہ گھبراہٹ میں حضرت کے روضہ  
اقدس میں حاضر رہتے ہیں بھکو توجید لکھتے ہیں حاضر رہنا بہت دشوار معلوم ہوتا ہے  
فی الحقیقت ارشاد بزرگان ہے مقربان را پیش بود حیرانی جتنا قرب زیادہ ہو  
او تنہا ہی خوف زیادہ ہوتا ہے ایک وقت پیر فقیر نے حضرت کے نزدیک ایک پارسی  
بیٹھا ہوا دیکھا کہ وہ حضرت سے نہایت نزدیک تھا فقیر کو یہ بات دیکھ کر نہایت عجب ہوا  
بجود اس خطور کے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ اگر حضرت محبوب کی سرفرازی سرفرازی  
اور ان کو بھی حضرت کے کمال عقیدت ہے اس واسطے راہ ہدایت ان کو حاصل ہے  
اور میں انکو تلقین کا طیب کی کر رہا ہوں پیر وہ پارسی ہی اس فقیر سے گفتگو کرتے  
ان کی تقریب سے بھی بڑے عقیدت سے ہر تھی حضرت پیر صاحب کو الہامی اور  
چوب اگر نہایت مند ہے جو کوئی ان اشیاء کو گزرانے حضرت کمال توجہ اس کو  
قبول فرماتے ہیں اسی باب میں حضرت نے یکبار اس فقیر کو ارشاد فرمایا کہ بھوکھی تھا

دنیا کے سبب یاد دیا کسی امین کچھ بھی نہیں کیا مگر کو کسی شے کی طرف آنا التفات  
 نہیں تھا کہ یہ دو چیزوں کی طرف التفات سے فقیر نے عرض کیا کہ کیوں نہ ہو گا کہ آپ کے  
 بعد محمد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے حبیب الی من دنیا کثرتہ  
 الطیب والنساء وقرۃ عینی فی الصلوۃ اور الایچی اور چوب اگر بھی خوشبوی  
 ہے اور یکبار بجال سفر غازی اور بندہ نوازی کی کے روبرو اس غلام کمر تن خادم  
 عقیدت گزین کے ارشاد ہوا کہ آج کے روز ہماری طبیعت ماہی کے طرف رغبت  
 ہم تیار کروائیں گے یہ فقیر اس ارشاد کو اپنا فخر اور عزت سمجھ کر تیاری ماہی کی طرف  
 متوجہ ہوا محمد خاں صاحب پیر بہائی اس کیفیت کے اس خدمت بہت اعانت کی  
 کہ رمضان شریف کے ایام اور پچھلا دن باقی رہ گیا تھا بابا اینہہ ماہی تیار ہوئی  
 اور یہہ کیفیت اوسکو خود اپنے ہمراہ حضرت کے خدمت بابرکت میں گذرانا اٹھل  
 اللہ علیہ ذلک سلطان روم کے طرف سے لاکھ روپیہ سالانہ سجادہ روضہ منورہ کے  
 واسطے مقرر ہے اور سوا اوس کے اطراف و جوانب سے جو اہل عقیدت نذر گذرانتے  
 ہیں وہ ملوہ ہے بفضلہ تھانے سجادہ صاحب کو مقدرت عظم ہے کہ شاید  
 روسا ہند میں بھی ایسے صاحب مقدرت ہیں یا نہیں مولوی محمد زمان خاں صاحب  
 شہید جو استاد اس فقیر کے تھے بیان فرماتے ہیں کہ باعث متعلق رہنے  
 قربات معاش سجادگی روضہ منورہ کے ملک سلطانی میں سہ ماہ راہ تک  
 سجادہ صاحب کو دخل ہے مگر یہ سب معاش وغیرہ امورات امورات ظاہری  
 حضرت پیر سلمان صاحب افندی والد ماجد حضرت پیر مصطفیٰ صاحب کو اس کے  
 کچھ کام نہیں ہے جن کو یہ سب امورات ظاہری متعلق ہیں او کو وہاں پیر نقیب

پیر نقیب صاحب

حضرت پیر سلمان صاحب

کہتے حضرت پیرسلطان صاحب قبلہ با شان و شوکت اور سلطان کے طرف سے  
 اونکی بہت عزت و توقیر ہے بہت سے جو احکام سلطانی بعد از شریف میں آتے ہیں  
 حضرت کبارائے شریف پر موقوف ہیں حضرت بعضوں کو قبول فرماتے ہیں اور بعضوں کو  
 نہیں جن کو حضرت قبول نہیں فرماتے اونکی تعمیل ملتوی رہتی ہے اور حضرت کو تیسرے  
 طاہری میں نہایت ملکہ ہے اور حضرت ذی فراست اور ذی فہم ہیں اور  
 مصارف مکان مبارک حضرت کے مثل مصارف شاہانہ ہیں درگاہ محبوب کے حاذین  
 اور مشائخین اور موزنین کی محاش بھی حضرت سے متعلق ہے اور تمام صاحبزادوں کی  
 بھی محاش حضرت کے پاس سے تقسیم ہوتی ہے رمضان شریف میں سالم ماہ درود  
 روضہ مبارک کے عصر سے مغرب تک روشن رہتے ہیں باقی ایام میں مغرب سے  
 کچھ اول روشن ہوتے ہیں جیسا کہ اس کا ذکر آگے گذرا حضرت پیر عبدالرحمن صاحب  
 برادر بے ماہ حضرت پیرسلطان صاحب قبلہ کے ہیں کہ ورع اور تقویٰ حضرت کی  
 مزاج مبارک میں نہایت ہے اور علم طاہری میں بھی حضرت کو کمال ہے اور حضرت  
 صاحبزادے صاحب پیر عطفے صاحب قبلہ مجاہد صاحب کو منسوب ہے اور پیرسلطان صاحب  
 پیر نقیب کی صاحبزادی صاحبہ پیر سید محمود صاحب صاحبزادہ اکبر حضرت پیر عبدالرحمن صاحب  
 کو منسوب ہے اور پیر صاحبزادہ صاحب موصوف ہر چند کم سن ہے مگر نہایت تیر  
 طبیعت صاحب فہم ذکی صاحب علم ہیں اور پیرسلطان صاحب پیر نقیب نے اپنی  
 برادر صاحب پیر عبدالرحمن صاحب قبلہ کو کئے امورات طاہری تقویٰ فرما  
 ہیں حضرت سید پیر عطفے صاحب قبلہ خد با رجب حضرت پیر و مرشد قبلہ کو  
 مومناں و خادمین کے دعوت کہا نا کہانے کی فرمائے یہ سلام بھی

پیر حضرت  
 سید عبدالرحمن صاحب

پیر حضرت  
 سید پیر محمود صاحب

سرانجام حضرت پیر و مرشد قبلہ و کعبہ کے دعوت حاضر رہا اور حضرت پیر  
 عبدالرحمن صاحب اور پیر سید محمود صاحب بھی دعوت اسی طور پر فرمائے وہاں کی  
 دعوت سے یہ غلام بھی مشرف رہا طریقہ طعام کا حضرت پیر مصطفیٰ صاحب قبلہ کو پایا  
 یہ دیکھا گیا کہ بہت بڑا طشت سے ایک چوکی چوبین اور اس میں طعام  
 اقسام اقسام کے رکھے رہتے ہیں اور اطراف اس کے آٹ دس اسم بیٹ کر کھانا  
 کھاتے ہیں اور پیر عبدالرحمن صاحب قبلہ کے پاس یہ طریقہ دیکھنے میں آیا کہ تخت  
 یوہین نمودر نہایت نفیس ہوتا ہے اور اس پر سفید کپڑا فرش ہوتا ہے اور  
 اطراف میں اس کے لوگ کھانے کیلئے بیٹھتے ہیں اور ایک ایک قسم کا طعام  
 اس پر رکھا جاتا ہے جبکہ ایک ایک لقمہ آدمی اس سے لیا فی الفور وہ طرف  
 طعام کو خاد میں اٹھا لیتے ہیں اور دوسرے قسم کا طعام لا کر رکھتے ہیں پھر اس  
 ایسا ہی معاملہ ہوتا ہے ایسے دس بیس قسم کے طعام تبدیل ہوتے اور ہر کون میں  
 بھی بھی جاری ہے اور صاحبزادے جتنے کہ وہاں میں سب کے واسطے طعام سرکار  
 مقرر ہے کہ ہر ہر صاحب زادے کے واسطے نان پختہ وزن کشتی ہو کر جاتی ہے  
 اور اکثر ان کے واسطے کچھ نقدی بھی مقرر ہے اور جو صاحبزادے تولد ہو نام ان کا  
 دفتر سلطان میں لکھا جاتا ہے اور بعد قابل طعام ہونے کے ان کے واسطے  
 غلام سرکاری مقرر ہوتا ہے اور جو ربا میں حضرت کے حاضر نہیں ان کو بھی  
 طعام دو وقتہ سرکار سے مقرر ہے جیسا کہ آگے گزرا مگر تعلق اس انتظام سب  
 یہ نقیب سے متعلق ہے وقت حضور سے اس غلام کے بارگاہ حضرت  
 نبوت الثقلین رضی اللہ عنہ کی بخار سخت مدت دو ماہ تک رہا جب وقت خیمہ

پہنچا یہ غلام نے بارگاہِ مولیٰ میں چند اشعار اوس میں اپنی صحت مزاج کو پہلے  
عرض کیا حسب اجازت حضرت پیروم شد قبلہ کے وہ اشعار روضہ مقدسہ  
میں حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے عرض کیا حضرت کے توجہات سے اس وقت  
سے صورت شفا پا رہی ہوئی وہ یہ اشعار ہیں

ای آنکہ نیست درد و جهان مثل تو احد  
حقا کہ جملہ خلق بنوا بد ز تو مسند  
ای آنکہ لامکان مکان رفیع تست  
از بہر چہر تست سماء بلا عسد  
ای قدرتت ز قدرت حق بودہ آشکار  
نامید را ز قدرت حق دادہ ولد  
انوار حق ز ذات تو بودہ آشکار  
یا صاحب ابحال و یا سید السند  
لطف تو عین لطف خدا بر جهان وسیع  
فضل تو عین فضل خدا بودہ معید  
یا غوث بہر بختن و دوا ز دہ امام  
حاصل کنی مقاصد امی جلوه صمد  
محتاج کس ندارد و نہ بچکس بران  
داری مرا بطل نعال تو تا ابد  
از لبکہ من علیل روانم مر لیس جسم  
بد ہی مرا شفا روان صحت حبس  
برہان غریب گر نہ بقابل سگان تست  
بر حال زار او بکنی ہر زمان مدد  
آو جناب پیروم شد قبلہ آگے سفر میں جو ۹۲۰ ہجری میں اول حج و زیارت  
مدینہ منورہ سے فارغ ہو کر جب یہاں بغداد شریف میں حاضر ہوئے حضرت  
پیر مصطفیٰ صاحب قبلہ یک روز جمعہ کے دن عباسی شہزادہ سفید رنگ جو وقت  
حضرت کے جسد مبارک میں تھا اوتا کر حضرت پیروم شد قبلہ کو پہنا دے اور  
یہ فرمائے کہ میری یادگار ہے حضرت پیروم شد قبلہ اوس خبر شریف سے  
سرفراز ہو کر آداب بجالائے اور بعد اپنی فرود گاہ پر شریف لاکر بیٹھ کر

دیکھ کر حضرت  
پیروم شد قبلہ  
کا جو حضرت  
محبوب علیہ السلام  
عند کے باپ ہیں  
عرض کیا تھا

فلما جئت شیعہ للقاء کسانى سیدی خرد العباء  
 اذا ما کنت لی باللطف عوناً فلا تلتنى الخوید مبالدعاء  
 اپنے ہاتھ سے خطا لکھ کر حضرت پیر مصطفیٰ صاحب کی جناب میں گزرا  
 حضرت بجالیشا است اوس کا غڈ کو دست شریف میں لے لئے اور بوقت غیمت  
 جناب پیر سلمان صاحب قبلہ نے بھی ایک جبہ بانا تى گلابی رنگ جو اس وقت  
 حضرت کے حسب النور میں تھا اوتار کر حضرت پیر و مرشد قبلہ کو پہنا دے بعد داخل  
 ہونے کے اپنے وطن میں حضرت پیر و مرشد قبلہ و کعبہ وہ دو نوجبہ مسافر از ہوتے  
 ایک اپنے فرزند اکبر سید شاہ غلام محمد صاحب قادری کو فرما فرمائے اور یک  
 اور دوسرا منجملہ فرزند سید شاہ ملک محمد صاحب قادری کو مسافر از فرمائے  
 اور یک جبہ بانا تى جس کو پیر و مرشد قبلہ اکثر عیدین وغیرہ میں زیب جسم فرماتے  
 اوس کو اپنے چھوٹے فرزند سید شاہ حماد قادری کو یہ تینو جبہ اپنے تینو صاحب زادوں کو  
 مسافر از فرمائے پھر اس سفر ثانی میں جب پیر مصطفیٰ صاحب سے مشرف ہوئے  
 اول ملاقات میں حضرت پیر صاحب مدوح جناب پیر و مرشد قبلہ کو فرمائے کہ  
 میں تمہارے اشعار عربی جو اول سفر میں تم لکھ کر ہمارے پاس گزراتے تھے  
 روضہ منورہ میں جناب محبوب جانی رضی اللہ عنہ کے گزراں دیا ہے اور یہ علا  
 تمہارے اشعار کی مقبولیت کی ہے ابھی تک وہ اشعار حضرت کے روضہ منورہ  
 میں موجود ہیں اور پھر اس سفر ثانیہ میں بھی کیوقت حضرت نے خادین ارشاد  
 فرمائے کہ ہمارا جسے یک لکھ کر وہ خادین نے چاہے کہ کورہ جبہ حضرت کا  
 جو حضرت نے پہنے نہ تھے لائے حضرت مکرار ارشاد فرمائے کہ جو ہمارا اپنا ہوا

در کرامت حضرت  
 محبوب بنی الدین  
 کے در جناب



جب سے اوس کو لیکر آؤ وہ جبہ شریف جو پہنا ہوا حضرت کا تھا لایا گیا حضرت پر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
 قبل اپنے دست شریف سے حضرت پر و مرشد کو پہنائے وقت مراجعت کے بعد انٹرینا  
 شہر لبرہ میں جب یہ فقیر داخل ہوا ایک مکان میں اقامت پذیر ہوا کہ وہ کنارے  
 دریا سے دجلہ کے واقع تھا اور اکثر دھوا و غسل کا اتفاق اسی پر ہوا کرتا تھا اور  
 اور ایک رفیق تھے کہ اونکو تیرنے میں مشافی حاصل تھی ایک روز وقت نماز صبح دریا سے  
 دجلہ پر یہ فقیر بارادہ غسل گیا اور وضو کر رہا تھا کہ وہ رفیق بھی واسطے پانی لیجا بیٹھے  
 وہاں آئے جب انھوں نے پانی لینے کے واسطے کچھ تھوڑا سا دریائے مذکور میں  
 اترے فقیر نے بطور ظرافت اون سے کہا کہ تمکو تیرنے میں ہمارے سے مجھے بھی سکھاؤ  
 یہ فقیر کو اس فن میں ماس نہیں مگر بعد معلوم ہوا کہ انھوں نے سمجھے کہ اس کو  
 تیراتا ہے اور جن کو تیرنا آتا ہے وہ ایسا کہتے ہیں اور تیرنے والو کی یہ عادت  
 کہ جو ایسا کہے اوس کا ہات پکڑ کے اوسکو پانی میں غوطہ دیتے ہیں وہ رفیق فقیر کا  
 ہات پکڑ کر دریا میں کینچ لئے اس وقت فقیر کو خیال ہوا کہ شاید میری تعلیم کو واسطے  
 مجھ کو انہوں نے کینچا ہے میں نے اون کو گرفت کر لیا معلوم ہوا کہ تیرنے میں  
 عادت یہ ہے کہ پانی میں کوئی شخص کسی کو پکڑ ليوے وہ ہر چند تیرنے میں  
 کیسا ہی جہارت رکھے غوطہ کھاتا اور دونوں شخص غرق ہوتے ہیں معاذ اللہ  
 یہ جبکہ انہوں نے اس فقیر کی گرفت سے غوطہ کھانا شروع کئے اور انکو خیال  
 اپنے غرق کا ہوا جبراً اس فقیر کا ہاتھ چھوڑ کر الگ ہو گئے اور تیر کر دریا پر  
 آگئے یہ فقیر انکی کشاکشی سے وسط دریا میں چلا گیا جب دیکھا کہ وہ رفیق کنارے  
 دریا پر کھڑے ہوئے ہیں اور تن تنہا وسط دریا میں واقع ہوں اور علم تباددی سے

بالکل ناواقف تاکہ ورطہ ہلاکت سے خلاصی ممکن ہو دے صورت مایوسی تو دہو لی  
اور جان لیا کہ اجل پہونچ گئی ہے الحمد للہ موت شہادت کی نصیب ہے کہ حدیث  
شریف میں وارد ہے الغرق شدہ ہیل پہر لکا یک دل میں آیا کہ تو اپنے پیر کو  
کیون پہولائیں حضرت پیران پیر دستگیر کی جناب میں استغاثہ کیا اور یا حضرت ربیعہ القا  
جیلانی شینا اللہ المدد دل اور زبان سے کہا بجز اس کہنے کے ایسا معلوم ہوا کہ  
کوئی شخص دریا کے اندر سے اوپر کر دے اور بلا اختیار حرکات اور سکانات  
شناوری کے اس فقیر سے ظاہر ہوئے وہ رفیق کنارہ دریا پر کھڑے ہوئے  
دیکھ رہے تھے اور اون کو خوب یقین ہوا کہ فقیر کو خوب جہارت ہے اس واسطے  
بجانب خلاصی اس فقیر کے متوجہ نہیں ہوئے فقط تماشہ بینی کر رہے تھے جبکہ اسی  
حالت میں یک عرصہ گزرا اور دست و پا در ماندہ ہوئے اور طاقت نہی  
پہر حضرت کی جناب میں استغاثہ کیا کہ حضرت نے جیسا کہ ورطہ ہلاکت سے بچائے  
امید حضرت سے یہ ہے حضرت کنارہ سلامت پہونچا دیوں بجز اس استغاثہ کے  
وہ رفیق کے دل میں یہ خیال آیا کہ اس فقیر کو شناوری میں راہ نہیں جو عرب کہ  
قہوہ خانہ میں حاضر تھے او نکو آواز دی فی الفور دو عرب دریا میں کودے  
اور یک رو برو اور یک پیچھے سے آنکر اس فقیر کو دریا سے لٹا لے پہر فقیر نے  
اپنے حال پر خیال کیا تو یک گچھوٹ بھی پانی کا شکم میں اس فقیر کے داخل نہیں ہوا  
تھا اور اس حالت حیرانی اور صعوبت میں سے لمحہ بہی ہوش و حواس میں اس فقیر کے  
جناب پیر دستگیر کی تائید سے فرق نہیں ہوا اور اسی سلامت ہوش و حواس کے  
نماز صبح کی ادا کیا الحمد للہ علی ذالک حضرت جناب پیر و مرشد قبلہ کا ارشاد تھا

روحانیات از قسم اجنبہ وغیرہ بغداد سے بعبرہ تک سب حضرت کی پناہ مبارک میں  
 رہتے ہیں اور بہرین اور ہر وقت حضرت سے پناہ لیتے ہیں اس واسطے اسجائے اگر  
 کوئی اہل تصوف اپنا تصرف روحانیات پر کرتا ہے تصرف اوس کا اوس جائے  
 روحانیات پر نافذ نہیں ہو سکتا ہے سوائے اس بات کے کہ اگر کسی شخص کو روحانیات  
 سے کچھ تکلیف اور ایذا پہونچے وہ اہل تصوف ہو یا غیر اہل تصوف اوں کو بجز استثناء  
 حضرت کے جناب عالی سے چارہ نہیں یہودی لوگ بغداد شریف میں حضرت سے  
 عقیدت رکھتے ہیں عورتیں اور مرد اوں کے بکثرت حضرت کی زیارت شریف واسطے  
 حاضر ہوتے ہیں مجمع ہو کہ اوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت کوئی ایذا رسانی اسرائیل  
 ہیں کہ مسلمانوں نے اوں کو چھین لئے اور اوں کی اکثر بیہ عادت ہے کہ کوئی بیماری  
 اوں کو آوے حضرت کی دہلیز مبارک کی خاک کہا لیتے ہیں خاک دہلیز شریف اوں کو  
 شفا حاصل ہوتی ہے اور شب جمعہ میں عورت بکثرت زیارت شریف کیواسطے  
 حاضر ہوتے ہیں اور یک قسم کا طعام اوس جائے لاتے ہیں کہ کہیرے کے اندر  
 چانول نچتے کرتے ہیں اور اوسکو حضرت کے روضہ مقدس کے پاس تقسیم کرتے ہیں  
 حضرت کے روضہ شریف کے پاس حاضر ہونے کے واسطے کسیکو ممانعت نہیں خواہ  
 مرد ہو یا عورت جالی شریف کے پاس سب لوگ علی العموم حاضر ہوتے ہیں اور  
 قبل روشن ہونے دروازہ مبارک کے صبح اور شام کو یک جماعت کثیرہ زائرین باسقاط  
 زیارت حاضر رہتے ہیں اور بجز روشن ہونے دروازہ شریف کے بے اختیار نہ  
 جالی شریف کو اگر لگ جاتے ہیں اور گریہ و زاری سے یک شور مچاتے ہیں سرچند  
 مفرورین اوں کو منع کریں مگر وہ اپنے کام سے نہیں رکتے ان میں بڑے بڑے

عمر کے لوگ وہاں ایسے حرکات کرتے ہیں کہ جیسے بچے صغیر السن اپنی باپ مان سے  
 جس طور سے باپ کو مانگتے ہیں اور جب تک بچوں کو اون کی مانگی ہوئی ندیوں میں  
 شور و غوغا مچاتے ہیں اور بغیر لئے کے والدین کو نہیں چھوڑتے ویسا ہی حضرت کی  
 خدمت میں لوگ روتے ہوئے حاضر ہوتے ہیں اور اپنے حصول مقاصد سے  
 شادان و خورم مراجعت کرتے ہیں جناب پیرومرشد قبلہ جو پہلے بار ۱۲۹۵ ہجری میں  
 بار اسوچیا نوے ہجری میں بغداد تشریف لے گئے۔ حاضر ہوئے تھے اس وقت کا حال  
 ارشاد فرماتے تھے کہ بوقت یک بیوی نہایت پریشان حال مضطربہ آؤٹاری  
 کرتے ہوئے حضرت کی خدمات فیضیاب میں حاضر ہوئی اور اسی حالت اضطراب  
 میں اپنے سر کو حضرت کی جالی مبارک پر رکھ دی اور تھوڑی دیر تک ویسا ہی  
 سر رکھی رہی واللہ اعلم کیا حادثات اور بیوی کے حال پر گزری اور کیا اونکو  
 حصول مقصد پر نصارت ہوئی کہ انہوں نے جب اپنا سراؤٹھائے نہایت ہشاش  
 اور ہشاش ہستی ہوئی روانہ ہوئی۔ ہر کس کہ بدرگاہ تو آید بنیازہ محروم  
 و درگاہ تو کے گرد و بار پہ جناب محبوب بھائی رضی اللہ عنہ کو فخر اتم ذات میں  
 اپنے جدا مجد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حاصل ہے ظاہر آثار ہی فنا کے  
 جسم مبارک محبوبہ میں وہ ظاہر تھی جو کہ جسم مبارک محمدیہ سے خصوصیت رکھتے تھے  
 وہی آثار خفانی الرسول کے روضہ اقدس محبوبہ پر پیدا ہیں کہ روضہ مقدمہ محبوبہ  
 مشابہ روضہ منورہ نبویہ کے کئی امور میں ہے اول یہ کہ قہ مبارک روضہ نبویہ کا  
 یک رنگ بنیہ ہے اور قہ محبوبہ میں تھوڑا اور رنگ سوائے سبز رنگ کے بھی لگا  
 ہے۔ شریک ہے دوسرا یہ کہ اطراف روضہ نبویہ کے ہر جانب میں مسجد نبوی

واقع ہے ویسا ہی اطراف روضہ محبوب کے ہر جانب میں مسجد واقع ہے روضہ نبوی کے اطراف میں جالی ہے ویسا ہی ہے روضہ محبوبیہ کے اطراف میں جالی مگر فرق یہ ہے کہ مزار اطہر نبوی سے کچھ فاصلہ پر ہے اور مزار مقدس محبوبیت بلی قریب ہے اگرچہ روضہ ف روضہ مقدسہ نبوی کے مسجد ہے مگر سب جوانب روضہ میں مسجد برابر نہیں ہے بلکہ کسی جانب میں روضہ منورہ کے مسجد زیادہ واقع ہے اور کسی جگہ کم ایسا ہی روضہ محبوب کے اطراف جو مسجد واقع ہے کسی جانب زیادہ اور کسی جانب کم ہے اور جس طرح کہ زائرین کو خواہ عورت ہو وین یا مردین صغیر ہوں یا کبیر روضہ منورہ نبوی میں مماثلت نغین ویسا ہی روضہ محبوبیہ میں زائرین کسی قسم کے ہتھوڑن مماثلت نہیں ہے محض مسجد نبوی میں درخت خرمالہ نصب ہیں محض مسجد روضہ محبوبیہ میں بھی درخت خرما ہیں اور ایسے بہت امور تشبیہات کے روضہ نبوی اور روضہ محبوبی کے مابین ہیں کہ قلم میں نہیں آتے دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں اور ایک جانب میں روضہ محبوب کے یک درجہ مسجد میں یک مدت مدید سے یک پتھر کبیر السن نہایت حلیہ زندہ واقعا سے محلی ہیں ساکن ہیں اور اونکی بھی عادت ہے کہ جواب سلام کے کسی سے گفتگو نہیں فرماتے اور سوائے قصائے حاجت بشری اپنی جائے سے حرکت نہیں کرتے اور ہمیشہ اون کے درجہ مسی کا سد و دریا ہے کسی سے ملاقات بھی نہیں فرماتے اگر لوگ باشتیاق لقا اون کے حاضر ہوں تو یک ساعت ملاقات کرتے ہیں کہ جن قدر جواب و سلام اور مصافحہ ادا ہو سکے اور اکثر ترک اور عسکری اون کی خدمت گزاری زائد کرتے ہیں اور کہنا اور یانی کے بھی وہی لوگ خبر داری کرتے ہیں حضرت سید میر مصطفیٰ صاحب قادری

اون کا حال بیان فرماتے ہیں کہ وہ مرد بزرگ فیض یافتہ حضرت سید علی صاحب  
 خدی علیہ الرحمۃ جدا مجد حضرت کے ہیں اور حضرت پیر صاحب کی بجلی جانب سے بھی  
 خدمت میں اویکی خدمت گزاری کے واسطے مقرر ہیں اور اونکی عادت ایسی ہے کہ اگر  
 اون کے روبرو جو رکابی کہ بمقدار کچھ دست سے زاید نہ ہو دے اوس میں اون کا  
 طعام لیجاوین تو قبول کرتے ہیں اور اگر رکابی اس قدر سے زاید ہو اور اون کے  
 آگے لیجاوین فی الفور مسترد کرتے ہیں اور قبول نہیں کرتے اور وہ نہایت کثیر البکاء  
 اکثر اونکی آنکھوں سے اشک جاری رہتے ہیں یک وقت کسی موقع پر حضرت  
 پیر و مرشد و مکتبہ حضرت سید پیر مصطفیٰ صاحب قادری سے تصنیف کتاب محی الکونین  
 کا حال بیان فرمائے کہ اس خادم سے یہ کتاب تصنیف ہوئی ہے حضرت پیر صاحب  
 کمال سرور سے فرمائے کہ ہمارے واسطے بھی یک نسخہ اس کا ضرور پہنچا یہ بشارت  
 قبولیت تصنیف کتاب کی ہوئی و الحمد للہ علی ذلک اللہم صل علی سیدنا محمد  
 و آل سیدنا محمد علی ولدہ الشریف غوث الاعظم و بادک و سلم  
**احوال بلندہ کہ بلائی معلیٰ پیر نیرہ ادثر لیسے** بجانب کربلائے معلیٰ کے  
 سواری چھروانہ ہوتے ہیں عادت یہ ہے کہ کجاوہ لکڑی کا بطور دو کرسی کے  
 بنا کر دو جانب پنجے کے برابر ہر اوس میں دو شخص بیٹھتے ہیں اور اس کے واسطے سائپور  
 شہد فکے بناتے ہیں اور جن پر سایہ نہ ہو اوسکو محل کہتے ہیں اور بہ نسبت محل کے  
 کجاوہ میں جائے زاید اور محل میں جائے کم و تنگ دیتی ہے اور کرایہ بھی کجاوہ کا زاید  
 نہ تو ہے کہ بلائے معلیٰ تک بلند ادثر لیسے کے چودہ فرسنگ ہے کرایہ سات فرسنگ  
 اور ہر قرآن پانچ قرآن کا دو رکھدار روپیہ کے بارہ قریص ہوتے ہیں بڑا فرق اس میں ہے

احوال کربلا  
 معلیٰ ۱۲

کہ تمام بلاد محروسہ میں اس دولت علیہ کے قرض نام جالیس پارہ کا ہے اور پارہ  
 ایک دیوانی یا مصریہ کا نام ہے بخلاف اقلیم عراق کے کہ وہاں دس پارہ کو ایک  
 قرض کہتے ہیں اور قرآن سکہ خسروان ایران ہے چاندی خالص سے ہوتا ہے  
 حاصل بھیکہ صبح سے شام تک جب خچر پر سوار ہو کر عیالین تو مسیب یک مقام کا  
 نام ہے کہ کنارہ قرات پر واقع ہے پونچتے ہیں اور کشتی کے پل سے عبور کر کر دہا  
 یک مسافر خانہ میں کہ بڑا عالیشان ہے کہ اکثر مسافرین اوس میں مقام کرتے  
 ہیں اور بہت ادا م پاتے ہیں کہ یہ مقام قصبہ یک ہے کہ ہر دو طرف فرات کے  
 آباد ہے اور بغداد و شریف سے نو فرسنگ راہ پر ہے اور کر بائے معلی وہاں ہے  
 بائیں فرسنگ سے اور ہر دو فرسنگ پر یک مسافر خانہ پختہ اور بڑا عالیشان تیار  
 کئے ہیں عادت یہ ہے کہ جب یک پہر رات گزرے دروازہ مسافر خانہ کا  
 بند کر دیتے ہیں بعد اوس کے جو قافلہ کہ آوے اون کے لئے دروازہ کھول دیتے ہیں  
 اور بعد لوگ داخل ہوئے کے پہر بند کرتے ہیں اور صبح ہوئے تک کسی کو  
 مسافر خانہ سے جانے نہیں دیتے تاکہ کسی کا مال کوئی چوری کر کے نہ لے جاوے  
 جب نماز صبح کا وقت آئے دروازہ مسافر خانہ کا کھول دیتے ہیں اور قافلہ روانہ ہوتے ہیں  
 ہر مسافر خانہ کے قریب میں نہر پانی کی ہوتی ہے اور دروازہ کے قریب میں  
 چار پانچ دوکانیں ہوتی ہیں کہ اکثر سامان ضروری مثل غلہ اور گوشت وغیرہ  
 اون دوکانوں میں فروخت ہوتا ہے مگر نہایت گران قیمت سے ملتا ہے  
 اور یک میل کے فاصلہ پر مسیب دو گنبد ہیں بڑے سبز رنگ کے کہ دور سے  
 نمایان ہوتے ہیں اوس میں مدفون صاحبزادگان حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کا

ذکر مسیب  
 ذکر فرار مسیب  
 سفر مسیب

اور زردیک مسیح کے ایک نہر پانی کی کہودی میں کہ کہ بلائے معلیٰ تک پونچا  
 میں کہتے ہیں کہ وقت کہ بلائے معلیٰ کے وہ پانی کہ جس کے لب پر حضرت سیدنا  
 عباس بن علی رضی اللہ عنہما شربت شہادت پئے نہر یک فرات سے تھی کہ یک  
 صلیبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علقہ نام اوسکو کہو دے تھے اور فرات کے  
 نام کے سات مشہور ہوئی ورنہ اصل فرات کہ بلامین نہیں ہے اسوا سطلے کہ وہ  
 نہر مسیب کے نیچے سے روان ہے اور جب بسبب گزشتہ زمانہ دراز کے  
 وہ نہر کم ہوگئی اور ملک عراق خسروان ایران سے قبضہ میں قیصر روم سلطان  
 سلیمان خان کے آیا سلطان موصوف جب دیکھا کہ پانی کہ بلامین نہیں ہے  
 واسطے کہو دے اس نہر کے حکم دیا دوسرے روز قافلہ مسیب سے روانہ ہو کر  
 تمام راستہ اوپر کنارہ اس نہر کے رہتا ہے یہاں تک کہ طہر کی نماز کے وقت  
 جائز اوس مکان فلک آستان میں ہوتے ہیں اطراف کیرلاہین فصیل اینٹ اور  
 کچے سے کھینچی ہوئی ہے اور اطراف اوس کے یک میل تک نکلتا ہے اوس  
 چار دروازے ہیں یک باب بغداد دوسرا باغیہ تیسرا باب الحجۃ چوتھا باب  
 کعبہ اور نہر نیچے سے اس دیوار کے کتان پہلو سے قبة عزمین فرید رباحی کے  
 دو تین فرنگ تک گئی ہے اور اندر فصیل کے شہر سے متوسط نہایت آباد بار بار  
 میں دکانیں نقائیں اجناس اور عمدہ اشیاء کے سات مالا مال ہے رہنے والے  
 وہاں کے اکثر اہل ایران اور بعض ہندوستان اور تہوڑے عرب ہیں لیکن  
 تمام شیعہ ہیں سوائے حکام ترک اور عساکر کے دوسرا اہل سنت دیکھنے میں  
 نہیں آیا لکن ایک مزدور ایسا کہتا تھا کہ یک محلہ انو سے بکرا تہر آباد

سمیت  
 منبر  
 سرکار



صحبہ بیان شہر کے عرم اقدس حضرت امام انام علی جدہ وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے  
 ہر چار طرف حرم کے دیوار ہے بلند منقش اور رنگین چھ دروازے اوس میں رکھے  
 ہیں ہر ایک بنقش و نگار و لفریب چاندی سے آراستہ کئے ہیں اور درمیان  
 صحن اوس کے اوپر دو ذرا اعلیٰ قبة مقدسہ ہے زر سے مٹا ہوا چمکتا ہوا معلوم یہ ہے تو  
 گویا اینٹھ اوس کی سونے سے بنائے ہیں دو منارہ ہیں منقش روغن چینی کے ساتھ  
 اور اطراف امین اس کے یک دالان ہے بڑا و اقدار عالیشان ہے اور اندر  
 قبة شریف کے آئینہ مصفا کے سات مَصْنَع کہ لبان اوس کا لکھنے سے باہر ہے  
 اور درمیان اوس کے تحریرات ہیں زرین گل و برگ کے ساتھ مانند ثریا و  
 پروین کے کھینچے ہوئے درمیان قبة مقدسہ کے جالی ہے چاندی سے اوس میں  
 مرقدا امام دنیا و دین ہے اور پھلوتے امام پرشہ گام فرزند نوجوان جاب علی اکبر  
 آرام فرماتے ہیں ان ہر دو مرقداں پر ایک سے تابوت غلاف سمین سے پھنسے  
 ہیں اور جالی انور اور تابوت اطہر پر اشعار اور عبارات و بند خط ہائے ارجند  
 لکھے ہوئے ہیں اور الواح زرا اندوہر و وطن میں اوس کے لٹکے ہوئے ہیں  
 ہر ایک لوح میں عبارت سلام اور زیارت کے لکھی ہوئی ہے تاکہ اگر مُرد نہ ہو  
 اوس کو پھر زیارت حاصل کریں اور زمین وہاں کی تمام سنگ مرمر سے منقش  
 کہ اوس میں مدفن حضرت قاسم ابن حسن اور دوسرے اقارب اور اصحاب  
 حضرت امامت ماب کے اور طرف جانب غربی کے دالان میں جالی اس کے اندر قبر  
 حبیب ابن مطاہر صحابی کی ہے کہ رفاقت امام میں اس جاسے پر شہرت شہادت  
 نوشت فرمائے اور اسی طرف ایک تھہ خانہ ہے کہ اوس میں غار شکل قبر سنگ مرمر

و سرور و خدمت مقدسہ  
 حضرت سید الشہداء  
 رضی اللہ عنہما

و سرور و خدمت  
 امام حسن  
 رضی اللہ عنہما

مدرسہ شریف  
راحم حسین  
رشی المدینہ

بنائے ہیں کہتے ہیں کہ وہ مقام مذبح امام عیسیٰ فرزند سید الانام کا ہے جڑا اس  
عن ذالک احسن اجزاء اور بجانب قبلہ کے کہ مابین مغرب اور جنوب کے یک سائبان  
ہے کہ اوس میں مواجہہ حضرت کے قبر جو میں رکھے ہیں اوس پر مرثیہ خوانان اور  
واعظان بیٹھ کر جو کچھ کہ رطب و یابس زبان پر آتا ہے باوانہ بلند گاتے ہیں اور صد  
مردین اور عورتیں نالہ اور ماتم کرتے ہیں اور جانب شرق حرم شریف کے منارہ  
تیسرا اذان کے واسطے بنائے ہیں اور اسی طرف پھلوے حرم شریف پر باب  
حرم شریف پر اندون میں ایک آبدار خانہ نقش و نگار خوش آئین کے سات  
والد سلطان روم کے جانب سے تیار کئے ہیں اور انگریزی اور سکی سید محمد صاحب کو  
جو کہ اہل سنت جماعت سے ہیں سلطان کے جانب سے جو لوگ کہ بندہ شریف سے  
اوس طرف جاتے ہیں اکثر بخادہ صاحب سید صاحب موصوف کے نام پر یکٹ  
تحریر فرماتے ہیں پس یہ صاحب اور بھائی ان کے سید محمود صاحب کمال آدام  
زائرین کو اپنے مکان میں اتارتے ہیں اور کھلمبغنی اور کئی خدمت فرماتے ہیں جو  
والان کہ اطراف گنبد شریف کے ہے وہ غرب کے جانب واقع ہے اور وہی  
نازگاہ عورتوں کی ہے اور جانب روضۂ مطہرہ سے اوس والان کو سنبھا  
آہنی کے سات بند کئے ہیں اور جانب شمال واسطے نماز مردوں کے کشوف سے  
اور داخل روضۂ مطہرہ میں ہے اور جانب شرق کے قطعات جدا گانہ ہیں ان  
علماء اور امرا کی اور نشست گاہ طلبہ اور مدرسان کی قرار دا ہے اور طرف  
جنوب کے یک درجہ ہے سائبان کے ساتھ اوس میں نشست گاہ ضرورین اور  
مرثیہ خوان کی ہے اور اسی طرف سے آفاق باریاب حضور پر نور ہوتے ہیں اور

صحن حرم شریف میں صد ہا دوکانیں دوکاندار بساط والے لکڑی اجناس نفیسہ امدادیں  
 غریبہ اور تبرکات اوس بقعہ علیہ کے فروخت کرتے ہیں اور ہمیشہ اس مقام حبیبی ملک  
 کرام میں اثر و عام اور ہجوم زوار کا رہتا ہے ہر روز و شب مانند ایام محرم کے  
 رہتا ہے ہر روز جہانہ ہا سے مرد اور عورتوں مرے ہوئے کے اکثر ایران کی  
 زمین سے اور بعضے بلاد سے بخروں اور گدہوں پر اٹھا لاکر صحن حرم شریف میں  
 دفن کرتے ہیں اور پایمال ہونا قبروں کا اپنے مذہب میں باعث مغفرت کا  
 شمار کرتے ہیں حاکم ترک لائے والوں سے اموات کے حصول زاید لیتے ہیں  
 اس پر بھی اس قدر اموات لاتے ہیں کہ حساب میں نہیں آتے ہندوستان کے  
 غلستان اور روم اور ملک شام کامیر کیا مگر اس قدر قافلہ اور کاروان تیسرے  
 بلند اور شریف سے کربلائے معلیٰ اور نجف اشرف تک دیکھنے میں آئے اور دوسری  
 جائے دیکھنے میں نہیں آئے اور اطراف صیح امام ہام کے اس قدر اثر و عام  
 رہتا ہے کہ بیان سے باہر ہے یک نالان اور دوسرا گریان اور ہمیشہ سے  
 بادل بریان روضہ مقدس کے چپان اور بیچہ ہجوم عموم ایام میں رہتا ہے اور  
 ایام مخصوص میں کہ وہ ایام میں نزدیک ان لوگوں کے زیارت ان عقیقات عالیہ  
 کے کرنا اجبر افراد ان روایت کیا گیا ہے کثرت زائرین ایسی ہوتی ہے کہ  
 بسبب اثر و عام کے راہ گذر گاہ آدمیوں پر تنگ ہو جاتی ہے اندر رخصت مبارک کے  
 درمیان شرق اور شمال کے فراز اطہر حضرت عباس ابن علی رضی اللہ عنہما کا ہے  
 اور اس کو بھی حرم کہتے ہیں درمیان میں اوس حرم شریف کے گنبد ہے بڑا نقش  
 اور غنی چینی سبز رنگ سے دو منارہ ہیں بلند اور اندر گنبد کے تمام امینہ بندی

ذکر مندرجہ  
 ابن علی رضی اللہ  
 عنہما

اور اطراف فیح الہر حضرت کے مشکبے زراندود اور سخن حرم میں تھوڑے سے  
 دوکاندارین اور چند سٹے آب فرات سے مشکین پہر کر مانند ساقیان خلدیرین کے  
 زائرین کو سیراب کرتے ہیں درمیان میں اوس عقبہ نامہ کے اس آستانہ  
 قرامت نمک بازار ہے کہ ہر قسم کے اشیاء اور سامان وہاں دستیاب ہوتا ہے  
 اور باب النہس سے چند قدم باہر جادین تو وہاں ایک باغ ہے پختہ اسپین  
 بمقام غیمہ گاہ اہل بیت کرام جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے قبہ بڑا  
 ہیں اور اطراف میں اوس قبہ کے چند قبہ ہیں چھوٹے بشل خیمہ رفقا نے شہت  
 گوربت کے بنائے ہیں اور عقب میں اوس کے ایک قبہ اور ہے چھوٹا ماسک  
 خیمہ ہمارواری اور حجرہ شب زندہ داری حضرت امام الساجدین سید الصابرین  
 سیدنا زین العابدین رضی اللہ عنہ کے اور تھوڑے فاصلہ پر وہاں سے  
 ایک حصار ہے چھوٹا درمیان میں اوس کے گنبد ہے بڑا عالیشان  
 درمیان گنبد کے زراندود خالی کے اندر سچے تابوت چوبین کے مرقہ  
 انور عربین یزید الرباحی کا ہے رضی اللہ عنہ وعن سائر الصحاب سیدنا  
 حسین بن علی علیہما السلام اور مروانہ ایک شخص ہے عربی زاد وقت  
 زیارت کے سلام بلیغ پڑھاتا ہے کہ دل مشتاق کو ہلا دیتا ہے تین شب  
 وہاں خجروالے رہتے ہیں اور پھر وہاں سے بارادہ زیارت شاہ نجف کے  
 نجف اشرف کے طرف روانہ ہوتے ہیں اور ایک شب راستہ میں مقام کرکر  
 دوسرے دن شہر نجف میں داخل ہوتے ہیں نجف شہر ایک ہے اطراف میں  
 اوس کے بھی حصار ہے بلند اور پختہ اور اوس میں نہر ایک ہے پانی کی فرات سے

دورست غیمہ گاہ  
 باب بیت

ذکر مقام حیات  
 اور بیجاواری  
 حضرت امام زین العابدین  
 رضی اللہ عنہ کا

بزرگ مزاج  
 شہید کا

کہ حسب حکم نواب آصف الدولہ فرما دے لکھنؤ کے نیچے سے مسیبت کے  
 کھودے ہیں اور کوہ نمک پہنچا ہے ہیں اور اون دنوں میں بسبب مرواس نہر کے  
 معادن نمک پر سے پانی اوس کا شور تھا تھوڑا شیریں اور نہر مذکور بسبب دیور کے  
 اور سیلان فرات کے وسیع ہو کر اب پانی اوس کا زیادہ نصف فرات سے ہی اور منہ  
 کشیان مال تجارا اور قبائل کے روز و شب اوس میں روان ہیں اور پانی اوس کا  
 کو سون شادابی بخش کشت و زار اور افزونی رسان خرابی آل عثمانیہ کا ہے چالو  
 عمدہ اوس جائے پر ایران اور روم سے آتے ہیں اور جو عمدہ اور بھتر چالو ہوتا ہے  
 اوس کو عنبر بولتے ہیں اور شہر نجف میں چند بازار ہیں اطراف میں حرم مرتضوی کرم  
 وجہ کی کہ اول میں تمام اشیاء ضروریہ اور اجناس مختلفہ ملتی ہیں اور اسقہ آب فرات  
 نہر ہندی سے لاکریک مشک دو قری کو پہنچتے ہیں اور نان وغیرہ کی ہوئی مثل بغداد  
 شریف اور کربلا معلیٰ تک پہنچتی ہے اور جانب شرق اور جنوب بلد کے چشمہ ہے بڑا طولا  
 بقدر یک فرسنگ کے مجاورت معادن نمک کے اکثر پانی اوس کا شور رہتا ہے  
 اور ایام گرام اور موسم بارش میں قدر سے شیریں ہو جاتا ہے اور اوس چشمہ کو دریہ  
 نجف کہتے ہیں حرم محترم مربع ہی ہر جانب محرابیں ہیں منقش نگار نگار اور اندر  
 محرابوں کے واسطے سکونت طلبہ اور مجاورین کے جائے یک تیار کئے ہیں اور  
 صحن حرم شریف میں فرش ہے پتھر کا اور نیچے اون پتھروں کے قبور ہیں نختہ تیار  
 کئے ہوئے لاشہائے بیشمار ایران وغیرہ سے لاکریک کڑی پتھر کی اوٹھا کر اوس  
 لاش کو اوس میں ڈال کر پھر اوس کڑی کو پتھر کے ویسا ہی برابر کر دیتے ہیں لاکر تاہم  
 اہل حرم بوسے اوس کے ماموں بہنیں بہنیں قبہ مقدسہ صحن حرم شریف میں نہایت

و  
 ذکر روضہ  
 جناب علی نقی  
 رضی اللہ عنہ کا

بلند ہے سراسر زرا ندو دیہان تک کہ ہر دو منارے اور محراب اور دروازہ بھی  
خشت زرا ندو سے تیار کئے ہیں اور اندر محرابوں کے تمام آئینہ بندی ہے  
اور باقی مقعر قبہ شریف نقش لاجوروی اور زرے منقش ہے اور درمیان قبہ  
اطہر کے جالی ہے چاندی کی کہ بجال زیب وزینت اور صنعت ہائے دلفریب  
تیار ہے اوس کے اندر یک اور جالی ہے لوہے کی اوس جالی لوہے کے اندر  
تا بوترے سیم اندو و مرقد اطہر امام المسلمین یعسوب الدین اسد الدنیا غالب  
امیر المومنین سیدنا و مولانا حضرت علی ابن ابی طالب کی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ در فی اللہ  
عنه وعن اولادہ و احبابہ اجمعین اور درجہ دوم میں کہ اطراف قبہ مقدسہ کے ہے  
جائے نماز مزدوا و عورتوں کی ہے اور تھوڑے قبور سلاطین وغیرہ کے  
حجرات بیرونی میں ہیں اور جانب شرق کے روبرو قبہ اطہر کے چوترہ ہے بلند قبہ  
و ذراع کے اوس پر منبر جو میں رکھ کر وعظ کہتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور  
اطراف گنبد شریف کے ہر طرف طلبہ علم بحث اور تکرار میں علم کے مشغول رہتے ہیں  
بلکہ تمام اہل شہر کا بھی معمول ہے اور اہل تشیع اعتقاد رکھتے ہیں کہ حضرت آدم اور نوح  
علیہما السلام علیہا السلام جنس حضرت امیر المومنین کے اور حضرت ہود اور صالح  
علیہما السلام گنبد میں کہ باہر بلکہ شریفی کے ہے درمیان میں مقابر مومنین کے  
مدفون ہیں ہمیشہ سلام مرتضوی میں موزین اسماء انباء کے شریک کر کے سلام  
پڑھتے ہیں اور اندر حرم شریف کے سمت مغرب یک مکان ہے راستہ اوس کو  
مکہ کہتے ہیں شیخ اوسکا ترکی ہے اہل استنبول سے نہایت ذی خلق اور مرد جہان  
دیدہ اور خصایل پسندیدہ سے آراستہ حنفی المذہب مجددی المشرب اور بھڑبھ

تشن جو چاہتا ہے شیعوں کو کھتا ہے اور بر ملا تکبیر اون کی کرتا ہے لیکن نبی  
 شخص اہل تشیع سے متعرض اوس کا نہیں ہوتا ہے اور یہ برکات سے حکومت  
 آل عثمانیکہ ہے ورنہ اہل نجف بسا یہ بلند پایہ اسد الدغالب کرم اللہ وجہہ کے  
 نہایت شجاعت اور تھور کے سات موصوف ہیں جس وقت کہ حکام دیار کو قرب  
 وجوار میں اتفاق جنگ کا ہووے اوسی ہزار دو ہزار مرد کارزار لیتے ہیں اور  
 لڑائی کے واسطے روانہ کرتے ہیں با این ہمہ شجاعت آدمی بہان کے اور کرے  
 معلیٰ کے نہایت خلیق اور ملایم طبع اور کھام ہیں اور ہر دو مقام پر اور کاظمین  
 اور سر میں رائے میں بھی کسی شخص کو کسی شخص کے سات کوئی طرح کا فراحت نہیں  
 مالا نکہ حکومت اہل تشن کی ہے مگر اہل تشیع حنفی بالطبع ہیں بلا تقیہ بات چھوڑ کر  
 بر ملا نماز پڑھتے ہیں اور بالانکہ اہل تشیع ہیں اگر اہل تشن سے کوئی اوسجا پر جاوے  
 کچھ اون سے تکلیف نہیں دیکھتا ہے اگر کوئی سنی سختی بھی کرے وہ لوگ  
 صلح سے پیش آتے ہیں اور شہر نجف سے شہر کوفہ نہایت قریبے زاید یک پہلی  
 راہ کے نہ ہوگا بلکہ شہر کوفہ میں سے کلس اور قبہ اور منارہ مبارک درگاہ حضرت  
 حیدر کرار کی نمایاں ہوتی ہے اب کوفہ میں بحر خید کلبہ اعراب کے عمارت نہیں ہے  
 اور اوس جائے سے جامع نصف میل پر ہے قریب جامع کے چند دکانیں  
 ہیں میوہ اور طعام کے اور نزدیک جامع کے کوئی آبادی نہیں ہے جامع کو  
 دو دروازہ ہیں اندر دروازہ اولے کے ایسے ہی دکانیں اور چند مستراح  
 اور یک چاہ ہے اور تین چھوٹے حوض ہیں اور دوسرے دروازہ کے اندر  
 ذات مسجد ہے خیلے وسیع اور سچ اور بجانب قبلہ دو دالان ہیں پتھر اور گچ کی

و  
 بر شہر کوفہ کا

بنیاد کے ہوئے اور بازو کے منبر پر محراب امام میں قتل گاہ سیدنا امام سیدنا مولانا  
 امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ گاہے اور ہر سہ جانب میں حجرات  
 دو منبر بہن واسطے فروگاہ زائرین کے اور درمیان میں صحن مسجد کے حوض  
 ہے مشمن کہتے ہیں کہ وہ موضع تنوہ ہے کہ طوفان نوح علیہ السلام میں ابتداء  
 پانی اوس میں سے جوش کیا تھا اور چند محراب صحن میں بنائے ہیں بنام انبیاء  
 اور ناکہ اور سحرار کے وہ مشہور ہیں جیسا کہ کہتے ہیں محراب ابراہیم اور محراب  
 آدم اور نوح اور محراب حضرت حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہما اور محراب جبریل وغیرہ علیہ السلام اور زائرین ہر محراب میں دو گاہ نماز کا  
 ادا کرتے ہیں اور باہر مسجد کے جانب شرق کے جانب احاطہ دوسرا ہے اوہیں  
 بھی ہر طرف میں محرابین ہیں فروگاہ زائرین کے واسطے بجانب جنوب کے  
 ملحق جامع سے یک زاویہ میں اوس یک مکان میں مرقد انور حضرت  
 سیدنا مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہما کا ہے اور یک زاویہ میں مقابل زاویہ مرقد  
 انور حضرت سیدنا مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کے مرقد شریف بانی ابن عروہ کا  
 ہے اور باہر جامع کے بہ فاصلہ چند قدم کے قبہ منبر رنگے کے بجائے  
 مکان مبارک حضرت خباب امیر المومنین حیدر کرا سیدنا مولانا علی ابن  
 ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے تیار کئے ہیں۔ پس خچر واسے یکشب  
 نجف اشرف میں حاضر رہ کر روانہ وہاں سے ہو کر بعد یک شب کے پہر  
 داخل کر بلائے معلیٰ میں ہوئے اور وہاں یکشب مقام کر کے پہر  
 روانہ وہاں سے ہو کر مقام بہ مقام مسافر خانوں میں اترتے ہوئے

منبر تنوہ  
 نوح علیہ السلام  
 کا منبر  
 ذکر محراب  
 آدم و نوح علیہ  
 السلام  
 ذکر محراب  
 جبریل علیہ السلام  
 ذکر مرقد  
 سیدنا مسلم  
 بن عقیل رضی  
 اللہ عنہ  
 ذکر مرقد  
 بانی ابن عروہ



مقرر ہین یا فی تھی جب کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت میں دفتر مقرر  
 پائے اہل دفتر کو تاریخ کی ضرورت ہوئی حضرت نے اس باب میں مشورت  
 فرمائے کسی کی رائے مقتضی ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تولد شریف  
 تاریخ قرار پاوے اور بعضوں نے کلمے حضرت کے بعثت سے تاریخ مقرر ہوئی بیان  
 تک کہ اجماع صحابہ سے تاریخ ہجرت سے آنحضرت کے مقرر ہوئے بعد اس کے  
 اختلاف ہوا کہ سال کس ماہ سے ابتدا کیا جاوے پہر قرار پایا کہ شروع  
 ماہ محرم سے ہووے اس واسطے کہ شروع سال ہجرت میں محرم سے ہے اور  
 اور یہ ماہ وہ ہے کہ اس میں حجاج بعد ادائی حج کے اپنے وطن کو روانہ ہوتے  
 ہیں سید المرسلین سیدنا ونبینا شفیعنا وحبیبنا مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم رحلت شریف حضرت کی صبح قول پر ترسٹ سال کے سن میں ہوئی  
 اور حضرت پائیس برس کی سن میں مبعوث الی کافۃ الانام ہوئے مدت بعثت حضرت کی  
 تیس برس ہوئی بعد حضرت کے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق افضل البشر بعد رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلیفہ حضرت کے ہوئے مدت خلافت حضرت کی دو سال  
 اور تین ماہ دس روز ہے یا دو سال چار ماہ ست اور ستہ روز ستہ شبہ یا شب  
 یکشنبہ باختلاف روایت بائیسویں جمادی الآخر میں حضرت کی رحلت ہوئی بعد  
 سیدنا عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے اور لقب امیر المؤمنین حضرت کے وقت سے  
 جاری ہوا اور حضرت کے وقت میں نگہداشت بلدہ کی شب میں اور نماز جنازہ اور  
 تراویح بجاعت مقرر پائے ضرب دہرہ اور ساخت اس کا ایکاد حضرت کا ہے۔  
 خزاہ اللہ عنائیکم خزاہ اور حضرت کے وقت میں فتح ملک عجم اور عراق اور شام اور مصر

من  
 تاریخ ہجری  
 کے بعد  
 پائی

من  
 رحلت شریف  
 آنحضرت کا  
 و خلافت  
 سیدنا ابوبکر  
 الصدیق رضی  
 اللہ عنہ

من  
 خلافت سیدنا  
 عمر رضی اللہ عنہ  
 و خلافت سیدنا  
 جعفر رضی اللہ عنہ  
 و خلافت سیدنا  
 علی رضی اللہ عنہ

اور اسکندریہ ہوا اور شیوع اسلام اور شوکت دین میں نہایت ترقی ہوئی بارہ ہزار  
 مسجد و منبر حضرت کے عہد خلافت میں تیار ہوئے اور پچھلی وسعت مسجد الحرام اور  
 مسجد نبوی میں حضرت کے ہی وقت میں ہوئی رحلت حضرت کی سن چوبیس یا تیس  
 ہجری میں ہوئی مدت خلافت حضرت کی دس سال چھ ماہ ہے اور سوائے اس کے  
 بھی اور روایات اسباب میں ہے خلیفہ سوم سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ میں شہادت  
 حضرت کی روز جمعہ انھوں نے وایح ششمین مدت خلافت حضرت کی دس روز کم  
 بارہ سال ہے اور حضرت کی خلافت میں بہت بلاد ہند کے فتح ہوئے خلیفہ چہارم  
 اسد اللہ الغالب سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ شہادت حضرت کی  
 شب انیسویں ماہ رمضان شریف سنہ چالیس میں ہوئی من بعد حضرت  
 حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے اور چھ ماہ دس روز مسند خلافت پر تشریف  
 رکھ کر اپنی رعنا مندی سے تفویض امر خلافت ظاہری پچیسویں شہر ربيع الاول یا  
 پندرہویں جمادی الاول سالہ کو فرمائے اور وفات حضرت کا سنہ یا  
 پچاس یا یکا و ن میں ہوا یہاں تک خلافت راشدہ کی متوائف حدیث نبوی کے  
 تیس سال ہے تمام ہوئی پھر خلافت بنی امیہ شروع ہوئی جملہ خلفائے بنی امیہ  
 چودہ شخص میں اور جملہ مدت خلافت بنی امیہ بیانوے برس ہے یا یکا و ن  
 برس اور نو مہینے اور پانچ روز ہے اور مسند خلافت انکی ملک شام میں رہی  
 اور غاصبین ان کے ملک شام و غیو میں مقرر ہوئے اول خلفا بنی امیہ حضرت  
 معاویہ رضی اللہ عنہ بنی انھوں نے بیس برس خلافت کئے بعد یزید کو تفویض  
 کئے اور رحلت حضرت کی سنہ میں ہوئی انھوں نے بنی سال سات ماہ

ذکر خلافت  
 سیدنا عثمان  
 رضی اللہ عنہ

ذکر خلافت سیدنا  
 حضرت علی ابن  
 ابی طالب رضی اللہ  
 عنہ

ذکر خلافت  
 سیدنا امام  
 مجتبیٰ رضی اللہ  
 عنہ

ذکر خلافت بنی امیہ  
 اول تعداد و اول

ذکر خلافت معاویہ  
 رضی اللہ عنہ

ذکر خلافت  
 یزید

جیسا کہ آئے تھے تین روز میں داخل شہر لنداد شریف میں ہوئے ہیں اور  
 پہلے پھر والوں کی عادت مقامات کی مقرر ہے اگر کوئی شخص اس سے زیادہ  
 ان مواضع مقررہ میں ارادہ حضوری کرے تو تمام قافلہ کے پھرون کا اور پھر والوں کا  
 خرچ دیوے جب تک چاہے حاضر رہے و صلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہٖ وسلم  
**خاتمہ فن سیر اور تاریخ میں ہر چند کہ بظاہر اس فن کو اس کتاب سے چندان**  
 تعلق نہیں مگر سلاطین اہل اسلام سے خدمت گزاری حرمین شریفین زادہا اللہ  
 شرفاً و تعظیماً متعلق رہے چنانچہ فصل سوم باب اول اور فصل پنجم باب دوم  
 اجمالاً ان سلاطین کا ذکر ہوا تاہم جب تک کہ تفصیل حالی معلوم نہ ہو اطمینان  
 کلی حاصل نہیں ہوتا دوسرا فائدہ اس سے نظر آیا کہ اس فن میں کتابیں مبسوط  
 میں بنظر طوالت لوگ اس طرف نظر نہیں کرتے اور علم تاریخ میں بہت سے فوائد  
 ہیں ان سے بسبب طوالت کتب کے محروم رہتے ہیں تیسرا امر یہ مد نظر رہا کہ  
 بڑی سلطنت اسلامیہ فی الحال سلطنت روم ہے اور سلاطین روم کی تاریخ  
 اس بلاد ہند میں بہت کیاب بلکہ غما ہے اس فقیر نے بضاعت نے چند اجزاء میں  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور احوال صحابائے کرام اور نبی امیہ سے سلطان  
 حال تک سیر اور تاریخ تمام کیا اور سلطنت روم اور سلاطین مصر کا بھی حال لکھا  
 ناظرین سے یہ امید ہے کہ اگر کچھ اس میں اس قلیل البضاعت سے بافتنا سے  
 بشریت سہو و سہواں ہو معاف فرماتا اور اصلاح کرنا و لد المنة ومنہ القول اور کتاب  
 ذیل سیرۃ محمدیہ تصنیف مولوی کریم علی الدہلوی اور تاریخ خلفا تصنیف  
 شیخ جلال الدین سیوطی سے بھی مطالب اس فن میں اخذ کئے گئے کہ ذکر کتب کا

خانہ فن سیر  
 و تاریخ

فہرست دیباچہ میں نہیں ہے جاننا چاہئے کہ علم تاریخ نبی آدم میں قدیم الایام سے ہے کہ جب نزول آدم علیہ السلام کا حشر ہوا زمانہ نزول آدم سے تاریخ مقرر پائی اور ہمیشہ یہ عادت جاری ہے یہاں تک کہ حق تعالیٰ نوح علیہ السلام کو مبعوث کیا پھر بعد طوفان نوح علیہ السلام تاریخ مقرر پائی اور یہی عادت جاری رہی یہاں تک کہ صرق ابراہیم علیہ السلام کا ہوا پھر بعد صرق ان کے تاریخ مقرر پائی بعد اس کے اختلاف واقع ہوا اولاد اسحاق بن ابراہیم علیہ السلام میں زمانہ نار ابراہیم سے زمانہ بعثت یوسف علیہ السلام تک اور زمانہ بعثت کے زمانہ ملک سلیمان تک اور زمانہ ملک ان کے بعثت عیسیٰ علیہ السلام تک اور زمانہ بعثت کے ان کے بعثت سیدنا وحید بننا وشفیعنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک تاریخ مقرر کئے اولاد اسماعیل نے میان کعب سے موت کعب بن بوی تک اور موت کعب بن لوی سے عام فیل تک تاریخ مقرر کئے اور عام فیل مقرر رہی یہاں تک کہ اسلام میں ہجرت انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تاریخ مقرر پائی لطیفہ عمر آدم علیہ السلام کی ہزار سال ہوئی اور درمیان انتقال علیہ السلام اور طوفان نوح علیہ السلام کے فاصلہ دو ہزار دو سو چوبیس سال کا ہے نوح بعد طوفان کے تین سو پچاس سال زندہ رہے درمیان زمانہ فتح اور ابراہیم کے دو ہزار دو سو چالیس برس کا ہے اور درمیان ابراہیم اور موسیٰ کے فاصلہ سات سو برس کا اور درمیان موسیٰ اور داود علیہ السلام باپن سو برس کا اور درمیان داود اور عیسیٰ علیہ السلام باپن سو برس کا اور درمیان عیسیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فاصلہ چھ سو بیس سال زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زمانہ خلافت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تک کوئی تاریخ جدید عہد اسلام میں

م  
تاریخ مقرر  
ہو

م  
عمر آدم  
علیہ السلام  
سے

م  
نورس  
سے آدم علیہ

م  
نورس  
سے آدم علیہ

م  
نورس  
سے آدم علیہ

خلافت کر کے نصف ربیع الاول میں فوت ہوا بعد از یزید بن معاویہ بن نذیر خلیفہ  
 ہوئے اور چالیس روز خلافت کر کے ایک خطبہ طویلہ پڑھا دے کہ اس میں بہت کچھ  
 شکایت اپنے والد کی اور اشارۃً کچھ حال اپنے جد کا بیان اور فضائل حضرت علی رضی اللہ  
 عنہ کی اور استحقاق خلافت آپ کا ذکر کئے اور فرمائے کہ میں ایسے عہدہ جلیلہ کا  
 حقوق مسلمین کے جوابدہی ہے متحمل نہیں ہو سکتا بعد خطبہ خلع خلافت فرمائے کہ بعد ان کے  
 خلافت کے دو قسم ہوئے عبداللہ بن الزبیر ابن العوام رضی اللہ عنہما نواسے حضرت سیدنا  
 ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کے بطن سے اسما بنت ابی بکر الصدیق کے کہ صحابی جلیل  
 القدر میں مکہ معظمہ میں خلیفہ ہوئے اور خلافت انکی جمیع ملک حجاز اور عراق میں  
 ہوئی اور مروان ملک شام اور مصر میں خلیفہ تھامد خلافت اس کی دس ماہ ہے  
 اور ۶۷ ہجری میں فوت ہوا اور عبدالملک فرزند مروان کا اپنی والدہ کی جائے  
 پر خلیفہ ہوا ملک مصر اور شام میں درمیان عبدالملک اور عبداللہ بن الزبیر اور  
 فرزدان کے مصعب بن الزبیر کے دو سال تک محاربہ رہا یہاں تک کہ عبدالملک نے  
 مصعب بن الزبیر کو نائب ملک عراق تھے مع ابراہیم فرزدان کے قتل کیا پھر عبدالملک نے  
 حجاج بن یوسف کو واسطے محاربہ عبداللہ بن الزبیر کے بھیجا حجاج نے لشکر کشی  
 کر کر ملک حجاز میں آیا اور محاصرہ حرم مکہ معظمہ کا کیا یہاں تک کہ ۳۷ھ میں عبداللہ  
 بن الزبیر کو قتل کیا مدت خلافت ان کی نو برس بائیس روز ہے **فائدہ** جانتا  
 چاہئے کہ حکم والد مروان کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصرار کیا اس نے  
 طایف میں سکونت اختیار کیا من بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنے عہد  
 خلافت میں اس کو حکم عود کا مدینہ طیبہ میں دے پھر اس نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے

ذکر خلافت  
معاویہ ابن زبیر

ذکر خلافت

عبداللہ بن  
الزبیر ۱۲

ذکر خلافت

مروان ۱۳

ذکر خلافت

عبدالملک بن  
مروان ۱۴

ذکر خلافت

عبداللہ بن  
الزبیر ۱۵

اتحاد پیدا کیا اور ام خالد جو زوجہ یزید تھی اس سے نکاح کیا اور کاتب معاویہ کا ہوا یہاں سے سلسلہ خلافت مروانیوں کا پیدا ہوا یہاں تک کہ اول شہر رمضان ۳۵۰ میں مروان خلیفہ ہوا الحاصل عبد الملک بن مروان جمیع ممالک مقبوضہ اسلام کا خلیفہ ہوا اور اپنا لقب موفی لامر اللہ رکھا اور اول اس نے دینار کا ضرب کیا ایک طرف اس کے قل ہو اللہ دوسری طرف لا الہ الا اللہ دینار کو طوق نقرا سے پہنایا اور اس میں لکھا کہ بہ ضرب فلان شہر کا ہے اور خارج میں طوق کے لکھا محمد رسول اللہ باہدے و دین الحق اور ایکس سال چند ماہ خلافت کیا وفات اس کی ۳۵۸ میں ہوئی من بعد ولید بن عبد الملک خلیفہ ہوا اور لقب اپنا منتقم یا اللہ رکھا اور جامع مسجد دمشق کی بنا کی ہوئی اسکی ہے چار سو صدوق طلا کے ہر صدوق میں بارہ ہزار دینار تھے بنائیں اس کے صرف کیا اور حجرہ از دوج مظہر است کے داخل مسجد نبوی کیا اور عہد میں اس کے جزیرہ اندلس اور بلاد ترک اور اکثر بلاد ہند اور سندھ فتح ہوئے اور ماہ جمادی الآخر ۳۶۰ میں وفات کیا مدت خلافت اس کی نو سال آٹھ ماہ سے من بعد اس کے سلیمان بن عبد الملک خلیفہ ہوا اس نے اپنے عہد خلافت میں اپنے قہر سبز عالیشان نہر دمشق میں تیار کیا مدت خلافت اس کی دو سال پانچ روز کم آٹھ ماہ سے وفات اس کا روز جمعہ ۳۶۹ میں ہوا ان کے من بعد عمر بن عبد العزیز بن مروان کہ ابن عم سلیمان ہے خلیفہ ہوئے کہ لقب ان کا مصون باد تھا اور خلافت انکی موافق خلافت راشدہ کے تھی اور خلفائے نبی امین نے بسبب عداوت اور بغض کے سب سیدنا علی رضی اللہ عنہ خطبہ جمعہ میں منبر کو ترک

خلافت ولید  
بن عبد الملک

خلافت سلیمان  
بن عبد الملک

خلافت عمر بن  
عبد العزیز

خلیفہ موصوف نے اس کو نکال کے مروج خلفاء اربعہ رضی اللہ عنہم مندرج فرمائے  
 جب سے آج تک خطبہ ثانیہ جمعہ میں عادت مروج صحابائے کرام رضی اللہ عنہم اور  
 قرأت آیت ان الله ياهب بالعدل والاحسان الخ جاری کئے کئے  
 اہل تواریخ کہتے ہیں کہ سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے سب خلفاء نبی امیہ کو  
 فخر و عزت حاصل ہوئی وفات ان کا پچیسویں یا بیسویں ماہ رجب ۱۰۱ھ میں ہوا  
 دو سال پانچ ماہ خلافت کی مدت بھی کہتے ہیں کہ جو وقت دفن ان کا کر خاک برابر  
 کر رہے تھے یکا یک آسمان سے یک کا غنہم پر گرا اوس میں پہنہ لکھا ہوا تھا  
 هذا امان من الله لعمر بن عبد العزيز من النار یعنی یہ کا غنہ امن کا ہے  
 طرف سے اللہ کے واسطے عمر بن عبدالعزیز کے آگے من بعد یزید بن عبدالملک  
 بن مروان بن عمر بن عبدالعزیز خلیفہ ہونے کی طبیعت ان کی ابو خالد اور لقب  
 ان کا القادر یصنع اللہ تھا وفات ان کا پچیسویں شعبان ۱۰۱ھ میں ہوا  
 مدت خلافت ان کی چار سال یک ماہ ہے من بعد ہشام بن عبدالملک  
 خلیفہ ہوا اور ماہ ربیع الثانی یا شوال ۱۰۲ھ میں وفات پایا مدت خلافت  
 ان کی انیس سال اور سات ماہ ہے اور چند روز من بعد ولید بن یزید بن  
 عبدالملک بن مروان خلیفہ ہوا بعد موت اپنے چچا کے اس واسطے کہ ولید وقت  
 موت یزید اس کے والد کے منیر تھا یزید نے اپنے برادر ہشام کو خلیفہ کیا اور  
 اور فرزند کو اپنے اس کا ولیعہد کیا یہ ولید حادۃ الآخر ۱۰۲ھ میں مقتول ہوا  
 مدت خلافت اس کی ایک سال تین ماہ یا دو ماہ میں روز سے من بعد یزید  
 بن الولید بن عبدالملک بن مروان خلیفہ ہوا کنیت اس کی ابو خالد اور

خلافت یزید  
 بن عبدالملک

خلافت ہشام  
 بن عبدالملک

خلافت ولید  
 بن یزید بن  
 عبدالملک

خلافت یزید  
 بن ولید بن  
 عبدالملک





حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ ہوئے اور قتل ہیبت سے سادات اہل مدینہ وغیرہ  
اور ہیبت انصار اور صحابیائے کرام اور جہاڑین کا دولت بنو امیہ میں ہوا اپنا خلیفہ  
بنی عباس سفلح ہے نسب اس کا عبداللہ بن محمد علی بن عبداللہ بن عباس ہے  
اس کے وقت میں بشیما رہنوا امیہ اور شکران کا قتل ہوا یہاں تک کہ حکومت اسکی  
اقصى بلاد مغرب تک پہنچی وفات اس کا اشکات چچک دسویں دایح ۳۲۱ھ کیسے  
چیتس کوا ور شہر نابار کو دار خلافت اپنا مقرر کیا اور خاتم اس کا ثقہ عبداللہ بن وہب  
یومن تھا ارباب تاریخ کہتے ہیں کہ عہد دولت عباسیہ میں فرقہ اسلام مختلف ہو  
اور رسم عرب کا دیوان خلافت سے قطع ہوا اور قوم دیلم اور ترک کو شوکت عظیم اور  
دولت کبیرہ سید ہوئی اور ملک کے کئی حصے اور ہر حصہ میں والی اس سرزمین کے  
آومیون پر ظلم اور قہر کرنا شروع کئے اور سفلح نہایت خون ریز تھا باوجود اس کے  
نہایت سخی تھا مدت خلافت اس کی چار سال اور نو ماہ ہے بعد اس کے منصور  
ابو جعفر براور سفلح بسبب ولیعہد کرنے اس کے خلیفہ ہوا اور یہ سب بنی عباس میں  
نہایت شجیع تھا اور صاحب ہیبت اور تارک لبو و لعب اور فقیہ صاحب علم تھا بسبب  
استقامت خلافت اپنے بہت خلق کو قتل کیا اور اس نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کو  
قتل قرار اختیار کرنے پر درے مارا اور قید کیا یہاں تک انتقال فرمے اور  
یہ کہتے ہیں کہ امام موصوف کو زہر دیکر شہید کیا انہوں نے خلیفہ موصوف پر بیعت کا  
حکم دے دیا تھا اور شہر بغداد بنا کر اپنا دار السلطنت بنایا تصریح اسکی عنوان  
فصل یازدہم میں مذکور ہوئی اور بسبب بخل اس کے منصور دوانقی بھی اسکو  
کہتے ہیں جمال الدین سیوطی نے یہی سے نقل کرتے ہیں کہ ۳۲۱ھ عہد منصور میں علماء

قدوین کتب حدیث اور تفسیر شروع کئے پس مکہ میں ابن اور مدینہ طیبہ میں  
سفیان ثوری کو فہم میں امام مالک میں موطا ایسا ہی ابن عروہ اور حاد بن سلمہ  
وغیرہ بصرہ میں اور یحییٰ بن میں اور امام ابو حنیفہ ثقیفہ کو اور ابن اسحاق کتاب بخاری کو  
تصنیف کئے پھر ثوری مدینہ کے بغداد اور لیث اور ابن ابیہہ پھر ابن مبارک  
اور ابو یوسف اور ابن ذہب نے تصنیف کتب کئے پھر تدوین کتب علوم نحو  
اور لغت اور تاریخ بکثرت ہونا شروع ہوئی اور قبل اس کے علما اپنے خطا سے  
مسائل علوم کرتے تھے اور کسی کے پاس کچھ صحیف جو تھے وہ مرتب نہ تھے بلکہ  
میں خلیفہ نے باعث فروج کے محمد اور ابراہیم بیہ دونوں صاحبزادے عبداللہ  
بن حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم کو ہمراہ بہت کے ملاقات اور اہل بیت  
کے قتل کیا اور سن ایک سو اٹھاون ہجری میں منصور نے اپنا نائب جو مکہ میں  
تھا اس پر حکم کیا کہ سفیان ثوری اور عباد بن کثیر کو قید کرے اور بیہ دونوں قید ہوئے  
کے بعد لوگوں نے خوف اس امر کا دلائے کہ اگر منصور مکہ میں حج کے واسطے آوے گا  
تو قتل کرے گا حق تعالیٰ میں اس کو صحت و سالم مکہ میں پہنچا یا بلکہ حالت بیماری  
میں پہنچا اور اس بیماری میں اسی سال ۱۵۰ھ میں وفات کیا کتب زبان سریانی  
و عجمی زبان عربی میں اولیٰ اسی کے عہد میں ترجمہ ہوئے چنانچہ کتاب کلید اور  
دوسرا قلیدس زبان عربی میں عہد منصور میں ترجمہ ہوئے بعد اس کے فرزند  
اس کا مہدی ابو عبداللہ محمد بن منصور خلیفہ ہوا نہایت سخی اور نیک عقیدت تھا کہ  
زیدی اور یحییٰ بن کو تہنہ کیا اور پہلے سب کے اُس نے علما کو حکم کیا کہ کتابیں  
روح میں زیدی اور یحییٰ بن کے تصنیف کئے جاویں ۱۵۱ھ میں ایک دوپرسا میں

طریق میں عمارتیں بنایا اور اسکو درست کیا اور ۶۷ء میں مسجد الحرام میں بڑی وسعت کیا اور بہت گہر خرید کر کے مسجد الحرام میں داخل کیا اور بانیسویں محرم ۶۸ء میں ایک سو و نہتر میں وفات پایا مدت خلافت اس کی گیارہ سال اور دیر باد یا دس سال یک ماہ ہے ۶۸ء میں تعمیرِ حطم کی اور اس کے دیوار کی اور فرش سنگ مرمرِ حطم میں کیا من بعد فرزند اس کا ہادی بن مہدی ابو محمد موسیٰ خلیفہ ہوا اور وہ فصیح اور ادیب اور صاحبِ ہیبت اور سطوت اور شہامت تھا ملکہ اور لہو کو دوست رکھتا تھا وفات اس کا چودھویں ربیع الاول ۶۹ء یک سو ستر میں مدت خلافت اس کی ایک سال دیر ماہ یا تین ماہ تھی اور نقش خاتم اس کا اللہ ثقہ موسیٰ وہابیوں تھا من بعد برادرِ علیی اس کا رشید ہارون ابو جعفر بن المہدی محمد بن منصور شب بخشنہ سولہ ربیع الاول ۷۰ء یک سو ستر میں ہوا اور اسی شب میں اسکو عبد الدما مون فرزند پیدا ہوا اور کوئی ایسی رات کسی زمانہ میں نہیں ہوئی کہ اسی شب میں یک خلیفہ وفات پایا اور ایک خلیفہ تولد ہوا اور ایک خلیفہ ہوا الحاصل رشید جمیل فصیح صاحبِ علم و ادب تھا اور اپنے عہد خلافت میں ہر روز سو رکعت نماز ادا کرتا اور کبھی اس کو ترک نہ کرتا مگر بسببِ رعیت کے اور اپنے خاص مال سے ہر روز ہر روز خیرات کرتا اور تعظیمِ اسلام کی کیا کرتا اور گناہوں پر اپنے روتا اور جنگ و جدال دین میں اور گفتگو بمقابلہ نص نہ پسند کرتا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم کا اسم شریف رد ہر ولیا تادہ و شریف عرض کرتا امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اس کے زمانہ خلافت میں قاضی رہے اور اسی عہد میں وفات پائے اور زبیدہ جس نے کہ مکہ منظمہ میں نہر جاری کی اس کی زوجہ

مضمی اہل تواریخ کہتے ہیں کہ عہد رشید بہت مہتر تھا اور مخلوق کو نہایت زفاہیت  
 تھی امام محمد صاحب ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہما اور امام موسیٰ الکاظم رضی اللہ عنہ اسی کے  
 عہد میں رحلت کئے اور خلیفہ رشید نے موعہ دو فرزند اپنے اور ماموں کے سفر کیا  
 اور امام مالک کی خدمت میں سماعت موٹا کیا راوی کہتے ہیں کہ جس نسخہ موٹا میں  
 رشید نے سماعت کیا وہ نسخہ خزانہ مصر میں موجود تھا اور اس نے سب سے پہلے  
 خلفاء اسلام کی کتب مندرجہ کیا اور قوالوں کے مراتب اور درجات قرار دیا  
 ذیل تاریخ ابن خلکان سے نقل کرتے ہیں کہ رشید نے امام موسیٰ الکاظم رضی اللہ  
 عنہ کو بغداد شریف میں قید کیا پھر ایک روز کو توال کو بلا کر کہا کہ میں نے خواب میں  
 ایک حبشی کو دیکھا کہ نزدیک اوس کے یک ہتیا رہے اور وہ کہتا ہے کہ اگر تو  
 موسیٰ بن جعفر کو رہا نہ کرے گا تجھ کو اس ہتیار سے بچ کر وں گا بس اب تو جا اور  
 اونکو قید سے رہا کر اور میں ہزار رہیم ان کو دے اور کہہ کہ اگر آپ کی مرضی  
 ہے تو ہمارے پاس تشریف رکھو اور اگر چاہو تو مدینہ طیبہ میں تشریف فرما ہو کو توال  
 کہتا ہے میں نے ایسا ہی کیا اور امام کی خدمت میں عرض کیا کہ یا امام میں آپ کا  
 حال نہایت عجب پایا امام فرمائے کہ میں تجھ کو اس حال سے خبر دیتا ہوں کہ کتب  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ و اصحابہ وسلم خواب میں تشریف فرما ہوئے اور ارشاد  
 فرمائے کہ اے موسیٰ تو بیکناہ قید ہے پس تو یہ کہلات کہہ کہ آج کی شب تو قید  
 میں نہ رہے گا یا سامع کل صوت و یا سابق کل فوت و یا کاسی العظام عجا  
 و منشر ہا بعد الموت اسئلک باسماک العظام و یا سماء الاعظم الا یہ  
 کس المخبون المکنون الذی لم یطلع علیہ احد من المخلوقین یا حلیماذا انما

لا یقدر علی اداءه یا ذلک العرف الذی لا یقطع مع وفه ابدًا اولاً یخصه  
له عدد اخرج عنی امام نے کوتوال کو فرمائے کہ اس کے پڑھے بعد جو تویم مال  
دیکھا واقع ہوا اور صاحب کتاب مذکور نے حیوۃ النحویان سے نقل کرتے ہیں کہ ہارون رشید کو  
کبوتر نہایت پسند تھے اور کبوتروں سے بازی کیا کرتا یک عالم نے ابی ہریرہ رضی اللہ  
عنہ اپنی اسناد دیوہیچا کر انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث روایت کئے۔

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لا سبق  
الا فی خف او حافر یعنی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مروی ہے کہ انحضرت  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائے کہ باہم دوڑنا کسی جانور دن کا جائز نہیں مگر اونٹوں کا  
اور گھوڑوں کا اتنا نقطہ صحیح حدیث میں ہے مگر وہ عالم نے خلیفہ کی خوشامد کئے  
اور جلج کا لفظ بھی بنا کر اضا فرمایا یعنی دوڑنا پرندوں کا بھی جائز ہے ہارون رشید پہنچ کر  
مال کثیر دیا جس وقت کہ وہ عالم اس کے پاس سے باہر گیا۔ خلیفہ کہا کہ قسم ہے خدا کی  
میں جانتا ہوں کہ وہ عالم جھوٹا ہے پر حکم دیا کہ وہ تمام کبوتروں کے جائز لوگوں نے  
خلیفہ کے کہے کہ کیا گناہ تھا کہ تو مجھ کے گئے خلیفہ نے کہا کہ سبب انہیں کبوتروں کے  
حضرت پر جھوٹ بولے گیا وفات ہارون رشید ۱۹۲ھ ایک سو تریانوے ہجری میں ہوا مدت  
خلافت اس کی تیس سال و دو ماہ پندرہ یا سولہ روز ہے بعد اس کے محمد امین فرزند  
ہارون رشید کا خلیفہ ہوا وہ جمیل طویل صاحب شجاعت تھا چنانچہ ایک وقت اپنے ہاتھ سے  
قتل کیا مگر بدبیر تھا کہ بعد خلافت ایسے امور کیا کہ لوگوں کے دلوں میں اس کی نفرت  
وحشت اور نفرت پیدا ہوئی یہاں تک ماہ محرم ۱۹۳ھ ایک سو اٹھیا نوے ہجری میں مقتول  
مدت خلافت اس کی چار سال اور سات ماہ ہے بعد اس کے مامون عبد اللہ

خلافت امین

خلافت مامون

ابی العباس بن ہارون رشید برادر علی بن امین کا خلیفہ ہوا ہر علم میں اوس ملکہ حاصل کیا جبکہ  
 کیرسن ہوا علوم فلاسفہ کے طرقت غفل ہوا اور علم حکمت میں مہارت پروردگار اوس نے  
 ترجمہ کتاب اقلیدس اور محیطی کیا اس باعشر سے وہ قائل خلق قرآن ہوا وہ نبی عباس میں  
 از روئے بیعت اور شجاعت اور عقل اور علم کے زیادہ تھا گیارہویں کو در باب قائل ہوئے  
 خلق قرآن کے تکلیف بہت دیا روایت ہے کہ وہ ایک رمضان میں تیس ختم قرآن کیا  
 لیکن وہ مشہور مذہب تشیع سے تھا بسبب افراد حسب اہل بیت کے دلیہد موتیں پر اور  
 اپنے کو موقوف کر کے علی الرضی بن موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ کو ولی عہد کیا یہاں تک قصد  
 کیا کہ اپنے روبرو قائم مقام اپنے علی الرضی کو کر دے چنانچہ رضی لقب حضرت کا مشہور کیا  
 ہوا مامون کا ہے چنانچہ امام علی رضی کو اپنی دختر نکاح کیا اور اوصیٰ بن کے نام سے  
 جاری کیا اور نبی عباس کو حکم دیا کہ سبر لباس پہنے اور سیاہ لباس نہ پہنے پہہ اموی بنی  
 عباس پر شاق گذر اور انہوں نے زبرائیم بن ہمدی سے بیعت کر کے مامون پر  
 خروج کئے اسی اثنا میں امام علی رضی اللہ عنہ دو سو تین میں رخصتے رہائے پس قتل  
 فرمایا اور پھر پوچھنے سے کہ دو سو اٹھارہ ہجری میں وفات کیا مدت خلافت اوسکی بیس سال  
 پانچ روز رہے نقش خاتم اوس کا عبد اللہ بن عبد اللہ تھا اور اوس کے ایام خلافت میں  
 حضرت سیدنا مسروق کرخی رضی اللہ عنہ اور ابو طلحہ بنی امیہ حسن بن زیاد دیہہ و شاگرد  
 امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے بن اور امام شافعی رحلت پائے عکلمہ ہجری دو سو چار ہجری  
 میں خلیفہ مامون نے خدیجہ بنت الحسن ابن سہیل سے نکاح کیا والد خدیجہ نے متغریب  
 شادی اپنی دختر کے اے مصارف کیا کہ کسی زمانے میں ایسے مصارف نہیں ہوئے  
 یہاں تک نام باندیوں اور گھوڑوں کے اور اون کے صفات اور جاگیر اور غلطی کے

ذکر وفات سینا  
 مسروق کرخی  
 و امام شافعی  
 رحمۃ اللہ علیہ  
 ذکر نکاح ہارون  
 خدیجہ بنت حسن  
 کے سات کرخی  
 مصارف نکاح  
 کسی زمانہ میں  
 نہیں ہوئے

کاغذوں پر لکھ کر اودن کو مشک میں باندھا اودن کو ہاشم اور کاتبین علاقہ خلافت اور عراق  
 شمار کیا پھر جس شخص کا ہاتھ جس کاغذ پر گرا وہ حیرت و سکو تسلیم کیا اور مامون پھر اس کے ہاتھ  
 ہر مامون اور لشکریوں تک حاملین اور مزدور و پیر زر کثیر خراج کیا کہ کسی شخص کو اپنے واسطے  
 یا جانوروں کے واسطے کسی چیز کو خرید کرنے کی حاجت نہیں ہوئی اور ہر امیران خلیفہ  
 خلق کثیر تھے کہ اودن کا شمار نہیں صاحب ذیل طرانی سے نقل کرتے ہیں کہ خلیفہ مامون  
 اپنے خسر کے مکان میں انیس روز رہا خلیفہ اور اس کے ہمراہیوں کا کھانا پانی کرور درہم و دو سو لکھ  
 تارکے مساجد پر بٹایا تیسری شب میں وہ دہلیج کے ساتھ بیٹھا اوقات دہلیج کی واوی سونے کی طرف میں ہڑتو کا  
 دہلیج پر شمار کیا خلیفہ مامون نے دہلیج کو کہا کہ کتنی توئی میں شمار کر دو دہلیج نے کہی ہزار میں خلیفہ نے سو  
 دہلیج کے گوہن کہا اور کہا کہ اسکو میں تجھے بخشد یا اب تو کیا چاہتی ہے واوی اسے ایسا کہی تو  
 غاوند سے بول جو کچھ چاہتے ہیں کہ تجھ کو اجازت ہو گئی دہلیج نے چاہی کہ ابراہیم بن مہدی سے  
 راضی ہونا اور اس کا جرم عفو ناجاہتی ہوں خلیفہ نے کہا کہ میں معاف کیا اور اس شب میں  
 شمع تہی عنبر کے چالیں میں کی لکشت میں بخش گئی تھی مگر مامون کو یہ بات ناپسند ہو  
 اور کہا کہ یہ اسراف ہے اور مامون نے وقت عود اپنے مکان کے ایک کرور درہم اور  
 فہم ملح جو بلبلہ و جلدہ پر واقع ہے اپنے خسر کو جاگیر دیا بعد اس کے ابراہیم المتعصم بالمدین  
 ہارون بروز وفات مامون خلیفہ ہوا کہ ہارون رشید کا نہایت منظور نظر تھا اور صاحب  
 ہمت اور شجاعت اور فتوت تھا مگر علم سے عاری تھا اس نے لہجی عقیدہ خلق قرآن پر  
 آدمیوں کو شفت میں ڈالا اور بہت مخلوق کو قتل کیا چنانچہ ۲۰۰۰ دو سو بیس ہجری میں  
 امام احمد ابن حنبل رضی اللہ عنہ کو درہ سے ضرب کیا اور اسی سن میں بغداد شریف سے  
 قتل کیا اور شہر حرمین راے طید کیا اور وہ بننا شہر مذکور کا یہ ہے کہ شمع بالمدین نے

خلافت شمع بالمدین  
 ابراہیم بن ہارون  
 شہر ۱۰۲۰

بمصر نہ کثیر تر کی غلاموں کو اطراف و اکناف سے اپنے فرغانہ اور سمرقند وغیرہ سے جمع کیا تھا  
 اور اوان کی خوراک اور پوشاک میں اموال کثیرہ صرف کرتا اور اوان کو قسم قسم کے ریشمی پوشاک  
 پہناتا اور طلائی کمر بند لگاتا پس وہ گہوڑے شہر بغداد میں دوڑاتے اور آدمیوں کو  
 تکلیف دیتے یہاں تک کہ اہل شہر بغداد تنگ ہوئے پھر اہل بغداد خلیفہ کے پاس جمع ہوئے  
 اور خلیفہ کو کہے کہ تو مع اپنے لشکر کے شہر سے چلے جا ورنہ ہم تجھ سے زمین کے خلیفہ  
 اہل بغداد سے پوچھا کہ تم مجھے مقابلہ کیونکر کرو گے انہوں نے کہا کہ تیروں سے اسما کے  
 ہم جنگ کریں گے یعنی بدو عادیوں کے خلیفہ نے کہا کہ اس تیروں کے مقابلہ کی طاقت  
 مجھ میں نہیں ہے پس یہی سبب بنا کہ شہر مدینہ کے رائے کا اور خلیفہ کا اوس کے طرف  
 نقل کرنے کا ہوا کہ ذکر السیوطی وفاة متعصم باللہ در بخیشنبہ اونیسون ربيع الاول ۶۲۸  
 دوسو ستائیس کو ہوئی کہ اوس وقت تمام اطراف و اکناف کے ملک اوس کے دست تصرف  
 میں آگئے تھے اور نقش خاتم اوس کا محمد لله الذی قیس کمثلہ شقی اور ہزار دینار  
 روزانہ کا کھانا تیار کرتا اوس کے وقت میں جمہوری استاد امام بخاری کے اور شہر حافی و فاف  
 پائے بعد اوس کے واثق باللہ بارون ابو جعفر ابو القاسم فرزند متعصم خلیفہ ہوا سیوطی  
 صوفی سے نقل کرتے ہیں کہ واثق مامون اضعف مشہور تھا بسبب ادب اور فضل کے اور  
 مامون اوس کی تعظیم کرتا اور سب فرزندوں پر اوس کو مقدم رکھتا اور اوس کو ہر فن میں راہ  
 تھی و شاعر تھا اور سب خلفاء بنی عباس سے زیادہ فن غنائین اوس کو کمال تھا  
 اور سوراگنیان اوس کو یاد دہشی ۶۲۸ دوسو ستائیس ہجری میں اشناس ترک کی سلطنت پر  
 خلیفہ کیا اور اوس کو خلعت مرصع اور تاج مرصع پہنایا سیوطی کہتے ہیں کہ اوس نے  
 اول خلیفہ سلطنت پر کیا اوس نے بھی اپنے والد کے نسبت پہر خلق قرآن پرین

واثق بن  
 مامون

واثق بن  
 مامون

واثق بن  
 مامون

واثق بن  
 مامون

واثق بن  
 مامون



آدمیوں کو بہت تکلیف دیا مگر آخر اس سے رجوع کیا وفات اس کا چوبیسویں ذی الحجہ  
 ۳۲۲ھ دو سو بیس چھری کو شہر مسکن میں ہوئی مدت خلافت اس کی پانچ سال اور نو ماہ  
 بن صاحب ذیل حمد و ثناء بن اسماعیل سے نقل کرتے ہیں کہ کوئی شخص خلفاء میں صاحب  
 انارش اور صابر زیادہ نہیں تھا اور اس کے ہی وقت میں یاجوج ماجوج کی خبر آئی جانتا تھا  
 کہ یاجوج ماجوج نبی نوع انسان اولاد سے یافت ابن نوح علیہ السلام کے ہیں کتاب  
 دائرہ میں لکھا ہے کہ واثق باللہ نے سلام ترجمان کو واسطے معائنہ مال یا جوج ماجوج کے  
 بھیجا سلام ترجمان نے دو سال چار ماہ کے بعد واپس ہوا اور سب حقیقت یا جوج ماجوج کا  
 براے العین بیان کیا پس سلام ترجمان بیان کرتے ہیں کہ خط واثق باللہ کا لیکر صاحب سریر کے  
 نزدیک منہ ہر ایون کے گیا صاحب سریر شاید کہ راہ نما اس جائے کا ہو گا اور اسکی تصریح  
 معلوم نہیں ہوئی صاحب سریر پر نے ہماری بہت تعظیم و توقیر کیا اور اپنے علاقے آدمی بھیجے  
 ہمراہ کیا پس ہم نے چلے یہاں تک کہ یک زمین طویل بدلو میں پہنچے اور اسکی مسافت  
 دس روز کے عرصہ میں قطع کئے مگر اون کے پاس ایک خیر تھی کہ جب بدلو آتی وہ چنبروں سے  
 اور جبکہ وہ زمین قطع ہوئی اور دوسری زمین آئی کہ ویران تھی کہ اس میں کچھ روئیدگی  
 تھی نہ کوئی آدمی اس میں رہتا ایک ماہ میں اس زمین کو بھی قطع کئے پھر وہاں سے چلے  
 اون قلعوں کے طرف جو سرد یا جوج سے قریب تھی تو دیکھے کہ وہ قلعہ والے فارسی اور  
 عربی میں گفتگو کرتے اور اس جائے ایک بڑا شہر ہے کہ اس کے بادشاہ کا نام خاقان  
 وہ لوگ ہمارا حال پوچھے ہم نے اون کو بیان کئے کہ میر المؤمنین خلیفہ مسدین نے ہلکے ہلکے  
 ہم بخشم خود دیکھیں پھر حاکم خلیفہ سے حال یا جوج کا بیان کریں بادشاہ وہاں سے  
 ہمراہ بیان ہم سے اور ہمارے کلام سے جو چھٹا میر المؤمنین کا حال بیان کئے متعجب ہوئے

یاجوج ماجوج

اور نہیں جانے خلیفہ کون ہے اور سیاح جیسے ایک فرسخ باقی رہی پہر پہنے اون کا دمی  
 ہمراہ لیکر چلے یہاں تک کہ دو پہاڑوں کے درمیان میں ایک میدان ایسا دیکھے کہ عرض  
 اوس کا ایک سو پچاس ذراع تھا اور اوس کے میدان کے درمیان میں ایک لوہے کا  
 دروازہ تھا کہ اوس کا طول ایک سو پچاس ذراع تھا اور اوس کے دو طرف کے چوٹ  
 لوہے کی تھی کہ عرض اوس کا پچیس ذراع تھا اور اوپر اون دو چوٹ کے لوہے کی  
 در بندی اور ہر طرف چشمہ کے دوپٹ لوہے کے ایک سے دوسرے چشمہ تک  
 بنے ہوئے ہیں کہ ایک ایک سے متصل ہے اور یہ سب کام لوہے کی اینٹھہ کا ہے کہ وہ  
 پچیس میں جمے ہوئے ہیں اور دروازہ کے دوپٹ ہیں کہ ہر پٹ کا عرض پچاس ذراع  
 اور دل اوس کا پانچ ذرع ہو گا کہ یہ دوپٹ قایم ہیں دو پہاڑیوں کے چوٹیوں پر موافق  
 اندازہ در بند کے اور دروازہ پر قفل لوہے کا ہے کہ طول اوس کا سات ذراع اور ہر طرف  
 کی دیوڑ ذراع ہے اور قفل زمین سے چالیس گز بلند ہے اور قفل کے اوپر بقا صلیہ پانچ  
 ذراع کے ایک حلقے سے قفل سے بھی طویل ہے اور حلقہ پر کوئی لوہے کی زنجیر سے  
 متعلق ہے کہ طول اوس کا دیڑ ذراع ہے اور کوئی کو بارہ دندانہ لوہے کے ہیں اور  
 نشیب میں اوس کے ایک دروازہ دوسرا ہے کہ دل اوس کا اوس ذراع ہے اور  
 طول اور کا تسو ذراع ہے یہ بھی لوہے کا ہے اور دو طرف اس دروازہ کے دو چو  
 اندر رہے ہوئے ہیں اور رئیس ان قلعوں کا ہر حصہ میں سوار ہو کر موٹا شکر عظیم اوس  
 دروازہ کے پاس آتا ہے اور شکر کے ہاتھ میں لوہے کے آلات ہوتے ہیں کہ  
 اول آلات سے اوس دروازے کو مارتے ہیں پس اوس ضرب سے زمین کو بختی ہے  
 اور سیاح جیسے جو عظیم دروازے کے ہیں وہ اس آواز کو سن کر جان لیتے ہیں کہ

یہاں نگہبان لوگ حاضر اور موجود ہیں اور بعد دروازہ ضرب کرنے کے جب سکوت  
 کر کے سنتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ دروازہ کے پیچھے سے ایک آواز مانند آواز  
 رعب و کجی آتا ہے اور نزدیک اُس کے ایک قلعے کے طول اور کمانہزار دراع ہے اور  
 بائیں پہرہ دو قلعوں کے چشمہ آب شیرین ہے اور ایک قلعہ میں بقیہ آلات بنا یعنی بڑی یلگین  
 صابون کی ہیں در او سجاے ہوئے کی اینٹیں ہیں کہ باعث زنگ کے ایک سے ایک ہلک  
 گئی ہیں اور ہر اینٹھہ اون سے دیر دراع طویل اور ایک دراع عرض اور ضخامت اوس کی  
 دو ہالٹس تھی لیکن دروازہ اور در بند رجو اوس کے اوپر ہے اور قفل ایسا معلوم ہوتا  
 کہ گویا کا یگر بھی اپنے کام سے فارغ ہوا نہ اوس کو زنگ اور نہ وہ کہنے سے اس واسطے کہ  
 اوس پر یک روغن ہے ہوا ہے کہ وہ زنگ اور گہنگی سے مانع ہے سلام ترجمان کہتے  
 ہیں کہ میں نے وہاں کے لوگوں سے دریافت کیا کہ کوئی تم میں سے کبھی یا جوج یا جوج  
 کو بھی دیکھا ہے انھوں نے کہا کہ ایک وقت دیکھ ہائے باب پر اون کی ایک عمت  
 کثیر اتنی تھی اوس وقت یک ہوئے تیز بہی اوس ہوا کے باعث تین شخص گرے وہ ہما  
 طویل تھے اور سجائے ناخن اون کو چنگل تھا اور دانت اور درارون کے مثل درندوں  
 تھے کہ وقت چاہنے کے آواز قوی مسیح ہوتی اور اون کو دو بڑے کانین تھے کہ ایک کو  
 پھاتے اور دوسرے کو اوڑتے پس سلام ترجمان نے یہہ حال کلی اون کا ایک کاغذ میں  
 لکھا اور خلیفہ واثق باللہ کے پاس رجوع کیا ایسا ایک دوسرا قصہ عجیبہ زمانہ عبدالملک میں  
 ہوا کہ صاحب ذیل دارن شور سے نقل کرتے ہیں کہ اوس میں ہارون بن رہاب سے کویت  
 ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ایک روز میں عبدالملک کے پاس گیا اور اس کے پاس یک شخص کتبہ  
 لکھا ہوا تھا لوگوں نے کہا کہ یہ شخص ہاروت ماروت کو دیکھا ہے راوی کہتے ہیں

سیرت ابن کثیر  
 واریت

کہ میں نے اس شخص سے پوچھا کیا حال دیکھے ہو سو بیان کرو جب انھوں نے بیان  
 کرنا شروع کئے تو اوس کے اسیو تھم لے کے کہے انھوں نے کہ میں لڑکا نو عمر تھا کہ اپنے  
 باپ کو پاپا بنتا اور میری والدہ مجھ کو ماما بقدر حاجت دیتے ہیں میں اوس کو بیچا اسراف  
 اسراف کرتا لیکن والدہ میری اسراف سے پرہیز کرتی تھیں سن شعور کو پہنچا والدہ  
 پر چپ کہ تم اتنا مال کثیر کہاں سے لاتے ہو والدہ نے مجھ سے کھی کہ اے بچہ میرے  
 تہ کھا اور خوش حال رہو اس کو بھیسے اس مال کا بہت کہہ رہی تیرے حق میں بہت ہے  
 مگر راوی نے کہ میں نے اپنی والدہ سے انکار کرتا رہا اور پوچھتا رہا یہ والدہ نے مجھ کو ایک  
 جبرہ میں لپی گئی کہ اوس میں بہت سامان تھا اور کئی امی میرے بچے کے عیب تیرے سام  
 اس کو کہا اور خوش رہو اور اوس کا حال مت پوچھ میں نے کہا کہ اب ضرور ہے کہ  
 میں اس بات کو معلوم کروں یہ مال کہاں سے جمع ہوا والدہ نے کہا کہ اے بچے  
 یہ سب میرے کہا اور خوش رہو اور پوچھ مت کہ یہ بات تیرے واسطے بہت شرم ہے میں  
 والدہ سے اپنے اس امین امر کیا والدہ نے کہی کہ تیرا باپ سافر تھا اور یہ مال  
 تم سے جمع کیا راوی کہتے ہیں کہ میں نے اوس مال سے کچھ تھوڑا اور صرف کیا اور  
 چند تھوڑی گزری پہر میں نے فکر کیا اور کہا کہ قریب ہے کہ یہ سب مال جاتا رہے  
 اور فنا ہو جاوے مجھ کو پتا ہے کہ سحر سحر کیون تاکہ جیسا میرے باپ نے مال جمع کیا  
 میں بھی جمع کروں پہر میں نے اپنی والدہ سے کہا کہ تمام دنیا میں کوئی ایسا دوست  
 میرے والد کا ہے کہ سب مل نہیں والدہ نے کہی کہ ہاں فلاں شخص ہے  
 فلاں شہر میں رہتا ہے پس میں نے اوس شہر میں سفر کیا اور اوس کے پاس آکر  
 اہم کیا اوس نے کہا تم کوئی بہر میں نے کہا کہ میں فلاں بن فلاں اوس نے کہا کہ



کہ کیا حال تھا راہو امین جو وقت کہ اللہ کا نام لیا تنہا ایسا کئے اونھوں کہے کہ ہم نے جسے  
 کہ عرش کے نیچے سے نکلے میں ذکر آہی ہمیں سننے پہ انھوں نے پوچھے کہ تم کس نبی  
 کی امت ہو میں نے کہا کہ امت نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوں اونھوں پوچھے کیا  
 حضرت یسوع ہو میں نے کہا کہ ہاں انھوں نے پوچھے کہ سب آدمیوں کا  
 اتفاق ایک ہی شخص پر ہے یا وہ مختلف ہیں میں نے کہا کہ سب آدمی ایک ہی شخص پر  
 متفق ہیں اون کو یہ بات سن کر رنج ہوا پہ انھوں نے پوچھا کہ لوگوں کا حال میں تمہیں  
 کیا ہے میں نے کہا کہ آپس میں حال برا ہے زیادہ غوغا اس بات سے ہوئے پہ انھوں  
 نے پوچھا کہ عمارات بکیرہ طبرہ تک پہنچے یا نہیں میں نے کہا کہ نہیں پہنچے اون کو  
 اس بات سے رنج ہوا میں نے پوچھا کہ تمہارا کیا حال ہے کہ جبہ جب تکو خبر دیا کہ  
 لوگ سب ایک شخص پر مجتمع ہیں تکو یہ بات سے رنج ہوا انھوں نے کہا کہ قیامت نزدیک  
 نہ ہوگی جب تک لوگ ایک شخص پر جمع رہیں گے پہ میں نے کہا کہ کیا حال ہے تمہارا  
 کہ جس وقت میں تکو اطلاع دیا کہ اسپین مال آدمیوں کا اجماع نہیں انھوں نے  
 کہا کہ ہکو اس بات سے امید ہوئی کہ قیامت قریب ہوئی پہ میں نے کہا کہ جو وقت کہ  
 میں نے کہا عمارات بکیرہ طبرہ کو نہیں پہنچے تکو یہ سن کر رنج ہوا انھوں نے کہا کہ  
 قیامت ہر چند قائم نہ ہوگی جب تک عمارات بکیرہ طبرہ کو نہیں پہنچیں پہ میں نے اون  
 کہ تم دونوں مجھے کچھ وصیت کرو انھوں نے کہا کہ اگر تم قادر اس بات پر ہو تو  
 سخن کرو کہ موت یقینی ہے انتہی مضمون ذیل ہاروت و ماروت پہند فرشتے ہیں کہ  
 باعث گناہ اون کے عذاب دنیا میں مقرر ہوا اور جب قیامت آوے گی خلاصی  
 اون کی ہوگی باعث اون کے آخر خوشی کا ہوا قرب قیامت بھی ہے ہر چند کہ یہ قصہ

مناسب احوال عبدالملک ابن مروان سے کہ کتاب ہے مگر چونکہ قصہ یا عوج یا عوج اور  
 حال یا روت یا روت ہر دو قرآن میں مذکور ہے اور ذکر اوں کا تصدیق قرآن سے  
 ہے اس مناسب سے ہر دو ایک مقام میں مذکور ہوئے واللہ اعلم بہ ہر دو کا  
 متوکل علی اللہ والفضل ابن شعمہ باللہ خلیفہ ہوا اوس کا میل طریقہ سنت جماعت کے  
 طرف ہوا اور جو خلق قرآن وغیرہ جو طریقہ اعتزال ابا اسلمہ پیدا کئے تھے اوسکو چھوڑ دیا  
 اور لوگوں کو جو مشقت بہ عقیدہ خلق قرآن وغیرہ تھے اوسکو دور کیا اس باعث سے کہ  
 اوسکی تعریف زبان زد خلق ہوئی یہاں تک کہ بعضوں نے کہا کہ سیدنا ابوبکر الصدیق  
 قتل مرتدین کئے اور عمر ابن عبدالعزیز رد مظالم کئے اور متوکل نے اہل سنت کیا خرید کہ  
 مذہب اعتزال سے باز آیا لیکن مذہب خوارج ہوا اس واسطے کہ دو سو مینتیس مین  
 حکم کیا کہ نزار بن ابی اسلمہ رضی اللہ عنہ کے ہدم کئے جاویں اور آدمیوں کو  
 آپ کی زیارت سے منع کیا اور ۲۲ لاکھ دو سو بیالیس مین ملک حلب مین ماہ رمضان  
 ایک یزیدہ ظاہر ہوا اور بار بار بلند چالیس بار کہا یا معاشر الناس اتقوا اللہ اللہ  
 اللہ پر دوسرے روز بھی اگر ایسا ہی کیا اور اس پر پانسوا آدمی گواہی دئے اوس کے  
 وقت مین امام احمد ابن حنبل صاحب اور ابراہیم ابن المنذر انتقال فرمائے ترکون  
 اوس سے انحراف کئے اور اوس کے فرزند جو مستنصر تھا اوس سے سازش کر کے  
 پانچوین شوال ۲۲۸ لاکھ دو سو سینتالیس ہجری کو قتل کئے مدت خلافت اسکی چودہ برس  
 نو ماہ تھے سیوطی لکھے مین کہ بعد قتل جنوں نے خلیفہ کو خواب میں دیکھے اور پوچھے کہ  
 حق تعالیٰ تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا خلیفہ نے کہا کہ مجھ کو سبب تہوڑی مدت کے زندہ  
 کرنے سے بخشد یا صاحب ذیل لکھتے مین کہ متوکل نے باعث عداوت و لعن کے قبر فرمایا

من  
 خدمت متوکل  
 علیہ السلام

من  
 خدمت متوکل  
 علیہ السلام

من  
 خدمت متوکل  
 علیہ السلام

[illegible]

خلافت  
مستقیم

فصل اول  
در بیان  
مقدمه

مفتی محمد شفیع





آرمیوں کی کیا اور سیدنا عثمان اور سیدنا علی وسیدتنا عائشہ اور معاویہ اور عسک  
وزیر رضی اللہ عنہم کے شان میں بے ادبی کرتا اور عبد میں اسی خلیفہ کے دعوت  
مہدی عبد اللہ بن عقبہ جد نبی عبد خلفائے مصر میں جو روافض ہیں دعوائے اوجا  
یمن میں قائم ہو اہر وہاں سے ہمراہ قبیلہ کنانہ کے مصر میں گیا جبکہ اون سے  
اطاعت پایا پھر اون کو لیکر مغرب میں گیا یہاں اول شان مہدی عبد اللہ ہے وفات  
اوس کی ۱۹۷ھ دوسوا سواسی اور مدت خلافت اس کی ۲۳ سال ہے اور  
اوس کے وقت میں امام نجاری اور سلم اور ابو داود اور ابن ماجہ اور ابو یزید بسطام  
رحمۃ اللہ علیہم وفات پائے بعد اوس کے معتقد باللہ احمد ابو العباس بن ولی عبد  
الموفق طلحہ المشوکل جعفر ابن مقصم خلیفہ ہوا اور پہنچے شخص صاحب  
عقل تھا کہ بنی عباس میں کیتا تھا تنہا شیر پر حملہ کرتا پہلے سال اپنی خلافت کے  
کتب فروشوں کو کتب فلاسفہ وغیرہ کی بیع سے منع کیا اور قحطہ کو اور اہل نجار  
کو حکم کیا کہ ہستون میں نہ بیٹھیں اور ۱۹۷ھ دوسوا سواسی میں مہدی ساجد خلفا  
فروان میں داخل ہوا اور صاحب افریقیہ میں اور اوس میں جنگ واقع ہو ا اور  
اسی سن میں دارالہنۃ مکہ معظمہ کا توڑ کر مسجد الحرام میں شریک کیا اور ۱۹۷ھ  
دوسو چوراسی میں لعن امیہ معاویہ کا ارادہ کیا لیکن عبد اللہ وزیر کی فہمائش  
باز رہا وفات اوسکی بائیسویں ربیع الآخر ۱۹۷ھ دوسوا سوا سوا سوا سوا سوا  
مدت خلافت نو سال اور نو ماہ ہے اوس کے عہد میں ابو محمد سہیل بن عبد اللہ  
التسری قدس سرہ اور عافہ زہیر بن حرب النسائی وفات پائے بعد اوس کے  
مکتفی باسند ابو حسن علی بن معتقد خلیفہ ہوا نہایت صاحب حسن و جمال اوس کا

ف  
ذکر وفات امام نجاری

اور سلم اور ابو داود

توزیہ اور ابن ماجہ

اور ابو یزید بسطام

رحمۃ اللہ علیہ

ف  
بیر خلافت معتقد باللہ

ف  
انیدہ راجل بن

مدو کا مسیحا

مین ۱۹۷ھ

ف  
ذکر خلافت معتقد باللہ

کہ جن و جمال اوسکا ضرب المثل تھا اور صاحب خصال حسنہ تھا اوس کے والد نے  
 کئی مقام پہنچا دیے تھے اور اوس کے واسطے تیار کیا تھا اوس نے اوس جیسے پر مساجد تیار کیا اور  
 باغین وغیرہ آدمیوں کے جو اوس کے والد نے ظلم لیا تھا اوس نے واپس کیا  
 ایسے فضیلتوں سے کہ بیٹوں کے نزدیک نہایت دوست ہوا اور لوگ اوس کو  
 وعدہ دیتے تھے اور بارہویں ذی قعدہ ۳۹۲ھ دو سو پچانوے ہجری میں وفات کیا  
 مدت خلافت اوسکی چھ سال اور چھ ماہ ہے بعد اوس کے مقتدر باللہ ابو الفضل حفص  
 بن المعتمد خلیفہ ہوا کہ اوسکی عمر تیرہ سال کی تھی باعث صغر سنی خلیفہ کے عباس  
 بن حسن وزیر نے باتفاق یک جماعت عبداللہ بن معمر باللہ سے بیعت کیا اور  
 مقتدر کو خلع خلافت کے من بعد لوگوں نے مقتدر کی حمایت کی یہاں تک  
 عبداللہ بن معمر قید ہوا اور مر گیا اوسوقت مقتدر پر اعر خلافت قائم ہوا مگر مقتدر  
 ابوالحسن علی بن محمد بن الفرات کو خلیفہ کیا وہ صاحب عدل تھا اوس کے سب  
 امور خلافت تفویض کیا اور آپ مشغول بہ لہو و لعب ہوا اور بیت خزانوں کو  
 تلف کیا اور اوسے سن میں مہدی فاطمی کا مغرب میں غلبہ ہوا اور امامت اور  
 خلافت اوس کی مشہور ہوئی اور آدمیوں میں اوس نے عدل و احسان شروع  
 کیا اوسکی حکومت اور شوکت ملک مغرب میں زیادہ اور اسی نیا رخ سے ملک مغرب  
 بنی عباس کے حکم سے نکل گیا اور خلافت عباسیہ کے انتظام میں فتور واقع ہوا وہی  
 کہتے ہیں کہ باعث صغر سنی کے عہد مقتدر میں بہت خلل خلافت عباسیہ میں واقع  
 ہوئے یہاں تک کہ تین سو ایک میں مہدی فاطمی نے چالیس ہزار شکر  
 بزرگ کا لشکر مصر پر حملہ کیا اور اسکندریہ پر قابض ہوا تین سو اٹھ ہجری میں دولت

ف  
 مقتدر  
 باللہ

ف  
 مقتدر  
 باللہ

عباسیہ کا حال نہایت تباہ ہوا سن تین سو ایک میں <sup>دس</sup> اونٹ پر نیا ڈسٹر لفعین  
 حسین حلاج منصور داخل ہوئے اور اوان کے نسبت یہ اشتہار دئے کہ وہ قایل ہیں  
 کہ حق تعالیٰ احسام میں حلول کرتا ہے علمائے آن کر اونسے مباحثہ کئے اور ان کو قید کئے  
 پہلے تین سو میں قاضی ابی عمر نے اور فقہاء اور علمائے قزوئے دئے کہ یہ جلال الدین  
 پیراوس سن میں علمائے اوان کو قتل کیا مگر اوراق عرض کرتا ہے کہ شیخ جلال الدین  
 سیوطی حسین حلاج رحمۃ اللہ علیہ سے عقیدت رکھتے ہیں اس واسطے اپنی تاریخ میں لکھتے  
 ہیں کہ حسین حلاج کے احوال میں کئی حالات ہیں کہ لوگوں نے اسکو جدا کا نہ تصنیف  
 کئے ہیں اور <sup>دس</sup> تین سو میں قوم نبی قرطہ نقلی کہ اوان کا فساد بہت ہوا اور خلیفہ اوان  
 مقابلہ سے عاجز آیا اور اوان کے خوف سے کئی سال تک حلاج مکہ فشر داخل نہیں ہوئے  
 اور اہل مکہ کو مکہ سے خارج کر دئے اور <sup>دس</sup> تین سو سترہ میں داخل مسجد الحرام حجاج کو قتل  
 کئے اور لاشیں اونکی میرز مزمین ڈالدئے اور حجر اسود کو اول توڑے بعد اوس کے اسکو  
 اوکھڑے اور مکہ منظرہ میں گیارہ روز بکر حجر اسود اپنے ہمراہ لیکر چلے گئے پیر دس برس تک  
 حجر اسود اوان کے پاس رہا اور خلافت مطیع باللہ میں حجر اسود کا عود ہوا اور وہ اپنے  
 مقام میں نصب ہوا شیخ سیوطی کہتے ہیں کہ اس طور منقول ہے کہ جب قرطہ نے حجر  
 اسود کو لے گئے چالیس اونٹ اسکی بار برداری میں ہا کئے اور جبکہ راوہ حجر اسود کے  
 عود کا کئے حجر اسود کو ضعیف نا توان اونٹ پر رکھ کر لائے وہ اونٹ تازہ توانا ہوا محمد  
 ابن الربیع بن سلیمان سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ میں قرطہ کے سال میں  
 مکہ منظرہ میں تھا اوان سے سے ایک شخص میزاب کو بکے قلعے کے واسطے لیک گیا اور میں  
 اسکو دیکھ رہا تھا پس میرا مبر جاتا رہا اور میں کہا کہ حق تعالیٰ تو برو بار ہے پس وہ مرو

ف  
 پیر دس برس  
 حجاج اسو  
 کے حکم سے

ف  
 عود کا حجر اسود  
 کے منظرہ میں  
 نصب ہوا  
 پہلے تھا

ف  
 دس برس  
 حجاج اسو

اپنے سر کے بل گرا اور مر گیا اور ابو طاہر قمری کو اس کے فلاح نہ ہوا اور چمکے  
 اوس کا جسد پارہ پارہ ہوا اور مر گیا اکمال مقتدر بالمدح الراجی اور حیدر العقل تھا لیکن  
 شہوات اور لذات کے طرف مشغول تھا صاحب ذیل روایت کرتے ہیں کہ خلیفہ مقتدر  
 بالمدح مبلغ و یکدیگر با قرامطہ کو دیکر حجر اسود لاوین قرامطہ نے مثل حجر اسود کے دو پتھر  
 لپھار کیا جبکہ رسول خلیفہ حجر اسود کو لینے کو آیا وہ سنگ مصنوع اوس کے روبرو رکھنے  
 جبکہ رسول خلیفہ لینا لینا چاہا رسول خلیفہ نے ان قرامطہ کو کہا کہ ہمارے حجر اسود کے  
 دو علامتیں ہیں کہ وہ آگ میں نہیں جلتا اور پانی میں نہیں غرق ہوتا پس حقیقت کہ اون  
 حجر وں کو آگ میں رکھ دے تو قریب تھا کہ وہ شق ہو جاوے پھر کچھ پانی میں رکھے  
 تو غرق ہو گئے بعد جبکہ حجر اسود اصلی کو لاسے نہ وہ پہلے ہی میں غرق ہوا اور نہ وہ  
 آگ میں جلا تا بیسویں شوال ۳۲۰ میں سو بیس ہجری میں قتل ہوا مدت خلافت اوسکی  
 چوبیس سال اور گیارہ دن ہے اوس کے ایام میں شیخ جنید بغدادی اور نائی  
 صاحب منن رضی اللہ عنہما وفات کئے بعد اوس کے اقامہ بالمدح ابو المنصور محمد ابن المعتض  
 بن طلحہ بن المتوکل خلیفہ ہوا وہ نہایت خوریز بد خصلت متکون مزاج و ایم الخمر تہا چھی  
 جمادی الاول ۳۲۰ میں سو بائیس خلع خلافت سے ہوا اور حالت جس میں ۳۲۰  
 تین سو اونچالیس میں وفات کیا اور اوس کے عہد میں امام علی حادی شیخ الخلیفہ وغیرہ  
 انتقال کئے بعد خلع اوس کے رضی اللہ عنہ بالمدح ابو العباس محمد بن المعتض ابن المعتض طلحہ بن  
 المتوکل خلیفہ ہوا اور وہ سخی کریم ادیب شاعر محب علماء تھا اور طریقہ اوس کا طریقہ قدام  
 تھا اور وہ آخر خلیفہ کدند بیر فوج اور اموال میں یکتا ہوا کہ بعد اوس کے کوئی ایسا  
 خلیفہ نہ رہا نہ اختلاف راضی کو بعد خلع خلافت قاہر ۳۲۰ میں سو بائیس میں ہوئی اوس

ف  
خلافت قاہر  
بالمدح

ف  
خلافت راضی  
بالمدح

سن میں مہدی جہد خلافت المعمرین انتقال کیا برجنہ جاہلین اور کو خلفاء فاطمی  
 کہتے ہیں اس واسطے اور کو نبی فاطمہ ہونے کا دعوے تھا مگر یہ سب غلط ہے اسوا  
 کہ جہد مہدی کا جو سی کا اور نام اوس کا عبد اللہ تھا اور وہ بلاد مغرب میں داخل ہو کر  
 دعوے کیا کہ آپ علوی ہوں اور کوئی علما اوس کے نسب میں سے نہیں جانتے  
 اور وہ نہایت بیدین تھا اور حریف تھا اس امر کا کہ ملت اسلام زایل ہو جاوے اور  
 ۳۲۳ھ میں سوچو میں سے اختلاف امور خلافت عباسیہ میں پیدا ہو یہاں تک کہ ۳۲۳ھ  
 تین سو چھیس میں نہایت اختلاف ہوا کہ ہر جائے کا عامل اوس جائے کا مختار ہوا اور  
 اور محاصل ملک کا خلیفہ کے پاس آنا موقوف ہوا اور خلیفہ راضی باللہ کے ہاتھ میں  
 سواے بغداد اور سواد کے نہ رہا پس اوس کے وقت امیر المؤمنین تین ہوئی اور اندلس  
 میں امیر عبدالرحمن بن محمد الدموئی اپنے تین امیر المؤمنین کہلایا اور مہدی محمدی عبیدی  
 فیروان میں اور عیسیٰ بغداد میں ۳۲۳ھ میں سو بائیس سے تین سو ستائیس ۳۲۳ھ تک  
 حج کعبۃ اللہ اہل بغداد کا باعث قوم قرطرب کے موقوف ہو پس سن تنائیس میں  
 ابوعلی عمر ابن یحییٰ نے قرطرب کو اس باب میں لکھا پھر قرطربی نے فی اونت پہنچ دینا  
 مقرر کر کے اذن حج کا دیا سبوطی کہتے ہیں کہ پہلے حجاج سے خراج لینا اسی کے  
 وقت سے جاری ہوا بعد اس کے متقی باللہ ابراہیم ہوا اور وہ نہایت عابد اور بہت  
 روزہ دار تھا کہ مقولہ تھا کہ ہفتیشیں سواے کلام اللہ کے نہیں چاہتا مگر فقط وہ  
 نام کا خلیفہ تھا اور تدبیر مملکت ابن عبداللہ احمد بن علی الکوفی کے واسطے تھی اور  
 خلافت سابقہ کے امور میں اوس نے کچھ تغیر اور تبدیلی نہیں کیا خلع خلافت اوس کا  
 ۳۳۳ھ میں متوفی اور وفات اس کی ۳۵۳ھ میں تین سو اسی میں ہو پیدا اوس کے خلع کی

فنا  
 وزیر خلافت  
 فاطمین کا سوا

فنا  
 خلافت مہدی  
 خلفائے فاطمی  
 متوفی ۳۲۳ھ

فنا  
 وزیر استرجاج  
 خراج لینے  
 خلافت متقی  
 باللہ

مستکنفی باللہ عبد اللہ ابن المکلفی باللہ خلیفہ ہوا بعد مہدی معز الدولہ جو اوس کا امیر تھا  
 خلیفہ پر غالب ہوا ایحان تک پہنچ ہزار و ہستم روزانہ خلیفہ کو دیکر خانہ نشین کی مدت خلافت  
 اوسکی ماہ جادی الثانی ۳۳۲ تین سو چوبیس مین ہوئی اور وفات اوسکا ۳۳۳  
 تین سو اتریس مین بعد خلق خلافت ۳۳۲ تین سو چوبیس مین مطیع باللہ ابن مقتدر باللہ  
 خلیفہ ہوا اور معز الدولہ نے سو دینار روزنہ اوس کے مقرر کیا اور خلیفہ کو کچھ دخل  
 مملکت مین نہیں تھا اور ۳۳۲ تین سو چوبیس مین انشید صاحب مصروف ہوا اور نام  
 اوسکا محمد بن طغ الفرغانی تھا اور خشید معنی اوس کے شہنشاہ ہے اور لقب ہر بادشاہ  
 ملک فرغان کا ہے جیسا کہ امجد لقب بادشاہ طبرستان کا ہے اور وصول لقب ہے  
 بادشاہ ملک جرجان کا اور غاقان لقب ہے بادشاہ ملک ترک اور لقب ہے بادشاہ  
 ملک اشتر کا اور ستہ و سامان لقب ہے بادشاہ سمرقند کا اور خشید مر و شجاع تھا  
 اور صاحب بیہیت لقب تھا قاہر باللہ سے آگے والے مصر جو اتھا اوس کے آئندہ  
 غلام تھے اور اوسکی سن مین قائم عبیدی فوت ہوا اور بعد اوس کے ولی عہد فرزند  
 اوس کا منصور باللہ خلیفہ ہوا اور قائم ایمن والد سے ہی میدین زاید ہوا اور ۳۳۹  
 تین سو اونچالیس ہجری مین حجر اسود اعلاءہ اپنے موضع اول پر ہوا اور اوس کیو  
 طوق نقروی بنایا گیا اور ۷۳۵ حجر اسود جیٹ گیا اور محمد ابن نافع خراسانی کہتے ہیں کہ  
 حجر اسود بعد شیع ہونے کے تامل سے جو دیکھا تو سیاہی فقط اوس کے سر مین تھی  
 باقی سفید تھا اور طول اوس کا بقدر یک ذراع کے تھا اور اوسکی سن مین منصور باللہ  
 عبیدی فوت ہوا اوس کی جاسے پر فرزند اوسکا بعد ولی عہد ہونے کے قائم ہوا اور  
 لقب اوس کا منصور لدین اللہ قرار پایا اوس نے قاہرہ مصر بنا کیا اور منصور باللہ نیک

خلافت سکونی کا  
 عباسی

خلافت مطیع کا  
 عباسی

حجر اسود کا  
 مقام چار باب

حجر خاتم النبیین

سیرت تھا اپنے والد کے بعد ظلم و زیادتی کو اس نے چھوڑ دیا پس آدمیوں نے اس سے  
 محبت پیدا کئے اور منصور کا بیٹا بھی ایک سیرت ہوا اور عہد میں مطیع کے ۱۵۳۳ میں  
 ایک اون بھری میں بعض قوم بطریقہ الامن نے ناصر الدولہ ابن حمدان کے طرف دشمنوں کو  
 پہنچے کہ وہ بلوڑ کے جانب میں اپس میں ملحق اور متصل تھے اور عمر اون کی پچیس سال کی  
 تھی لیکن اون کو دوشکم اور دوناں اور دودمعدہ تھے اور دونوں کی بہوک پیاس  
 اور حاجت بشری کا وقت بھی مختلف تھا اور ہر کے واسطے دو ہات اور دوران اور  
 دوساق تھے وعضو تناسل تھے اور ایک اوس میں رغبت عورتوں کے طرف اور  
 دوسرا مرد کے جانب کرتا پہر ایک شخص اون میں سے مر گیا اور دوسرا زبردہ راکھ  
 روز زندہ رہا پس مردہ بدبو سے پیدا کیا اوس وقت ناصر الدولہ نے اٹھایا کو جمع کیا کہ  
 مردہ کو زندہ سے جدا کریں مگر اطبا او سپر قادر نہیں ہوئے پہر زندہ ہی بدبو سے  
 میت کے مریض ہوا اور مر گیا پھر اوراق عرض کرتا ہے کہ وزرا اور امرا کا لقب عہد  
 مطیع کے ناصر الدولہ سیف الدولہ مغر الدولہ ہوا کہ سابق میں سے خلیفہ کے عہد میں  
 وزیر کا پہر لقب دکنے میں نہیں آیا معلوم یہ ہوتا ہے کہ پہر لقب اوسی کے عہد سے  
 ایجاد ہوا وہ طریقہ کج تک سلاطین اسلام میں جاری ہے ششہ تین سو  
 ستاد میں بادشاہ قرامطی نے دمشق لیا اور اسی سن میں کوی ملک شام  
 اور ملک مصر سے حج کو نہیں گیا پہر اوس نے ارادہ کیا کہ مصر یو سے پس مغرب اللہ خلیفہ  
 عبیدی نے مصر لیا اوس وقت بالکلہ رخص اقلیم مغرب اور مصر اور ملک عراق میں ظلم ہوا  
 اور وجہ اوس کا پہر ہوا کہ کافر خشییدی صاحب مصر شوق کہ مرا انتظام میں فتور ہوا  
 اور مال کی قلت ہوئی کہ شکر بر طرف ہوئے پہر ایک جماعت نے مغرب کے پاس خط لکھا

فصل  
 در عیبت  
 و بیعت  
 و بیعت

فصل  
 در ارتداد  
 و کفر  
 و کفر

کہ شک بھیسے اور وہ لوگ ملک مصر اوس کے تقویض کریں اور معز باللہ نے اپنا علم  
جو بزم تہذیب تھا ہندو سوار پر کر کے بھیجے اور مالک مصر ہوا اور مصر میں دارالامانت معز  
باللہ کے رہے۔ اسی نے بابر کیا گشتہ تین سواون سو بھری مصر میں اور سن سات وشت  
سودھن پر خطم دیا کہ ازان میں حی علی اخیر العمل کہیں اور یہ امر جاری ہی ہوا اور ۳۳  
تین سو ترستہ میں مطیع نے خانا خلافت کر کے اپنے فرزند طالع اللہ کو خلافت تقویض  
کیا اور ۳۳ تہ تین سو چوسٹ میں وفات کیا اور اوس کے عہد میں ابوبکر شبلی  
رضی اللہ عنہ اور کرنی شیخ حنیفہ اور ابن جہان صاحب صحیح وفات کئے من بعد  
طالع باللہ ابوبکر عبدالکریم ابن مطیع خلیفہ ہوا اول سال خلافت یعنی ۳۳ تہ تین سو  
ترستہ بھری میں خطبہ عباسیہ حرمین شریفین سے آئندہ گیا اور خطبہ معز لدین اللہ  
خلیفہ جدیدی کا پڑھا گیا پھر ۳۳ تہ تین سو چوسٹ بھری میں عقد الدولہ نے طالع کے  
طرف سے اراکین میں اشتہار جاری کیا کہ عقد الدولہ پر امور خلافت مستقر ہیں اس  
باعث سے غما میں عقد الدولہ اور طالع کے کچھ رنج ہوا ہو اس باعث سے طالع کا  
خطبہ بغداد سے موقوف ہوا بعد ایک ماہ چند روز کے پھر جاری ہوا اور اسی  
سن میں رقص مصر اور شام اور مشرق اور مغرب میں شایع ہوا اور جانب خلیفہ  
عبیدی سے منادی ہوئی کہ تراویح موقوف کی گئی پھر تین سو ترستہ ۳۳ تہ  
کو طالع باللہ نے عقد الدولہ کو خلعت سلطنت پہنا نا اور تاج جوہر اس کے  
سر پر رکھا اور اپنا ولی عہد کیا مگر سن بہتر عقد الدولہ مر گیا طالع نے اوسکی بجائے  
پر اوس کے فرزند مصام الدولہ کو ولی عہد کیا اور ۳۳ تہ تین سو کیا سی میں خطم خلافت  
طالع باللہ سے ہوا اور ۳۳ تہ تین سو تریانوے میں اوس کا وفات ہوا مدت

ف  
بیان ابتدا حویلی  
حسن العیون اذان  
میں اہل تشیع کے  
پاس جاری ہوئے  
وہ خلافت  
طالع اللہ کا  
ف  
وفات شبلی  
ورجی

ف  
بیان ابتدا شام  
ہونا سبب رقص  
مصر اور شام اور  
مشرق اور مغرب  
میں ۳۳ تہ



خلافت اوسکی سترہ سال اور نو ماہ ہے پھر قادر باندہ صاحب بن اسحاق بن المقتدر  
 خلیفہ ہوا اور شیعہ خاص و عام اور تہجد گزار اور کثیر الصدقات تھا اور اس نے  
 کتاب علم اصول فقہ میں بھی تصنیف کیا کہ فضایل صحابہ اور تکفیر معتزلہ اور قائلین  
 بخلق قرآن کے کیا اور یہ ہر جمعہ میں پڑھے جاتا ہے ۲۲۰ سال کا رہا اور اسی میں قادر باندہ  
 وفات کیا مدت خلافت اوس کی اکتالیس سال تین ماہ میں اور قادر باندہ کی  
 خلافت میں سلطنت سلطان محمد بن سبکتگین کے اور غلبہ اوس کا خراسان پر  
 ہوا وفات اوس کی ماہ دیکھو ۲۲۰ سال کا رہا اور بویالیس ہجری مدت خلافت اوسکی اکتالیس  
 سال ہوئی بعد اوس کے قایم بامر ابد بن قادر باندہ خلیفہ ہوا اپنے شخص صاحب حال  
 دیندار تھا صاحب یقین بنی اور ادیب عادل تھا پندرستہ چار سو پچاس ہجری کو  
 بسا سیری تنگی بناد میں داخل ہوا اور اوس کے ساتھ مصری جنڈے تھے پہلوان  
 تک جنگ فیما بین اوس کے اور خلیفہ کو رہا یہاں تک کہ اوس نے خلیفہ کو گرفت  
 کر لیا اور اوس کو شہر فرغانہ میں لیا کر حبس کیا پھر طغریک نے بسا سیری پر فوج کشی  
 کیا اور بسا سیری کو قتل کر کے سر اوس کا بغداد شریف میں بھیجا اور خلیفہ کو اطلاع  
 میں بھیجا اور ۲۲۰ سال چار سو اٹھائیس ہجری میں طاہری عبیدی صاحب مصروفیت ہوا  
 اور جاے اوسکی مستنیر فرزند اوس کا قایم ہوا اور ساٹ برس چار ماہ خلافت کیا  
 دہی کہتے ہیں کہ کوی خلیفہ یا سلطان کو میں نہیں جاتا ہوں کہ اتنی مدت تک  
 خلافت کیا اور ۲۵۰ سال چار سو اٹھاون میں ایک لڑکی باب المازن میں پیدا ہوئی  
 کہ اوس کو دو صورت اور دوسرا درد کر دین تھیں اور اوس سن میں ایک ستارہ  
 چمکا کہ اسی سے ایک شب میں شعل عظیم مشعل چاند کے نکلی کہ اوس سے

ف  
 خلافت عباسیہ  
 ۲۵۰

ف  
 خلافت عباسیہ  
 ۲۵۰

ف  
 پیدائش  
 عجیب  
 روچہ اور زہر  
 خیر و خیر  
 نوری کا اوس سے

آدمیوں کو ہیبت پیدا ہوئی اور وہ دس رات تک ویسا ہی رہا پھر بعد اوس کے  
 روشنی کم ہونے لگی یہاں تک کہ وہ ستارہ غایب ہو گیا اور ۶۲ھ چار سو با  
 جھری بن امیر مکہ نے سلطان اب ارسلان کو لکھا کہ خطبہ عباسیہ قائم اور خطبہ  
 شامی مصری کا موقوف ہوا اور اذان میں حق علی خیر العمل متروک ہوا  
 اور ۶۵ھ چار سو پینسٹ بھری میں سلطان اب ارسلان مقتول ہوا اور اوسکی  
 جگہ پر اوس کا فرزند ملک شاہ ہوا اور پنا لقب جلال الدولہ رکھا اور تدبیر ملک  
 نظام الملک کو تفویض کیا اور اوسکو قطب بہ اتا بہ کیا اور معنے اتا بہ امیر والد کے  
 ہیں اور پہلے لقب اتا بہ اسی سے ابتدا ہوا اور ۶۶ھ چار سو پینسٹ میں خلیفہ مر گیا  
 اور مدت خلافت اسکی پتیسائیس سال میں اوس کے عہد میں قندور شیعہ احنفہ  
 اور ابو علی ابن سینا شیخ الفلاسہ اور ابو نعیم صاحب اور ابو طیب الطبری ابن  
 عبد اللہ اور قاضی ریضاوی اور سلطان محمد بن سبکتگین وفات کے پہلے مقتول ہوا اور  
 ابو القاسم عبداللہ بن محمد بن القاسم بامر اللہ خلیفہ ہوا کہ سن اوسکا وقت خلافت  
 انیس برس تین ماہ تھا اور اوس کے وقت میں خیرات کثیرہ ظاہر ہوئی اور آٹھ  
 سنہ شہرون میں پیدا ہوئے اور بہت سے امور شجر جو مٹ گئے تھے  
 اوس نے جاری کیا اور بیہ شخص نہایت دیندار قوی النفس عالی ہمت تھا اور  
 ۶۷ھ چار سو پینسٹ میں عہد خلافت میں اوس کے خطبہ خلفاء عبد بہ مکہ معظمہ  
 میں جاری ہوا اور اسی سنہ میں نظام الملک نے مجنن کو جمع کیا اور نیروز اول  
 نقطہ محل کو قرار دیا اور اول اوس کے نیروز اول وقت حلول آفتاب نصف حوت کے  
 تھا اور جو کہ نظام نے کیا پہلے ۶۸ھ چار سو انیا ہی میں خطبہ عبد بہ حرمین تبریز میں

ف  
 بر خلافت  
 شامی باد

موقوف ہوا اور خلیفہ مقتدے کا خطبہ جاری ہوا وفات خلیفہ ۸۷۸ء چار سو ستیہ  
 ہجری کو ہوا اور اوس کے عہد میں عبدالقادر جیلانی اور امام الحرمین اور  
 دامغانی اور بزودی شیخ الحنفیہ وفات پائے پہرستہ بالذوالعباس  
 احمد بن مقتدے باللہ خلیفہ ہوا ابن اشتر کہتا ہے کہ یہ شخص صاحب مروت کیم  
 الاخلاق تھا اور اعمال خیر میں بہت جلدی کرتا اور خط اوس کا بہت درست تھا  
 مگر ایام خلافت اوس کے مضطرب تھے اور اوس میں واقعات جنگ بہت  
 پیش آئے اور پچھلے سال ایام خلافت اوس کی کہ ۸۷۸ء چار سو ستیہ ہی  
 تھا مستنصر عبدی صاحب مصروف ہوا اور بعد اوس کے فرزند اوس کا استعلیٰ  
 باللہ احمد قایم ہوا پہرستہ ۹۵۰ء چار سو پچانوے میں فوت ہوا اور سبجا اوس کے  
 فرزند اوس کا آمر باحکام اللہ طفل پنج سالہ قایم ہوا اور ۸۷۸ء پان سو بارہ  
 ہجری میں خلیفہ عباسی مستنصر باللہ وفات پایا اور اوس کے عہد میں خطیب  
 تبریزی اور غزالی اور شاشی وفات کئے بعد اوس کے سترتہ باللہ فرزند  
 اوس کا ابو منصور الفضل خلیفہ ہوا اور یہ خلیفہ صاحب ہمت الی اور صاحب شہادت  
 اور صاحب رائے اور صاحب بیعت تھا کہ اوس کے وقت میں امور خلافت مضطرب  
 ہوئے اور مرتب ہوئے اور خلافت کا نام اوس نے زندہ کیا اور اگر کالیستہ کو  
 منبطح کیا اور خود اپنے ذات سے اوس نے حرب کیا کہ عہد خلافت میں اوس کے  
 مخالفین بہت تھے بالآخر معرکہ جنگ عراق میں ۸۷۸ء پان سو پچیس میں شہید  
 ہوا اور ۸۷۸ء پان سو چوبیس میں آمر باحکام اللہ صاحب مصر لا ولہ مقتول  
 ہوا اور اوس کا ابن عم حافظ عبدالحمید بن محمد بن مستنصر قایم ہوا اور خلیفہ

خلافت  
 مستنصر

خلافت  
 سترتہ

مستتر شد کے ایام میں شمس الایمہ ابو الفضل اور محی السنہ البغوی اور ابن الفہام  
 القمہ اور حیریری صاحب المقامات رحلت پائے پیراشد بالمدنا جو حفصہ  
 منصور بن المسترشد باللہ خلیفہ ہوا اور یہ خلیفہ فصیح اور ادیب شاعر  
 صاحب شجاعت نیک سیرت تھا پہلے ۳۴۵ھ پانسو بیس ہجری میں خلع خلافت  
 اوس کا ہوا اور ۳۴۶ھ پانسو بیس میں مقتول ہوا پہر مقتضی الامر لدا ابو عبید محمد ابن  
 مستنصر باللہ خلیفہ ہوا اور سبب لقب اوس کا یہ ہے کہ قبل روز خلافت کے  
 اوس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے خواب میں مشرف ہوا  
 اور حضرت نے فرمایا یا مصیصل حد اکھرا الیک فاقف کا مر اللہ یعنی قریش  
 یہ امر خلافت تجھ تک پہنچے گی تو اقضا امر الہی کر اور عہد میں اوس کے ۳۴۶ھ  
 پانسو چوبیس میں حافظ لدین اللہ صاحب وفات پلے پایا اور اوسکی جائے پر  
 ظافر باللہ اسماعیل قرایا پایا اور وہ بھی ۳۴۶ھ پانسو اوچاس ہجری میں وفات پایا خلیفہ  
 مقتضی الامر لد نہایت دیندار و سخی اور صاحب مروت اور صاحب بیعت تھا  
 ابن جوزی کہتے ہیں کہ ایام مقتضی میں بغداد اور ملک عراق خلفا کے ہاتھ میں بخود کیا  
 اور کوئی مخالف باقی نہ رہا قبل اس کے ایام مقتضی سے اوس کے وقت تک  
 طوائف الملوک تھی اور خلیفہ کے واسطے سوائے رسم خلافت کے کچھ نہ تھا پہر  
 روز بروز اوسکی شوکت زاید ہوتی رہی یہاں تک کہ شب یک شنبہ دوسری  
 ربیع الاول ۳۵۵ھ پانسو پچیس ہجری کو وفات کیا اور اوس کے عہد میں بخند  
 اور قاضی عیاض اور شہرستانی صاحب کتاب المل و کل وفات کے پہر سب  
 باللہ ابو الطغیر یوسف بن مقتضی بامر اللہ خلیفہ ہوا یہ خلیفہ عادل اور نرم دل تھا

ذکر وفات  
 امام محی السنہ  
 رحمتہ اللہ علیہ  
 خلافت  
 راشد باللہ  
 خلافت مقتضی  
 الامر لد

ذکر وفات  
 رخصتہ  
 اور قاضی عیاض  
 اور شہرستانی  
 خلافت  
 مستنصر  
 باللہ

اور سفیدین پر بہت سخت تھا ایک وقت ایک شخص مسند کو اس نے قید کیا تھا  
 ایک مدت تک پہر ایک شخص خلیفہ مستنجد کے پاس حاضر ہو کر کہا کہ میں دس ہزار  
 دینار اس کے طرف سے فدیہ دیتا ہوں اور سکورما کر خلیفہ نے کہا کہ میں دس ہزار  
 دیتا ہوں کہ تو اس مجوس کا مثل کو مجھ سے پاس لانا کہ اس کو بھی قید کروں اور  
 لوگوں کو اس کے شر سے بچاؤں ابن جوزی لکھتے ہیں کہ خلیفہ مستنجد بابت  
 بہت صاحب عقل اور تیز طبیعت تھا نظم و ترتیب اور اس کی نہایت درست تھی  
 انھوں نے ریح النہالی ۶۶۲ھ میں پانسو چھیاسٹ وفات کیا اور پچھلے سال ۶۶۱ھ  
 میں فائز باللہ صاحب مصروفات کیا اس کی جائے عاصد الدین الشقاقیم  
 ہو کر کہ پہلے آخر خلفا بنی عبد ہے بعد دولت ابوبیہ مصر میں شروع ہوئی اور  
 ابتداء دولت ابوبیہ کا پہلے ۶۶۲ھ پانسو باسٹ میں سلطان نور الدین  
 امیر اسد الدین شید کوہ کو دو ہزار سوار دیکر مصر پر بھیجا امیر مذکور نے دو ماہ  
 تک محاصرہ مصر کیا پہر صاحب مصر اہل فرنگ سے پناہ چاہا اہل فرنگ اس کی  
 تائید کے واسطے میا پائے داخل ہوئے پہر امیر اسد الدین شہر صعیب کی طرف  
 سفر کیا اور فیما بین امیر صاحب اور مصر کتے جنگ واقع ہوا کہ امیر مذکور باوجود  
 لشکر اور کثرت جماعت عدو کے فتح پایا اور ہزار ماہل فرنگ کو قتل کیا پہر  
 شہر اسکندریہ کے طرف متوجہ ہوا کہ اس میں صلاح الدین یوسف بن ایوب  
 برادر زادہ اسد الدین کا محصور تھا پہر ۶۶۳ھ پانسو چوسٹ ہجری اہل فرنگ مصر  
 غلبہ کئے پہر سلطان نور الدین نے صاحب مصر نے پناہ چاہا پہر سلطان  
 اسد الدین کو بھیجا جبکہ پہلے سنہ اہل فرنگ نے رافض اختیار کیا پہر اسد الدین مصر

ذکر رجبہ  
 دولت ابوبیہ  
 مصر میں ۶۶۲ھ

داخل ہوئے اور عاصد الدین الدین نے اسد الدین کو عہد وزارت اور خلعت دیا  
 اسد الدین بعد پینسٹ روز کے وفات کیا اور عاصد نے بجائے اسد الدین کے  
 برادر زادہ کو اول کے مسلاح الدین یوسف ابن ایوب کو قائم مقام کیا  
 اور ان کو امور وزارت کا مقلد کیا اور لقب اس کا ملک ناصر رکھا وہ شخص امور سلطنت  
 اچھی طور پر کیا اسی سے دولت ایوبیہ منسوب ہے اور متجدد باللہ کے ایام میں حضرت  
 محبوب بھائی محبوب المشیقین محبوب بھائی عبد القادر جیلانی نے رضی اللہ تعالیٰ  
 واصل ذات اقدس ہوئی اور شیخ ابو الحب سہروردی رحلت فرمائی پھر متقی بامر اللہ  
 ابو محمد بن متجدد باللہ خلیفہ ہوا یہ خلیفہ نہایت دل صاحب کرم سخے تھا  
 اور بہت مال ہاشمین اور علویین اور علویین اور مدارس پر خرچ کیا  
 اور صاحب علم اور انارت تھا ابن جوزی کہتے ہیں کہ اپنے البسا خلیفہ ہماری عمر  
 میں نہیں دیکھا ابن جوزی کہتے ہیں کہ اس کے ایام خلافت میں دولت  
 عبیدیہ مصر میں مقفی ہو گئی اور اس کے نام خطبہ اور کلمہ مصر میں جاری تھا  
 ذہبی کہتے ہیں کہ اس کے عہد میں ہر فضل بغداد میں ضعیف ہوا اور دیوبند  
 بڑی سعادت حاصل ہوئی ابن اثیر سبب اقامت خطبہ عباسیہ کا مصر میں یہ  
 کہتے ہیں کہ جب سلطان مسلاح الدین کا قدم مصر میں ثابت ہوا  
 اور عاصد کا امیر ضعیف ہوا تو رالدین نے اس کو  
 یہ امر سے اجرا کی خطبہ عباسیہ کے واسطے لکھا یہ  
 سلطان مسلاح الدین نے عذر کیا کہ شاید اہل مصر شورش کریں  
 مگر نور الدین اس کے عذر کو نہ مانا پھر اتفاقاً عاصد مر گیا اور سلطان مسلاح الدین

بجائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 خلافت شریف

امراء عاصد سے اس امر میں مشورت کیا ایک مرد عجی کہ اس کا نام امیر عالم تھا کہا کہ  
 میں اس امر کو شروع کر تا ہوں پہر اول جمعہ محرم کو اس نے شروع کیا جبکہ اس امر کا  
 انکار کسے اہل مصر نے کیا صلاح الدین نے تمام خطبار کو حکم دیا کہ عاصد کا خطبہ  
 موقوف کریں اور خلیفہ کا خطبہ جاری کریں پہر عاشورہ محرم کو عاصد وفات پایا اور  
 موافق اوسکی علی ہوا آخر ۶۹۹ھ انتہتہ میں انتقال ہوا اور ۶۹۸ھ بانسو بہترین سلطان  
 صلاح الدین نے حکم کیا کہ قاہرہ اور مصر کے اطراف فیصل بنا کر دی جاوے  
 اور اس کام پر امیر بہاوالدین قدر قوس کو مقرر کیا ابن ابشر کہتے ہیں دورہ اس  
 فیصل کا انیس ہزار تین سو دراعہ پانچویں شہ بانسو چہتر سلخ شوال کو خلیفہ  
 مستغنی باللہ وفات پایا اور ناصر الدین احمد ابو العباس بن مستغنی لامر اللہ خلیفہ ہوا  
 یہ خلیفہ نہایت عزت و جلالت سے خلافت کیا کہ تمام اعدا کو قلعہ اور قلعہ کیسا  
 اور جو کوئی شخص اس کے طرف سے بدی رکھتا تھا تعاقب لے اس کو محضل  
 اور منکوب کرتا اور ہر ہر عیا خوارہ ضعیف یا کبیر ہون احوال پر ان کے مطلع رہتا  
 ذیہبی کہتے ہیں کہ لوگ کہتے ہیں کہ خلیفہ ناصر کے جن لشکر کے تابع تھے سب دینی  
 موافق عبد اللطیف کے نقل کرتے ہیں کہ خلیفہ ناصر الدین اللہ تمام لوگوں کے  
 دلوں میں کیا اہل ہند اور کیا مصر بیت الدیا اور ابن بخاری سے روایت  
 کرتے ہیں کہ جتنے سلاطین مخالف تھے سب خلیفہ ناصر الدین اللہ کے  
 تابع تھے اور بڑے بڑے جابرین اس کی سیف سے مقبوض تھے  
 اور اس کے وقت میں نہایت سے بلا و فحش ہوئی کہ خلفائے اقبل کے زمانہ میں تھا خطبہ

نصف

بلاد اندلس اور چین میں پڑا گیا یا نہمہ عدل والہ صاف اوس کے مزاج میں تھا  
 اور رعیت پر ظلم کرتا یہاں تک کہ ابن جوزی سے یک روز پوچھا کہ افضل بشر  
 بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون ہے ابن جوزی نے کہا کہ افضل  
 من کانت ابدتہ تحتہ اور قدرت نہیں رکھا اس امر کی کہ تصریح کریں کہ افضل  
 بشر سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور اوس کے عہد میں فقہ پانسون  
 انیا اوسے سلطان صلاح الدین وفات پایا اور ملک مصر میں اوس کے فرزند نکال دیا  
 عثمان الملک العربی اور ملک دمشق اوس کے فرزند ملک الافضل نور الدین علی  
 اور حلب میں اوس کے فرزند ملک الظاہر غیاث الدین غازی کو تقویٰ کیا اور  
 شہ قسطنطنیہ پانسون وین سلطان طغرلک شاہ ابن ارسلان ابن طغرلک بن  
 محمد بن ملک شاہ وفات کیا آخر ملک سلجوقیہ ذہبی کہتے ہیں کہ بعد ملک سلجوقیہ  
 کی بیس اور چند ہیں اول اوسکا طغرلک کہ خلیفہ قائم بامر اللہ لے اوسکو  
 بغداد میں اعادہ کیا اور مدت دولت اونکی ایک سو ساٹ سال ہیں اور  
 شہ پہلے سوچند ہیں ابتدا امرتار ہوا اور شہ چھ سو اکیس میں خلیفہ ناصر نے  
 کعبہ اللہ کا پردہ وینساج اخضر کا کیا پیر دیباج اسود کا چنانچہ اتک وہی رواج جا  
 ہے وفات خلیفہ ناصر سلخ رمضان ۶۲۲ شہ چھ سو بائیس کو ہوا اوس کے  
 محمد بن شیخ احمد بن الرفاعی الزاہد اور برنات الدین المرغیانی صاحب ہدایہ اور  
 قاضی حنان اور امام فخر الدین رازی اور ابوالسعادات ابن ویش صاحب  
 جامع الاصول اور شیخ نجم الدین کبریٰ رحمت اللہ علیہ وفات پانچویں ظاہر بامر  
 ابو محمد محمد بن ناصر لدین اللہ خلیفہ ہوا ابن اثیر کتاب کامل میں لکھتے ہیں کہ جو وقت  
 ظاہر بامر اللہ خلیفہ ہوا اوس نے عدل اور احسان ظاہر کیا کہ کو قسم کھائی کہ میں کسی شخص

جو باب میں جو  
 بعض نسخہ میں  
 سو اور ہیں  
 کے باب  
 فقہر ہے

ذکر ہند  
 رودہ سیاہ  
 رنگ عجبہ اللہ  
 پرست  
 خلافت  
 ظاہر بامر اللہ



کہ بعد عمر بن العزیز کے کہ اوس کے مثل کوئی نہیں ہر آئینہ وہ شخص سچا ہو گا اس واسطے  
 کہ بہت اموال اور زمین اوس کے والد اور احب راہ کے وقت غضب ہوئی  
 تھی مستحقین پر پیر دیا تیر وین رجب ۲۶۶ ھ چہ سو عیس ہجر کے کو خلیفہ ظاہر کا  
 ہوا اور مدت خلافت اوسکی نو ماہ اور چند روز ہے اور خلیفہ ظاہر نے اپنے  
 والد سے اور انھوں نے ابو صالح لغبر بن عبد الرزاق بن سید عبد القادر جیلانی  
 رضی اللہ عنہ سے روایت کیا پھر مستنصر باللہ ابو جعفر منصور بن ظاہر بامر اللہ خلیفہ  
 ہوا ابن نجار کہتے ہیں کہ خلیفہ موصوف عدل کو رعایا میں پھیلا یا اور عدل اور  
 انصاف کو اختیار کیا اور اہل علم کو نزدیک کیا اور ساجد اور مسافر جانے  
 اور ربا ط بنایا اور قلع اور قمع مقررین کیا اور سنت کو افشا کیا اور آدمیوں کو  
 طریقہ نیک پر لگایا اور جہاد پر تائیم ہوا اور قوم تار نے ملکوں کا ارادہ کیا  
 پھر اوسکا شکر اوس قوم سے ملاقی ہو کر نہر میت دیا اور اوسکا پہہ بقولہ تھا کہ اگر میں  
 زندہ رہوں تو سب ملک قوم تار سے لون گا ذہبی کہتے ہیں کہ اوقاف مستنصر کے  
 چند اور ستر ہزار اشغال زر کو پہونچ گئے اور کتب نفیسہ اوس کے پاس ایک سو سا  
 حمل پہونچے اور بہت علماء ہر فن کے اوسکے پاس تھے پھر جب ۲۶۶ ھ سو چار  
 میں مستنصر وفات پایا اور اوس کے عہد میں سکا کی صاحب مقلح اور حافظ  
 عمر الدین علی ابن الکثیر صاحب تاریخ و انب و اسد غلیہ اور شیخ شہاب الدین  
 سہروردی صاحب عوارف المعارف اور شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہم  
 وفات گئے پھر مستنصر باللہ ابو احمد عبد الدین مستنصر باللہ خلیفہ ہوا کہ یہ آخر خلفاء  
 عراقین ہے شیخ قطب الدین سے شیخ سیوطی نقل کرتے ہیں کہ خلیفہ مستنصر

خلافت مستنصر  
 بادستہ

خلافت سکا کی  
 صاحب مقلح

ذکر وصال شیخ  
 شہاب الدین  
 سہروردی اور

شیخ محی الدین ابن  
 عربی کا مقلح

ذکر خلافت مستنصر  
 بادستہ

کریم حلیم سلیم البلقن دیانت و امتسک بابتہ مثل والد اور جد اپنے تھا لیکن مثل جد  
اور والد اپنے ہوشیاری اور بلند ہمت میں نہیں تھا اس باعث سے جو وزیر اس کا  
مؤید الاین علقمی رافضی تھا اسکی طرف مائل ہوا اسکی ہی باعث تمام تباہی خلافت اور ملک میں  
ہوئی کہ اس نے خلیفہ کے ساتھ جس طرح ہا کہیلا معاملہ کیا اور بالحق میں قوم تار سے  
استحادیہ کیا اور ان کا خیر خواہ بنا اور ان کو اس بات کی بھی ہمش دلایا کہ تم  
بغداد کو لے لیو اور دولت عباسیہ کو مٹو اور غرض اس کی رافضی کی

بزرگ منیر علی گڑھ  
تار کا خلیفہ اور  
وزیر تباہی خلافت  
عباسیہ میں اور  
مونا خلیفہ کا

اس سے پہلے ہی کہ جب دولت عباسیہ مٹ جاوی ایک خلیفہ آل سیدنا علی الترقوی  
رضی اللہ عنہ سے قائم کرے پہر جبکہ کوئی اخبار تار کی آتی خلیفہ سے اخفا کرتا اور اخبار  
خلیفہ تار سے اطلاع دیتا بیان تک کہ اس کے جو حاصل ہوا سو ہوا اور ۷۳۷  
چہ سو چوبیس ہجری میں آتش مدینہ طیبہ میں ظاہر ہوئی اور مثل پہاڑوں کے  
جنگل کو گہری اور یہ پلے زیادہ یکماہ سے رہا اور یہ وہ آتش تھی کہ جسکی  
خبر حضرت نے قبل فیلستے بالجمہ قوم تار کا شہ سب طرف تراند ہونا شروع  
کیا خلیفہ اور لوگ اس سے غفلت میں تھے اور وزیر علقمی نہایت حرص رکھتا  
اسباب پر کہ دولت عباسیہ زایل ہوے اور خاندان علوی میں خلافت  
اؤے اور مستقر والد استعصم نے بہت شکر جمع کیا بایہنہ قوم تار سے  
مصاحبت سے پیش آنا اور ان کو خوش رکھتا جبکہ مستعصم خلیفہ ہوا کہ وہ  
عقل سے خالی تھا وزیر نے صلح دیا کہ اکثر شکر بر طرف کیا جاوے اور  
مصالحات تار کے ساتھ مقصود شکر رکھنے کا حاصل ہو تلبہ اور پھر  
وزیر قوم تار کو لکھا کہ اور ان کا داخل ہونا اپنے ملا دین سہل بیان کیا اور قوم تار سے

یہ بات کی خواہش کیا کہ خود ان کے طرف سے ناب ہوئے انھوں نے اس  
 امر کو قبول کیا پہر قصہ مصمم بغداد کا قوم تار کے خلاصہ حال قوم تار شیخ سید علی  
 لکھتے ہیں اور بعد موافق عبد اللطیف سے نقل کرتے کہ وہ حدیث دردناک کہ  
 نام دنیا کی مصائب نسبت اور ون کے چھوٹے ہوتے ہیں یہ قوم زبان انکی  
 ملی ہوئی ہے زبان اہل ہند کے ساتھ اور وہ لوگ بہ نسبت ترک کے  
 جوڑی صورت کشادہ سبزینہ سبک جسم گندم گون تیر خرت جسم ہے اور ان  
 اخبار کسی کو نہیں بھونچتی اور ان کے پاس کوئی جاسوس بھی جانے کی قدرت نہیں رکھتا  
 اس واسطے کہ دوسری ملک کا آدمی اون کے ساتھ بہت نہیں رہتا  
 اور جس وقت کہ کسی طرف جانے کا ارادہ کرتے اپنے ارادہ کو اخفا کرتے  
 اور منزل مقصود کو پوشے نگ کچھ ارادہ اون کا معلوم نہ ہوتا اس واسطے کوئی  
 اہل شہر کو حال پوشے نگ معلوم نہ ہوتا اون کو لوگوں کی اخبار پھونچنے سے بچتے ہیں  
 اون کے مانند مردوں کی جنگ کرتے اور اکثر سلاح اون کا پتھر تھا اور خوراک  
 ان کی گوشت کہ میسر آتا اون کی قتل میں کسی کا استنا اور ایقان نہیں تھا کہ  
 مردوں کو اور عورتوں کو اور بچوں کو قتل کرتے اور قصد ان کا ضرب کرنا  
 بنی نوع انسان کا تھا قصد ملک نہ تھا اور مورخین کہتے ہیں کہ بلا قتال الفین  
 ملا جس کے ساکنین صحرا ہیں اور وہ شہور بہ عذروف اپیل اور سب ظاہر ہونے  
 لگا یہ کہ اقلیم چین بہت واسع ہے کہ دورہ اقلیم مذکور کا شش ماہ رہا اور چین کے چہ  
 ملک ہیں اور ان سب کا ایک حاکم تھا کہ اولیٰ کا لقب القان الکبر ہے  
 اور اقامت گاہ اسکی شہر طبعان ہے کہ وہ پانچ سو سال سے خلیفہ مسلمان ہے اور یہ شہر کا بھی

میرزا جان محمد

ایک حاکم بنے پس ایک ملک کے حاکم نام ہو دوشن خان ہے کہ چنگیز خان  
 کی ٹپتی سے نکاح کیا تھا اور چنگیز خان قوم تار سے ہے پہ اپنی بھوپ کی ملاقات کو  
 آیا دسوقت کہ اوسکا شوہر مر گیا تھا اور چنگیز خان کے ہمراہ کشلو خان بھی تھا  
 پھر بھوپ چنگیز خان کی اپنے برادر زادہ بیٹے چنگیز خان کو کہی کہ بادشاہ اس جا کا لا  
 ولد فوت ہو تو اوسکا قائم مقام ہو جا چنگیز خان اور اوس کے سات قوم مغل بھی  
 ہوئے پھر ایلچی کو معہ ہدایا القان اکبر کے طرف بھیجا اس نے بہت غصہ ہوا  
 اور گھوڑے جو کہ اوس کے طرف سے ہدیہ گئے تھے اون کے کان کاٹنے کا  
 حکم دیا اور اون کو زندہ لایا اور ایلچیوں کو قتل کیا اس واسطے کہ قوم تار جنگلی  
 لوگ ہن کہ بہت کبھی سابق میں بادشاہ ہنین ہوئے تھے پھر یہ بات کہ بہت با  
 چنگیز خان اور کشلو خان نے سنے ہر دو آپس میں عہد تائید پر گئے اور القان  
 اکبر سے مخالف ہوئے اور اون کے پاس بہت جمع ہوئے پھر القان اکبر سے  
 برا مقابلہ واقع ہوا القان اعظم کی شکست ہوئی اور اوس کے ملک کو لے لئے  
 پھر تارون کا اور زاید ہوا اور حکومت فیما بین چنگیز خان اور بلا کو کی مشترک رہی پھر  
 بلا دشا قول جو نواحی چین سے اوس طرف گیا اور اوس کو بھی لیا پھر کشلو خان  
 مر گیا اور اوس کے قائم مقام فرزند اسکا ہوا لیکن چنگیز خان نے اوس کو ناچیز کر دیا  
 اور آپ ہتھا حاکم مستقل ہوا اور قوم تار سب اوس کے مطیع ہوئے اور  
 چنگیز خان اعتقاد الوہیت کیا اول خروج اوس کا تندرست چھ سو چھ ہجری میں  
 اون کے بلاد میں نواحی ترک اور فرغانہ کے طرف ہوا شیخ سیوطی سلطان  
 جوزی بھی روایت کرتے ہیں کہ اول طہورت تار ملک ماوراء النہر میں ۱۵۸۵

چھ سو پندرہ ہجری کو ہوا پس بخارا اور مرقند کو بھی اور اس کے ساکنین کو قتل کئے  
 پھر خوازم شاہ بادشاہ خراسان کا محاصرہ کئے پھر قوم تارکے کسی شخص مقابل اپنے  
 زمین پاسے تمام شہروں میں قتل اور قید کرتے ہوئے مثل ہرندون کے سر پہ  
 سیر اورے یہاں تک کہ اسی سال عین ہمدان اور قزوین تک اسی سال  
 میں ہونے لگی اپنی کتاب کامل میں لکھتے ہیں کہ حادثہ تارکے اور غلے اور  
 مصائب کب سے سے ہے کہ مثل اوس کا نہیں ہوا تمام خلافت عام اور مسلمانوں  
 واسطے قاضی ہوا پس اگر کوئی شخص کہے کہ حق تعالیٰ جب سے کہ عالم پیدا کیا  
 ایسی مصیبت میں لوگ مبتلا نہیں ہوئے تو وہ صادق اور سچے اس واسطے کہ  
 اون کا شوق فساد مثل ہوا اور اہل کے اوڑا اس واسطے کہ یک قوم تارکے اطراف  
 پھین نکلی اور قصد بلاد ترکستان کئے مثل کاشغر اور شمرق کئے پھر اوس  
 بخارا اور مرقند کو گئے اور اوس کے ساکنین کو قتل کئے پھر ایک گروہ اور  
 خراسان کے طرف گئی اور اوس کو خراب اور تباہی اور ایک گروہ آئی اور ہمدان  
 عراق تک گئی پھر قصد روم و سجستان کا اور اوس کے نواحی کیا اور اوس کو ویران کیا  
 ایک سال سے کہ عمر مہین اوس کے مثل کوئی سنا نہیں پھر اور سجستان سے  
 و ہمدان کے طرف گئی اور اوس کے شہروں پر قبضہ کئے پھر وہاں سے  
 شہر لہ اور لکن کے جانب گئی وہاں کے لوگوں کو قتل کئے قید کئے پھر وہاں  
 قفقاز کے وہاں قوم ترک کثیر العدد ہیں پس جو لوگ وہاں حاضر تھے اون کو قتل  
 کئے اور باقی لوگ ہلاک کئے اور وہ بلاد اون کے قبضہ میں آیا اور ایک جماعت  
 مشہر غزنہ اور اوس کے نواحی کے طرف اور اور کرمان کے جانب گئی اور

ویسا ہی کی بلکہ اوس نے بہت سخت قتل کئے کہ ایسا کوئی کان نہیں سنا اس واسطے کہ  
 سکند جو تمام دنیا کا مالک ہوا اتنا جلد مالک بنیں ہوا بلکہ قریب دس سال کے  
 بادشاہ اوس بلا دکا ہوا اور اوس نے کسی کو قتل نہیں کیا بلکہ طاعت کے سات  
 راضی ہوا اور یہ قوم تاراکثر آبادی دنیا کو مالک ہوئے جو بہتر اور آباد جائے  
 تھی اون کے قبضہ کے باقی بنیں رہی اور جن بلاد میں کہ وہ قوم بنیں داخل ہوئی  
 وہ سب اون سے مغلوب اور خالی تھی اور یہ سب معاملہ قریب ایک سال میں  
 طے ہوئے محتاج رسد اور غلبہ طرف بنیں تھی اس واسطے کہ اون کے گلے گھوڑے  
 گائے اور گھوڑے تھے کہ اون کا گوشت کھاتے تھے اور گھوڑے اون کے  
 وہ اپنی سم سے زمین کو کھودتے اور نہات صحرائی کی چرین کھاتے اور تم غلہ  
 کو جانتے ہی بنیں اور دینداری اون کی یہ تھی کہ وہ آفتاب کو وقت طلوع بعد  
 کرتے اور تمام چار پائیوں کو اور بنی آدم کو کھاتے اور کلح کو نہیں جانتے بلکہ  
 ایک عورت کئی مردوں کے پاس جاتی اسکا صل جبکہ تہ چھ سو چھ پن ہجر  
 داخل ہوئی دو لاک قوم تاراکثر کہ ان کا ہلاک تھا بغداد کو پہنچے پھر شکر خلیفہ  
 اون کے مقابلہ کے واسطے نکلا اور مقابلہ قوم تاراکثر سے ہوا اور قوم تاراکثر  
 روز عاشورہ محرم داخل بغداد ہوئی پھر وزیر نے خلیفہ مستعصم سے کہا کہ اوس  
 قوم سے صلح کی جاوے اور وزیر نے کہا خلیفہ کہ تم قوم تاراکثر کے طرف جاؤ  
 اور میں صلح کی بات چیت کرتا ہوں اور اس امیر میں اپنی دہ داری اون کی طرف سے  
 کیا ہوں پھر قوم تاراکثر کے پاس وزیر جا کر آیا اور کہا شاہ تاراکثر اس امر کی غیبت  
 کرتا ہے کہ اپنی لڑکی تیرا لڑکا امیر لڑکی ہجر کو دیوے اور تجھ کو اپنے منصب غلام

باقی رکھے جیسا کہ صاحب روم کو اپنی سلطنت پر باقی رکھا اور تجھ سے شاہ  
تتار بارادہ کرتا ہے کہ تو شاہ تتار کی اطاعت کیے جیسا کہ تیرے اجداد نے مسلمان  
سلجوقیہ کی اطاعت کی ہے اپنا لشکر لے کر ہلٹ جاوے گا پس ضرور ہے کہ مولانا  
کو یہ بات قبول فرمائیں اس واسطے کہ اس میں خون ریزی مسلمانوں کی ہے  
اور ممکن ہے کہ آپ بعد جیسا چاہیں ویسا کریں لیکن اب ضرور ہے کہ خلیفہ کو  
اون کے طرف جاوے پھر خلیفہ نے چند امرا لیکر شاہ تتار کے طرف گریا  
اور ایک خیمہ میں روپروا دترا اور وزیر خیمہ میں داخل ہوا اور امراء و علمائے خیمہ کو  
اس حیلہ سے طلب کیا کہ عقد نکاح فیما بین فرزند خلیفہ اور دختر شاہ تتار کے  
یا عقد صلح فیما بین قرار پایا یہ سب حاضر ہووین پھر گروہ گروہ علماء امراء اعتراف  
واسطے حضور کی مجلس بغداد سے نکلنا شروع ہوئے پھر جماعت امراء کی  
یا اعزایا علماء نکلے وہ تہ تیغ قوم تتار ہوتے یہاں تک کہ جو بڑے بڑے  
لوگ علماء اور اعز اور امراء و اعیان خلافت تھے سب کے سب تہ تیغ ہوئے  
میں بغداد کے پل کو جو کشتیوں کا ہے کھینچ لئے تاکہ کوئی شخص بغداد سے  
پار نہ ہووے اور تیغ اہل بغداد پر چلانا شروع کئے چالیس دن کے قریب  
یہاں تک کہ مقتول دس لاک سے زائد ہوئے اور جو وزیر ارادہ کیا تھا وہ  
بھی بڑا یا اوسکو بھی نہایت ذلیل خوار کئے اور بعد اوسکے وزیر زیادہ ابام  
زندہ بھی نہ رہا اور خلیفہ بھی مقتول ہوا وہی کہتے ہیں کہ میں خیال کرتا ہوں کہ خلیفہ کا  
دفن بھی نہ ہوا ہووے اور بغداد میں کوئی شخص باقی نہ رہا مگر وہ کہ جو بادی وغیرہ میں  
چھپا ہووے اور خلیفہ کے ساتھ اوسکی اولاد اور اہل عام بھی قتل ہوئے اور

اور یہ ایک بلا تھی کہ اہل اسلام کو سیوقت ایسی مہمبت نہیں پہنچی بہر حقوقت کہ ہلاکو  
 قتل خلیفہ اور اہل بغداد سے فارغ ہوا اور ملک عراق میں اپنے نائبین کو مقرر کیا وزیر  
 ملکوں نے اُن کو کہا کہ خلیفہ علوی کے کو مقرر کریں لیکن وہ لوگ اُس کے موافق نہ  
 نہیں ہوئے اور اُس کو جدا اپنے سے کر دئے پس وہ بیخ میں ہی مر گیا بعد اُس کے  
 ہلاکو نے ناصر صاحب دمشق کے پاس مراسلہ بھیجا واسطے اپنی اتباع کے نہایت  
 شدت کے ساتھ ہر اُس سے زیادہ شدت نہر اُس سے زیادہ شدت سے مراسلہ  
 روانہ کیا پھر چھ سو ستاون داخل ہوا اور دنیا بنی خلیفہ رہی اور صاحب مقرر  
 بن مغر اُس وقت بچہ تھا اور ایک امیر صیف الدین قطین النفس اُس کے والد کا ملک  
 اور علیم صاحب مقرر تھا چلی روانہ کیا کہ اپنی مدد قوم تیار کرے پھر قطین مغربی  
 اور احیان کو جمع کیا پس شیخ عز الدین ابن عبد السلام حاضر ہوئے اور کہے کہ جو وقت  
 علیہ دشمن کا تمام بلاد پر ہووے تو سب عالم پر اُن مقابلہ فرض ہے پھر تھوڑے  
 ایام کے بعد قتل نے اپنے آقا زادہ کو مقرر کیا اور آپ اُس کے قائم مقام ہوا اس واسطے  
 کہ وقت صعب و مشکل میں خلافت یحون کی کارگر بنیں ہوئی اور قطین کا لقب ملک مظفر  
 مشہور ہوا پھر چھ سو اٹھاون داخل ہوا اور وقت بھی بلا خلیفہ تھا اجدادی سن میں  
 قوم تیار و ریائے فرات قطع کئے اور حلب کو پہونچے اور تلوار کو اپنی اوس میں خوب  
 کام مئے پر دمشق کے طرف پہونچے اور اہل مصر و شہباز میں ملک شام کے طرف جنگ  
 ہمارے واسطے نکلے پس ملک مظفر اپنے لشکر اور شاہنشاہ رکن الدین علی بن علی بن  
 اور تیار مقابلہ میں چتر جالوت پر گئے اور اُس میں جنگ عظیم واقع ہوا اور ہمدوز جمعہ  
 پانچویں رمضان تھی پھر قوم تیار کو شکست فاش ہوئی اور سلیم کو فتح نصرت ہوئی و



اللہ اٹھیں اور بہت قوم تباہ و مفلول ہوئی اور پٹ اپنی پہرہ دے اور لوگوں نے اونکا  
 مال لوٹا اور ان کو روندنا شروع کئے اس سے تمام بلاد میں بہت خوشی ہوئی پھر فرائین  
 ملک مظفر اور رکن الدین بیرس کے مناقشہ ہوا پھر رکن الدین بیرس نے باتفاق امر  
 ملک مظفر کو قتل کئے اور ملک بیرس خود آپ بادشاہ ہوا اور اس کا لقب ملک ظہر  
 ٹھیکر پیر ہوا چھ اونٹ داخل ہوا اور وقت بلا خلیفہ رہا جب تک پھر خلافت مستقر ہوا  
 مصر میں قائم ہو گیا کہ اس کا ذکر آگے آوے گا بعد متعصم باللہ میں شمس الامیرہ الکروی اور  
 علم ریسا نے اور زمانہ انقطاع خلافت میں شیخ ابو الحسن شاذلی انتقال کئے پھر مستقر ہوا  
 ثانی احمد ابو القاسم بن ظاہر بامر اسی ناصر محمد بن ناصر الدین احمد مصر میں خلیفہ ہوا  
 شیخ قطب الدین کہتے ہیں کہ شیعہ شخص بغداد میں مجوس تھا جو قتیقہ کہ قوم تبار نے بغداد کو  
 لیا یہ شخص رہا جو کرب ملک عراق کے طرف بھاگا پھر حوٹ کہ ملک ظاہر بیرس  
 سلطان مصر ہوا مستقر بالمدینہ وں شخص قوم نبی ہمارے کے ملک بیرس کے پاس  
 ماہ رجب میں آیا پھر سلطان بیرس متوقضیاں اور امر اے کہ اس کے استقبال لگایا  
 پھر ایک عظیم الشان مجلس منعقد کر کے تاج الدین بنشہ اعز بالمدینہ قاضی القضاۃ کے  
 زبان سے خلیفہ کا منصب ثابت کیا پھر اس سے بیعت خلافت کیا پھر سلطان بیعت  
 کیا بعد اس کے قاضی القضاۃ تاج الدین پھر شیخ عز الدین بن عبد السلام پھر اکابر مصر  
 اپنے اپنے مراتب پر بیعت کئے اور پھر امر قریہ ہوئے پھر چھ سو اونٹ ہجری کو  
 واقع ہوا پھر اس کے نام کا سکہ جاری اور لقب اس کا اس کے برادر کا لقب  
 مستقر بالمدینہ ہوا اور صاحب حلب امیر شمس الدین خوش نے بھی ایک خلیفہ  
 حلب میں قرار دیا اور اس کا لقب حاکم بامر المدینہ مقوی کیا اور اس کے نام کا سکہ

ذکر زمانہ خلیفہ  
 نہ رہنے کا  
 ذکر خلافت  
 مستقر  
 عباسی  
 مصر میں

اور اہم پر جاری کیا پہر خلیفہ مستنصر باللہ قصد عراق واسطے مقابلہ قوم تار کیا سلطان  
 مصر اسکو دمشق تک پہنچایا اور سلطان اور صاحب موصل اور سکا سائن جنگ  
 ہمراہ کئے اور بادشاہان شرق خلیفہ کے ہمراہ ہوئے پہر شہر حدیثہ اور بیت  
 فتح کئے من بعد ایک لشکر تار آیا اور ایک جماعت ملین کو قتل کیا اور خلیفہ مستنصر  
 باللہ مفقود ہوا بعضہ کہتے ہیں کہ وہ مقتول ہوا اور کچھ امر ظاہر ہے کہ اور بعضہ کہتے ہیں  
 کہ نہیں بلکہ گریز کیا مگر اس امر کو اہل بلدہ نے پوشیدہ رکھے اور کچھ معرکہ تیر  
 محرم ۳۵۷ھ چھہ ساٹھین ہوا اور مدت خلافت اسکی چھہ ماہ سے بھی کم ہوئی  
 پہر بعد اس کے حاکم بامر اللہ ابو العباس احمد بن ابی علی الحسن البقی ابن علی بن ابی بکر  
 بن خلیفہ مستنصر باللہ ابن مستنصر باللہ خلیفہ ہوا چھہ وقت غلبہ تار کے مخفی ہو کر گچ گیا  
 پہر وہاں سے یک جماعت کے ساتھ نکلا اور اتنا راہ میں قوم تار سے مقابلہ کیا  
 اور اوں پر فتح پایا پہر حید کہ اس کا ارادہ تھا کہ مصر میں جاوے لیکن مستنصر باللہ  
 اس کے قیل پہنچ کر خلیفہ ہو گیا تھا اس واسطے اسکو خوف ہوا کہ شاید میں جاوے  
 تو مجھکو خلیفہ پکڑ لے گرفت کر لے پہر حلب کے طرف پلٹ آیا پس والی حلب اور  
 روم اور اس کے اس سے بیعت کئے اور حاکم بامر اللہ اس کا لقب مقبرہ کر  
 جس طرح حکما و پرند کو رہا پہر وہ خلیفہ حاکم بامر اللہ شہر فائہ میں خلیفہ مستنصر باللہ  
 سے ملاقات کیا اور اسکی اطاعت میں داخل ہوا جبکہ خلیفہ مستنصر باللہ واقعہ  
 سائرین مفقود ہوا ملک ظاہر بجز سلطان مصر نے خلیفہ حاکم بامر اللہ کو طلب کیا  
 پہر اس نے آیا اور ہمراہ اس کے اس کا فرزند اور ایک جماعت تھی ملک ظاہر نے  
 اسکی تعظیم تو قیاد کیا اور اس سے خلافت پر بیعت کیا اور مدت خلافت اسکی

خلافت حاکم  
 بامر اللہ

چالیس روز چند سال ہوئے سیونج قلعہ الدین سے نقل کرتے ہیں کہ یہ واقعہ آٹھویں محرم ۶۱۴ھ چھ سو ایکسٹ ہجری میں ہوا کہ سلطان مصر ایک مجلس عام میں بیٹھا اور حاکم بامر الدیوان کثیر قلعہ جبل تک آیا پھر سلطان اوسکی بیعت کیا اور اوسکو امور خلافت تفویض کیا پھر تمام لوگ حسب مراتب اوس بیعت کئے اور اوسکی سن میں ایک جماعت قوم تترار کی مسلمان ہو کر امن چاہتی ہوئی مصر میں داخل ہوئی اونکو غلہ اور طعام دے پس یہ ابتدا کفایت اون کے شر سے ہوئی اور ۶۱۵ھ چھ سو ترسٹ میں ہلاکوائف تترار فوت ہوا اور اوسکی جائے پر فرزند اوس کا معامقرر ہوا اور ۶۱۶ھ چھ سو ہتر میں ملک ظاہر انتقال کیا اور اوسکی جائے پر ملک سعید محمد مسلط ہوا پھر ۶۱۷ھ چھ سو اٹھتر میں ملک مصر سے موقوف ہو کر بلاد کوک کا سلطان ہوا اور اوسی سال مر گیا پھر مصر میں اوس کا برادر بدر الدین شلاش بجز نفست لہ کو سلطان کئے اور اوس کا لقب ملک عادل مقبر کئے اور اتابک امیر سیف الدین قلاون مقرر کئے اور سکہ ملک عادل اور امیر سیف الدین کے نام سے جاری کئے پھر شلاش شروع خلیفہ ہوا اور اوسکی جائے پر قلاون سلطان ہوا پھر ۶۱۸ھ چھ سو اسی ہجری میں لشکر تترار بلاد شام تک پہنچا اور سلطان اون کے مقابلہ کے واسطے نکلا اور بڑا جنگ عظیم ہوا مسلمانوں کو فتح ہوئی اور ۶۱۹ھ چھ سو انیاسی ہجری میں سلطان قلاون مر گیا اور فرزند اوس کا ملک الاشرف صلاح الدین خلیل قایم مقام ہوا اور ۶۲۰ھ چھ سو تریاسی ہجری میں سلطان مقام تروجہ میں مقتول ہوا اور اوسکی جائے محمد ابن منصور اوس کے برادر کو وقت کئے اور اوس کا لقب ملک ناصر مقرر کئے

چھ سو چوہا نوے ہجری میں ریاست سے خلع ہوا اور اسکی جائے پکبغا منصور  
 ہوا اور اس کا لقب ملک عادل قرار پایا اور اسی سال میں قازن ابن ارغوان  
 ابن امخا بن ہلاکو شہنشاہ تارا سلام میں داخل ہوا اور اس کے لشکر میں بھی اسلام  
 شائع ہوا مسلمانوں کو اس امر سے نہایت خوشی حاصل ہوئی اس لئے اس کو ایک  
 ہجیر اٹھا روین شب چہرہ جمادی الاول میں خلیفہ حاکم بامر اس کا وفات ہوا  
 اور خلیفہ موصوف کے چہرہ میں نصیر الدین طوسی رئیس الفلسفہ اور شیخ محمد الدین نووی  
 اور تقی بن وزین اور ابن حلکان اور عبدالحکیم ابن تیمیہ اور برہان الدین نسفی  
 صاحب علم کلام اور نفیسی شیخ الاطبا وفات کئے من بعد مستغنیہ بالعدو الرابع  
 سلیمان بن حاکم بامر اس خلیفہ ہوا اور بلاد اسلام میں اس امر کی بشارت  
 ہوئی پہلے شہر سات سو دو ہجیر میں قوم تارک ملک شام پر حملہ کئے خلیفہ مع  
 سلطان اون کا مقابلہ کئے اور اس قوم سے بہت لوگ مارے گئے اور  
 باقی لوگ بہاگ گئے فتح مسلمانوں کو ہوئی پہلے شہر سات سو اٹھ ہجیر میں  
 ملک مصر محمد بن قلاؤن سفر حج کیا بعد فراغ حج بلاد کرک میں داخل ہو کر اپنا  
 عزل مصر میں لکھا امیر رکن بیرس جاش نیکر سلطان مصر ہوا اور اس کا لقب  
 ملک مظفر قرار پایا اور خلیفہ مستغنیہ بالعدو اس کو سیاہ خلعت اور عمامہ مدور دیا  
 پہر جب غنہ سات سو نو ہجیر میں ملک ناصر عود اپنا ملک بین چاہا پس  
 دمشق میں ماہ شعبان ۷۰۵ مصر میں روز عید الفطر داخل ہوا اور ملک مظفر بیرس  
 داخل ہونے کے چند روز قبل ایک جماعت کے ساتھ بہاگ گیا تھا پہر اس کا  
 گرفت ہوا اور قتل ہوا شہر سات سو اٹھائیں میں سعد الحوام کے سقف دیئے گئے

ذکر وفات نصیر الدین  
 طوسی اور ابن تیمیہ  
 ذکر رحلت  
 امام محمد الدین  
 نووی اور  
 برہان الدین  
 نسفی کا  
 خلافت مستغنیہ  
 بالعدو ۱۲  
 مغلوب اور  
 مسلمان چونا  
 قوم تارک کا

جو قریب بابۃ شیبہ میں ۳۳۳ سات سو تیس میں سلطان نے کعبۃ اللہ کا دروازہ  
 بنو س کا بنایا اور اوس پر نفروسی تختیان نصب کیا کہ اون کا وزن تین ہزار تین سو  
 درہم تھا اور دروازہ قدیم کعبۃ صلیح ہوا پیر بابۃ قدیم پر جو تختیان نفروسی نصب تھے  
 اون کو بنے شیبہ لے لئے اور بابۃ قدیم پر اسم صاحب میں کندہ تھا پیر ۳۳۳  
 سات سو چھتیس میں فیما بین خلیفہ اور سلطان کچھ امرواقع ہوا اس پر سلطان نے خلیفہ  
 گرفت کیا اور اوس کو مع اولاد اور اصحاب کے شہر قوص میں بھیج دیا اور ان سب کو اس  
 بقدر کفایت مقرر کیا پیر اوسى جہ خلیفہ مستکفی باللہ ماہ شبان ۳۳۳ سات سو چالیس  
 ہجری کو وفات کیا سیوطی ابن حجر سے نقل کرتے ہیں کہ خلیفہ مستکفی فاضل اور سخی  
 خوشنویس تھا تھامن بعد واثق باللہ ابراہیم بن دلی العہد مستکب باللہ ابی عبد اللہ  
 محمد بن الحاکم بامر اللہ خلیفہ ہوا اور لقب اوس کا واثق باللہ مقرر ہوا کہ نمبر ۳۳۳ باللہ  
 مگر مستکفی باللہ اوس کی خلافت سے بسبب بد روئی اوس کے راضی نہ تھا محض بامر ابر  
 سلطان یہ خلیفہ ہوا تاکہ ۳۳۳ سات سو چالیس میں جب سلطان مصر کی وفات  
 قیصر ہوئے اور اپنے کئے ہوئے پر نادم ہوا اور واثق باللہ ابراہیم کو خلافت سے موزل  
 کیا اور ولیعہد احمد ابو العباس سے بیعت کیا اور حاکم بامر اللہ اوس کا لقب مقرر کیا  
 اس واسطے حاکم بامر اللہ ابو العباس بن مستکفی خلیفہ ہوا ائمہ بیان خلافت اوس کا یہ ہے کہ  
 جب ملک نامر سلطان مصر کا سالہ فیہ موت پر پیش ہوا اور سلطان مصر کا انتقال ہوا  
 اور اوس کی جائے پر ابو بکر ابن نامر سلطان ہوا ایک مجلس منعقد کیا کہ اوس میں خلیفہ ابراہیم  
 واثق باللہ اور ولیعہد حاکم بامر اللہ کو طلب کیا اور سب قاضیوں کو جمع کیا اور کہا کہ تم  
 مستحق خلافت کون ہے ابن حماد نے کہا کہ خلیفہ مستکفی باللہ جو شہر قوص میں وفات کیا

خلافت  
 واثق باللہ

اوسنے خلافت کی وصیت اپنے فرزند احمد کو کیا اور اوس پر چالیس شخص نامزد ہیں گو گواہ  
 رکھا اور میرا نائب جو شہر قوص میں تھا اوس کے نزدیک بھی یہ بات ثابت ہوئی پھر  
 سلطان منصور ابراہیم کو خلع کیا اور احمد سے بیعت کیا پھر اوس کا لقب اور اوس کے  
 جد کا لقب حاکم بامر اللہ رکھا سیوطی ابن فضل اللہ سے سالک میں حاکم کا حال نقل کرتے  
 ہیں کہ وہ خلیفہ امام عسکری اور تمام مصر میں اوسنے رسوم خلافت کو زندہ کیا اسقدر کہ  
 کوئی اوس کا خلاف نہ کر سکتا اور لقب اپنے ابا کا اختیار کیا ایسے وقت میں کہ وہ ٹکے  
 تھے اور اپنے برادر وں کو ایک جگے جمع کیا اوس حالت میں کہ ایک زمانہ طویل سے متفرق  
 تھے اور ایسے بہت کچھ کئے ہیں لیکن یہاں اتنے پر اختصار کیا گیا اور ۲۵۰ھ سے ۳۰۰ھ  
 مرض طاعون سے وفات کیا اور اس کے عہد میں سلطان منصور باعث اوس کے فساد  
 اور شہر خمر کے معزول ہوا اور برادر اوس کا افشہ کربک اوس کے قائم مقام ہوا اور  
 وہ بھی اوس ہی سال معزول ہوا اور اوس کی جائے اوس کا بھائی مقرر ہوا اور لقب اوس کا ناصر  
 قرار پایا اور ۳۰۰ھ سے ۳۰۵ھ کے ساتھ سوار تالیس کو ناصر معزول ہوا اور بجائے اوس کے برادر  
 اوس کا اسمعیل مقرر ہوا اور صاحب لقب اوس کا قرار پایا اور ۳۰۵ھ سے ۳۱۰ھ کے ساتھ سو چھیالیس  
 صاحب مر گیا خلیفہ نے اوس کے برادر شعبان کو سلطان مقرر کیا اور ۳۱۰ھ سے ۳۱۵ھ کے ساتھ سو سینالیس  
 کامل مقتول ہوا اور اوس کی جائے پر اوس کا بھائی اسمعیل ج سلطان مقرر ہوا اور مظفر  
 لقب اوس کا تعمیر اور ۳۱۵ھ سے ۳۲۰ھ کے ساتھ سوار تالیس میں مظفر معزول ہوا اور اوس کی جائے پر  
 حسن بھائی اوس کا مقرر ہوا اور لقب اوس کا ناصر مقرر پایا اور ۳۲۰ھ سے ۳۲۵ھ کے ساتھ سبباون میں ظہر  
 معزول ہوا اور اوس کی جائے پر صاحب قائم مقام ہوا اور لقب اوس کا صاحب قرار پایا بعد اوس  
 معتقد باللہ الفتح ابو بکر بن المستنکف خلیفہ اپنے برادر کے قائم مقام ہو ایشہ شخص نہایت

نیک متواضع محبوب اہل علم تھا اور حوادث عہد سے اس کے ہمہ تھا کہ ۵۴۳ھ میں اس کے  
 چوہن حبیب بن شہر الہی میں ایک لڑکی تھی کہ اس کا نام نفیسہ تھا اور اس کا نکاح  
 تین مردوں کے ساتھ ہوا مگر وہ اس پر فخر اور نہیں ہوئے پھر لوگوں کو یہ گمان ہوا کہ  
 اس لڑکی کو مرغی رقی ہے اور رقی ایک استخوان کا نام ہے کہ وہ فرج میں پیدا  
 ہوتی ہے اور جماع سے مانع ہوتی ہے پھر جبکہ وہ پندرہ برس کے سن کو پہنچی پستان  
 اس کے دب گئیں اور کچھ چیر تھوڑی تھوڑی محل سبج میں سے نکلنا شروع ہوئی  
 یہاں تک کہ بقدر ایک انگشت اس میں سے ایک ذرہ اور دو ہینٹیں ظاہر ہوئے اور  
 اخبار تمام جہات میں نکلی گئی اور ۵۴۳ھ میں سو باسٹ حبیب بن حسن نام مقرر ہوا  
 اور اس کی جائے پر بھائی اور کاظم مقرر ہوا اور اس کا لقب منصور ہوا پھر بعد  
 اس کے ۵۴۴ھ میں ابو عبد اللہ محمد بن المتوفیہ خلیفہ ہوا اور مدت خلافت اس کی  
 پینتالیس سال ہے اور اس کے ایام میں ۵۴۳ھ میں سو چوہنٹ میں منصور محمد مقرر  
 ہوا اور اس کی جائے پر شعبان بن حسن بن الناصر محمد بن قلاؤن قائم ہوا اور اس کا  
 لقب ملک افشہر ہوا اور ۵۴۳ھ میں سو تیرہ تیرین امیر سلطانی جاری ہوا کہ سادات  
 اہل بیت بنی ہاشم تاکہ اور آدمیوں سے اور کو تیز ہووے اور پھر امر اول احداث ہوا  
 اور اس باب میں ابو عبد اللہ بن جابر الاعمر النحوی صاحب الفیہ نے لکھا ہے جملہ لایا  
 الرسول علیہ السلام ان العلامۃ شان من لہ شہرہ نور النبوت فی کرم وجودہم  
 یعنی الشریف من الطراز الاخصر اور اسی سال میں ابتدا خرج تمر لنگ ہوا جو وہ  
 تمام بلا کو ویران کیا اور تمام ملکوں میں فساد کرنا شروع کیا یہاں تک ۵۴۳ھ میں سو پچتر  
 ہین فوت ہوا اور ۵۴۳ھ میں سو اٹھترین افشہر شہان فوت ہوا اور اس کے

و  
 ذکر فضیلت حبیب  
 بن شہر الہی

و  
 خلافت منصور  
 علیہ السلام

و  
 ذکر احداث  
 امر اول

و  
 ذکر خروج  
 تمر لنگ

قائم مقام مسند زند اوس کا جو علی ہے سلطان قرار پایا اور لقب اوس کا منصور ہوا  
 اور ۸۳۱ھ کے سات سو بیاسی میں ملک حلب سے ایک خط آیا اور اوس میں یہ بھیجی  
 تھا کہ ایک امام نماز پڑھتا تھا اور ایک شخص اوس کے سات لعب کرنا شروع کیا مگر نماز  
 اوس سے قطع نہیں کیا یہاں تک کہ سلام پھیرا پھر جبکہ وہ سلام پھیرا تو کھلعب کرنا ایسا  
 خضر کا ہوا اور وہاں سے دور تک پہنچا اس امر کا اشتہار تمام ملکوں میں ہوا  
 ماہ منفر ۳۳۱ھ کے سات سو ترسی ہجری میں منصور مر گیا اور اوس کی جائے پر اوس کا  
 بہائی ابن افشہ قائم مقام اور لقب اوس کا صالح قرار پایا اور ماہ رمضان ۳۳۱ھ  
 کے سات سو چوراسی میں صالح معزول ہوا اور حقوق اوس کے قائم مقام ہوا اور لقب  
 اوس کا ظاہر ہوا اور پھر اول سلاطین کے ۳۳۱ھ کے سات سو ایک نوے  
 میں ہر قوق معزول ہو کر گک میں مجبوس ہو اور حاجی صالح سلطنت کے طرف  
 عود کیا اور اسی سبب ماہ شعبان میں بانخبرسم الدین طہندی کے صلوة و تسبیح کے  
 اذان کے ابتدا ہوئی اور پھر ہر قوق ۳۳۱ھ کے سات سو بیاسی میں قید سے نکل کر  
 سلطنت پرستیم ہوا پھر شوال ۳۳۱ھ آہٹہ سو ایک میں وفات کیا اور اوس کی  
 جائے پر فرزند فرج نامی قائم ہوا اور اوس کا لقب ناصر ہوا پھر شوال ۳۳۱ھ  
 آٹھ سو میں معزول ہوا اور اوس کی جائے پر برادر اوس کا عبد الغیر قائم ہوا  
 اور ماہ فرج کا اعادہ ہوا اور اسی سال میں خلیفہ متوکل شب شبنہ ۳۳۱ھ  
 رجب کو وفات کیا جاتا چاہئے کہ خلیفہ متوکل چند بار معزول و معسوب ہوا اول  
 دحلہ ۳۳۱ھ کے سات سو انیاسی میں معزول ہوا اور اوس کی جائے پر مستعصم شہدہ دن ہو کر  
 پھر خلیفہ متوکل بحال ہوا پھر ۳۳۱ھ کے سات سو پچاسی متوکل کو ہر قوق نے معزول کیا اور

ابتدا صلوة  
 و تسبیح  
 بعد از آن



محمد بن ابراہیم بن مستک بن حاکم سے بیعت کیا اور لقب واثق باللہ رکھا پھر  
واثق باللہ سترہویں شوال ۳۸۷ھ میں اس کا انتقال ہوا۔ اس کی وفات کے بعد ہر قوق نے  
مستعصم باللہ معزول سابق کو خلیفہ کیا پھر ۱۰۷ھ میں اس کا انتقال ہوا۔ اس کی وفات کے بعد  
بھی معزول کیا اور متوکل بحال کیا اور متوکل تا دم مرگ خلیفہ رہا اور اس کے عہد میں  
شیخ سعد الدین تغلاری اور پدر زرخشی اور حافظ زین الدین وفات پائے  
واثق باللہ محمد بن ابراہیم ولی العہد المستک بن حاکم بعد خلع متوکل شہر حبشہ  
آٹھ سو چوبیسویں میں اس سے بیعت ہوئی تاکہ وفات اور اس کی شہادت آٹھ سو اسی  
ہوئی۔ مستعصم باللہ زکریا بن ابراہیم بن مستک باللہ پہرہ خلیفہ بعد موت واثق برادر  
اوس کے بیعت کیا گیا یہ مخلص ہوا تاکہ وفات حالت خلع میں اوس کے ہوئے  
استیعین باللہ ابو الفضل العباسی متوکل پہرہ خلیفہ پہلے ۴۸۷ھ آٹھ سو اسی  
بیعت خلافت ایام میں سلطان ملک نام فرج کے کہ من بعد جبکہ سلطان شہید  
محمد ۵۸۷ھ آٹھ سو پندرہ ہجری میں استیعین سے بیعت سلطنت میں خلافت ہوئی اور  
یکہ امر نہایت شدت اور ضرورت کے وقت میں ہو پھر خلیفہ نیکور نے عزل و نصب  
اور سلسلہ اپنا جاری کیا وفات اوس کی ۵۹۷ھ آٹھ سو تیس ہوا المتعصب باللہ  
انفع داود ابن المتوکل بعد خلع برادر اپنے خلیفہ ہوا ۶۰۷ھ آٹھ سو پندرہ میں اور سلطان  
اوس وقت میں مؤید تھا پھر سلطان محمد ۶۰۷ھ آٹھ سو چوبیس میں وفات کیا خلیفہ  
اوس کے فرزند احمد کو سلطان کیا اور لقب اوس کا ظفر رکھا اور تنظیم اوس کا  
ظفر کو کیا پھر ظفر نو ماہ شعبان میں مظفر گو گرفت کیا خلیفہ نے ظفر کو سلطان بنایا اور  
لقب اوس کا ظاہر رکھا پھر ۶۱۷ھ میں سال مر گیا ماہ دسمبر میں خلیفہ اوس کے فرزند محمد کو سلطان

و  
 ذکر و وفات  
 سعد الدین نقی  
 ۱۰۰۰  
 و  
 خلافت  
 واثق بالله  
 و  
 خلافت  
 بالله دست  
 و  
 خلافت  
 حسین به  
 و  
 خلافت  
 مقتدر بالله

کیا اور صالح اوس کا لقب اور قنم اوس کا برسبکا گو کیا پھر برسبا ئی نے صالح پر غلبہ کیا اور  
 اوس کو معزول کیا اور خلیفہ برسبا ئی کو سلطان ربیع الثانی ۱۱۷۸ھ آٹھ سو چھیس میں کیا  
 پھر برسبا ئی نے دوحجہ ۱۱۸۰ھ آٹھ سو اکتالیس وفات کیا خلیفہ اوس کے فرزند یوسف کو سلطان  
 کیا اور لقب اوس کا عزیز رکھا اور حقیق کو اوس کا منظم مقرر کیا پھر حقیق نے سلطان عزیز  
 کو گرفت کیا ۱۱۸۲ھ آٹھ سو بیالیس پھر خلیفہ حقیق کو سلطان کیا اور لقب اوس کا ظاہر  
 مقرر کیا پس خلیفہ اوس کے عہد میں مر کیا اور معتقد خلیفہ بہت نیک رویہ عاقل و  
 سخی تھا اعلیٰ کے ساتھ صحبت رکھتا وفات خلیفہ کا ۱۱۸۴ھ آٹھ پینتالیس میں ہو  
 اور اوس کے عہد میں مجد شیرازی صاحب قانوس اور برہان بخوزی اور ہریر  
 اور سراج قاری الہدایہ و قشربن مقری عالم بن صاحب عنوان افشہ اور  
 بوسبک محدث وفات کے المستکلف بالسدابی الربیع سلیمان بن المتوکل خلافت  
 اوس کو ولی عہدی معتقد بالسد سے حاصل ہوئی اور یہ معتقد کا بہانی حقیقی تھا  
 سیوطی لکھتے ہیں کہ ولی عہد نامہ اوس کا میری والد نے اوس کو لکھ دئے اور  
 اپنے تاریخ میں عہد نامہ کو بعینہ نقل کئے مگر بیاعت اختصار یہاں لکھا گیا یہ خلیفہ  
 صالح دیندار عابد تھا کہ بہت عبادت اکی کرتا اور صلوة اور تلاوت نہ ان بہت  
 ادا کرتا اور خاموشی اور گوشہ نشینی اوس کے مزاج میں بہت تھی اور نیک سیر تھا  
 اور بھائی اوس کا جو معتقد تھا اوس کا مقولہ یہ تھا کہ جیسے وہ پیدا ہوا گناہ کبیرہ  
 کبھی میں اوس سے دیکھا نہیں اور ملک اہل اوس سے نہایت عقیدت رکھتا  
 سیوطی کہتے ہیں کہ میری والد اوس کے ایام میں تھے اور اوس کا خلیفہ کے  
 پاس بہت تھا اور سیوطی کی پرورش اوس کے پاس ہوئی اور کہتے ہیں کہ میری

وفات کتاب  
 قانوس ۱۱۸۰  
 خلافت مستکلف  
 بالسد ۱۱۸۲

گمان میں پہنچے کہ بعد عمر بن عبد العزیز کے کوئی زیادہ عبادت کرنے والا اس خلیفہ سے  
 نہیں تھا وفات اوسکی روز جمعہ سلخ ذی الحجہ ۸۴۴ھ آٹھ سو چوبیس میں ہوئی سیوٹو کہنے  
 میں کہ میرے والد اوس کے بعد چالیس روز سے زیادہ نہیں زندہ رہے اور  
 سلطان میرے والد کے جنازے کے ہمراہ دفن تاکہ اور جنازے کو بنفس  
 اوتھا یا القاسم بامر الدواب القاحم بن المتوکل اپنے برادر مستکفی کے بعد خلیفہ  
 ہوا یہ خلیفہ قوی صاحب ہمت تھا خلافت اور برادروں کے اور اوس کے عہد میں  
 ملائک جعفر اول ۸۴۵ھ آٹھ سو ستاون میں فوت ہوا خلیفہ نے اوس کے فرزند  
 عثمان کو اوس کا خلیفہ کیا اور لقب اوس کا منصور رکھا پھر بعد یرماہ کے اینال نے  
 منصور کو گرفت اور محضول کیا پھر خلیفہ نے اینال کو ربیع الاول میں سلطان کیا  
 اور لقب اوس کا اشرف رکھا پھر ۸۴۶ھ آٹھ سو چالیس کے درمیان کچھ رنج واقع ہوا  
 اشرف نے خلیفہ کی خلافت کیا جامادی الاول ۸۴۷ھ آٹھ سو اسی میں اوسکو  
 اسکندریہ کو بھیجا پھر ۸۴۸ھ آٹھ سو ترست میں وفات اوس کی ہوئی سیوٹو  
 لکھتے ہیں کہ اوس کے ایام میں میرے والد اور علامہ قشندی رحلت کے مستفید  
 بالد خلیفہ العزیز یوسف بن المتوکل بعد محضولی اپنے برادر کے خلیفہ ہوا اور سلطان  
 اوس وقت میں ۸۴۹ھ اینال تھا پھر وہ آٹھ سو سیست میں وفات کیا اس خلیفہ نے  
 اوس کے فرزند احمد کو سلطان کیا اور لقب اوس کا مؤید رکھا پھر خشتقدم ہا ہوا  
 اوس سال میں مؤید کو گرفت کیا خلیفہ نے خشتقدم کو سلطان کیا اور لقب  
 اوس کا طاہر رکھا یہاں تک کہ خشتقدم ۸۵۰ھ آٹھ سو پتہ میں مر گیا خلیفہ نے بلبا  
 کو سلطان کر کیا اور اوس کا لقب طاہر رکھا دو ماہ کے بعد شکر سندس پر

خلافت  
 قاسم بامر

خلافت  
 مستفید ہوا  
 ہا ہوا

حملہ کے خلیفہ نے سلطان العصر قایتیہ کو سلطان قرار دیا اور لقب اوس کا افشہ  
 مقرر ہو اوسکی سلطنت و بدبکی مقرر ہوئی کہ اس طور پر کہ سلطنت ناصر محمد بن قلاو  
 سے اس تک کسی کو نہیں ہوئی یہ وفات خلیفہ مستنجد باللہ جو دہویں محرم ۷۷۷  
 آٹھ سو ہجری کے ہو متوکل علی اللہ ابو العزیز بن یعقوب بن متوکل  
 علی اللہ بعد موت مستنجد باللہ کے خلیفہ ہوا اور عہد میں ایسے خلیفہ کے سال  
 اول خلافت یعنی آٹھ سو چودہ سی میں سلطان ملک افشہ ملک حجاز کو حج کیوا  
 گیا کہ کوئی سلطان سو برس کے زمانہ سے نہیں گیا پہر سلطان موصوفی  
 دیار مدینہ طیب سے منٹ ہوا اور وہاں چہرہ ہزار دینا اختیار کیا پہر مکہ معظمہ  
 آیا اور پانچ ہزار دینا صرف کیا اور مدرسہ جو مکہ معظمہ میں بنایا گیا اوس میں  
 ایک شیخ اور صوفیہ مقرر کیا اور اوس کے عہد میں خبر پہونچی کہ سلطان محمد عثمان  
 شاہ روم وفات پائے اور دو فرزند اوان کے سلطنت پر جنگ کے پہر وہ  
 دو فرزند اوان سے ایک دوسرے پر غالب ہوا اور سلطنت پر قرار  
 پایا اور دوسرا مصر میں آیا سلطان مصر نے اوسکی نہایت تعظیم پہر وہ ملک  
 شام سے ملک حجاز کو واسطے حج کے گیا اور اوسی سن ماہ شوال میں خطبن  
 مدینہ طیب سے آئے اس مضمون کے کہ تیرہویں رمضان شریف کو منارہ ادا  
 پر کھلی گری اوس سے وہ منارہ اور متوقف ہائے مسجد اور خزانے اور کتابیں  
 سب جل گئے سو اُسے دیواروں کے کچہ باقی نہیں رہا اور یہ امر بڑا ہولناک  
 ہوا وفات خلیفہ متوکل علی اللہ کے کار و چہار شنبہ سلخ محرم ۷۷۸  
 ہوا اور علی عہد انہی خلافت میں اپنے فرزند یعقوب کو گیا اور لقب اوس کا

خلافت متوکل  
 علی اللہ ۱۲

ستک بالدر کہا نام اوس کا ابو نصر بن عبدالعزیز خلیفہ متوکل سے اللہ خلیفہ ہوا  
یہ خلیفہ نہایت دیندار صالح تھا وفات اوس کی مبعوثین برقع الثانی ۲۶۴ھ نو سو  
ستائیس ہجری کو ہوئی پھر المتوکل اللہ محمد بن یعقوب خلیفہ مستک بالدد بعد  
وفات اپنے والد کے ہوا اور وہ آخر خلفائے عباسیہ بلکہ وہ آخر خلفائے  
دنیا ہے کہ بعد اوس کے نام خلافت دنیا سے اٹھ گیا جسوقت کہ سلطان  
سلیم خان عثمانی رومی دیا رحمہ یہ پستہ و سوسائیس میں قابض ہوا المتوکل علی  
کو بد لے میں اوس کے والد کے گرفت کیا اور روم کو لیجا کر قید کیا اور ولادت کو  
جو مستک تھا بسبب کبر سن کے چھوڑ دیا پھر جب کہ خلیفہ موصوف کی عمر اخیر ہوئی  
۲۶۶ھ نو سو چھ بیس میں چھوڑ دیا اور اوس کے واسطے متاثرہ درہم عثمانی روپے  
مقرر کیا پھر خلیفہ موصوف بمصر میں جو د گیا اور مصر میں رہا یہاں تک کہ بارہین  
شعبان ۲۶۷ھ نو سو پستائیس ہجری کو وفات کیا اور دو فرزند عمر اور عثمان کو چھوڑا  
پھر خلیفہ بنین ہوئے اور یہ سب خلفائے اہل بیت ابی جعفر منصور کے ہیں جنک  
سلطان سلیم خان عثمانی رومی نے ملک مصر لیا آج تک تخت سلطنت رومی  
عثمانی ہے صاحب کتاب شجرہ نبویہ لکھتے ہیں کہ تمام خلفاء شتر شخص میں پانچ  
اون میں سے خلفائے راشدین امام حسن علیہ السلام تک کہ خلافت اوی  
جہج ممالک مفتوحہ اسلام میں ہوئی اور عبداللہ بن الزبیر خاص کہ مسمومہ میں نہ کہ  
لہو خلفاء بنی امیہ چودہ شخص میں اور خلفاء عباسیہ پچاس شخص میں سینتائیس  
اون میں سے ممالک عراق میں اور تیرہ شخص مصر میں اور صاحب شجرہ نبویہ  
جس کتاب سے نقل کرتے ہیں مصنف اوس کتاب کا ایام میں مستند باللہ کے

خلافت  
مستک  
بالدد  
خلافت  
متوکل علی  
خلافت  
سلیم خان  
عثمانی  
رومی  
۲۶۴ھ  
۲۶۶ھ  
۲۶۷ھ  
۲۶۸ھ  
۲۶۹ھ  
۲۷۰ھ  
۲۷۱ھ  
۲۷۲ھ  
۲۷۳ھ  
۲۷۴ھ  
۲۷۵ھ  
۲۷۶ھ  
۲۷۷ھ  
۲۷۸ھ  
۲۷۹ھ  
۲۸۰ھ  
۲۸۱ھ  
۲۸۲ھ  
۲۸۳ھ  
۲۸۴ھ  
۲۸۵ھ  
۲۸۶ھ  
۲۸۷ھ  
۲۸۸ھ  
۲۸۹ھ  
۲۹۰ھ  
۲۹۱ھ  
۲۹۲ھ  
۲۹۳ھ  
۲۹۴ھ  
۲۹۵ھ  
۲۹۶ھ  
۲۹۷ھ  
۲۹۸ھ  
۲۹۹ھ  
۳۰۰ھ  
۳۰۱ھ  
۳۰۲ھ  
۳۰۳ھ  
۳۰۴ھ  
۳۰۵ھ  
۳۰۶ھ  
۳۰۷ھ  
۳۰۸ھ  
۳۰۹ھ  
۳۱۰ھ  
۳۱۱ھ  
۳۱۲ھ  
۳۱۳ھ  
۳۱۴ھ  
۳۱۵ھ  
۳۱۶ھ  
۳۱۷ھ  
۳۱۸ھ  
۳۱۹ھ  
۳۲۰ھ  
۳۲۱ھ  
۳۲۲ھ  
۳۲۳ھ  
۳۲۴ھ  
۳۲۵ھ  
۳۲۶ھ  
۳۲۷ھ  
۳۲۸ھ  
۳۲۹ھ  
۳۳۰ھ  
۳۳۱ھ  
۳۳۲ھ  
۳۳۳ھ  
۳۳۴ھ  
۳۳۵ھ  
۳۳۶ھ  
۳۳۷ھ  
۳۳۸ھ  
۳۳۹ھ  
۳۴۰ھ  
۳۴۱ھ  
۳۴۲ھ  
۳۴۳ھ  
۳۴۴ھ  
۳۴۵ھ  
۳۴۶ھ  
۳۴۷ھ  
۳۴۸ھ  
۳۴۹ھ  
۳۵۰ھ  
۳۵۱ھ  
۳۵۲ھ  
۳۵۳ھ  
۳۵۴ھ  
۳۵۵ھ  
۳۵۶ھ  
۳۵۷ھ  
۳۵۸ھ  
۳۵۹ھ  
۳۶۰ھ  
۳۶۱ھ  
۳۶۲ھ  
۳۶۳ھ  
۳۶۴ھ  
۳۶۵ھ  
۳۶۶ھ  
۳۶۷ھ  
۳۶۸ھ  
۳۶۹ھ  
۳۷۰ھ  
۳۷۱ھ  
۳۷۲ھ  
۳۷۳ھ  
۳۷۴ھ  
۳۷۵ھ  
۳۷۶ھ  
۳۷۷ھ  
۳۷۸ھ  
۳۷۹ھ  
۳۸۰ھ  
۳۸۱ھ  
۳۸۲ھ  
۳۸۳ھ  
۳۸۴ھ  
۳۸۵ھ  
۳۸۶ھ  
۳۸۷ھ  
۳۸۸ھ  
۳۸۹ھ  
۳۹۰ھ  
۳۹۱ھ  
۳۹۲ھ  
۳۹۳ھ  
۳۹۴ھ  
۳۹۵ھ  
۳۹۶ھ  
۳۹۷ھ  
۳۹۸ھ  
۳۹۹ھ  
۴۰۰ھ  
۴۰۱ھ  
۴۰۲ھ  
۴۰۳ھ  
۴۰۴ھ  
۴۰۵ھ  
۴۰۶ھ  
۴۰۷ھ  
۴۰۸ھ  
۴۰۹ھ  
۴۱۰ھ  
۴۱۱ھ  
۴۱۲ھ  
۴۱۳ھ  
۴۱۴ھ  
۴۱۵ھ  
۴۱۶ھ  
۴۱۷ھ  
۴۱۸ھ  
۴۱۹ھ  
۴۲۰ھ  
۴۲۱ھ  
۴۲۲ھ  
۴۲۳ھ  
۴۲۴ھ  
۴۲۵ھ  
۴۲۶ھ  
۴۲۷ھ  
۴۲۸ھ  
۴۲۹ھ  
۴۳۰ھ  
۴۳۱ھ  
۴۳۲ھ  
۴۳۳ھ  
۴۳۴ھ  
۴۳۵ھ  
۴۳۶ھ  
۴۳۷ھ  
۴۳۸ھ  
۴۳۹ھ  
۴۴۰ھ  
۴۴۱ھ  
۴۴۲ھ  
۴۴۳ھ  
۴۴۴ھ  
۴۴۵ھ  
۴۴۶ھ  
۴۴۷ھ  
۴۴۸ھ  
۴۴۹ھ  
۴۵۰ھ  
۴۵۱ھ  
۴۵۲ھ  
۴۵۳ھ  
۴۵۴ھ  
۴۵۵ھ  
۴۵۶ھ  
۴۵۷ھ  
۴۵۸ھ  
۴۵۹ھ  
۴۶۰ھ  
۴۶۱ھ  
۴۶۲ھ  
۴۶۳ھ  
۴۶۴ھ  
۴۶۵ھ  
۴۶۶ھ  
۴۶۷ھ  
۴۶۸ھ  
۴۶۹ھ  
۴۷۰ھ  
۴۷۱ھ  
۴۷۲ھ  
۴۷۳ھ  
۴۷۴ھ  
۴۷۵ھ  
۴۷۶ھ  
۴۷۷ھ  
۴۷۸ھ  
۴۷۹ھ  
۴۸۰ھ  
۴۸۱ھ  
۴۸۲ھ  
۴۸۳ھ  
۴۸۴ھ  
۴۸۵ھ  
۴۸۶ھ  
۴۸۷ھ  
۴۸۸ھ  
۴۸۹ھ  
۴۹۰ھ  
۴۹۱ھ  
۴۹۲ھ  
۴۹۳ھ  
۴۹۴ھ  
۴۹۵ھ  
۴۹۶ھ  
۴۹۷ھ  
۴۹۸ھ  
۴۹۹ھ  
۵۰۰ھ  
۵۰۱ھ  
۵۰۲ھ  
۵۰۳ھ  
۵۰۴ھ  
۵۰۵ھ  
۵۰۶ھ  
۵۰۷ھ  
۵۰۸ھ  
۵۰۹ھ  
۵۱۰ھ  
۵۱۱ھ  
۵۱۲ھ  
۵۱۳ھ  
۵۱۴ھ  
۵۱۵ھ  
۵۱۶ھ  
۵۱۷ھ  
۵۱۸ھ  
۵۱۹ھ  
۵۲۰ھ  
۵۲۱ھ  
۵۲۲ھ  
۵۲۳ھ  
۵۲۴ھ  
۵۲۵ھ  
۵۲۶ھ  
۵۲۷ھ  
۵۲۸ھ  
۵۲۹ھ  
۵۳۰ھ  
۵۳۱ھ  
۵۳۲ھ  
۵۳۳ھ  
۵۳۴ھ  
۵۳۵ھ  
۵۳۶ھ  
۵۳۷ھ  
۵۳۸ھ  
۵۳۹ھ  
۵۴۰ھ  
۵۴۱ھ  
۵۴۲ھ  
۵۴۳ھ  
۵۴۴ھ  
۵۴۵ھ  
۵۴۶ھ  
۵۴۷ھ  
۵۴۸ھ  
۵۴۹ھ  
۵۵۰ھ  
۵۵۱ھ  
۵۵۲ھ  
۵۵۳ھ  
۵۵۴ھ  
۵۵۵ھ  
۵۵۶ھ  
۵۵۷ھ  
۵۵۸ھ  
۵۵۹ھ  
۵۶۰ھ  
۵۶۱ھ  
۵۶۲ھ  
۵۶۳ھ  
۵۶۴ھ  
۵۶۵ھ  
۵۶۶ھ  
۵۶۷ھ  
۵۶۸ھ  
۵۶۹ھ  
۵۷۰ھ  
۵۷۱ھ  
۵۷۲ھ  
۵۷۳ھ  
۵۷۴ھ  
۵۷۵ھ  
۵۷۶ھ  
۵۷۷ھ  
۵۷۸ھ  
۵۷۹ھ  
۵۸۰ھ  
۵۸۱ھ  
۵۸۲ھ  
۵۸۳ھ  
۵۸۴ھ  
۵۸۵ھ  
۵۸۶ھ  
۵۸۷ھ  
۵۸۸ھ  
۵۸۹ھ  
۵۹۰ھ  
۵۹۱ھ  
۵۹۲ھ  
۵۹۳ھ  
۵۹۴ھ  
۵۹۵ھ  
۵۹۶ھ  
۵۹۷ھ  
۵۹۸ھ  
۵۹۹ھ  
۶۰۰ھ  
۶۰۱ھ  
۶۰۲ھ  
۶۰۳ھ  
۶۰۴ھ  
۶۰۵ھ  
۶۰۶ھ  
۶۰۷ھ  
۶۰۸ھ  
۶۰۹ھ  
۶۱۰ھ  
۶۱۱ھ  
۶۱۲ھ  
۶۱۳ھ  
۶۱۴ھ  
۶۱۵ھ  
۶۱۶ھ  
۶۱۷ھ  
۶۱۸ھ  
۶۱۹ھ  
۶۲۰ھ  
۶۲۱ھ  
۶۲۲ھ  
۶۲۳ھ  
۶۲۴ھ  
۶۲۵ھ  
۶۲۶ھ  
۶۲۷ھ  
۶۲۸ھ  
۶۲۹ھ  
۶۳۰ھ  
۶۳۱ھ  
۶۳۲ھ  
۶۳۳ھ  
۶۳۴ھ  
۶۳۵ھ  
۶۳۶ھ  
۶۳۷ھ  
۶۳۸ھ  
۶۳۹ھ  
۶۴۰ھ  
۶۴۱ھ  
۶۴۲ھ  
۶۴۳ھ  
۶۴۴ھ  
۶۴۵ھ  
۶۴۶ھ  
۶۴۷ھ  
۶۴۸ھ  
۶۴۹ھ  
۶۵۰ھ  
۶۵۱ھ  
۶۵۲ھ  
۶۵۳ھ  
۶۵۴ھ  
۶۵۵ھ  
۶۵۶ھ  
۶۵۷ھ  
۶۵۸ھ  
۶۵۹ھ  
۶۶۰ھ  
۶۶۱ھ  
۶۶۲ھ  
۶۶۳ھ  
۶۶۴ھ  
۶۶۵ھ  
۶۶۶ھ  
۶۶۷ھ  
۶۶۸ھ  
۶۶۹ھ  
۶۷۰ھ  
۶۷۱ھ  
۶۷۲ھ  
۶۷۳ھ  
۶۷۴ھ  
۶۷۵ھ  
۶۷۶ھ  
۶۷۷ھ  
۶۷۸ھ  
۶۷۹ھ  
۶۸۰ھ  
۶۸۱ھ  
۶۸۲ھ  
۶۸۳ھ  
۶۸۴ھ  
۶۸۵ھ  
۶۸۶ھ  
۶۸۷ھ  
۶۸۸ھ  
۶۸۹ھ  
۶۹۰ھ  
۶۹۱ھ  
۶۹۲ھ  
۶۹۳ھ  
۶۹۴ھ  
۶۹۵ھ  
۶۹۶ھ  
۶۹۷ھ  
۶۹۸ھ  
۶۹۹ھ  
۷۰۰ھ  
۷۰۱ھ  
۷۰۲ھ  
۷۰۳ھ  
۷۰۴ھ  
۷۰۵ھ  
۷۰۶ھ  
۷۰۷ھ  
۷۰۸ھ  
۷۰۹ھ  
۷۱۰ھ  
۷۱۱ھ  
۷۱۲ھ  
۷۱۳ھ  
۷۱۴ھ  
۷۱۵ھ  
۷۱۶ھ  
۷۱۷ھ  
۷۱۸ھ  
۷۱۹ھ  
۷۲۰ھ  
۷۲۱ھ  
۷۲۲ھ  
۷۲۳ھ  
۷۲۴ھ  
۷۲۵ھ  
۷۲۶ھ  
۷۲۷ھ  
۷۲۸ھ  
۷۲۹ھ  
۷۳۰ھ  
۷۳۱ھ  
۷۳۲ھ  
۷۳۳ھ  
۷۳۴ھ  
۷۳۵ھ  
۷۳۶ھ  
۷۳۷ھ  
۷۳۸ھ  
۷۳۹ھ  
۷۴۰ھ  
۷۴۱ھ  
۷۴۲ھ  
۷۴۳ھ  
۷۴۴ھ  
۷۴۵ھ  
۷۴۶ھ  
۷۴۷ھ  
۷۴۸ھ  
۷۴۹ھ  
۷۵۰ھ  
۷۵۱ھ  
۷۵۲ھ  
۷۵۳ھ  
۷۵۴ھ  
۷۵۵ھ  
۷۵۶ھ  
۷۵۷ھ  
۷۵۸ھ  
۷۵۹ھ  
۷۶۰ھ  
۷۶۱ھ  
۷۶۲ھ  
۷۶۳ھ  
۷۶۴ھ  
۷۶۵ھ  
۷۶۶ھ  
۷۶۷ھ  
۷۶۸ھ  
۷۶۹ھ  
۷۷۰ھ  
۷۷۱ھ  
۷۷۲ھ  
۷۷۳ھ  
۷۷۴ھ  
۷۷۵ھ  
۷۷۶ھ  
۷۷۷ھ  
۷۷۸ھ  
۷۷۹ھ  
۷۸۰ھ  
۷۸۱ھ  
۷۸۲ھ  
۷۸۳ھ  
۷۸۴ھ  
۷۸۵ھ  
۷۸۶ھ  
۷۸۷ھ  
۷۸۸ھ  
۷۸۹ھ  
۷۹۰ھ  
۷۹۱ھ  
۷۹۲ھ  
۷۹۳ھ  
۷۹۴ھ  
۷۹۵ھ  
۷۹۶ھ  
۷۹۷ھ  
۷۹۸ھ  
۷۹۹ھ  
۸۰۰ھ  
۸۰۱ھ  
۸۰۲ھ  
۸۰۳ھ  
۸۰۴ھ  
۸۰۵ھ  
۸۰۶ھ  
۸۰۷ھ  
۸۰۸ھ  
۸۰۹ھ  
۸۱۰ھ  
۸۱۱ھ  
۸۱۲ھ  
۸۱۳ھ  
۸۱۴ھ  
۸۱۵ھ  
۸۱۶ھ  
۸۱۷ھ  
۸۱۸ھ  
۸۱۹ھ  
۸۲۰ھ  
۸۲۱ھ  
۸۲۲ھ  
۸۲۳ھ  
۸۲۴ھ  
۸۲۵ھ  
۸۲۶ھ  
۸۲۷ھ  
۸۲۸ھ  
۸۲۹ھ  
۸۳۰ھ  
۸۳۱ھ  
۸۳۲ھ  
۸۳۳ھ  
۸۳۴ھ  
۸۳۵ھ  
۸۳۶ھ  
۸۳۷ھ  
۸۳۸ھ  
۸۳۹ھ  
۸۴۰ھ  
۸۴۱ھ  
۸۴۲ھ  
۸۴۳ھ  
۸۴۴ھ  
۸۴۵ھ  
۸۴۶ھ  
۸۴۷ھ  
۸۴۸ھ  
۸۴۹ھ  
۸۵۰ھ  
۸۵۱ھ  
۸۵۲ھ  
۸۵۳ھ  
۸۵۴ھ  
۸۵۵ھ  
۸۵۶ھ  
۸۵۷ھ  
۸۵۸ھ  
۸۵۹ھ  
۸۶۰ھ  
۸۶۱ھ  
۸۶۲ھ  
۸۶۳ھ  
۸۶۴ھ  
۸۶۵ھ  
۸۶۶ھ  
۸۶۷ھ  
۸۶۸ھ  
۸۶۹ھ  
۸۷۰ھ  
۸۷۱ھ  
۸۷۲ھ  
۸۷۳ھ  
۸۷۴ھ  
۸۷۵ھ  
۸۷۶ھ  
۸۷۷ھ  
۸۷۸ھ  
۸۷۹ھ  
۸۸۰ھ  
۸۸۱ھ  
۸۸۲ھ  
۸۸۳ھ  
۸۸۴ھ  
۸۸۵ھ  
۸۸۶ھ  
۸۸۷ھ  
۸۸۸ھ  
۸۸۹ھ  
۸۹۰ھ  
۸۹۱ھ  
۸۹۲ھ  
۸۹۳ھ  
۸۹۴ھ  
۸۹۵ھ  
۸۹۶ھ  
۸۹۷ھ  
۸۹۸ھ  
۸۹۹ھ  
۹۰۰ھ  
۹۰۱ھ  
۹۰۲ھ  
۹۰۳ھ  
۹۰۴ھ  
۹۰۵ھ  
۹۰۶ھ  
۹۰۷ھ  
۹۰۸ھ  
۹۰۹ھ  
۹۱۰ھ  
۹۱۱ھ  
۹۱۲ھ  
۹۱۳ھ  
۹۱۴ھ  
۹۱۵ھ  
۹۱۶ھ  
۹۱۷ھ  
۹۱۸ھ  
۹۱۹ھ  
۹۲۰ھ  
۹۲۱ھ  
۹۲۲ھ  
۹۲۳ھ  
۹۲۴ھ  
۹۲۵ھ  
۹۲۶ھ  
۹۲۷ھ  
۹۲۸ھ  
۹۲۹ھ  
۹۳۰ھ  
۹۳۱ھ  
۹۳۲ھ  
۹۳۳ھ  
۹۳۴ھ  
۹۳۵ھ  
۹۳۶ھ  
۹۳۷ھ  
۹۳۸ھ  
۹۳۹ھ  
۹۴۰ھ  
۹۴۱ھ  
۹۴۲ھ  
۹۴۳ھ  
۹۴۴ھ  
۹۴۵ھ  
۹۴۶ھ  
۹۴۷ھ  
۹۴۸ھ  
۹۴۹ھ  
۹۵۰ھ  
۹۵۱ھ  
۹۵۲ھ  
۹۵۳ھ  
۹۵۴ھ  
۹۵۵ھ  
۹۵۶ھ  
۹۵۷ھ  
۹۵۸ھ  
۹۵۹ھ  
۹۶۰ھ  
۹۶۱ھ  
۹۶۲ھ  
۹۶۳ھ  
۹۶۴ھ  
۹۶۵ھ  
۹۶۶ھ  
۹۶۷ھ  
۹۶۸ھ  
۹۶۹ھ  
۹۷۰ھ  
۹۷۱ھ  
۹۷۲ھ  
۹۷۳ھ  
۹۷۴ھ  
۹۷۵ھ  
۹۷۶ھ  
۹۷۷ھ  
۹۷۸ھ  
۹۷۹ھ  
۹۸۰ھ  
۹۸۱ھ  
۹۸۲ھ  
۹۸۳ھ  
۹۸۴ھ  
۹۸۵ھ  
۹۸۶ھ  
۹۸۷ھ  
۹۸۸ھ  
۹۸۹ھ  
۹۹۰ھ  
۹۹۱ھ  
۹۹۲ھ  
۹۹۳ھ  
۹۹۴ھ  
۹۹۵ھ  
۹۹۶ھ  
۹۹۷ھ  
۹۹۸ھ  
۹۹۹ھ  
۱۰۰۰ھ

تھا بعد مستنجد باللہ کے تین خلیفہ عباسی مصر میں ہوئے پس مجموعہ خلفائے  
 عباسیہ مصر میں سولہ اور مجموعہ کل خلفائے تہتر ہوئے ہیں جانتا جاوے کہ ملک  
 مصر اصلہ بلاد اسلام سے ہے اور قرآن فیشر میں اوس کا ذکر وارد ہوا اور وہ  
 موطن انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام مثل موسیٰ اور یارون اور ابراہیم خلیل  
 اور اسمعیل اور یعقوب اور یوسف اور یوشع ابن نون اور دانیال اور ارمیا  
 اور لقمان علی نبینا علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ہے اور عیسیٰ علیہ السلام شہر میں  
 میں کہ جو حوالی مصر سے پیدا ہوئے اور چودہ فرعون ہوئے والی مصر ہوئے  
 کہ عمر اونکی دو سو برس سے کم اور چھ سو برس سے زائد نہیں تھے اور بدتر اون کا  
 سبب کا فرعون موسیٰ ہے کہ موسیٰ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ سے ہلا  
 ہوا اور فرعون موسیٰ کے نام اوس کا ولید بن مصعب تھا بادشاہوں کی اولاد سے  
 نہ تھا بلکہ عطار ملک اصفہان تھا جبکہ وہ مفلس ہوا اور فرض اوس پر غالب ہوا  
 بہاگ کہ مصر میں آیا سنا کہ بادشاہ مصر ہو لعب میں ہے کسی ایک حیلہ سے  
 قربت بادشاہ مصر کی پیدا کیا بادشاہ کو اوس کی تدبیر پسند آکر اوسے اپنا وزیر  
 بنایا جبکہ وزیر ہوا عدالت اور سخاوت اختیار کیا کہ رعایا اوس کے راضی  
 رہی یہ جبکہ بادشاہ مصر وفات پایا فرعون قایم مقام بادشاہ مصر ہوا اور اوسکی  
 بہت بڑی عمر ہوئی اخیر میں شیوہ کبر اختیار کیا اور دعوے الوہیت کا  
 کیا رعایا اوس کے خوف سے اطاعت کئے جبکہ موسیٰ علیہ السلام مبعوث ہوئے  
 منکر نبوت موسیٰ ہوا اور واسطے رد و مجرہ موسیٰ کے دولاگ بیاسی ہزار سال  
 کو غلب کیا بوقت مقابلہ عصا موسیٰ نے تمام صحراؤں کا باطل کیلہ ہوا

ذکر فضل  
 ملک مصر

ذکر تولد علی  
 علیہ السلام کا  
 والی مصر میں

تعداد فرعون کا  
 جو مصر میں ہوئے

ذکر فرعون  
 موسیٰ کا

بہت زحمت  
 فرعون موسیٰ

کا  
 قتل یا جرم کی

جو واسطے  
 مقابلہ موسیٰ

علیہ السلام سے  
 کیے گئے تھے

طلبہ کے علیہ السلام کے باشکر عظیم تھا قریب سے علیہ السلام کا کیا کہ محض  
 شکر سے کہ ایک قطعہ اوس کا مقدمہ ابھیش کہتے ہیں سترہ لاک تھا سو کے  
 وسطے اور شکر ہر دو جانب اور شکر پین کہ اوس کا حساب ہنن اور اوس کے  
 شکر میں محض اسپ سپاہ رنگ کے ستر ہزار تھے اور ایک ڈایت میں ایک  
 لاک اسپ تمام اقسام کے رنگ کے تھے اور عمر تمام لشکریوں کی تیس برس سے  
 کم اور چالیس برس سے زیادہ ہنن تھی اور موسیٰ علیہ السلام کو حق تعالیٰ رود  
 نیل سے نجات دیا اور فرعون کو مع شکر غرق کیا اور شہر مصر ہمیشہ جائے  
 حکما اور علما کی رہی جنانچہ مسکن سکندر بھی مصر رہا اور اوس نے تین شہر تیار کیا  
 ایک اسکندریہ کہ قریب مصر مشہور ہے دوسرا اسکندریہ کہ بلاد جون میں  
 ہے تیسرا اسکندریہ کہ بلاد روم میں ہے اور شہر سمرقند اور ابن کو بنا کیا  
 اور مصر سے حکما طب و ہندسہ و کیمیا و علم نجوم اور حساب اور مسامات کو بلایا  
 اون حکما میں سے افلاطون اور بطلمیوس اور سقراط اور جالینوس میں پہر  
 بادشاہ مصر اور بادشاہ روم اور بادشاہ فارس نے جمیع بلاد پر غلبہ کئے مگر ملک  
 کہ بادشاہ مصر نے بادشاہ فارس کے اور بادشاہ روم ہر قتل کو کچھ ایک دنیا  
 تھیرا کر صلح کیا اور اسی طور پر نو سال معاملہ جاری رہا بعد اوس کے بادشاہ  
 روم بادشاہ فارس پر غلبہ کئے کیا ملک شام سے نکال دیا اور کل زر صلح  
 خود لیتا رہا اور یہ واقعہ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من حیذیہ  
 ذی قعدہ ۶۱۰ ہجری میں واقع ہوا کہ اوس وقت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 قریش سے بیعت نبی بردخت لے رہے تھے امدامیر مصر زمانہ حضرت میں

تعداد شکر کا  
 جو درجہ علیہ السلام  
 سے بہت  
 فروع سے  
 تھا

ذکر اس ملک  
 کے حکما و علما  
 میں افلاطون  
 اور بطلمیوس  
 اور سقراط  
 اور جالینوس  
 ہیں

جانب ہرقل سے صاحب مقوقس تھا کہ طالب ابن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ  
 مراسلہ حضرت کا ہرقل اور عبادة بن الصامت رضی اللہ عنہ مراسلہ حضرت کا  
 بجانب مقوقس لے گئے مقوقس نے سبب نامہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 مع ہدایا قبائے مصر اور شہد او بیخ اور حمار اور ہادیہ القبطہ رضی اللہ عنہ والدہ  
 حضرت سیدنا ابراہیم فرزند آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدمت مبارکین  
 حضرت کے پہنچا پس ملک مصر تادمات حیات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 اور مدت خلافت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ او شروع زمانہ خلافت سیدنا  
 عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مقوقس کے رہا پھر غزوہ ماہ محرم ستھ میں ہجیرین  
 عہد خلافت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ میں ملک مصر فتح ہوا اور طرف سے  
 سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے عمر ابن العاص نائب مصر اور اقالیم متعلقہ مصر  
 ہوئے اور خلافت میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے معزول ہوئے پھر عبداللہ  
 ابن ابی السرح العامری رضی اللہ عنہ والی مصر ہوئے اور انھوں نے  
 فتح ملک افریقہ اور بلاد مغرب کیے بعد اوس کے قیس بن سعد عہد خلافت  
 سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے والی مصر ہوئے بعد وفات اوں کے فرزند  
 ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ جناب مصر صوے کے جانب سے والی مصر ہوئے  
 پھر عمر بن العاص رضی اللہ عنہ جانب معاویہ ابن ابی سفیان کے والی مصر ہوئے  
 بعد وفات اوں کے عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ والی مصر ہوئے بعد وفات  
 اوں کے مسلمہ بن خالد رضی اللہ عنہ والی مصر ہوئے اور بعد دو سال حلت  
 معاویہ رضی اللہ عنہ کے وفات کے پھر سعد بن بزید لازوری جانب بزید کے

ذکر تاریخ فتح  
 مصری جو زمانہ  
 سیدنا عمر  
 رضی اللہ عنہ  
 میں ہوا  
 اسلام اون  
 خلافت کے  
 جو عہد خلافت  
 راشدین  
 میں ہوئے  
 اسلام اون  
 خلافت کے  
 جو عہد خلافت  
 راشدین  
 میں ہوئے



والی مصر ہوئے بعد معزولی او ان کے عبد الرحمن بن عقبہ ابن حجب دم  
جانب سے عبد اللہ ابن المزیع رضی اللہ عنہ کے والی مصر تھے یہاں تک کہ  
مروان شہنشاہ بنسب بھری مین مصر میں داخل اور او ان کو مال کثیر دے کر  
ملک حجاز میں بھیجا اور اپنے فرزند عبد العیز ابن مروان کو والی مصر کیا بعد  
او ان کے عبد اللہ ابن عبد الملک بن مروان جانب سے عبد الملک والد اپنے  
کے والی مصر ہوئے بعد معزولی او ان کے مرہ بن شریک والی مصر ہوئے  
پھر ایوب بن شمر حبیل جانب سے عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کے والی مصر  
ہوئے بعد معزولی او ان کے بشیر ابن صفوان جانب سے یزید بن عبد الملک  
کے والی مصر ہوئے پھر حنظلہ بن صفوان والی مصر ہوئے بعد عزل او ان کے  
محمد بن عبد الملک بن مروان جانب سے اپنے بہائی یزید ابن عبد الملک کے والی  
مصر ہوئے یہاں تک کہ ہشام او ان کو معزول کیا اور حری بن یوسف بن یحییٰ  
من الحکم ابن العاص کو اپنے جانب سے والی مصر کیا بعد استعفا او ان کے  
حفص بن الولید وولہ جانب سے ہشام کے والی مصر ہوئے بعد معزولی او ان کے  
عبد الملک ابن ابی زید وولہ والی مصر ہوئے بعد وفات او ان کے ولید  
بن نفاعہ جانب سے ہشام کے والی مصر ہوئے بعد وفات او ان کے  
عبد الرحمن ابن خالد بن مسافر بن ثابت جانب سے ہشام کے والی مصر ہوئے  
پھر عیسیٰ ابن عطاء الی مصر ہوئے بعد معزولی او ان کے حسان بن قباہیہ  
والی مصر ہوئے بعد عزل او ان کے حفص ابن الولید سدہ بارہ والی مصر ہوئے  
پھر جوترت بن حکیل العجمانی والی مصر ہوئے بعد عزل او ان کے مغیرہ

بن عبد الملک دالی مصر ہوئے پھر عبد الملک بن مردان بن موسیٰ دالی مصر ہوئے  
 اور پھر اس کے ایک سو اکتیس بھائی بن دولت بنی امیہ نام ہوئے اور نابین  
 بنی امیہ مصر چلیں رہے اور اس کے ایک سو تیس بھائی بن دولت عباسیہ  
 شروع ہوئے پہلا دالی مصر خلفاء عباسیہ کی طرف سے اباعون ہوا پھر عبد منصور  
 بن موسیٰ بن کعب ہوا پھر اشعث الواعی پھر حمید بن قحطیبہ دالی مصر ہوا پھر  
 موسیٰ بن علی بن ریح النخعی دالی مصر ہوا اور بعد وفات منصور کے ایک سال  
 تک رہا پھر معزول ہوا پھر جانبی ہمدی بن منصور کے ابو نصر محمد بن سلیمان  
 دالی مصر ہوا پھر موسیٰ بن علی دوبارہ دالی مصر ہو کر معزول ہوا پھر عبسی بن قحطیبہ  
 دالی مصر ہو کر معزول ہوا پھر ابو قحطیبہ اسماعیل دالی مصر ہو کر معزول ہوا پھر ہشیم  
 بن صالح بن علی بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم دالی مصر ہو کر معزول ہوئے  
 پھر موسیٰ بن مصعب دالی مصر مقتول ہوئے پھر فضل بن صالح عباسی ہوا  
 مصر ہو کر بوقت ہادی خلیفہ عباسی کے معزول ہوئے پھر علی بن سلیمان  
 عباسی ہادی کے طرف سے دالی مصر ہو کر اسی کے وقت میں معزول ہوئے  
 پھر سلم بن یحییٰ دالی مصر ہو کر معزول ہوا پھر محمد بن داؤد بن یزید دالی مصر ہوئے  
 پھر عبد موسیٰ بن عیسیٰ کا پھر عبد اسیم بن صالح کا شانیہ ہوا اور بعد  
 ہارون رشید کے معزول ہوا پھر عمر بن مہران دالی مصر ہوا پھر اسیم بن  
 بن صالح شانیہ ہوا پھر عبد اللہ بن زبیر بن اسحاق بن سلیمان دالی مصر  
 ہو کر ہرود معزول ہوئے پھر ہشیم بن عیین دالی مصر ہو کر بعد عزرائیل بن  
 فرقیہ بنیہ گئے پھر عبد الملک بن صالح عباسی پھر حمید اللہ بن محمد کے

گوراسلم  
 ابن خلفاء  
 جو عباسیہ  
 خلفاء عباسیہ  
 کے ہوئے

برادر ہارون رشید پر عیسیٰ بن عیسیٰ پر عبد اللہ بن مہدی سے ثانیاً پھر اسامہ  
 بن صلیح عباسی پر کثیر بن الفضل بوقت ہارون رشید پھر احمد بن اسماعیل  
 پر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم الامام عباسیہ پر حسین بن جمیل اردمی پر خضیب  
 بن عبد الحمید پر حسین بن جمیل ثانیاً پھر مالک بن دہسم یہ بارہ شخص ہارون  
 رشید کے طرف اسی کے منصوب اور معزول ہوئے پھر حسن بن تخیل بوقت  
 ہارون رشید کے دالی مصر ہو کر بوقت امین کے معزول ہوا پھر حاتم بن  
 ہرمیہ بن اعین کے بعد جابر بن الاشعث زمانہ اور امین معزول اور منصوب  
 ہوئے پھر یحییٰ بن اعین دالی مصر ہوئے اور اون کے جانب سے عباد بن  
 محمد نائب مصر ہوئے پھر مطلب بن عبد اللہ خزاعی دالی مصر ہوا پھر عباس  
 بن موسیٰ پر مطلب ثانیاً یہ تینوں شخص نامون کے جانب سے دالی مصر  
 اور معزول ہوئے پھر سری ابن حکم جانب مامون کے دالی مصر ہوئے  
 پھر محمد ابن سکریہ عبد اللہ بن سری برادر اون کا دالی مصر ہوا اور  
 اوس کو عبد اللہ بن طاہر نے معزول کیا اس سے یہ بات پائی جاتی ہے  
 عبد اللہ اسم جانب مامون سے دالی مستقل عبد اللہ طاہر تھا اور عبد اللہ  
 طاہر کے طرف سے سری بن حکم تھا پھر عباد بن ابراہیم جانب سے عبد اللہ  
 طاہر کے پیریزید بن یزید الجلودی کے طرف سے عبد اللہ طاہر کے دالی مصر  
 ہوا پھر مامون نے عبد اللہ طاہر کو معزول کیا اور ابو اسحاق المعظم اپنے  
 برادر کو دالی مصر یا شام کیا اور ابو اسحاق نے کبد یا مہنی ہو لگو نائب شام  
 اور مصر یا کیا جبکہ کبد نہ فلت یا یافرنہ اوس کا شلف نام دالی مصر ہوا پھر

موسے بن ابی العباس شاشی پیر مالک ابن کبیر اور منظر تیرینوں شخص  
 ابوسحاق معتمد کے وقت میں والی مصر اور معزول ہوئے پھر وراق اشاس  
 مولیٰ معتمد والی مصر ہوا اور وفات پایا پھر علی ابن یحییٰ ارمینی پیر عیسیٰ بن  
 منصور فائق بالند کے طرف سے والی مصر اور معزول ہوا پھر آناخ جانب سے  
 متوکل کے پیر منصور بن متوکل جانب سے اپنے والد کے والی مصر ہوئے  
 اور اسکے وقت میں بلاد مشرق اور مغرب اور غیر ذاکہ کے ضم کئے گئے پھر  
 یزید ابن عبداللہ والی مصر ہوا پھر منتصر بالند خلیفہ کے جانب سے یزید والی مصر  
 ہوا یہاں تک معتز بالند نے اوس کو معزول کیا پھر منزاہم بن خاقان پھر  
 احمد بن مزاحم پیر احمد بن طولون جانب سے معتز بالند کے والی مصر ہوا اور  
 اپنے تین سلطان مصر کہلایا اور دائرہ اطاعت خلفاء عباسیہ سے اپنے تین  
 خارج کیا اور جو مکان کہ دار نیابت خلفاء عباسیہ کامصر میں تھا اوس کو چھوڑ کر  
 اپنے واسطے دوسرا مکان بنایا پھر اوس کا فرزند ابوالکیش غمارویہ والی مصر  
 ہوا اور مقتول ہوا پھر فرزند اوس کا ابوالعسا کریش والی مصر ہو کر مقتول ہوا  
 پھر ابو موسیٰ ہارون برادر اوس کا ابوالغاری شیبان بن احمد طولون کا  
 مصر ہوا اور دولت استقلال یہ انکی مصر سے باقی رہی اور مدت دولت استقلال یہ انکی  
 پینیس سال تھی پھر نیابت عباسیہ منغلط کنفی بالند مصر میں عود کی تقدیر عیسیٰ الباسر  
 نائب مصر ہوا پھر تکین المعتمدی عہد خلافت مقتدر بالند میں والی مصر ہوا پھر احمد بن  
 الاعور الرومی پھر تکین معتمد عود کیا اور معزول ہوا پھر بلال بن بدر والی مصر ہوا  
 اور معزول ہوا پھر احمد بن سیف بن سیف والی مصر ہوا پھر تکین المعتمدی ثالث عود کیا پھر رشید

کہ اوس کا نام یحییٰ المسترکی خلیفہ فی اورکینیت اوس کی ابو بکر تھی والی مصر ہوا پھر  
 اصحابین کی خانہ دانی مصر ہوا پھر اخشیہ غائب ہوا اور احمد بن کیفیغ سے ولایت مصر میں  
 لیا پھر انہی بائندہ خلیفہ عباسی کے طرف سے نیابت مصر اوس کو بیونچی پھر ابو القاسم فرزند  
 اوس کا والی مقرر ہوا پھر ابو الحسن برادر اوس کا والی مصر ہوا پھر کافور کینیت اوس کی ابو  
 المسک الاخشیدی تھی اور وہ عبد جیشہ فرضی یحییٰ نے جو خیر تھا والی مصر ہوا پھر  
 ابو القوارس احمد علی عسک بن الاخشیدی والی مصر ہوا اور شامہ تین سو اٹھاون ہجری میں  
 دولت اخشیہ اور نیابت عباسیہ مصر کے زایل ہوئی اور دولت فاطمیہ عبدیہ مصر میں  
 آئی کہ وہ لوگ دعویٰ سلطنت استقلال مصر یہ کہے اور اس دولت کو عبد بن اسو  
 کہتے ہیں کہ اول خلیفہ اول کا عبد اللہ مہدی ہوا اور دولت فاطمیہ اسو اسطے کہتے ہیں کہ  
 وہ لوگ اپنے تین منسوب خاتون جنت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے طرف سے کہتے ہیں  
 مگر اکثر مورخین کہتے ہیں کہ وہ لوگ اولاد سے حسین بن محمد بن احمد القدرح سے تھا  
 کہ وہ یہودی یا مجوسی تھا اور وہ لوگ اپنے تین خلفاء اور امیر المومنین نام رکھے تھے اور  
 دعویٰ ان کا باطل ہے اسو اسطے کہ خلافت عباسیہ بغداد میں اوس وقت قائم  
 تھی اور بحسب شرع نفیشر کے ایک وقت میں دو خلیفہ جائز نہیں بلکہ خلیفہ ثانی نے  
 باطل ہے اور ان کے زمانے میں خلیفہ اسلامیہ دو قسم ہوئے بلاد مغرب میں اور  
 حرمین نفیشر میں اور مصر میں خطبہ معز عبیدی کے نام سے پڑھا جاتا اور بغداد نفیشر اور حلب  
 اور عمال نفیشر انک خطبہ مطیع اللہ خلیفہ عباسی کے پڑھتے جاتا اور ابتدا اور دولت فاطمیہ کے  
 عبید اللہ مہدی سے ہے کہ بلاد مغرب میں پچیس سال اور تین ماہ خلافت کیا پھر  
 فرزند اوس کا قائم باہر اند بار سال سات ماہ تک خلافت کیا پھر پچیس سال حاصل فرزند

دولت فاطمیہ  
 عبد بن اسو  
 میں مصر

دولت فاطمیہ  
 عبد بن اسو  
 میں مصر

اوس کا صاحب افریقہ والی مغرب ہوا ارادہ جہدی بالند اور اوس کے فرزند قایم باہم  
 کہ تھا کہ مصر کو لیوے چنانچہ اسی ارادہ سے لشکر بھیجا مگر فتح حاصل نہیں ہوئی لیکن  
 قایم باہم ارادہ چند قریہ والی مصر کے مثل اسکندریہ اور اکثر بلاد صعیہ کو لیا یہ نیزہ بیٹے  
 پوتہ معز لدین الدبا بنوعسیم کہ وہ بھی رافضی تھا جو ہر قائد کو بہرہی ایک لاکھ شکر کے  
 بھیجا اور بغیر جنگ مصر کو لیا اور ۲۵ تین سو اٹھاون بجے میں بنا قاہرہ مصر اور جامع  
 ازہر کہ اب تک مصر میں مشہور ہے اور بنا دارالامارہ کے جانب مصروف ہوا اور  
 ۶۱ تین سو ایک سو ہجری میں بنا جامع ازہر تمام ہوئی اور جو ہر قائد کہ وہ بھی رافضی  
 مذہب تھا موزنین کو حکم دیا کہ اذان میں بجائے حسی علی الصلوٰۃ کے حسی علی  
 خیر العمل کہیں اور ۲۵ تین سو ستر بجے میں شہر دمشق میں موزنین کو اعلان کیا کہ  
 حسی علی خیر العمل باہم المغربین اس وقت بلاد مصر اور شام اور حجاز اور مصر  
 اور یمن اور مغلیہ بنی عباس کے دست تصرف سے گئے اور ۳۲ تین سو ستر  
 بجے میں معز لدین الدبا ایک ہزار تین سو ستر باطلا کے سات داخل مصر ہوا  
 بعد اوس کے عزیز ابو النصر فرزند اوس کا والی مصر ہوا اوس کے وقت میں حلب  
 اور مصر منسج ہوا اور اوس کے نام سے موصل اور ین میں فتح ہو گیا یہ حاکم باہم  
 ابو علی منصور بن معز لدین الدبا اور اوس کا والی مصر ہوا اپنے ظاہر الاعز لدین الدبا  
 ابو یحییٰ والی مصر ہوا اور اوس کے عہد میں سلطنت فاطمیہ عبیدہ بن علی اور اکثر  
 بلاد شام اون کے ماتھے سے گئے یہ فرزند آوغش کا مستنصر باہم ابو یحییٰ والی مصر ہوا  
 کہ عمر اوس کی سات برس کی تھی اور سات سال تک خلافت کیا مگر وہ اپنی خلافت  
 میں سوائے یہود کے کچھ فعل نہیں کر کہا اس باعث سے وزیر اوس کے اوسپر

بنا قاہرہ  
 مصر و جامع  
 ازہر

غالب تھے اور عہدین اوس کے ساتھ چار سو تیس ہجری میں تمام ملکوں سے حج  
 معطل رہا اور ملک مغرب میں اوس کے نام سے خطبہ موقوف ہو کر نبی عباس کے  
 نام سے خطبہ جاری ہوا اور حرین لغشیرین میں بھی ایسا ہی واقع ہوا اور دمشق میں  
 حنی علی خیر العجل اذان سے موقوف ہوئے پھر متعلیٰ بالند ابوالقاسم حمد والی مصر  
 ہوا اور اوس کے وقت میں ملک شام اور بیت المقدس اس فرنگ کے ہاتھ میں  
 گیا پھر فرزند اوس کا امیر با حکام السد والی مصر ہوا اوس کے وقت میں ہر دو مل بادشاہ  
 فرنگ مصر لینے کا ارادہ کیا مگر اوس کے رفقاء اس کو ہلاک کئے پھر حافظ لدین السد  
 عبد المجید بن محمد المستنصر بن عم عام با حکام السد والی مصر ہوا پھر طاہر باعداء السد  
 بن حافظ لدین السد والی مصر ہوا پھر فخر بن عبد عیسیٰ ابن طاہر باعداء السد والی مصر ہوا  
 پھر عاصم لدین السد عبد الدین یوسف بن حافظ لدین السد والی مصر ہوا اس شخص پر دولت  
 فاطمیہ تمام ہوئی جمع مدت سلطنت اون کی دو سو چھ تیس سال رہی اور تعداد خلفاء  
 فاطمیہ عبدیہ گیارہ نفر ہیں اور تاریخ موت عاصم لدین السد اور انقضاء دولت  
 فاطمیہ ایک سو تین و چھ ہجری ہے یا ششہ پانویسٹ  
 ہجری ہے باختلاف روایات اور یہ تمام لوگ رافضی تھے بلکہ اسلام سے  
 بے پیرہ تھے کہ زنا اور قتل کلاماً نہ جہاج سمجھتے اور طریقہ زندیقہ اختیار کئے تھے  
 پھر دولت گزریہ ایوبیہ مصر میں آئی کہ طریقہ اون کا نہایت درست تھا اور سبب  
 دولت ایوبیہ کا یہ ہوا کہ جس وقت فاطمیہ ضعیف ہوئے مقتضی باسد خلیفہ عباسی نے  
 ملک ناصر الدین ابن ایوب کو عہد جلا دیا شام اور مصر کا نگہ کر حکم ہوا کہ بجانب  
 ملک شام دیا اور لقب اوس کا ملک عادل رکھا پس نامہ مذکور نے ملک فاطمیہ

در انقضاء  
 دولت فاطمیہ  
 ہجری  
 در عہد  
 خلفاء فاطمیہ  
 ہجری

محمود بن زنگی کے سات بلاد مصر اور شام کے طرف جا کر بیت المقدس کو اور بلاد شام  
 کو اہل فرنگ کے ہاتھ سے لیا اور صلاح الدین مذکور نہایت صاحب صلاح اور اوصاف  
 جمیل تھا کہ اب تک اوس کی خیرات جاری ہے اور اذان میں حنی علی خیر العمل کہ  
 بدعت پیدا کی ہوئی خلفا فاطمیہ عبدیہ کی تھی اوس نے موقوف کیا اور بہت سے بدعات  
 اور امور خلاف شرع لغت کر قلعہ و قمع کیا کہ بیان اوس کا طویل ہے اور بنی عباس کے  
 نام سے بلاد مصر اور شام میں خطبہ تجدید کیا دولت ابو بکر گزرتیہ عادلہ اوس کے سات  
 منسوب ہے پہر فرزند اوس کا ملک منصور والی مصر ہوا پہر ملک عادل سیف الدین  
 ابوبکر ابن ابوب والی مصر ہوا کہ لقب اوس کا کامل تھا اور اوس کے واسطے مع فرزند  
 اوس کے خطبہ میں دعا کہے جاتی تھی پہر فرزند اوس کا ناصر الدین کامل والی مصر ہوا  
 اوس نے امام شافعی کا قبہ نیا کر کیا پہر فرزند اوس کا عادل ابوبکر والی مصر ہوا پہر ملک  
 صلح نجم العین ابوب بن کامل پہر فرزند اوس کا نوران شاہ والی مصر ہوا پہر شجرۃ الدولہ  
 کنیز سریر ملک صلح کی والدہ خلیل والی مصر ہوئی اور دولت ابو بکر بیان ملک تمام  
 ہوئی پہر دولت ترکیم مصر میں آئی اور ابتدا اس دولت کی ربیع الاول ۵۸۱ھ  
 چھ سو اڑتالیس ہے اول دولت ترکیم کا ملک مغرر الدین ایک ترکمانی  
 ملک ہے اوس کے وقت میں عدن اور مدینہ طیبہ میں آتش فشاں ہوئی اور مسجد  
 بنوئی میں آتش زدگی بسبب بچلے کے لائق ہوئی پہر ملک منصور نور الدین علی فرزند  
 ملک المعز کو والی مصر ہوا اوس کے وقت میں قوم تار با عشب فریب وزیر راغنی کے  
 بندہ کو لیا اور غلیہ بغداد معتمد باللہ کو قوم تار قتل کئے اور خلافت عباسیہ بغداد  
 ہاتی رہی اور لوگ بلا غلیہ ساڑھے تین سال تک پیرس تک رہے پہر ملک

محمود بن زنگی  
 ابو بکر  
 جلال الدین  
 ابو بکر

ابن ابوبکر  
 ناصر الدین  
 کامل  
 کامل

عادل  
 سیف الدین  
 ابوبکر

صلح نجم العین  
 ابوب بن کامل  
 نوران شاہ  
 شجرۃ الدولہ



منظور مصر والی مصر ہوا پھر ملک طاہر رکن الدین پیرس بند قدارى صاحبى  
والی مصر ہوا اور وہ بہت صاحب اوصاف جمیدہ تھا کہ جامع کبیر اور مدرسہ اور بہت سے  
پیل اور تلے وغیرہ بنا کیا اور اوس کے وقت میں بہت فتوحات بلاد ہوئے کہ قبل  
اوس کے کسی سلاطین کے وقت میں نہیں ہوئے اور اوس نے فتح روم کیا اور  
تلج پنا اور اوس کے نام سے دینار اور درہم سکے ہوئے اور اوقات کثیرہ جاری  
ہوئے اور اوس کے وقت میں امام نووی تھے اوس نے پہلے اؤن کو اخراج کا  
حکم دیا بعد حکم عہد کا دیا اور اوس کے وقت میں محمل اور کیوت کعبہ قاہرہ معین  
جاری ہوئے اور اوس کے وقت میں خلیفہ عباسی مستنصر بالمدتار کے ہاتھ سے  
گزیران ہو کر مصر میں آیا اور ملک رکن الدین نے خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کیا اور خلیفہ کو  
باساز و سامان و لشکر کے بغداد کو بھیجا پھر تار نے خلیفہ مذکور کو قتل کیا مدت  
خلافت اوس کی سترہ سال اور اڑھائی ماہ ہے وفات اوس کا ستائیسویں  
محرم ۶۷۱ھ چھ سو چھیتر کو ہوا پھر حاکم بامر الدین مسترشد بالمد خلیفہ عباسی مصر میں  
آیا ملک طاہر مذکور نے اوس سے ملاقات کیا خلیفہ مذکور نے لقب ملک طاہر  
رکن الدین شیم امیر المؤمنین رکھا کہ یہ اسمی القاب سے اور اوس کے وقت میں  
قاضی چارون مذہب کے مقرر ہوئے کہ یہ امر قبل اوس کے نہیں ہوا بعد وقت  
ایک شخص نے اوس کو خواب میں دیکھا کہ حال اوس کا پوچھا اوس نے کہا کہ مجھ پر  
کوئی امر سخت تر چار قاضی مقرر کرنے میں نہیں گیا پھر ملک سعید ناصر الدین محمد برکت  
ہن ملک طاہر والی مصر ہوا پھر دہر اور اوس کا ملک العادل سلطنت بدر الدین

مصر ہوا پھر ملک منصور ابو المعالی متلاون صاحبی انجمی والی مصر ہوا اور اوس کو فتوحات  
 کثیرہ حاصل ہوئے مثلاً فتح طرابلس وغیرہ ہوئے کہ وہ بلاد اہل فرنگ کے  
 ہاتھ میں تھے پھر ملک شرف صلاح الدین فرزند اوس کا والی مصر ہوا اور اوس کے  
 عہد میں اکثر سواحل شام اور فلسطین فتح ہوئے کہ اون قلعوں کے فتح ہوئے  
 ملک منصور عاجز تھا اور اوس کے وقت سے ملک شام سے نصائے کا تعلق  
 بالکل قطع ہوا پھر ملک ناصر محمد والی مصر ہوا پھر کتبغا منصور والی مصر ہوا پھر ملک  
 منصور جام الدین لاجین منصور والی مصر ہوا پھر ملک ناصر محمد قلاون بن یاعود کیا  
 اور اوس کے وقت میں خلجہ اور دعانی عباس کے نام سے موقوف ہوئے اور  
 لقب خلیفہ متروک ہو کر لقب اوس کا سلطان ہو پھر ابو بکر بن منصور والی مصر ہوا  
 پھر ملک مظفر پیرس شینکرو والی مصر ہوا اور اوس نے بہت سے پل اور جامع مسجد  
 جدید مصر وغیرہ بن تیار کیا اور بہت امور خیرات جاری کیا پھر ملک افشہ علاؤ الدین  
 کجک والی مصر ہوا پھر ملک الناصر احمد برادر اوس کا والی مصر ہوا پھر ملک صالح  
 عباد الدین برادر اوس کا والی مصر ہوا پھر ملک ناصر حسن برادر اوس کا والی مصر ہوا پھر  
 ملک صلاح الدین برادر اوس کا والی مصر ہوا پھر ملک منصور محمد بن حاجی بن ناصر  
 محمد متلاون والی مصر ہوا پھر منصور ابن شعبان والی مصر ہوا پھر ملک صالح حاجی بن  
 افشہ شعبان والی مصر ہوا پھر دولت جو کسید مصر میں آئی وہ بھی ایک نوع ترک  
 زمین اول اون کا ملک طاہر شمانی بر فوق تھا پھر ملک منصور عود کیا کہ وہ فرزند حاجی  
 ابن افشہ شعبان کا ولایت میں اول لقب اوس کا ملک صالح تھا بعد اوس کے  
 ملک ناصر ابو السعادات فرج والی مصر ہوا پھر ملک منصور عبد العزیز برادر اوس کا

سورۃ الفصاحت  
 ترکیب و ترتیب  
 دولت جریب  
 مصرین است  
 ذکر اسماء الدین  
 مصر کے جو لوگ  
 جو کسیدین

والی مصر ہوا پھر ملک ناصر شہج بن برقوق عود کیا کہ ثنائاً مدت خلافت اور سکی  
چھ سال تھی اور دمشق میں گیا رہوین شہ آٹھ سو پندرہ برس سے میں قتل ہوا  
اور اوس کے عہد میں ناصر نجم الدین ابن طبرک سے محبت کے مملوۃ و سلاطین اور بادشاہوں  
کے موزنین جاری کئے پھر ملک العادل امیر الدین ابو الفضل بن متوکل عباسی خلیفہ  
ہوا اور چھ ماہ کے بعد خلع خلافت کیا گیا پھر ملک مود ابو النصر شیخ محمودی الظاہر  
والی مصر ہوا اور خلیفہ موصوف اوس کے عہد میں جب سوس رہا پھر ملک مظفر ابو السلطان  
والی مصر ہوا پھر ملک ظاہر ابو الفتح تتر والی مصر ہوا پھر ملک صالح والی مصر ہوا اور  
خلع ہوا پھر ملک اشرف ابو النصر بربائی والی مصر ہوا اور اوس کے وقت میں  
ملک قبرص فتح ہوا اور اہل ملک جزیرہ مقرر کر کے ملک اوس کے والی کو غوثیہ  
کیا پھر ملک عزیز ابو محاسن یوسف والی مصر ہوا پھر ملک ظاہر ابو سعید تحقیق العلام  
سلطان ابن انبال والی مصر ہوا پھر فرزند اوس کا ملک منصور عثمان والی مصر ہوا  
پھر ملک افشار ابو النصر انبال العلانی الظاہر ناصر والی مصر ہوا پھر فرزند  
اوس کا ملک مود ابو فتح احمد والی مصر ہوا پھر ملک ظاہر خشدقم ناصر ثم المود  
والی مصر ہوا پھر ملک ظاہر ابو سعید قائم مقامی علانی یا بلبلانی علی اختلاف النسخ  
والی مصر ہوا پھر مولانا ملک اشرف ابو النصر قائم مقامی الظاہری السعدی والی مصر ہوا  
اور شہ آٹھ سو چوراسی ہجری میں سفر حج کیا اور قبل حج کے زیارت مدینہ طیبہ  
کیا چھ ہزار درہم اہل مدینہ کو اور بیس اوس کے مکہ معظمہ میں گیا پانچ ہزار درہم  
اہل مکہ کو دیا اور مکہ معظمہ میں قریب باب السلام کے مدرسہ بنایا اور بجانب  
مکہ کے رباط فقہ کے ادا سطلے بنایا اور تجدید حجہ نبویہ اور تجدید ممبر فیشر

ملک ناصر شہج بن برقوق عود کیا کہ ثنائاً مدت خلافت اور سکی  
چھ سال تھی اور دمشق میں گیا رہوین شہ آٹھ سو پندرہ برس سے میں قتل ہوا  
اور اوس کے عہد میں ناصر نجم الدین ابن طبرک سے محبت کے مملوۃ و سلاطین اور بادشاہوں  
کے موزنین جاری کئے پھر ملک العادل امیر الدین ابو الفضل بن متوکل عباسی خلیفہ  
ہوا اور چھ ماہ کے بعد خلع خلافت کیا گیا پھر ملک مود ابو النصر شیخ محمودی الظاہر  
والی مصر ہوا اور خلیفہ موصوف اوس کے عہد میں جب سوس رہا پھر ملک مظفر ابو السلطان  
والی مصر ہوا پھر ملک ظاہر ابو الفتح تتر والی مصر ہوا پھر ملک صالح والی مصر ہوا اور  
خلع ہوا پھر ملک اشرف ابو النصر بربائی والی مصر ہوا اور اوس کے وقت میں  
ملک قبرص فتح ہوا اور اہل ملک جزیرہ مقرر کر کے ملک اوس کے والی کو غوثیہ  
کیا پھر ملک عزیز ابو محاسن یوسف والی مصر ہوا پھر ملک ظاہر ابو سعید تحقیق العلام  
سلطان ابن انبال والی مصر ہوا پھر فرزند اوس کا ملک منصور عثمان والی مصر ہوا  
پھر ملک افشار ابو النصر انبال العلانی الظاہر ناصر والی مصر ہوا پھر فرزند  
اوس کا ملک مود ابو فتح احمد والی مصر ہوا پھر ملک ظاہر خشدقم ناصر ثم المود  
والی مصر ہوا پھر ملک ظاہر ابو سعید قائم مقامی علانی یا بلبلانی علی اختلاف النسخ  
والی مصر ہوا پھر مولانا ملک اشرف ابو النصر قائم مقامی الظاہری السعدی والی مصر ہوا  
اور شہ آٹھ سو چوراسی ہجری میں سفر حج کیا اور قبل حج کے زیارت مدینہ طیبہ  
کیا چھ ہزار درہم اہل مدینہ کو اور بیس اوس کے مکہ معظمہ میں گیا پانچ ہزار درہم  
اہل مکہ کو دیا اور مکہ معظمہ میں قریب باب السلام کے مدرسہ بنایا اور بجانب  
مکہ کے رباط فقہ کے ادا سطلے بنایا اور تجدید حجہ نبویہ اور تجدید ممبر فیشر



ترکے سلطنت ترکی کہتے ہیں اور اسی باعث سے اس سلطنت کے دفاتر اور  
 محاورہ میں زبان ترکی جاری ہے اور بسبب والی ہونے ان کے بلاد روم کے  
 سلطنت رومی کہتے ہیں اور عثمان خان جد اعلیٰ اوس کا فرزند ارطغرل بن سلیمان  
 شاہ کا ہے اور نسب اولیٰ بجانب سیدنا یافث ابن نوح علیہ السلام کے  
 ہے پہنچتا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ اولاد سے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے  
 ہیں چنانچہ شیخ محمد ایاس اپنی تاریخ میں ایسا ہی نقل کئے ہیں دو سر مورخین  
 کہتے ہیں کہ وہ نسل عرب حمار سے ہیں لیکن قید کی تعین نہیں کئے اور سلیمان شاہ  
 موصوف ملک شہرق بلاد امان میں کہ قریب بلخ کے واقع ہے بادشاہ تھے  
 جبکہ چنگیز خان کا غلبہ ہوا اور بلاد بلخ کو اوس نے تباہ ویران کیا سلطان علاء الدین  
 خوارزم شاہ سلجوقی بلاد بلخ سے نکلا اہالیان ملک متفرق ہوئے سلطان سلیمان شاہ  
 نے پچاس ہزار ترکمانی سے ملک مدلب کے طرف مرو کیا اور جو وقت کہ عبودیر  
 شور کیا مع اسب غرق در پائے فرات ہوا اور وفات کیا دفن اوس کا مرو بروئے  
 قلعہ جو رد کے ہوا ترکمان جو ہمراہ اوس کے تھے متفرق ہوئے فرزند اوس کا طغرل  
 یا ارطغرل باختلاف نسخ سلطان علاء الدین سلجوقی کے پاس گیا سلطان علاء الدین  
 اوس وقت میں سلطان بلاد قرمان کہ وہ ارض روم سے تھا سلطان علاء الدین ارطغرل  
 نہایت اکرام کیا اور ارطغرل کو اذن جہاد دیا ہمراہ ارطغرل کے جماعت ترکمانوں کی ہوئی  
 اور ارطغرل جہاد کعدین معروف ہوا یہاں تک کہ ارطغرل تہ چھ سو اونیا نوے  
 ہجری میں وفات کیا فرزند اوس کا سلطان عثمان خان اسی طور سے جہاد کعادین  
 معروف ہوا اور فتح اطراف بلاد کیا جس وقت کہ سلطان علاء الدین نے قابلیت

فہامہ

حاکم ہمارا

ابتدا دھلا

مستحق ہے

ذات اور

ان کے

سے

سلطنت

کے

وقت میں

بامداد

عباسی

میں ہوا

ذکر

عمر

تجربہ

شہادت

کی جاتی

اور لیاقت سلطان عثمان خان کی دیکھی گئی طرح کے عنایات اوس کے حال پر کیا  
 اور اوس کو بہت سی کمک دیا اور سلطان عثمان خان کے پاس نقارہ اور نشان  
 اور تمغائے ساطی بھیجا اور لقب اون کا سلطان رکھا تاکہ اون کو تعزیت اہل  
 طغیان پر حاصل ہووے جس وقت کہ وہ نقارہ سلطان عثمان خان کے پاس  
 مارا گیا سلطان موصوف نے نقارے کی تعظیم کے واسطے ادٹھے چنانچہ اب تک یہ  
 عادت سلاطین عثمانیہ میں جاری ہے کہ وقت نقارہ مارنے کے سلطان تعظیماً اوٹھ  
 کھڑے ہوتے ہیں دولت عثمانیہ انہیں سلطان عثمان خان سے منسوب ہے وفات  
 اون کا ۸۰۷ھ چھ سو ستیسی میں ہوا پھر سلطان اور خان فرزند سلطان عثمان خان  
 مسلط ہوئے اونھوں نے فتح شہر یورساکے اور شہر مذکور کو اپنا دارسلطنت  
 قرار دے یہاں سے اون کو استقلال سلطنت ہوا اور سابق وہ تابع سلطان  
 علاء الدین سلجوقی کے تھے اونھوں نے جہاد میں اپنے ابا سے زیادہ شہریت  
 کئے اور اپنے والد کے عہد میں شہر یورساکے رہتے تھے تمام نصاریٰ جمع ہو کر اون  
 قتل کا ارادہ کئے حق تعالیٰ نے اون کو جمع نصاریٰ پر فتح دیا اور تمام نصاریٰ  
 اون کے مقابلہ میں قتل ہوئے وفات اون کا ۸۱۷ھ سات سو سات ہجری میں ہوا  
 پھر سلطان مراد خان ابن سلطان اور خان مسلط ہوئے اونھوں نے بہت سے قلعہ  
 فتح کئے اور بہت سے غلاموں کا لشکر بنا کر تمام اوس کا عسکر جدید بنے نیا لشکر رکھے  
 اور وہ اپنے کسبے کھاتے بیت المال سے کچھ نہیں لیتے بالآخر وہ ایک کافر  
 نصاریٰ کے ہاتھ شہید ہوئے کہ نام اوس کا طرش قریب تھا کہ اوس نے  
 رجاڑ معانی قریب قتل کیا شہادت اذکی ۸۱۷ھ سات سو اکیانوے میں ہوئی

جس  
 سرور ہو سلطان  
 عثمانیہ کا وقت  
 نقارہ مارنے کے  
 جانے کے  
 سلطان  
 اور خان کا  
 سلطان  
 اور خان کا

پہر سلطان بائزید خان یلدرمی ابن سلطان مراد خان مسلط ہوئے اونھوں نے بہت  
 کامیابی کے اور جہاد نصاریٰ مصروف ہوئے اور تیمور لنگ سے مقابلہ کئے مگر سلطان  
 موصوف کا لشکر تیمور لنگ سے ساخت کیا پہر بہت سی اولاد سلطان بائزید کی قتل ہوئے  
 سلطان تنہا باقی رہا اور تنہا تیمور کے پاس گیا مگر بسبب کمال شجاعت

اون کے لوگوں کے دونوں میں مطوت اور ہیبت اول کی تھی اس باعث سے  
 سلطان موصوف کو قتل نہیں کئے او اول کو جو کس سلطان براہ غصہ انتقال کئے  
 وفات اول کی آٹھ سو بیس یا آٹھ سو تیرہ ہجری میں اون کے عہد میں  
 قاضی ملا شمس الدین قفازی تھے سلطان بائزید نے ایک وقت کسی قصبہ میں قاضی  
 موصوف کے پاس شہادت ادا کئے قاضی نے سلطان کی شہادت قبول نہیں کئے  
 سلطان نے سبب شہادت نہ قبول کرنے کا قاضی سے دریافت کئے قاضی نے  
 کہے کہ تم نماز باجماعت ادا نہیں کرتے ہو اس وقت سے سلطان اپنے محل میں  
 مسجد جامع تیار کئے اور اپنے واسطے اوس میں ایک موضع معین کئے جب سے وہ  
 نماز باجماعت ناغم نہیں کئے بعد وفات اون کے پانچ فرزند اون کے رہے ایک  
 سلطان موسے دوسرے سلطان عیسیٰ تیسرے سلطان سلیمان چوتھے سلطان قتیبہ  
 پانچویں سلطان محمد مقدمہ سلطنت میں مابین نزاع رہی بالآخر سلطان محمد بن سلطان  
 بائزید تخت سلطنت پر بیٹھے اونھوں نے سب سلاطین عثمانیہ میں پہلے کیسہ زہر  
 حرمین فیشین کے واسطے مقرر کئے اور بہت قلعے اور کامیابی کے اور بعد ازاں  
 اور محمد قربان اون کے عہد میں خروج کئے تھے اس کو بھی سلطان موصوف نے  
 مقہور کئے وفات اول کا آٹھ سو اٹھائیس ہجری میں ہو پہر سلطان قراو

دوسرا سلطان  
 بائزید خان کا

دوسرا سلطان  
 بائزید خان کا

دوسرا سلطان  
 بائزید خان کا

دوسرا سلطان  
 بائزید خان کا

دوسرا سلطان  
 بائزید خان کا

ابن سلطان محمد مسلط ہوئے اونھوں نے اپنے روبرو سلطان محمد اپنے فرزند کو اپنا  
 جانشین کئے اور اون کے عہد میں والی مصر کا ملک افشہ قایتباں تھا سلطان موصوف  
 نے بہت بلاد روم کو فتح کئے اور حرمین شریفین میں ہر سال تیس ہزار پانسو دینار  
 سرخ بھیجے وفات اون کا ۵۸۵ھ آٹھ سو پچپن میں ہوا پھر سلطان محمد ابن سلطان مراد  
 مسلط ہوئے اون کے عہد میں ملک افشہ قایتباں والی مصر تھا سلطان موصوف  
 سلاطین آل عثمان میں کثیر الشجہ اور قوی تھے اونھوں نے قواتین خاصہ جاری کئے  
 کہ ایک وہ قوانین سلطنت میں جاری ہیں اور لشکر بڑی اور بڑے جانب قسطنطنیہ کے  
 نیچے اور قسطنطنیہ کو روز چار شنبہ ۵۸۵ھ آٹھ سو ستاون ہجری کو فتح کئے نماز جمعہ آیا  
 صوفیا میں ادا کئے کہ وہ بڑی عبادت گاہ نصاریٰ کی تھی اور قسطنطنیہ کو اپنا پایہ تخت  
 کیا ابھی تک پائے تخت سلطنت روم شہر قسطنطنیہ ہے اور قسطنطنیہ میں بہت مدرسے  
 بنا کئے اور بہت وظائف جاری کئے اور انھیں سلطان کے عہد میں ۵۹۲ھ آٹھ سو با  
 ہجری میں نئی دنیا ظاہر ہوئی کہ انگریز امریکہ کہتے ہیں وفات اون کا ۵۹۵ھ آٹھ سو اسی  
 میں ہوا پھر سلطان بائزید ابن سلطان محمد مسلط ہوئے اون کے عہد میں بہت سے  
 بلاد روم فتح ہوئے اور بہت قلعہ اون کے قبضہ میں آئے اور انھوں نے بہت  
 پل اور قلعے اور مدرسے اور مساجد اور تکیہ اور زوایہ اور حمام اور دارالشفاء بنیوں  
 کے تیار کئے اور مفتی اعظم اور جو لوگ کہ اون کے ہم قہر ہیں اون کے واسطے  
 دس ہزار کھ عثمانی مقرر کئے اور حرمین شریفین کے واسطے چودہ ہزار ستمندینہ  
 اور نصف مکہ معظمہ کے واسطے مقرر کئے اور عہد میں والی مصر ملک اشرف قایتباں  
 کے سفر حج کئے وہاں مصر نے بوقت ملاقات سلطان موصوف کا بہت اعزاز کیا و

در سلطان  
 قسطنطنیہ کا  
 کرفسج  
 قسطنطنیہ کا  
 در سلطان  
 قسطنطنیہ کا



اودن کی شہادت یا شہادۃ نوموسترہ یا نو سو اٹھارہ ہجری میں ہوتی پہر سلطان سلیم بن  
 سلطان بایزید سلط ہوئے اور یہ سلطان ملک مصر اور شام اور تمام ملک عرب کو  
 اپنے قبضہ میں لائے اور ۹۲۶ قمرہ نوموچہ میں ہجری میں وفات کے صورت میں مصر  
 پہر سے کہ سلطان موصوف کے عہد میں خروج اسماعیل شاہ ہوا کہ وہ مذہب رفض  
 بلکہ مذہب الحاکم اور کہتا تھا اور اس کے ہی باعث سے مذہب رفض بلا دھم میں  
 شایع ہوا اور اسماعیل شاہ مذکور تمام بلاد دھم اور خراسان اور آذربایجان اور تبریز  
 اور عراق میں مستولی ہوا فریق اسماعیلیہ جو اہل تشیع ہیں اوسی کے طرف منسوب  
 ہیں اہل تشیع اپنی تواریخ میں حضرت اسماعیل شاہ بحال تعظیم کہتے ہیں شکر  
 اوس کا ایک کروڑ سے زائد اوس کو سجدہ کرتا تھا اور اوس کو دعویٰ خدائی کا  
 تھا اوس نے بہت علما کو قتل کیا اور بہت کتابیں اور قرآن جلادیا اور بہت قبریں  
 اہل سنت کے کہوڑ کے استخوان کو اودن کے جلایا جو وقت کہ سلطان سلیم خان کو  
 یہ خبر پہونچی اسماعیل شاہ کے مقابلہ کے واسطے نکلا پہر سلطان سلیم خان کو بوقت  
 مقابلہ اسماعیل اور اوس کے اموال پر غلبہ ہوا سلطان موصوف نے چاہا کہ چند بے  
 ملک عجم میں اقامت کرے مگر بغاوت قحط کے نہرہ سکا اوس واسطے کہ ایک قرص نہان  
 سو درہم کو ملتی تھی سلطان سلیم خان نے مذہب قحط کا دریافت کیا معلوم ہوا کہ مخالف  
 جو والی مصر ہے اسماعیل شاہ سے کمال محبت رکھتا ہے اس باعث سے والی مصر نے  
 لشکر سلطانی میں غلبہ جانے کی مانجنت کیا یہ امر سلطان سلیم خان کی سماعت میں آیا  
 ارادہ قتل سلطان کا والی مصر سے ہوا اور ۹۲۶ قمرہ نو سو بائیس ہجری میں سلطان سلیم  
 نے والی مصر پر حملہ کیا یہاں تک کہ سلطان سلیم خان کو والی مصر پر غلبہ ہوا پہر حکم

سلطان  
سلیم خان

خان  
سلیم خان

درست  
سلطان کا

سلطان  
سلیم خان

سلطان سلیم خان ملک حلب میں گیا لالیان حلب سلطان سے امان چاہا  
 سلطان سلیم خان نے اون کو امان دیا ہر وقت تہذیب آ یا سلطان نے تہذیب  
 ادا کیا اور خطیب نے خطبہ میں سلطان کو بلفہب خادین حرمین شیرین کے دعا دیا  
 سلطان نے یہ اپنا لقب سکر شکر حق بجا لایا جب کے لقب خادین حرمین شیرین  
 کا سلطانین دوم کے واسطے مقرر پایا۔ سلطان پہر بجانب ملک شام سفر کیا اور  
 وہاں کی امر مملکت درست کیا پہر داخل مصر ہوا اوس وقت والی مصر طربان بائی تھا  
 کہ بعد قاصدہ غوری کے والی مصر ہوا تھا اوس سے سلطان نے مقابلہ عظیم کیا آخر  
 طوبان بائی والی مصر مغلوب ہوا سلطان سلیم نے اوس کا بالکل استیصال کیا اور  
 خیر وہ یکا اپنے امیر کو والی مصر کیا اور دو سکے امیر کو اپنے کے والی نام اوس کا تھا  
 ملک شام کا نائب کیا اور شہر مصر میں چار قاضی چار دن مذہب کے مقرر کیا اور مصر  
 جن لوگوں کے واسطے اوقاف اور وظائف مقرر تھے وہ سب بحال رکھا اور حرمین شیرین  
 کے واسطے سات ہزار اردب غلہ مقرر کیا  
 اردب چوبیس ہزار

اور ایک مدینہ پار کیا ہوتا ہے اور ایک کیلہ دو تار یا پاؤں ہندی ہوتا ہے پہر  
 سلطان سلیم خان بجانب قسطنطنیہ کے عود کیا اور ارادہ سفر عجم کا کرتا تھا کہ وفات اوٹکا  
 بجا رحمت پشت ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون پہر سلطان سلیمان ابن سلطان  
 سلیم والی سلطنت ہوا چہر سلطان نہایت نیک بہت تھا کہ سلاطین اک عثمان میں مل  
 اون کا نہیں ہوا بلاد شرق اور غرب میں اون کا شکر پہنچا اور وہ اپنی دانت سے تیرہ  
 چھاد سکے اور مدت العمر جہاد میں مصروف ہے اور قسطنطنیہ نو سو اچاس جہاد بلا عجم میں  
 بذات خود سکے اور تبریز کا فتح کئے پہر بغداد و تبریز کے طرف جا کر اوسکو بھی

دوسرا اور عقب  
 ہونا سلطان  
 کا خادین حرمین  
 کے سات  
 یہ سلطان  
 سلیمان خان  
 کا سات  
 یہ سلطان کا  
 نذرانیہ  
 کے سات  
 کے سات

فتح کئے اور قبر امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ پر قبہ تیار کئے اور مدرسہ بنائے پھر  
 جانب عجم ارادہ کئے شاہ عجم فرار ہو کر صالح چاہا سلطان نے صلح قبول کئے  
 اور پندرہ روز تک مصر میں رہے سلطان موصوفے بہت صدقات باقی  
 رہے از بخلاف صدقات جوانی ہے کہ علماء کے واسطے مقرر ہے اور بہت قلعے اور  
 حصار اسلام کے تیار کئے اور بہت سے نہریں جاری کئے از بخلاف نہر عجم ہے  
 کہ اب تک جاری ہے سلطان موصوفے نے اوس کو بصرہ سترہ لاک طلا کی تحفہ کئے  
 کہ اس وقت نہر زبیدہ منقطع اور سدود ہو گئی تھی وفات اودن کا تھ قہہ نوموچو ہستہ  
 میں ہوا پھر سلطان سلیم ابن سلطان سلیمان مسلط ہوئے اوہنوں نے بہت سے ملک  
 نصارے کے فتح کئے کہ بیان اوس کا طویل ہے اور اودن کے عہد میں تجبیدہ  
 عمارت مسجد الحرام ہوئی اوہنوں نے سات ہزار ازبک گھوڑوں وغیرہ صدقات زمین  
 شیرینین میں زیادہ کئے اور اودن کے عہد میں مصر میں چار وزیر ایک کے بعد ایک  
 ہوئے وفات اونکی رمضان تھ قہہ نوموچو یاسی میں ہوئی پھر سلطان مراد ابن  
 سلطان سلیم ہوئے - اوہنوں نے بڑے بڑے ملک فتح کئے اور وندرا  
 اودن کے عہد میں چھ رہے اور اپنے خزانہ سے چوالیس ہزار دینار سرخ غنم میں شیرین  
 کے واسطے مقرر کئے وفات اونکی شنبہ ایک ہزار تین ہجری میں ہوئی پھر سلطان  
 محمد ابن سلطان مراد خان مسلط ہوئے اوہنوں نے تجبیدہ جامع از ہر مصر میں اور  
 طعام خچہ فقر کے واسطے مقرر کیئے اور شہد امام حسین رضی اللہ عنہ تیار کئے وفات  
 اودن کا چھٹی ربیع الثانی تھ ایک ہزار بارہ میں ہوا پھر سلطان احمد ابن سلطان محمد سلطان  
 ہوئے اول کے عہد میں فارسیوں کا بہت غلبہ تھا سب کو اپنے ملک سے خارج

ذکر خزانہ  
 خط حجاز  
 حدیب کا

ذکر سلطان  
 سلیمان کا

ذکر سلطان  
 مراد خان کا  
 تاریخ کا

ذکر سلطان  
 محمد بن محمد کا

ذکر سلطان  
 احمد بن محمد کا



اور محاصرو بعد اویشتہ کا کئے پھر ۱۲۴۹ء ایک ہزار اونچاس میں پہلے قتل کئے  
پھر سلطان ابراہیم بن سلطان احمد مسلط ہوئے اور ۱۲۵۸ء بلخ شہر پر قبضہ کیا اور  
بحری بن مقبول ہوئے پھر سلطان محمد بن سلطان ابراہیم مسلط ہو کر بعد تیس سال  
کے محضول ہوئے وفات اون کا سن ۱۲۸۶ء ایک ہزار ایک سو چار بحری میں ہوا پھر  
سلطان سلیمان ابن سلطان ابراہیم مسلط ہوئے اور ۱۲۸۶ء گیارہ سو چھ میں اون کا  
وفات ہوا پھر سلطان احمد بن سلطان ابراہیم مسلط ہوئے اور چار سال کے بعد  
ترک عظمت کئے اور وفات اون کا ۱۳۱۸ء ایک ہزار ایک سو دس میں ہوا پھر  
سلطان مصطفیٰ خان ابن سلطان محمد مسلط ہوئے اور چھ سال کے بعد غلج سلطنت  
اون کا ہو اور اسی سن میں یوسف ۱۳۱۸ء گیارہ سو سولہ میں ہوا پھر سلطان شہنا خان  
ابن سلطان مصطفیٰ خان مسلط ہوئے وفات اون کا ۱۳۱۸ء گیارہ سو پچتر میں ہوا پھر  
سلطان احمد مصطفیٰ ثالث ابن سلطان احمد مسلط ہوئے وفات اون کا ۱۳۱۸ء گیارہ سو  
اتیس میں ہوا پھر سلطان عبد المجید خان ابن سلطان احمد خان مسلط ہوئے  
اور انھوں نے قواعد فرما دیے لشکر کو تعلیم کئے اور چار جنگی طار کئے  
وفات اون کا ۱۳۱۸ء بارہ سو وچتر میں ہوا پھر سلطان سلیم بن سلطان مصطفیٰ  
مسلط ہوئے اور ان کے عہد میں فرنیس مصر میں داخل ہوئے سلطان موصوف نے  
قہر اور کو ملک مصر سے نکال دئے اور ۱۳۲۸ء بارہ سو بیس میں سلطان موصوف  
مقتول ہوئے پھر سلطان مصطفیٰ بن سلطان عبد المجید مسلط ہو کر اسی سال قتل ہوئے  
پھر سلطان محمد خان ابن سلطان عبد المجید خان مسلط ہوئے نے بہت جہاد کئے  
وفات اون کا ۱۳۵۵ء بارہ سو پچتر میں ہوا پھر سلطان عبد المجید خان ابن سلطان

محمود خان ہوئے ۱۲ دنہوں نے لاکھ بارہ سو ایک ہتر تین کھار ہوس سے مقابلہ کئے اور اون کی فتح و نصرت ہوئی باوجودیکہ کشت کر دوس چہ لاکھ تینا فوجی ہزار اور ایک ہزار تین تین محرم رواراق اس زمانہ میں ذمی غصور تھا انگریزوں نے اٹھارہ سو و فتح سلطانی کیا اپنے مالک محروسہ میں حکم روشنی کا دے گئے تھے چنانچہ چھاؤنی انگریزی حیدر آباد وکن میں ہی روشنی ہوئی تھی اہل حرمین شریفین کے زبانی معلوم ہوا کہ مثل سلطان عبدالعزیز خان کے آج تک کوئی سلطان ایسا صاحب غیرات کثیرہ نہیں ہوا بنا رحم مدینہ طیبہ جوئی الحال ہے اوہنیں سے ہے سلطان موصوف کو تمنا تھی کہ بعد اقامت بنا رحم کے مدینہ منورہ میں حاضر ہو دیں لیکن زندہ و فائز نہیں کی بلکہ کچھ بیماری حرم باقی تھی کہ سلطان کا وفات ہوا سلطان موصوف تہا شہید ہوئے اور مجاہد بنی سبیل اللہ تھے پھر سلطان عبدالعزیز خان ابن سلطان محمود خان مسلط ہوئے ایام سفر حج اول اور ثانی محرم رواراق انہیں سلطان کا حرم تھا حرمین شریفین میں اون کے قبضہ و ستم اور عدالت کا چرچا بہت مروج ہوا۔

انہیں نے اپنے بری اور بکے کو درست کئے اور قوت کرمی اور بکے

مہمدین شہید تھے پائے اس باعث سے اور سلطان نے کوئی طرح کے خیالات

نہیدہ ہوئے آخر وہ شہید ہوئے مگر اٹھارہ اس امر کا دیا گیا کہ اول وہ معزول ہو کر

نوحہ کش ہوئے مگر اہل حرمین شریفین کے زبانی یہ افسوس ہوا کہ سلطان موصوف

بلا غزل شہید ہوئے اور سلطان عبدالعزیز خان سلطان محال کو اتنا تک تلاش

اون لوگوں کی ہے کہ جواون کی شہادت میں شریک تھے چنانچہ بکے لوگ بعد

نبوت زبانی اب بھی ہوئے پھر سلطان مراد خان ابن سلطان عبدالعزیز خان

سلط ہوئے اور اون کے وقت میں پھر دوس کے سات جنگ ہوا اور چھ ماہ کے بعد  
 مغزول ہوئے پھر سلطان عبدالحمید خان ابن سلطان عبدالحمید خان سلط ہوئے  
 زمانہ تخریب عہد سلطان موصوف کا ہے ایدہ اللہ بنصرہ الی یوم القیام مال  
 اون کا رواج تھا کہ زبانی جو سمرع ہوا تحریر میں آتا ہے سلطان موصوف  
 بذات خود نہایت دیندار اور جفاکش جناب الاوقات ہوشیار متواضع بیدار غیر  
 امورات سلطنت میں خداقت رکھتے ہیں اور بذات خود متوجہ تھے ہیں مگر افسوس کہ  
 افسوس کہ اراکین اون کے مناسب مزاج نہ ہونے سے بہت امور سلطنت میں  
 بے انتظامی واقع ہے حال اون کے اوقات کا یہ ہے کہ ہفت کے سات روز کو  
 دو تقسیم کئے ہیں چار روز ہفتہ میں یہ شغل رکھتے ہیں کہ مغرب سے غنائم تار و پوت  
 جو سلطان کو سب مالک سے آتے ہیں اون کو بذات خود ملاحظہ فرما کر جواب اون کا  
 اپنے ہاتھ سے لکھتے ہیں اور جا سوس ممالک محروسہ آتے ہیں اون کو تخلیہ میں  
 باریاب رہ کر اخبارات ملک کے سماعت سے ماتے ہیں راوی کہتے ہیں کہ ایک بار  
 میں اس وقت باریاب تھا جا سوسوں کی جماعتیں باریاب ہونا شروع ہوئے کہ پہلے  
 وضع اور لباس اور زبان مختلف تھے اور سلطان ہر کی کیفیت مکر اون کے  
 موافق جواب اون کو دیتے تھے اس امر سے نہایت تعجب ہوا اور سلطان کی نہایت  
 زیرکی اور فطانت اس امر میں ظاہر ہوئی پھر سلطان حکم یہ دو امر سے فلاح چوتھے  
 ہیں تب نماز عشا ادا کرتے ہیں بعد نماز عشا کے اکثر کتب تو ایسے اور بعض اوقات  
 کتب حدیث مثل صحیح بخاری وغیرہ کے سماعت سے ملتے ہیں اور یہ شغل نصف  
 شب تک رہتا ہے بعد نصف شب کے علقہ ذکر طریقہ شاذلیہ جو کہ اس میں سلطان

سلطان عبدالحمید خان

سلطان حال کا

سلطان عبدالحمید خان

سلطنت کا اور

سلطان عبدالحمید خان

سلطان عبدالحمید خان

سیرت کہتے ہیں معصوم و تائید صبح رہتے ہیں بعد نماز صبح کے اشراق تک وظیف  
 میں اشتغال رکھتے ہیں بعد نماز اشراق کے کچھ تھوڑا آرام فرماتے ہیں پھر بیدار ہو کر  
 تمام روز امور سلطنت میں مصروف رہتے ہیں اپنی دینی دن میں ہفت گھنٹہ کے بعد ساعت  
 کتب تواریخ یا حدیث کے نصف شب کو آرام فرماتے ہیں اور دنوں میں دن کو  
 آرام نہیں فرماتے نماز جمعہ کے واسطے ہر جمعہ میں بلا ناغہ مساجد بیرون بلدہ میں تشریف  
 لیجاتے کوئی ایک مسجد نماز جمعہ کے واسطے مقرر نہیں اور سواری سلطان کی بگھی  
 ہوتی ہے اس کو دیان عرب کہتے ہیں سابقین میں سلاطین عثمانیہ کا یہ دستور تھا  
 کہ جب سلطان سواری پر ہمراہ نکلے ہمراہ سلطان کے ایک شخص محض اس کا کام کیا اسطے  
 بہت کہ جب اہل و کاکین اور راہ گند سلطان کو السلام علیکم کہتے تھے وہ شخص ہمراہی  
 جواب ادن کا ولیکم السلام کہتا اور اس شخص کو سلام بگئی کہتے تھے مگر اب وہ  
 عادت موقوف ہو گئی بلکہ اب مانعت ہو گئی کہ کوئی شخص سلام کو سلام کرے  
 اور جو لوگ کہ جو میں فیضین سے سلطان کی ملاقات کو آتے ہیں ہر چند کہ وہ غومہ  
 ہو میں سلطان اعلیٰ سے نہایت تعظیم اور توقیر کے ملاقات سے مانتے ہیں  
 اور وہ ان میں وہ ایک ایک سے خزانہ سلطنت میں بخارہ واقع ہو اسب  
 مالک محروسہ میں اہالیان سلطنت نے تخفیف مصارف کئے اور ارادہ کئے کہ  
 حرمین فیضین میں بھی تخفیف کریں سلطان کا حکم ہوا کہ حرمین شریفین کے مصارف  
 ہرگز تخفیف نہ ہو دیں بلکہ جتنا ہے یہ عینہ بجا رکھا جاوے اہل مملکت نے عرض کئے  
 کہ یہ امر ناممکن ہے اس واسطے کہ جائیداد خزانہ سلطنت میں نہیں ہے سلطان بطور  
 زجر و تواریخ کے کہے کہ اگر جائیداد نہیں ہے تو میرے محل خاص کے اشیاء

سلطان  
 پانچویں  
 اور ادب کا  
 اولیٰ سے مراد  
 فیضین سے



کو فروخت کیے اس کی پہرتی کرو تگنت اور بزرگ مزاج کا یہ حال کہ بعض اوقات  
 دکھار سلاطین اولوالعزم سے بیس بیس روز تک ملاقات نہیں فرماتے اور وہ لوگ  
 اگر پلٹ جاتے ہیں چنانچہ راوی بحشم خود دیدہ بیان کرتے ہیں کہ ایک وکیل بادشاہ  
 اولوالعزم ولایت کہ وہ نہایت تند مزاج تھا وقت تبدیل پہنچا اور وہ سفر ولایت کیا  
 اور حکم دیا کہ آگہوٹ سواری کا روشن کیا جاوے جب کہ آگ بوٹ سواہی کا روشن  
 ہو گیا سلطان کی خدمت میں رخصت کی ملاقات کو حاضر ہوا جب سلطان کو اس کے  
 حاضر ہونے کی اطلاع ہوئی سلطان نے جواب دے کہ مجھے فرصت نہیں پہر وکیل  
 مذکور سلطان کو عرض کروا یا کہ آگہوٹ میری سواری کا روشن ہو گیا ہے مجھے اب  
 دیر ہی ممکن نہیں پہر سلطان کے جانب سے یہی جواب ملا کہ مجھے اب فرصت نہیں  
 وہ وکیل بنا جاری پلٹ گیا اور آگہوٹ کو حکم دیا کہ خاموش کیا جاوے پہر وکیل  
 ایسا ہی اویس روز خدمت سلطانی میں کیا اور ملاقات سکے واپس ہوا بیسویں  
 روز بھی جب یہی جواب پایا ابہت تنگ ہو کر کہ سلطان سے اطلاع کر دے کہ آگ  
 ملاقات نہیں ہوتی ہے تو بلا ملاقات جاتے ہیں اور سلطان کے ہاں سے بادشاہ کی  
 بالکل تردد نہیں جبکہ یہ سلطان کو یہ بات کی اطلاع ہوئی سلطان سے یہ جواب  
 ملا کہ کل آو ملاقات ہووے گی پہر سلطان نے حسب وعدہ وکیل کو بعد ملاقات  
 رخصت فرمائے سلاطین عثمانیہ میں پہلے یہ عادت جاری تھی کہ بوقت  
 دربار کے تخت پر بیٹھا کرتے تھے مگر سلطان عبدالعزیز خاں نے  
 کرسی پر بیٹھنے کی عادت متہر پائی سلطان کے برادر کا حکم سلطان  
 سلاطین ترک مر کا ہے ایک میں ایک کرسی مکمل سلطان کی کہی جاتی

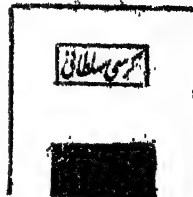
وکیل کی رخصت  
 کا وقت  
 وکیل کی رخصت  
 کا وقت

اوس میں سلطان بروز عید وغیرہ برآمد ہوتے ہیں نوافق شکل معصومہ

حاشیہ کے صورت مکان دربار سلطان

مکان دربار سلطان

کہ آدمی جبکہ ایک راہ سے دوسری میں داخل ہوتا



راہ دخول خدمت سلطان راہ خروج

سلطان سے فیضیاب ہو کر دوسری راہ سے

نکلتا ہے جاتا چاہئے کہ سلطنت عثمانیہ

علماء کے کئی مراتب اور انقباق مقرر ہیں اور ان

انقباق میں ایک انقباق پایہ کی ہے مرتبہ پایہ کی سے ہی زاید اور مراتب ہیں

مگر جس کو پایہ کی علمدار میں لقب حاصل نہیں ہوا وہ شخص سلطان کے روبرو حاضر نہیں

ہو سکتا دیا ہی فرج کے کفنان سے کم عہدے والا سلطان کی خدمت میں نہیں

نہیں ہو سکتا اور ادب سلطان کا یہ طریقہ جاری ہے کہ سلطان کے روبرو جو لوگ

حاضر ہوتے ہیں پہلے زمین کو اپنا ہاتھ لگا کر اسی ہاتھ کو اول اپنے سینہ پر رکھ کر

پہرہ کو اپنی پیشانی پر رکھتے ہیں پھر قریب اگر دامن کو سلطان کے بوسہ دیتے

ہیں اور سلطان زیر نگہ سر پر ہاتھ رکھے ہوئے بیٹھتے ہیں اگر حاصل عید کے

روز علماء میں اول شیخ الاسلام خدمت سلطان کے حاضر ہوتے ہیں اور عہد

دعائیہ پڑھتے ہیں سلطان بجز آدن شعر پڑھنے کے سرفت تعظیم کو واسطہ

اٹھ کر کے بیٹھتے ہیں پھر چلے جاتے ہیں دو امر خاص شیخ الاسلام کو

ہیں کہ اراکین سلطنت میں وزیر اعظم کو ہی نہیں سے پہلا یہ کہ شیخ الاسلام کو واسطہ

سلطان تعظیم کو تم میں کہ بد اور کسی کو حاصل نہیں دوسرا یہ کہ یہ ہے کہ شیخ الاسلام

کو ادب سلطان معاف ہیں کہ اور کسی کو معاف نہیں الغرض بعد شیخ الاسلام کے

وکر ورتاب  
انقباق علمدار  
سلطنت عثمانیہ  
میں سے  
نہایت سلامت  
حاضر کی خدمت  
میں سلطان سے  
نہایت دربار  
چند مقامی سے  
نہایت رعایت  
میں سلطان کا  
مرتب ال خدمت  
سے

قاضی اور مفتی اور غلام بھان تک اور کوپا یہ مکی عنایت ہے ایک کے بعد سلطان کی  
 خدمت میں حاضر ہو کر بعد ادب سلطانی کے دامن سلطانی کو نوسہ دیکر جاتے ہیں  
 جماعت و ذرا کو ہر امین پہلے وزیر اعظم حاضر ہوتے ہیں اور اسی طرح آداب  
 سلطانی ادا کئے بعد دامن سلطانی کو جو سنیے تہہ میں پہر چلے جاتے ہیں اول زمانے میں  
 سلطان وزیر اعظم کے دستہ و تعظیم دیتے تھے اب وہ عادت ترک ہو گئی اب کچھ  
 تہ و تراز میں سے اٹھتے ہیں پہر وزیر فوج سلطان کی خدمت میں حاضر ہوتے  
 ہیں پہر وزیر اور امرا ایک کے بعد ایک خدمت سلطانی میں حاضر ہوتے جاتے  
 ہیں حال تواضع اور احسان سلطان جہہ ہے کہ مولوی رحمت اللہ صاحب اہل  
 ہند جو اس صحر اوراق کے استاد ہیں وہ نہایت فقیر مزاج و درویش منہ  
 ہیں چند مدت سے مکہ معظمہ میں ہاجر ہیں سلطان حال بہت اغرائد و اکرام سے  
 ان کو اپنے پاس بلائے اور ان کی نہایت تعظیم اور تکریم کئے کہ سب راکین کو  
 اس حال سے تعجب ہو چند مولوی صاحب موصوف سلطان کی کے پاس رہے  
 سلطان کو اصرار رہا کہ مولوی صاحب اپنے پاس دو اما رہیں اہل و عیال رہیں اور یہ  
 اہل و عیال کے واسطے ہی پیش قرار معاش مقرر کریں اور خود کچھ کتاب علم دین بھی  
 مولوی صاحب سے قرات کریں چونکہ یہ امر مولوی صاحب کو منظور نہیں تھا اسکو  
 یہی بلطایف انجیل ملے اور کہے کہ ہم گرمے کے ملک کے عادی ہیں اور یہ ملک  
 نہایت سرد و کس طور سے یہ ملک ہم کو مناسب ہو سلطان نے فرمائے کہ ہمارے  
 پاس آلات تار یہ ہیں کھاؤں سے عین ہر سم سردی میں مکان مثل سردی گراچے کے  
 ہر جاتا ہے اور میں آپ کو اپنے مکان خاص میں رکھوں گا مولوی صاحب نے اسکو بھی

جس تواضع  
 اور اخلاق  
 سلطان کا

باطایف انجیل ملے مولوی صاحب سے جب سلطان مخاطب ہوتے تو باقیہ اندر  
 مخاطب ہوتے اور افندی لقب اعزاز و اکرام کا ہے کہ جب ملے محاورہ میں لفظ خطاب  
 کا ہے اور مولوی صاحب بروز عید حسب عادت اہالیان سلطنت کے جبکہ دامن  
 سلطانی کا بوسہ لینے کا ارادہ کرتے سلطان نے دامن کو اپنے ہٹا کر براہ تعظیم اونکو  
 اس امر سے ہانکتے اور لا افندی ملا آفس کے ارشاد فرمائے کہ تمام اہالیان  
 سلطنت کو اس امر سے خبر ہو کہ وزیر اعظم کو بھی اس قسم کی تعظیم نہیں اور حسب وقت  
 مولوی صاحب سلطان کے پاس جاتے سلطان بلا درنگ اون کو تخلید میں طلب  
 فرماتے اور جب کہ مولوی صاحب روبرو سلطان کھڑے ہوتے سلطان مولہ قدم  
 مولوی صاحب کی پیشوائی کر کے مولوی صاحب کو اپنے بازو سے گھمساتے  
 ایک وقت و بعید اس طرہ کا کہ یہ شانان یو رب بین بڑی بوسے ہی سلطان  
 کے ملاقات کے واسطے آیا اور وقت مولوی صاحب بار بار تہی اور سلطان کے  
 بازو سے بیٹھے تھے و بعید اس طرہ کے واسطے کہ کسی سلطان کے روبرو کبھی گئی  
 اور سلطان نے تین قدم مولوی صاحب کا فرمائے اور مولوی صاحب کو بعض  
 اوقات اوقات اپنے بازو سے بٹھاتے اور بعض اوقات بحال بے تکلفے اور تلخی  
 لگے اون کو کرسی پر بٹھاتے اور آپ فرش پر بیٹھے اس قدر تعظیم مولوی صاحب کی  
 محض بسبب علم اور فقیر نشی اونکی تھی ایک روز مولوی صاحب سلطان کی ملاقات  
 کو آئے محفل میں چند دقیقے برآمدی سلطان میں دیر ہوئی اوس کے مکافات میں  
 سلطان ایسا اخلاق کر یا نہ اپنا ظاہر فرمائے کہ بذات خود مولوی صاحب کے  
 دو پھول پرتعین لیکر آئے اور مولوی صاحب کو فرمائے کہ ایسے پہلی آپ کے ہند میں

ہوتے ہیں مولوی صاحب نے جواب دے کہ ایسے پھول ہند میں دیکھنے میں نہیں آتے  
 سلطان نے فرمائے کہ ہند ہی سے ہمارے پاس آئے ہیں مولوی صاحب نے  
 جواب دے کہ شاید کسی بڑے انگریزی بلغ میں ہوں گے مولوی صاحب کو دو تھے  
 سلطان کے طرف سے عنایت تھی اور ایک خلعت عنایت سے ایک جیبہ بانائی  
 کہ اوس کے اظہار اور بجانب پشت کار کلاہ تونی عمدہ ہے اور ایک کلاہ ترکی خود  
 سلطان کی خاص پہنی ہوئی اوس پر عمامہ بنیادھا ہوا اور ایک فرمان سلطانی بھی  
 مولوی صاحب کے نام سے صادر ہوا کہ اوس میں مولوی صاحب نہایت اعزاز  
 و اکرام تھا اور لقب پایہ ملی اول کا اوس میں مندرج تھا محرر اور اوق سب کو کچھم  
 خود دیکھا مولوی صاحب کو سلطان کے طرف سے اس امر میں بھی اصرار ہوا کہ  
 جو تم خلافت ہو لو مولوی صاحب اس امر سے بھی انکار کیا ایک روز مولوی  
 صاحب نے سلطان سے کہے آپکے مزاج میں ایسا تواضع اور انخسار ہے کہ ایک  
 اونے سپکا کے مزاج میں ایسا انخسار نہ ہو گا سلطان نے جو اس کا جواب دے  
 کہ خود بینی اور خود پسندی کے دو سبب ہوتے ہیں ایک تو یہ کہ خود بینی اکثر قوم الملل  
 میں ہوتی ہے دوسرا یہ ہے افشہ اگر دشمنانے سے اون کو مفلسی عارض  
 ہو جاتی ہے چرب اون کو دولت حاصل ہو دے باعث دولت فوائد کے  
 اون کی مزاج میں عجیب ہوتا ہے حق تعالیٰ نے یہ دو امر سے بھی ہم کو  
 سیکر دستخط سلطان کے فرمان وغیرہ پر ہوتی ہے طر دستخط سلطانی کا  
 یہ ہے کہ دستخط میں نام سلطان کا اور بعد نام کے لفظ مقرر یا دبیر طبع  
 بصورت شاخ شجر کے رہتا ہے عادت ہر سلطانی کی جادوی نہیں چنانچہ فرمان

سب کر کیفیت  
 دستخط سلطانی  
 کی جو فرمان  
 وغیرہ ہوتی ہے

سلطانی پر دست خاص سلطان سے دستخط تھی اور کوئی ختم خود محرر اور اوراق  
 نے دیکھا معلوم ہوا کہ سلطان کا خط نہایت عمدہ بطرز ثبت طوے سے اور کہ  
 سلطان کی ایک جانب بھی دستخط سلطان کی رہتی ہے وجہ تسمیہ نقط مظفر باد  
 سلطان کی دستخط رہنے کا یہ معلوم ہوئی کہ اجداد میں سلطان کے رکھے سلطان کو  
 مولانا دوم علیہ الرحمہ معاصر حیات نبوی نے بوقت تخت نشینی کے اپنے ہاتھ سے  
 خلعت پہنائے اور اس وقت مظفر باد ارشاد فرمائے جیسے سلاطین عثمانیہ میں  
 نقط مظفر باد اپنی دستخط میں تبرکات پھینکا شریک رکھتے ہیں اور الی الاں خلعت پوشی  
 یہ خلعت ہاتھ سے اولاد مولانا دوم علیہ الرحمہ کے ہوتی ہے اور ان کے واسطے  
 دولت عثمانیہ سے معاش پیش قرار قرار ہے پاشا جو شیخ الحرم مدینہ طیبہ کا ہے حال  
 اونکا باب دوم میں مذکور ہوا اب کچھ ہورہا اس حال شیخ الحرم مدینہ منظمہ ہے بیان کیا  
 جاتا ہے باب جو شیخ الحرم مکہ میں نام اونکا عثمان پاشا ہے اور اونکو والی جدہ کہتے  
 ہیں باعث لقب والی جدہ ہونے اونکا یہ ہے کہ بندوبست سلطنت عثمانیہ میں جدہ مدینہ  
 ممالک عرب قرار دیا گیا یعنی ملک بن وغیرہ جو ماتحت حکومت سلطان ہیں اور جہاں  
 جہاں سلطان کے نائب ملک عرب میں ہیں جدہ سے تعلق رکھتے ہیں اور زمین شیرین  
 خدمت بھی جدہ سے متعلق ہے یہی باعث شیخ الحرم مکہ ہر جہد کہ واسطے حصول سواد کے  
 مکہ منظمہ میں رہتے ہیں مگر اونکو والی جدہ کہتے ہیں پس عثمان پاشا جو حال والی جدہ ہیں وہ نہایت  
 ضابطہ و منظم اور مرد مسلمان میں چند مدت سے جدہ وغیرہ میں بعضے لوگ کچی قسم کے حملوں  
 اچھڑنا جا کر کہتے ہیں اور بوج مسکرات ہی غصہ کرتے تھے پاشا موصوف نے بہت  
 لوگوں کو گرفتار کیا اور ان کو سزا سے سخت دیا اور زمین شیرین وغیرہ میں اشتہار

حوالہ  
 احوال باقہ  
 کی دستخط

دجاری کیا جو لوگوں کے لئے فائدہ مند ہو جن میں مبتلا ہوں گے اور ان کو سزا سے سخت دیکھا جائیگی  
 بیہ پاشا سلطان کے مقرب اور مورد عنایت ہیں اور ان کے واسطے فی الحال  
 سلطان کے پاس سے تمغا اور فرمان آیا اور اس کی خوشی میں مکہ منظمہ میں شادی  
 کی گئی اور مسعود ہو کہ یہ پاشا سلطان سے عہد لیا کہ تا دم ریست مکہ منظمہ میں  
 رہوں لیکن پاشا کے عہد میں صفائی اور روشنی راستہ ہا مکہ منظمہ میں جاری  
 ہوئی اور مقام منہ میں ایام حج میں باعث کرنے آلائش شکم اور سطر سے قربانی  
 راہ میں نہایت بدبو رہا کرتی تھی اس پاشا کے عہد میں انتظام صفائی راستہ ہائے  
 منہ کا ہوا فائدہ پاشا لفظ ترکی ہے معنی اس کے سردار یا حاکم ہوتے ہیں  
 سلطان کے طرف سے پہلے حکام صوبجات سلطانی کو ملتا ہے احوال سلطان  
 جاہل اور شیخ احمد کا بتفصیل لکھے گیا تاکہ اس زمانے کے سلاطین اہل سلام  
 اور مومنین کو اس کے دیکھنے سے ہدایت اور توفیق ہووے و ما توفیقی  
 الحمد للہ علیہ توکل والیہ انلیب و صلی اللہ علی سیدنا محمد والہ  
 واصحابہ وسلم خصوصاً علی ولہ الشریف غوث الاعظم و بارک و مسلم  
 محمد اللہ والمنة اختتام اس کتاب کا چھٹی ذمی قعدہ ۱۳۱۰ ہجری میں  
 ناظرین سے یہ امید ہے کہ مولف کے واسطے حسن وائیں کی دعا کریں

# صِحَّتِ نَامَةِ فَلَاحِ الْوَنِينِ

صفحه	سطر	فلاط	صیح	منقو	سطر	فلاط	صیح
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۲	۸	باری	بادی	۱۸	۷	فارسی	فاسی
۳	۱۳	هوی	هودس	۱۹	۱۷	ین	مین
۴	۱۱	که	تا که	۲۱	۵	حضره	حضره
۵	۱۶	زهی	زهی	۲۳	۱۱	گیا	کیا
۶	۱۷	رکبکر	رکبکر	۲۶	۱۳	الفقراء	الفقر
۷	۱۹	دلاوت	دلاوة	۲۹	۶	مردہ	مردہ
۸	۱۵	النبان	طور لبان	۳۱	۱۲	"	"
۹	۱۶	هواکری	طوان هواکری	۳۳	۱۴	پس امیر	پس امیر
۱۰	۱۰	تھا	ن تھا	۳۷	۱۸	مرورہ روپ	مرورہ روپ
۱۱	۵	نخج	نخرچ	۴۱	۱۰	زوايت	روایت
۱۲	۱۴	محمود خان	عبدالحمید خان	۴۲	۱۳	ابن	ابن
۱۳	۴	سی ہوا	سی بہ ہوا	۴۴	۱۸	نخاقت	نخاقت
۱۴	۱۲	وہ	دو	۳۰	۱۰	سی علی احمد علی سی	سی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی
۱۵	۴	چہت	چہت	"	"	علیہ وسلم سی	علیہ وسلم سی
۱۶	۱۷	ازرمی	خوارزمی	۳۲	۶	ابوزعالی ثقیف	ابورغال یا
۱۷	۵	ممدوی	ممدوہ	"	"	"	ابو ثقیف
۱۸	"	شمن	خن	۳۳	۱۴	عبار	خبار
۱۹	"	خوردہ	خوردہ	۳۸	۱۰	بدین	بیس



عریض	عرض	۱۲	۵۵	الحاج	الحاج	۲	۳۹
طریق منا	طریق کتنا	۱۳	۵۶	الحاج	الحاج	۲	۴۰
مظہر	طرہ	۱۴	۵۷	ادکنی	ادکنی	۵	۴۱
علیہم السلام	علیہ السلام	۵	۵۸	غلام	غلام	۲	۴۲
ردائی	ردائی	۱	۵۹	ارادہ	ارادہ	۴	۴۳
مکہ	مکہ	۱۰	۶۰	دارقطنی	دارقطنی	۱۸	۴۴
اور	اصر	۳	۶۱	مین	من	۲	۴۵
بل	یل	۶	۶۲	مین	من	۱۸	۴۶
رضی اللہ عنہ	اراضی اللہ	۵	۶۳	مین	من	۱۵	۴۷
تحققوا	تحققوا	۱۸	۶۴	زاید	ارادہ	۱۸	۴۸
نیل	تیل	۲	۶۵	جہ	طہ	۲	۴۹
دور	دو	۹	۶۶	مکہ	مکہ	۱۶	۵۰
عن	هن	۱۲	۶۷	کنک	کنک	۱۴	۵۱
للقضاء	المقضاء	۲	۶۸	کنک	کنک	۱۳	۵۲
درجا	دالرجا	۱۴	۶۹	سینہ	سینہ	۱۰	۵۳
فی عوائقہ	فی عوائقہ	۱۶	۷۰	چار	چار	۴	۵۴
فرض	فرض	۳	۷۱	داخلی	داخلی	۱۵	۵۵
باسمہا	باسمہا	۱۴	۷۲	اشد عام	اشد عام	۱۳	۵۶
مظنی	مظنی	۵	۷۳	اود	اود	۱۶	۵۷
تیس	تیس	۴	۷۴	غنتی	مضی	۸	۵۸
بالرضا	بالرضا	۱۰	۷۵	علی	علی	۱۵	۵۹
بجانبہ	بجانبہ	۱۱	۷۶	بضہ	بضہ	۴	۶۰

لیجاد نیکی	لینجاد و سگی	۱	۱۱۳	خان	خان	۹	۸۲
جهر المنظم	جهر المنظم	۵	۱۱۴	تذکیر	تذکره	۱۶	۸۳
جهر المنظم	جهر المنظم	۶	۱۱۵	مدینه طیبہ ہر لکین	مدینہ طیبہ لکین	۱۲	۸۳
نفوس	نفوسی	۱۷	۱۱۶	مستدرک	مستدرک	۹	۸۸
نفس	نفس	۴	۱۱۷	یہ	یہ	۱۳	۹۱
منہات	منہات	۳	۱۲۰	رویہ	رویہ	۱۹	۹۲
کثیر الاختیار	کثیر الاختیار	۲	۱۲۱	نکہ اور مدینہ	نکہ مدینہ	۶	۹۳
سینہ	سینہ	۲	۱۲۲	جل	جل	۷	۹۴
آلا	آلا	۸	۱۲۳	ایک قسم	ایک قسم	۱۲	۹۵
آٹام	آٹام	۹	۱۲۴	یہ	یہ	۱۴	۹۶
ظاہرین	ظاہرین	۱۴	۱۲۵	ظاہر	ظاہر	۱۴	۹۹
دادی	دادی	۷	۱۲۶	ایک روزہ	ایک روزہ	۹	۱۰۱
اتقا	اتقا	۱۴	۱۲۷	بڑی	بڑی	۳	۱۰۲
تجوکیم	تجوکیم	۵	۱۲۸	موت	موت	۵	۱۰۳
المومنین	المومنین	۱۶	۱۲۹	اس حدیث	اس حدیث	۷	۱۰۸
اس حدیث عالمیان	اس حدیث عالمیان	۳	۱۳۰	من العزایب	من العزایب	۱۶	۱۰۹
والقول	والقول	۱۵	۱۳۱	التفاق	التفاق	۱۷	۱۱۰
اس الحدیث و ذلک	اس الحدیث و ذلک	۱۶	۱۳۲	جو شخص	جو شخص	۹	۱۱۱
واجب	واجب	۱۱	۱۳۳	مقط	مقط	۳	۱۱۲
پروردگار	پروردگار	۱۰	۱۳۴	پیش	پیش	۵	۱۱۳
بتایج	بتایج	۱۷	۱۳۵	روایت	روایت	۱۵	۱۱۴
براعت	براعت	۱	۱۳۶	نہایت	نہایت	۲	۱۱۵

دعار ورنم	دعار ورنم	۱۰	۱۴۰
کلام	کلام	۹	۱۴۵
ولحقه	ولحقه	۳	۱۵۳
وعدتہ	وعدتہ	۴	۱۵۴
واخرہ	واخرہ	۵	۱۵۵
الحالین	الحالین	۱۹	۱۵۶
سہ جالی	سہ جالی	۱۳	۱۵۷
فاضل	فاضل	۱۴	۱۵۸
اور رسیل	اور رسیل	۱	۱۵۹
بعدیت	بعدیت	۲	۱۶۰
نوشہ کو	نوشہ کو	۱۶	۱۶۱
پوری باب	پوری باب	۱۷	۱۶۲
افضلیت کا	افضلیت کا	۳	۱۶۳
اعط محمد	اعط محمد	۴	۱۶۴
کما امت	کما امت	۷	۱۶۵
البعثہ	البعثہ	۱۱	۱۶۶
الوسیلہ	الوسیلہ	۱۳	۱۶۷
والبعثہ	والبعثہ	۱۵	۱۶۸
والدواب	والدواب	۹	۱۶۹
من حین	من حین	۱۱	۱۷۰
بھا	بھا	۴	۱۷۱
کئی ابات	کئی ابات	۶	۱۷۲
المدنین	المدنین	۱۲	۱۷۳
بشیرا	بشیرا	۱۴	۱۷۴
للعاصمین	للعاصمین	۱۵	۱۷۵
لھم	لھم	۱۶	۱۷۶
ید المولوی	ید المولوی	۹	۱۷۷
سحا	سحا	۱۵	۱۷۸
طرف	طرف	۱۷	۱۷۹
اور تو	اور تو	۳	۱۸۰
کبھی	کبھی	۸	۱۸۱
اوسے	اوسے	۱۱	۱۸۲
شفاعتی	شفاعتی	۱۵	۱۸۳
ایکمال	ایکمال	۴	۱۸۴
ای	ای	۳	۱۸۵
۲۲۳	۲۲۳	۴	۱۸۶
نم	نم	۷	۱۸۷
نہ کہا	نہ کہا	۱۹	۱۸۸
سرنگان	سرنگان	۱۸	۱۸۹
اور شاد	اور شاد	۱۹	۱۹۰
کبر	کبر	۶	۱۹۱
اسواتی	اسواتی	۳	۱۹۲
طا	طا	۱۰	۱۹۳

۱۳۸	۱۹	بارش پر	بارش پر	۲۱۳	۳	امداد باحسان	امداد باحسان
۱۸۵	۱۱	سرین	سرین	۱۲	۱۲	مین تو	مین تو
۱۹۰	۳	لهو	در مانی	۲۱۶	۱۶	نبار	نبار
۱۹۱	۳	امید	کهو	۲۱۴	۴	تا شیر حمده	تا شیر حمده
۱۹۳	۱۸	اهل	امید	۲۱۸	۱	نبار سلطان	نبار سلطان
۱۹۳	۳	عاقین	اهل	۳	۳	یکوم	یکوم
۱۹۳	۱۱	عاقین	عاقین	۱۱	۱۱	دو آمون	دو آمون
۱۹۳	۲	عاقین	عاقین	۱۹	۱۹	نبار	نبار
۱۹۵	۴	عبارت	عبارت	۲۰	۱۲	شب	شب
۲۰۲	۲	بهر	بهر	۲۱	۵	مجبور	مجبور
۲۰۳	۴	ایک قطعه	ایک قطعه	۲۲	۶	حشر	حشر
۲۰۳	۵	مال	مال	۲۳	۱۲	مهوری	مهوری
۲۰۴	۵	هواسی	هواسی	۲۴	۲	حالی	حالی
۲۰۶	۹	هوانا	هوانا	۲۵	۵	قبضه	قبضه
۲۰۷	۱۰	مین	مین	۲۶	۱۰	روانی	روانی
۲۰۸	۱۹	همراه لیوی	همراه لیوی	۲۷	۱۵	زیادت	زیادت
۲۱۰	۵	جاری	جاری	۲۸	۱۶	نقشه	نقشه
۲۱۱	۶	اوس پر	اوس پر	۲۹	۱۹	سی	سی
۲۱۲	۱	عباس	عباس	۳۰	۸	قدر	قدر
۲۱۳	۳	نی	نی	۳۱	۱۲	حشر	حشر

۲۳۴	۱۲	رسی	آرشی	۲۳۴	۱۸	ن	اولی
۲۳۵	۱۵	دو پائی	دو پائی	۲۳۶	۸	محراب	محرابین
۲۳۶	۱۸	سنته	سنته	۲۳۷	۱۸	کمانون	کمانون پر
۲۳۷	۱	نامرود	مردود	۲۳۸	۱۹	مین	مین خندان ہی
۲۳۸	۱۹	بلخند	بلخند	۲۳۹	۸	حبس و	حبس وقت
۲۳۹	۲	نقشدر	نقشدار	۲۴۰	۲	گیگی	کشتی
۲۴۰	۱۸	لمد	لمد	۲۴۱	۱۶	میدر	میدر
۲۴۱	۲	مد	قد	۲۴۲	۱۶	مراو	سنته شان
۲۴۲	۱۸	مالین	بالین	۲۴۳	۱۰	مربع بات	دیسون و نسیم
۲۴۳	۱	قبه	مندوق	۲۴۴	۱۰	مربع بات	مربع اٹھ و سنی
۲۴۴	۱۶	اور رصاص	اور رصاص	۲۴۵	۱	یشیت	یشیت
۲۴۵	۹	وحسین	وحسین	۲۴۶	۳۰	عده	بجھد
۲۴۶	۱۳	اسل	اصل	۲۴۷	۱۹	قبر	قرب واقع
۲۴۷	۱۶	سان	جلان	۲۴۸	۱۶	مسجدت	مسجدت
۲۴۸	۸	سکا	اسکا	۲۴۹	۱۶	باب النسا	باب النسا
۲۴۹	۹	بار	باز	۲۵۰	۱۹	زرب	ریمیسی
۲۵۰	۱۲	کمان توک	کمان توک	۲۵۱	۱۲	مانین	حافین
۲۵۱	۱۳	قب	قبی	۲۵۲	۴	ایران	ایران
۲۵۲	۱۹	اوپر	اوپر	۲۵۳	۱۹	اس کا	اول کا
۲۵۳	۶	سارہ	سادہ	۲۵۴	۵	نصب	نصب
۲۵۴	۲	کھن	نمکن	۲۵۵	۵	دوستون	دوستون

۲۶۱	۱۱	یہمت	بہت	۲۶۱	۱۶	سنہ سنہ	سبز
۲۶۳	۵	ادان	اذان	۲۶۳	۱۵	کہنچہائی	کوہنچہائی
۲۶۴	۱۸	بقا	یقدر	۲۶۳	۴	مطالین	برطالین
۲۶۶	۸	درہ اور	درہ ہی	۲۶۴	۱۳	لوگ پرہ اسطے	لوگ واسطے
۲۶۷	۱۴	نیویہ	نبویہ	"	۱۵	روغن	روغن
"	۱۵	رکھک	رکیک	۲۶۵	۱۲	مجیدی	عمیدی
۲۶۸	۱۷	شہرہ	پہرہ ور	"	۱۶	تک اوراعت	تک اغوات
"	"	سوئے	ہوی	۲۶۶	۱۲	جو کچھ	جو کوئی
"	۱۱	رہلی	رہیگی	۲۶۹	۱۵	لاو لا	لاوتی
"	۱۶	در بارگا	در بارکا	"	۱۶	لبا	الالباب
۲۶۹	۳	مکر	کمر	"	۱۹	لایمان	لالیمان
"	"	فریاد جامہ وار	فرد یا جامہ وار	۲۸۰	۱	وتوقنا	وتوفنا
"	۱۷	اسوقت کہین	اسوقت مین	"	۱۲	لاخوانا	لاخوانا
"	۱۴	داخلہ	داخلہ	"	۱۹	من نفسکم	لانفسکم
"	۱۶	اوسس	اوس کو	"	۷	اجلہ اعلیٰ	اجلہ اعلیٰ
"	"	یس	اوسس	۲۸۲	۳	واللہ	والیہ
۲۷۰	۱۰	توقیرات	توقیراون	"	۱۰	وخالفتا	وخالفتا
۲۷۱	۳	انوشف	انوشف	"	۱۳	ولوالدیم	والدایم
"	۹	اس کی	اوسس کو	"	۵	استی	آسی
"	"	تعلیق	تعلیق	۲۸۲	۱۵	ولہاتمتا	ولہاتمتا
"	۱۴	سلطان خدیج	سلطانی خوجی	"	"	والبیج	والبیج

٢٨٣	٣	فقير	فقير	٢٨٦	١٥	اصه	احبه
٢٨٤	١٢	والابواب	والابواب	٢٨٧	٢	سره	سوالا
٢٨٥	١٤	نكشف	نكشف	٢٨٨	١٠	اول	اول
٢٨٦	١٩	اعمر	اعمر	٢٨٩	٢	هاسام	هاسام
٢٨٧	٢	المفضل	المفضل	٢٩٠	٥	الفناح	الفناح
٢٨٨	١	الازوار	الازوار	٢٩١	١٤	في صدورهم	انفسكم
٢٨٩	٢	بها	بها	٢٩٢	٦	لاضعيكم	لاضعيكم
٢٩٠	٢	والتذكار	والتذكار	٢٩٣	١١	لعمالك	هناكم
٢٩١	٢	يخلق	يخلق	٢٩٤	١٢	لمعصل	التفضل
٢٩٢	٤	واحد هات	واحد هات	٢٩٥	١٣	اسواب	البواب
٢٩٣	٨	وسلام	وسلام	٢٩٦	١٣	وسطن	وشيطان
٢٩٤	١٠	لمن لانا	لمن لانا	٢٩٧	١٩	المر	العشرات
٢٩٥	١١	لعي	لعي	٢٩٨	١١	تسك	تسكب
٢٩٦	١٣	يلقا	يلقا	٢٩٩	٢	ايس	رئس
٢٩٧	٢	وقا	وقا	٣٠٠	٣	علمو	عظمو
٢٩٨	١٢	لا اله	لا اله	٣٠١	٩	لعانا	لقاء
٢٩٩	١٦	محكم	محكم	٣٠٢	١٦	نارض	الارض
٣٠٠	٢	اياته	اياته	٣٠٣	١٨	مس	خير
٣٠١	٢	دابر العالمين	دابر العالمين	٣٠٤	٣	والنهيمة	والنهيمة
٣٠٢	٢	في لاله	في لاله	٣٠٥	١٠	وي	واليط
٣٠٣	٢	المستعان	المستعان	٣٠٦	١٥	مجزوه	المجمل

نقر	نقر	۴	۳۵۴	پر	پر	۱۹	۳۳۰
حلقہ پر	حلقہ پر	۹	"	تبرک	تبرک	۲	۳۳۱
جیسے	جیسے	۱۲	"	مالکان	مالکا	۲	۳۳۲
موسوم	موسوم	۱۴	"	باسن	باسن	۱۴	۳۳۴
نون	نون	۱۹	"	آوی	آوی	۱۰	۳۳۵
ارشاد	ارشاد	۵	۳۵۵	سام	سا	۶	۳۳۲
زاویہ	زاویہ	۱۹	۳۵۶	پر	ہر	۳	۳۳۴
ادنکو	ادکو	۱	۳۵۹	غرب	غروب	۱۱	"
ہوگئی	ہوگئی	۴	۳۶۵	حوش	حوش	۱۰	۳۳۵
بھی	بھی	۱۰	"	حوش	حوس	۱۱	"
بخارہ	بخارہ	۱۵	"	"	"	"	"
روس	اوس	۱۶	"	حوش	نوش	۱۴	"
قطع نظر رعایت	قطع رعایت	۱	۳۶۸	دورقہ	دورقہ	۱۳	"
شکر	شکر	۱۲	"	سوادورپیہ	سواورپیہ	۱۵	"
نول	نعل	۴	۳۷۷	سکر	شکر	۷	۳۳۸
ہودی	ہوی	۱۸	"	مناقہ	مناقہ	۳	۳۳۹
نرخ	رخ	۱۹	"	غنائین	مالس	۸	"
دوسو چودہ	دوسو چودہ	۱۲	۳۷۸	خوش اخلاق	خوش باعروت	۱۷	"
درسون ٹنگل	درسون ٹنگل	۱۷	۳۸۲	قیر ہیدف	قیر ہیدف	۱۸	۳۵۱
بدان کے	ان کے	۱۳	۳۸۰	ہر روز	ہر روز	۱۱	۳۵۳
میں	میں	۱	"	موتے	ہوتے	۱۷	"



۳۸۳	۱۶	اور آو	۱ اور او	۳۹۲	۱۱	مزاج نقیر زانو	مزاج ابا
۳۸۵	۴	تقیم ہوتے	تقیم نہیں ہوتے	۳۹۳	۲	اون سے	اون سے
۳۸۶	۲	سبک	ایک	۳۹۵	۷	نقیر کو	نقیر کو
۳۸۷	۹	بسیہ	بسیہ	۳۹۶	۱۴	درخوست	درخوست
۳۸۸	۱۰	بھی کم	سہی کم ہیں	۳۹۷	۱۵	یو اب	یو اب
۳۸۹	۱۸	خدمت کرازی	خدمت گزاری کرتے	۳۹۸	۱۶	پرا ہے	پرا ہے
۳۹۰	۳	مگر وہاں	مگر وہاں	۳۹۹	۱۷	اگر	اگر
۳۹۱	۵	ہدایت لامت رسول	ہدایت لامت رسول	۴۰۰	۱۸	باز رہا	باز رہا
۳۹۲	۳	خاک	خاک	۴۰۱	۱۹	در مہر	در مہر
۳۹۳	۵	۱۲۸۵	۱۲۸۵	۴۰۲	۲۰	آثار	آثار
۳۹۴	۸	اقدام برکت	اقدام مبارک	۴۰۳	۲۱	دی	دی
۳۹۵	۹	تعلیم	تعلیم	۴۰۴	۲۲	غلہ	غلہ
۳۹۶	۱۹	یہ اس وقت	یہ کہ اس وقت	۴۰۵	۲۳	ہین	ہین
۳۹۷	۵	کے طلب	کے طرف طلب	۴۰۶	۲۴	مصور دکا	مصور دکا
۳۹۸	۱۶	لوہم	توہم	۴۰۷	۲۵	محدود	محدود
۳۹۹	۱۸	مندی	ہونیکی	۴۰۸	۲۶	لیٹے رہنے	لیٹے رہنے
۴۰۰	۸	ری	پہرہ ہی	۴۰۹	۲۷	اون	اون
۴۰۱	۳	کنا	لنا	۴۱۰	۲۸	حالت سی	حالت سی
۴۰۲	۱۲	یس	بس	۴۱۱	۲۹	عارض	عارض
۴۰۳	۱۶	کہ بغیر حضرت	کہ بغیر حضرت	۴۱۲	۳۰	عارض	عارض

رباط	رباط	۱۴	۴۱۶	عسل	عسل	۳	۴۰۷
بردار	برادر	۵	۴۱۷	گاڑی	گاڑی	۵	۴۰۸
اور طحق	اد طحق	۱۴	۴۱۸	شور	سور	۱۸	۴۰۹
ضریح	صریح	۱۵	۴۱۹	زیارت	تریارت	۷	۴۱۰
موزنین	موزنین	۹	۴۲۰	کتے ہیں کہ تین	کتے تین	۱۶	۴۱۱
قراوت	قراعت	۱۴	۴۲۱	بین تو	ببین نو	۷	۴۱۲
موزن	موزن	۱۷	۴۲۲	ظہور میں	بلور میں	۶	۴۱۳
کر کے	کر کے	۵	۴۲۳	سخت	سخت	۱۲	۴۱۴
تضار	اقتضائی	۷	۴۲۴	دق	دلق	۱۳	۴۱۵
حاجت کو	حاجت کا	۷	۴۲۵	پاس	پاس	۱۴	۴۱۶
پیر	پیر	۵	۴۲۶	۱۲۹	۱۲۹	۱۷	۴۱۷
مقام	قام	۱	۴۲۷	کسری	کسری	۱	۴۱۸
اپنے	اپنے	۲	۴۲۸	مقتفی بامر اللہ	بامر اللہ	۴	۴۱۹
نہیں ہے	نہیں ہو	۳	۴۲۹	مقتفی لامر اللہ	امر اللہ ابو عبد اللہ	۶	۴۲۰
سید سلمان	سید سلمان	۱۹	۴۳۰	ابو عبید اللہ	۷	۷	۴۲۱
پیر عبد الرحمن	پیر عبد الرحمن	۱	۴۳۱	ارادہ	ارودہ	۱۴	۴۲۲
پیر علی حبیب	سید میر علی حبیب	۷	۴۳۲	داد	راد	۱۵	۴۲۳
سلمان	سلمان	۴	۴۳۳	داد میں فریاد	داد میں فریاد	۷	۴۲۴
پیر سید علی	پیر سید علی	۷	۴۳۴	نمبر شیر نذات	شہر نذات	۱۸	۴۲۵
میر عبد الرحمن	میر عبد الرحمن	۷	۴۳۵	استنباط	اشباط	۱۱	۴۲۶
۷	۷	۱۰	۴۳۶	روشن	نروشن	۷	۴۲۷

طعام	ملازم	۱۶	۴۳۴	ادس میں	ادس	۷	۴۳۳
پیر نقیب	پیر نقیب	۱۸	"	وقت طغیان جلد	وقت دجلہ	۱	۴۳۵
بودہ استکار	بودہ اشکار	۸	۴۳۵	تھوڑی دور	تھوڑی دور	۱۰	"
جلوہ صد	جلوہ صد	۱۰	"	کلمہ	کلمہ	۱۵	"
دبر	دند	۱۱	"	یوم	یوم	۱۷	"
مران	بران	"	"	سلاکھ لین	سلاکھ لین	۵	۴۳۶
بشاشت	یشاشت	۴	"	قمبر	قر	۸	۴۳۷
نمود	نمود	۱	۴۳۸	پائین	پاین	۳	۴۳۸
الفرق	الفرق	۳	"	یہود	یہود	۳	"
ایک	یک	۱۶	"	خادم	خام	"	۴۳۹
تقداد شرفی حاضری	تقداد شرفی حاضری	۵	۴۴۰	برہان مسکین	برہان مسکین	"	۴۴۱
روضہ اطراف روضہ	روضہ اطراف روضہ	۴	۴۴۱	ترکی میں بخوبی	ترکی میں بخوبی	۴	"
جواب سلام	جواب سلام	۱۷	"	لائے ہیں ایک	لائے ایک	۸	"
جانب سے خاویں	جانب سے خاویں	۲	۴۴۲	ادکی فقریر	ادکی فقریر	۱۷	"
دور و پیہ	دور	۱۹	"	حق تعالیٰ نے	حق تعالیٰ نے	۱۹	"
دیوانی یا سرکاری	دیوانی یا سرکاری	۲	۴۴۳	اشیاء	اشیاء	۱	۴۴۴
اور	امور	۳	"	اموات	اموات	۱۷	"
فراٹ	فراٹ	۵	"	کتنے ہیں	کتنے	۱	۴۴۵
فراٹ	فراٹ	۳	۴۴۶	فہم میں	فہم میں	۵	"
کمر بلا	کمر بلا	۱۱	"	طغیان میں	طغیان سے	۴	۴۴۷
سنبھلنے	الوسی	۱۹	"	چوہن میں	چوہن اور	"	"

۴۴۵	۱۹	بکتاب	بکتاب	۴۴۱	۴	نقد عبداللہ بن	نقد باللہ بن
۴۴۶	۲	اطراف این	اطراف این	۴۴۱	۱۵	ابن اویس	اور بعضہ
۴۴۷	۲	لبانی	لبانی	۴۴۱	۱۰	ابن اور	ابن جوزی اور
۴۴۸	۵	سہ ماہہ	سہ ماہہ	۴۴۱	۲۰	امام مالک بن	ادم اگر تے
۴۴۹	۳	چہ بن	چہ بن	۴۴۱	۳۰	فقہ	فقہ
۴۵۰	۱۰	طرف	طرف	۴۴۱	۱۱	شفیان	شفیان
۴۵۱	۲	دوسہ می	دوسہ می	۴۴۱	۱۳	مین	مین
۴۵۲	۱۲	چہ بن	چہ بن	۴۴۱	۱۹	تضیت	تضیف
۴۵۳	۳	سبب دہور	سبب دہور	۴۴۲	۱	طریق مین	طریق مکین
۴۵۴	۵	کارزار تہی	کارزار تہی	۴۴۲	۱۹	کسر	کسر
۴۵۵	۴	لکھی	لکھی	۴۴۵	۱	اماءہ	انائتہ
۴۵۶	۱۰	لوی	لوی	۴۴۵	۲	لا یقطع	لا یقطع
۴۵۷	۱۳	چہ انس	چہ انس	۴۴۶	۲	پر را	پیدا
۴۵۸	۱۲	جمادی الاول	جمادی الاول	۴۴۶	۳	محبی	محبی
۴۵۹	۱	بہیزیدین ہماو	بہیزیدین ہماو	۴۴۶	۲	قابل	قابل
۴۶۰	۲	این پرید	این پرید	۴۴۶	۲	تکلیف	تکلیف
۴۶۱	۳	کئی کئی	کئی کئی	۴۴۶	۶	مومیں پر	مومیں کو
۴۶۲	۱۰	کفیت	کفیت	۴۴۶	۱۵	سیتا	سیتا
۴۶۳	۱۱	وجہ از باب	وجہ از باب	۴۴۶	۲	خبر	خبر
۴۶۴	۲	نہالج	نہالج	۴۴۶	۱۴	شفت	شفت
۴۶۵	۲	نقش	نقش	۴۴۸	۶	احمار	احمار

۴۶۸	۸	سین رای	سین رای	۱۹	باعث	باعث
۹	۹	کذا	کذا	۷	مرب قیامت	مرب قیامت
۱۶	۱۶	خلفاء	خلفاء	۱	مناسب	مناسب
۱۹	۱۹	سنت	سنت	۲	مارت ماروت	مارت ماروت
۷	۷	قرآن پرین	قرآن پرین	۶	عقیدہ خلق	عقیدہ خلق
۴۶۹	۴	انارث	انارث	۱۰	کئی جادین	کئی جادے
۷	۷	صابر زیادہ نہیں	صابر زیادہ نہیں	۱۲	پرندہ	پرندہ
۱۰	۱۰	سریر	سریر	۱۴	صاحب	صاحب ذہب
۱۹	۱۹	متعجب	متعجب	۷	صاحب خبر	صاحب خبر
۴۷۱	۹	رد عن ایہی	رد عن ایہی	۸	اولیٰ	اولیٰ
۴۷۲	۳	ہین	ہین	۱	عکم	عکم
۷	۴	اسراف اسراف	اسراف اسراف	۳	عبد اللہ	عبد اللہ
۷	۱۷	مشل	مشل	۷	نبی عبد	نبی عبد
۱۹	۱۹	س	س	۵	شال	شال
۴۷۳	۱۵	نشانی	نشانی	۹	طلحہ المشوکل	طلحہ بن المتوکل
۴۷۴	۳	ادشون	ادشون	۱۲	عبدی ساحد	عبدی جہد
۷	۷	پوچی	پوچی	۱۲	خلفاء	خلفاء عبیدیہ
۷	۹	جب جب	جب جب	۱۴	دار المندہ	دار المندہ
۷	۱۵	اون سے کہا	اون سے کہا	۳	والیس	والیس
۷	۱۷	نکرو	نکرو	۴	امیون	آدمیون
۷	۷	دو	دو	۱۵	زادہ	زیادہ موی

۴۷۹	۳	احسام	احجام	۴۸۲	۹	لدین اللہ	لدین اللہ
"	۱۸	سے سے	سے سے	"	۱۰	عقد الدولہ	عقد الدولہ
"	"	لیگیا	کیا	"	"	طالع	طالع
"	۱۹	توبر و تار	تو کیا بڑا	۴۸۳	۱۱	عقد الدولہ	عقد الدولہ
۴۸۰	۱۸	کہ	کہ	"	۱۲	"	"
۴۸۱	۱	بین	نے	"	"	طالع	طالع
"	۷	اور اور	اور	"	"	ہوا ہوا	ہوا
"	۱۰	الدموی	الاموی	"	"	طالع	طالع
"	۱۷	سبوطی	سیوطی	"	۱۶	"	"
"	۱۶	کہ مقولہ	کہ ادسکا مقولہ	"	۱۷	سن بہتر	سن بہتر
"	۱۸	خافت	خلافت	"	"	طالع	طالع
۴۸۲	۲	مدت خلافت	ضلع خلافت	"	۱۹	"	"
"	۷	رخشید	اخشید	"	۱۵	سات	سات
"	۱۳	انی	اپنے	۴۸۴	۱۶	عبیدہ	عبیدہ
"	۱۵	جرہ	جرنا	"	۱۹	نظام الملک	نظام الملک
۴۸۳	۲	۳۱۵	۳۵۱	"	۱۱	عبیدہ	عبیدہ
"	۸	رندہ	رندہ	۴۸۷	۳	وامعانی	وامعانی
۴۸۴	۲	جوہر قاید	جوہر قاید	"	"	بزودی	بزودی
"	۴	اخیر المصل	خیر المصل	"	۸۰	عبیدی	عبیدی
"	۵	طالع اشتر	طالع باشر	"	۱۱	خطیب	خطیب
"	"	"	"	۴۸۸	"	مقتضی	مقتضی

۴۸۸	۹	امتناع	امتناع	۴۹۱	۱۶	راز ہے	راز ہے
"	"	پایا پایا	پایا پایا	"	۱۹	کر کو	کر کو
"	"	مقتضی	مقتضی	"	"		کھی
"	"	"	"	۴۹۳	۱۶	امینہ	امینہ
"	"	عبیاض	عبیاض	"	۱۹	سقیم	سقیم
"	"	نخل	نخل	۴۹۴	۱	بایستہ	بایستہ
"	"	مقتضی	مقتضی	"	۹	اوس کے	اوس کے
۴۸۹	۹	بنی عبد	بنی عبد	"	۱۴	صلح	صلح
"	۱۱	مشیکوہ	مشیکوہ	۴۹۵	۳	موافق	موافق
"	۱۵	ضح	ضح	"	۴	اورون کے	اورون کے
"	۱۴	ابجری	ابجری	"	۹	خرف	خرف
"	۱۸	صاف مصری	صاف مصری	"	۱۱	حال پونجی	حال پونجی
۴۹۰	۵	تیام	تیام	"	"	پہونجی ہی	پہونجی ہی
"	۷	ابوالنجیب	ابوالنجیب	"	۱۳	اون کے گوشت	اون کے گوشت
"	۹	علوین	علوین	"	۱۴	استنا	استنا
"	۱۰	انارت	انارت	"	۱۴	بہت	بہت
"	۱۴	امر	امر	۴۹۵	۲	یہ	یہ
"	"	پہر	پہر	"	۴	لینے	لینے
"	۱۴	ناصر الدین	ناصر الدین	"	۱۱	اور لوگ ادنیٰ	اور لوگ ادنیٰ
"	۱۶	نخ	نخ	"	۱۲	پڑا مقابلہ	پڑا مقابلہ
"	۱۵	مرغیانہ	مرغیانہ	"	۱۵	قائم مقام	قائم مقام

غلہ	غلہ	۱۱	۵۰۰	تنہا	تنہا	۱۶	۴۹۵
اون مقابلہ	اون مقابلہ	۱۱	۵۰۰	کہ بہدان	کہ اسٹی ل مین بہدان	۴	۴۹۶
قطن	قطن	۱۲	۵۰۰	اشیر	اسیر	۵	۴۹۷
اور ستار مقابلہ	اور ستار مقابلہ	۱۸	۵۰۰	عام	عام	۶	۴۹۸
ظاہر باغراشد	ظاہر باغراشد	۸	۵۰۱	خاص	قاضی	۷	۴۹۹
ملک ظاہر	ملک ظاہر	۱۰	۵۰۲	قتل	قتل	۱۱	۵۰۰
مقرر	مقرر	۱۸	۵۰۳	قصہ	قصہ	۱۳	۵۰۱
قرار	تیار	۱۹	۵۰۴	اور بیجا	روز بجا	۱۴	۵۰۲
آثناء	آثناء	۱۰	۵۰۵	نواہی	نواہی	۱۹	۵۰۳
بالہ	بالہ	۱۱	۵۰۶	اور	اور اور	۲۰	۵۰۴
کبیر	کبیر	۳	۵۰۷	کئی	کئی	۱	۴۹۸
اپنے	اپنے	۱۶	۵۰۸	کائی گہڑی	کائی گہڑی	۲	۴۹۹
بھی خبیہ	بھی خبیہ	۱	۵۰۹	ذمہ	ذمہ	۱۷	۵۰۰
بد روگی	بد روگی	۱۱	۵۱۰	ابی بکر	ابی بکر	۱۹	۵۰۱
شرعا	شرعا	۱۸	۵۱۱	جس وقت	جس وقت	۱	۵۰۲
لقب اور سکی	لقب اور سکی	۳	۵۱۲	کردئی	کردئی	۴	۵۰۳
امیر سلطان	امیر سلطان	۱۳	۵۱۳	پاس	پاس	۵	۵۰۴
یعنی	یعنی	۱۷	۵۱۴	و مٹھی	مراسد بیجا	۶	۵۰۵
جسک	جسک	۹	۵۱۵	اور امیر	اور ایک امیر	۸	۵۰۶
دھل	دھل	۱۸	۵۱۶	المعزی	المعزی	۱۰	۵۰۷
پدر از ششی	پدر از ششی	۵	۵۱۷	مغزی	مغزی	۹	۵۰۸



۵۰۹	۸	ستم	ستم	۵۱۸	۱۷	شائیا	شائیا
۵۱۰	۱۰	بوصیری	بوصیری	۵۱۹	۷	زمانه اوبین	زمانه امین
۵۱۱	۵	القاسم	القاسم	"	۱۷	موکول	مغزول
۵۱۲	"	ایسے	اوسی	۵۲۱	۸	کھی	کی
"	۱۷	بانی	باقی	"	"	عبدیہ	عبدیہ
۵۱۳	۱	سمائلہ	ملک	"	۹	عل فرات	عبداللہ
"	"	عبدالرحیم	عبدالغنی	"	۱۷	مطیع اللہ	مطیع اللہ
"	۳	المتوکل اسد	المتوکل علی اللہ	"	۱۹	بارسال	بارسال
"	"	بعد وفات	قبل وفات	۵۲۲	۳	دالے مصرکے	حوالی مصر
"	۶	۹۰۱	۹۲۲	"	۶	دار الامارہ	دار الامارہ
"	"	بیاسی	بایسی	۵۲۲	۱۹	سہولت	لہولب
۵۱۴	۷	چودہ فرعون ہئی	چودہ فرعون دلی	۵۲۳	۸	ظاہر	ظاہر
"	"	دالی مصر ہوی	مصر ہوی	"	۹	فایر مصر	فایر مصر
"	"	اصفہان	اصفہان	"	۱۰	ظاہر	ظاہر
۵۱۵	۴	رذات	روایت	"	۱۵	مباح	مباح
"	۱۵	بادشاہ	بادشا	"	۱۷	مقتضی	مقتضی
"	۱۷	رمن	رمن	"	۱۸	کمدیا	کمدیا
۵۱۶	۴	ناریہ القبطیہ	ناریہ القبطیہ	۵۲۴	۱۲	انیک	اتانک
"	۸	ہاتھ منقوش	ہاتھ منقوش	"	۱۸	حلسہ	خلیفہ
۵۱۷	۶	مرو	فرقہ	"	۱۹	"	"
"	۱۵	رفاعہ	رفاعہ	"	"	ر	ر

تاتیائی	قاسمائی	۱۴	۵۲۵	پہر	سر	۱	۵۲۵
تیار	تیا	۳	۵۲۸	ظاہر	ظاہر	۲	۵۲۸
برکہ	ہرکہ	۴	۵۳۰	عود	عود	۵	۵۳۰
نہروان	نہروان	۶	۵۳۲	پہر	پہر	۱۰	۵۳۲
سقاء	سقار	۵	۵۳۴	اڑہائی	اڑہائی	۱۱	۵۳۴
جرکیہ	جرکہ	۱۲	۵۳۶	مذکورنی	مذکورنی	۱۳	۵۳۶
دہ دولت خانیہ	دہ دولت خانیہ	۱۵	۵۳۸	پوچھا	پوچھا	۱۴	۵۳۸
قرغان	قرغان	۱۶	۵۳۹	مصر	مصر	۱۹	۵۳۹
۶۸۶	۶۸۶	۸	۵۴۰	برادر	برادر	۲۰	۵۴۰
نام	تنام	۱۶	۵۴۱	ملک عادل	ملک عادل	۲۱	۵۴۱
بہ حیل	بہ حار	۱۹	۵۴۲	والی	والی	۲۲	۵۴۲
نصاری منصرف	نصاری منصرف	۲	۵۴۳	النجفی	النجفی	۱	۵۴۳
اولاد	اولاد	۳	۵۴۴	ملک اشرف	ملک اشرف	۳	۵۴۴
مین موی	مین	۷	۵۴۵	منصور	منصور	۵	۵۴۵
تفاوی	تفاوی	۸	۵۴۶	لاچین	لاچین	۶	۵۴۶
تقصہ	تقصہ	۱۱	۵۴۷	ملک شرف	ملک شرف	۱۱	۵۴۷
تواہین	تواہین	۱۹	۵۴۸	برقوق	برقوق	۱۵	۵۴۸
اداکئی	اداکئی	۳	۵۴۹	مؤید	مؤید	۵	۵۴۹
پائی تخت نامی	پائی تخت	۷	۵۵۰	الوسعید	الوسعید	۱۰	۵۵۰
نصف	نصف	۱۴	۵۵۱	الناصر	الناصر	۱۴	۵۵۱

جانتے ہیں	چاہتے ہیں	۱۳	۵۳۲	۱	چارہ	پایا	۵۳۲
سلطان کی ساری	سلطان کی پاس پھر	۵۳۳	۳	۳	خادہین	خادم	۵۳۳
اکہ میں	ادس میں	۱۹	۵۳۵	۴	جوانی	جوالی	۵۳۵
وچلے جاتے ہیں	وہ چلے جاتے ہیں	۱۶	۵۳۶	۵	سلط	سلط	۵۳۶
سہ	یہہ	۱۵	۱۹	۶	سلک	لک	۱۹
وزرا کو	وزرا اور	۵۳۳	۵۳۶	۷	ماہ	ماہ	۵۳۶
زمانی	زمانے میں	۴	۵	۸	سی	سی ہوا	۵
چند	چندی	۲	۱۵	۹	سری	ہوی	۱۵
رہے	رہے حکم	۱۲	۱۶	۱۰	ادت	عادت	۱۶
دو اہن	دو اناح	۱۳	۱۲	۱۱	عبد الحمید	عبد الحمید	۱۲
لطائف المصل	لطائف الحیل	۱۶	۱۸	۱۲	نے	اد نہونے	۱۸
سو	مہسم	۱۸	۱۳	۱۳	نے	نے	۱۳
سردی گرا	گرا	۵۳۴	۱۵	۱۴	مجویدا	پیدا	۱۵
جب	جیا	۵۳۴	۱۶	۱۵	عبد الحمید خان	عبد الحمید خان	۱۶
مول	مولہ	۸	۵۳۹	۱۶	افسوس	افسوس	۵۳۹
اسیرا	اسٹریا	۱۰	۱۷	۱۷	تمب	تب	۱۷
یوسپے	ٹوپی	۵۳۶	۵۳۶	۱۸	سلام کو	سلطان کو	۵۳۶
کیرسی	کرسی	۱۴	۵	۱۹	انقذار اسطرین	دنوین جو باعث	۵
مولو حبیب کا	استقبال کا	۱۳	۵۳۷	۲۰	الفاظ موجودین	خنگا دوس کے	۵۳۷
اوقات اوقات	اوقات	۱۴	۵۳۸	۲۱	پہر	پہر	۵۳۸
کے	کے	۱۵	۵۳۹	۲۲	ابیت	بیت	۵۳۹

صفحہ	سطر	فلاط	صحیح	صفحہ	سطر	فلاط	صحیح
۵۴۴	۱۸	کے	کے لئے	۵۴۶	۷	مسطر	منظفر
۵۴۵	۷	مولوی حبیب	مولوی حبیب کے	۹	۹	جال	حال
۹	۹	خدمت چاہو	خدمت چاہو	۱۱	۱۱	باب	باب
۱۲	۱۲	جواس کا	اسکا	۱۷	۱۷	ضابطہ اور	ضابطہ اور
۱۷	۱۷	ہوتے رہتے	ہوتی ہے	۱۸	۱۸	ہین	عقی
۵۴۶	۲	بطر زینبت	بطر زینبت	۵۴۷	۵	ایسے	اونہیں

## صحت نامہ اغلاط ہندو سجات کتاب فلاح الکونین

ہندو صحیح	ہندو غلط	بعد کس صفحہ کے یہ ہندو غلط واقع ہوا
۱۲۴	۲۳۲	۱۲۱
۱۹۷	۲۹۲	۱۹۶
۶۹۱	۲۸۹	۲۸۸
۷۹۲	۲۹۱	۲۹۰
۳۳۱	۳۳۱	۳۳۰
۳۹۲	۳۹۶	۳۹۱
۵۲۶	۷۲۶	۳۲۵

# فہرست معقیمت

۱	شرح تصویر	۱	حدیقۃ الاحباب
۱۲	شرح لمعات	۶	شہازی صادقہ
۱۷	مکملین تاریخ	۸	تفرقہ بین اسلام و زندگی
۱۷	محبوب السلاطین	۶	حقیقت روح انسانیت
۲۲	علمائے سلف سے فیضِ اسلام فضیلت علم	۲	مجسمہ رسالہ سلوک نقشبندی
۷	تفسیر تجلّی ترجمہ خورشیدی انشاء حضرت نقی	۷	مجموعہ فتاویٰ عزیز پیر اردو
۷	جمہوریہ	۷	بشارت القابین
۳	قصہ حضرت ثعلبہ	۱۲	دیوان میر نظام علی آزاد سہیلہ
۸	خوان یغما	۳	شرح لوائح

## اعلان

فلاح الکونین فی احوال الحرمین الشریفین زادہما اللہ شرفاً

کتاب نفعت انتساب غیبت شافان طواف بیت اللہ و زیارت مدینہ طیبہ مولفہ و مصنفہ سیادت

عاجی الحرمین الشریفین جناب حضرت مولوی محمد بہان الدین صاحب مرید و خلیفہ قبلہ و کعبہ مولانا

جناب حضرت سید شاہ عبدالقادر قادری قدس سرہ الباری عرف حضرت زردہ لیلی شاہ

کلمہ نظم و مدینہ طیبہ زادہما اللہ شرفاً و تعلیم کا سچا فوٹو ہے۔ قیمت فی کتاب ۷۷ روپے

حق تالیف مولوی ملا مراد خان صاحب شاوری کوکلا و جزیرہ دیگ

بلا اجازت جناب مصروف تصدیق و تصدیق فرمایا